بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

احکام القرآن

جلد پنجم

محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	....	احکام القرآن جلد پنجم
مولف	....	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	....	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ	....	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	....	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
کمپیوٹر کوڈ	....	1Z350C
ہدیہ	....	-/275روپے
باہتمام	....	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتادربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست احکام القرآن جلد پنجم

﴿نظر در سفر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًاالشَّاکِرِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ شَارِعِ اَحْکَامِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

''احکام القرآن'' کی پانچویں جلداب آپ کے پاس پہنچ رہی ہے،اس کے سفر کا آغاز ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ مطابق جنوری ۲۰۰۴ء سے شروع ہوا،اور ۲۷ر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات کو ختم ہوا،سوا سال میں یہ سفر مکمل ہوا۔اس جلد میں سات سورتوں کے احکام شامل ہیں۔

﴿۱﴾ سورہ یوسف ﴿۲﴾ سورہ رعد ﴿۳﴾ سورہ ابراہیم ﴿۴﴾ سورۃ الحجر

﴿۵﴾ سورہ النحل ﴿۶﴾ سورہ بنی اسرائیل ﴿۷﴾ سورۃ الکہف

اس دوران امراض رُو بہ ترقی اور قویٰ رُو بہ زوال رہے،ترقی اور زوال کے متضاد اجتماع میں احکام کی تسوید،ترتیب اور تالیف کا کام جاری رہا،کبھی ہفتوں وقفہ ہوا،کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتا رہا۔

اس جلد میں، بلکہ پہلی جلدوں میں جو کام صحیح اور درست ہوا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم (جل وعلا ﷺ) کے کرم کا صدقہ ہے اور جو غلطیاں ہوئیں وہ فقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کی طرف سے ہیں۔علماء کرام سے بصد عجز و نیاز عرض ہے کہ وہ ان احکام کی تسوید و ترتیب و تالیف میں اگر اغلاط دیکھیں تو ان کی نشان دہی فرما کر ممنون فرمائیں،فقیر غفرلہ القدیر اپنی اغلاط سے رجوع کرے گا۔اگر یہ کام فقیر غفرلہ القدیر کی حیاتِ مستعار میں ہو جائے تو بڑی مسرت ہوگی،اور اگر حیاتِ مستعار کا چراغ گُل ہو گیا تو فقیر کی طرف سے ان اغلاط سے رجوع تصور فرمائیں۔حق بات کے علاوہ فقیر غفرلہ کو اپنی کسی تحریر پر اصرار نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جب تک چاہے گا فقیر اپنا کام جاری رکھے گا،یہی عزم ہے،مولیٰ کریم توفیق مرحمت

فرمائے۔مشائخ کرام،علمائے عظام،احباب واعزہ کی دعائیں فقیر غفرلہ القدیر کے شامل حال ہیں۔معاونین کرام کا تعاون حوصلہ افزا ہے،فقیر ان سب کا بالعموم اور چودھری شاہد شاکر اور چودھری زاہد شاکر کا بالخصوص شکرگزار ہے۔مولیٰ کریم ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جلد پنجم میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام سورۃ	تعداد آیات متعلقہ احکام	تعداد احکام مستخرجہ	تعداد آیات موید ہ	تعداد احادیث موید ہ	تعداد حوالہ جات
یوسف	22	169	33	76	1680
رعد	1	5	4	3	102
ابراہیم	4	34	7	14	324
الحجر	2	30	8	11	258
النحل	16	136	25	50	1326
بنی اسرائیل	17	171	53	66	1560
الکہف	6	37	19	20	395

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنْ عَلَّمْتَہُ الْغَیْبَ وَنَزَّھْتَہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا،رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

محمد جلال الدین قادری

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَام
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَام
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَام
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَام
یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَاسَنَدِیْ
اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ
فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ



باب (۲۱۸)

﴿خواب کی حقیقت، انواع واقسام﴾

﴿کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ یٰبُنَیَّ لَاتَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْالَکَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ☆ (سورہ یوسف آیت،۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات:

"یٰبُنَیَّ": بُنَیَّ بروزن فُعَیل اِبْنٌ کی تصغیر ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، دو "یا" یک جا ہوئے اس لئے ان میں ادغام ہو گیا۔ تصغیر اظہارِ محبت وشفقت کے باعث ہے۔(۱)

"لَاتَقْصُصْ": قَصٌّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نہی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت سے بیان کرنا۔(۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰-

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱، ص ۱۱۲

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف یسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

"رُءْ یَاكَ" رُءْ یَا بمعنی خواب، نیند یا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کرلیا کہ ان کا رب کریم جل وعلا انہیں نبوت ورسالت کا منصبِ جلیلہ عطا فرمائے گا۔ان کی بڑی شان ہوگی۔نبوت ورسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا،اس کے شرفِ دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔اس لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔(۴)

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،ص ۲۰۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت،ص ۳۸۲
☆ الفروق اللغویة،از ابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ص ۵۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ص ۲،ص ۷۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج ۴،ص ۴۲۱

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،ص ۲۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱،ص ۱۱۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج ۹،ص ۱۲۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲،ص ۴۱۸
☆ تفسیر مظهری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی،ج ۶،ص ۱۱۱

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج ۹،ص ۱۲۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج ۳،ص ۱۰۷۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر،ج ۲،ص ۴۶۹
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشهیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۲۸۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲،ص ۴۱۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۳۹۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج ۴،ص ۲۱۵
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۲،ص ۱۸۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاهور،ج ۳،ص ۴

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

باب (۲۱۸)

﴿خواب کی حقیقت، انواع واقسام﴾

﴿کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ☆ (سورہ یوسف آیت،۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات:

"**یٰبُنَیَّ**": بُنَیٌّ بروزن فُعَیل اِبْنٌ کی تصغیر ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، دو "یا" یک جا ہوئے اس لئے ان میں ادغام ہو گیا۔ تصغیر اظہار محبت وشفقت کے باعث ہے۔(۱)

"**لَا تَقْصُصْ**": قَصَّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نہی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت سے بیان کرنا۔(۲)

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰۔
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲، ص ۱۱۲
(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

''رُءْ یَاكَ'' رُءْ یَا بمعنی خواب، نیندیا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کرلیا کہ ان کا رب کریم جل وعلا انہیں نبوت ورسالت کا منصبِ جلیلہ عطا فرمائے گا۔ ان کی بڑی شان ہوگی۔ نبوت ورسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا، اس کے شرف دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔ اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔ اس لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ص ۲۰۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعه بیروت، ص ۳۸۲
☆ الفروق اللغوية، ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۵۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ص ۲، ص ۷۵
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۴، ص ۲۱
(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ص ۲۰۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۱۱۹
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۲۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶، ص ۱۱۲
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعه مصر، ج ۲، ص ۴۶۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۲۸۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ص ۳۹۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴، ص ۲۱۵
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۴

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

"فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا": کَیْدٌ بمعنی حیلہ ہے، یہ حیلہ مذموم بھی ہوتا ہے اور ممدوح (اچھا) بھی۔ لیکن اس کا کثرت استعمال مذموم ارداہ میں ہوتا ہے۔

کَیْـــدٌ وہ حیلہ ہے جو فکر، تدبر، اور سوچ بچار کے بعد ہو۔ اسی وجہ سے دشمن کے خلاف تدبیر اور اس کے ہلاک کے ارادہ کو کَیدٌ کہتے ہیں، کَیْدٌ بمعنی ارادہ بھی ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ ، الآیۃ (سورہ یوسف آیت ۷۶)

ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاُمْلِی لَھُمْ ، اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ☆ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۳)

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

ان آیات میں کَیْدٌ بمعنی ممدوح ارادہ ہے۔

کَیْـــدٌ بمعنی مکروفریب کرنا، بُرا ارادہ کرنا ہے۔ آیت زیب عنوان میں یہی معنی ہے کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے۔ (۵)

(بقیہ ۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۴

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۳۴

☆ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحنفیہ، از شیخ سلیمان الجمل، مطبوعہ کراچی، ج۴، ص۷

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۳

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۱۳۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۹۴

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۸۸

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۱۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲، ص ۴۸۸

پس منظر :

کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام اپنے والد کے محبوب اور منظورِ نظر تھے، چھوٹی عمر میں انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند میرے سامنے جھک گئے ہیں، اپنے باپ سے اس کی تعبیر چاہی، انہوں نے خواب کی تعبیر سے معلوم کرلیا کہ میرے اس محبوب بیٹے کو اللہ تعالیٰ نبوت ورسالت کے ساتھ مملکت کا اقتدار بھی دے گا۔ دنیا اور آخرت میں اس کی بڑی شان ہوگی۔ باپ نے اپنے بیٹے یوسف سے فرمایا کہ اس کا تذکرہ بھائیوں کے سامنے نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حسد کی وجہ سے تیرے خلاف کوئی سازش نہ کر بیٹھیں۔

فائدہ جلیلہ:

سورہ یوسف کو اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ نے "اَحْسَنَ الْقَصَصِ" یعنی "سب سے اچھا بیان" فرمایا ہے، اس کی وجہ یہ ہے اس سورت میں دین اور دنیا سے متعلق متنوع مضامین یک جا ہیں۔ اس میں انبیاءِ کرام، صالحین، ملائکہ، شیاطین، جن، اِنس، چوپایوں، پرندوں، بادشاہوں کی عادات، ممالک، تاجروں، علماء، مردوں، عورتوں اور ان کے مکروفریب، سازشوں کا ذکر ہے۔

نیز توحید ورسالت، فقہ، سیَر، سیاحت، مملکت کا حسنِ معاشرت، حیلہ سازی، تدبیر معاش ومعاد، عفت، جہاد، مشکلات سے رہائی پانے، صبر، ذکرِ حبیب ومحبوب، ذکرِ قحط اور اس سے بچاؤ کی تدابیر، خوابوں کی تعبیر، دین ودنیا کے عجائبات اور سعادت کی طرف لے جانے والے تمام امور وغیرہ کا ذکر جمیل ہے۔ (۶)

---

(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳

فائدہ عظیمہ:

سورہ یوسف میں متعدد خوابوں کا ذکر ہے، مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب، دو قیدیوں کا خواب، بادشاہِ مصر کا خواب، اس لئے مناسب ہے کہ خواب کی حقیقت بیان کردی جائے تا کہ آئندہ ان کے احکام سمجھنے میں آسانی رہے۔

قوتِ خیالیہ سے اتر کر اگر کوئی صورت حِس مشترک میں چھپ جاتی ہے تو اس کو خواب کہتے ہیں۔

نفسِ ناطقہ اور عالمِ ملکوت میں تجرّدِ ذاتی کی مناسبت ہے اس لئے نفس کو جب انتظامِ بدن سے نیند وغیرہ میں کسی قدر فرصت ملتی ہے تو اس کا رُخ عالمِ ملکوت کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ عالمِ ملکوت میں تمام غیر مادی حقائق ومعانی کی غیر مادی صورتیں موجود ہیں، اس لئے نفس وہاں سے کچھ غیر مادی معانی کو غیر مادی صورتوں میں حاصل کرتا ہے اور واپس لوٹ کر قوتِ خیالیہ کے سامنے رکھتا ہے، پھر قوتِ خیالیہ ان کو مناسب مادی شکلیں پہنا کر حِس مشترک کے سامنے لاتی ہے، اس طرح غیر محسوس حقائق محسوس ہو جاتے ہیں اور یہی سچا خواب ہے۔ اب غیر مادی اور مادی صورتوں میں گہری مناسبت ہوتی ہے کہ دونوں میں سوائے کُلّی اور جزئی ہونے کے اور کوئی فرق نہیں ہوتا (غیر مادی صورت کلّی اور مادی شکل جزئی ہے) تو تعبیر کی بھی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر گہری مناسبت نہیں ہوتی تو تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔(۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سچے خواب حالتِ شریفہ اور منزلتِ رفیعہ ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف سے مومن کے ایمان کی تقویت اور اس کے لئے بشارت کا باعث بنتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ یَبْقَ بَعْدِیْ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ اِلَّاالرُّءْ یَاالصَّالِحَۃُ یَرَاھَاالرَّجُلُ اَوْتُرٰی لَہٗ(۸)

(۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲، ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴، ص ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

(۸) ☆ رواہ البیہقی عن عائشۃ /بحوالہ کنز العمال، ج ۱۵، ح ۴۱۴۱۹

حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا) میرے بعد بشارت دینے والی اشیاء میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، آدمی انہیں دیکھتا ہے یا اسے دکھائی دیتے ہیں۔

بلکہ سچے خواب کو نبی اکرم ﷺ نے نبوت کا پَرتو بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

"رُءْ یَاالْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً امِّنَ النُّبُوَّةِ"(۹)

مومن کا سچا خواب نبوت کے پَرتو کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

اس لئے بندہ مومن سچے خواب کو صرف مخلص، شفیق، ناصح اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے بیان کرے۔ ہر ایک سے بیان نہ کرے۔(۱۰)

﴿۲﴾ سچا خواب اگر چہ عطیہءِ الٰہی ہے مگر چند اسباب ایسے ہیں کہ ان کے اجتماع سے خواب سچا ہوسکتا ہے۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

☆ سردیوں میں کامل وضو کرنا۔

☆ مشکلات اور مکروہات میں صبر کرنا۔

☆ نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

---

(۹) ☆ رواہ الائمہ البخاری عن ابی ہریرۃ وعن عبادۃ بن الصامت. وعن ثابت البنانی وعن حمید وعن اسحٰق بن عبداللہ. وعن انس، ج۲، ص۱۰۳۵

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وعن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۲۴۱، ۲۴۲

☆ ورواہ ابوداؤد عن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۲۳۶

☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۶۱

☆ ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ، ص۲۸۶

☆ ورواہ الدارمی عن عبادۃ بن الصامت، ج۲، ص۱۶۵

☆ ورواہ مالک، کتاب الرویا

☆ ورواہ احمد، ج۳، ص۱۸،۳، ۵۰، ۲۱۹، ۲۲۲، ۳۲۳، ۳۶۹، ج۴، ص۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ....

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص۱۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۶۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۳۴

☆ سچ بولنا۔

☆ امانت کو ادا کرنا۔

☆ حُسنِ یقین۔

☆ عبادت میں اخلاصِ نیت۔

☆ دین میں پختگی۔

حدیث شریف میں ہے۔

"اَصۡدَقُکُمۡ رُءۡ یَا اَصۡدَقُکُمۡ حَدِیۡثًا. الحدیث(۱۱)

سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہے جس کہ گفتگو سچی ہوتی ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ خواب کی تعبیر جب تک بیان نہ کی جائے اس کا وقوع پردہ عدم میں رہتا ہے جب بیان کردی جائے، بیان کی گئی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتی ہے۔اس لئے ناصح، شفیق اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے خواب کی تعبیر پوچھی جائے۔مومن کا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے فیصلے اور تقدیر پر مبنی ہوتا ہے۔جب تک اس کو بیان کر کے تعبیر نہ لی جائے معلوم نہیں کہ کیا مقدر کیا گیا ہے، جب تعبیر دینے والا الہام کے زیرِ اثر یا عقل، قوتِ فہم اور وہبی ملکہءِ استنباط کی وجہ سے تعبیر دیتا ہے تو وہ خواب ظاہر ہو جاتا ہے اور خواب کا مقتضیٰ ظاہر ہو جاتا ہے، اس لئے خواب سوائے دانش مند یا حبیب اور صاحبِ مودت کے اور کسی سے بیان نہ کریں، حبیب اور صاحبِ مودت سے مرادِ مردِ صالح جسے اللہ تعالیٰ سے اور مومنوں کو بھی اس سے محبت و مودت ہوتی ہے، اللہ اور مومنوں کا محبّ و محبوب الہام کے زیرِ اثر تعبیر دے گا، ان دونوں کی تعبیر میں غلطی واقع نہیں ہوتی۔

---

(۱۱) ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۲۴۱

☆ ورواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۲۳۶

☆ ورواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۲۲

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص ۲۸۸

☆ ورواہ الدارمی عن ابی ھریرۃ، ج۲، ص ۱۲۸

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۲۸

حدیث شریف میں ہے۔

"اَلرُّؤْیَاعَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِھَاصَاحِبُھَافَاِذَاحَدَّثَ بِھَاوَقَعَتْ فَلَاتُحَدِّثُوْا بِھَا اِلَّا عَاقِلًااَوْمُحِبًّااَوْنَاصِحًا۔(۱۳)

خواب جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندے کے پاؤں کے ساتھ معلق رہتا ہے، جب اسے بیان کر دیا جائے تو وہ گر جاتا ہے۔اس لئے اسے دانش مند یا محبت کرنے والے یا خیر خواہ سے بیان کرو۔(۱۴)

﴿۴﴾ ہر سچا خواب دیکھنے والا ضروری نہیں وہ مومن ہو، بعض اوقات کافر بھی سچا خواب دیکھ لیتا ہے۔کاہنوں کی بعض باتیں سچی ہوتی ہیں۔بادشاہ مصر کا خواب، جس کی تعبیر حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔وہ سچا نکلا، حالانکہ اس نے حالتِ کفر میں دیکھا تھا۔

بُخْتُ نَصَّرْ کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بھی کافر تھا۔کسریٰ شاہِ ایران کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا، چنانچہ اس کا اقتدار جاتا رہا۔وہ بھی کافر تھا۔ان سچے خوابوں سے ان کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔بعض اوقات جھوٹا بھی سچی بات کر دیتا ہے مگر ایسا نادر اور قلیل ہوتا ہے۔ایسے جھوٹوں کی سچی بات کو ان کی صداقت پر محمول نہ کیا جائے۔(۱۵)

﴿۵﴾ جس خواب میں خوف ناک چیز دیکھے اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت شمار کرنا چاہئے۔یہ اس لئے کہ وہ آنے والی مصیبت سے بچانے کی تدابیر قبل از وقوعِ خوف اختیار کر سکے۔ایسے خواب کو اللہ کی رحمت جان کر قبول کرے۔(۱۶)

---

(۱۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابی زرین لقیط بن عامر، ج۲، ص۶۳ ☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی زرین، ص۲۸۸

☆ ورواہ الدارمی عن ابی زرین، ج۲، ص۱۷۰ ☆ ورواہ احمد، ج۳، ص۱۲۲. ج۴، ص۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۱۲۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲، ص۴۶۹

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲، ص۲۳۴

☆ تفسیرمظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶، ص۱۱۹، ۱۲۰

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۱۲۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹، ص۱۲۴

﴿۶﴾ جب اچھا خواب دیکھے تو اسے اس سے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب برا خواب دیکھے تو تین بار تعوذ پڑھے اور اپنے بائیں طرف تھوک دے اور پہلو بدل لے۔ یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ اسے نقصان نہ پہنچے گا۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلرُّؤْیَاالْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ،وَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُم مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثُ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ،وَاِذَ رَاٰی مَایُکْرِهُهٗ فَلْیَتَعَوَّذْ بِااللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَا وَلْیَتْفُلِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهَا.(۱۷)

اچھا (سچا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو اسے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو اور جب ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (تعوذ پڑھے) اور تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ یہ خواب اسے نقصان نہ دے گا۔(۱۸)

﴿۷﴾ خواب میں اگر شیطان کی طرف سے تخویف (خوف) اور وسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے پناہ مانگنے سے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر عالم مثال کی عکاسی اور صورت کشی کبھی قضا معلق کی ہوتی ہے۔ اگر اس کا شرعی تدارک وتلافی نہ ہو تو اس کا وقوع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عزاسمہ، کی پناہ گیری قضا معلق کو رد کر دیتی ہے

(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن ابی قتادہ، ج۲، ص۱۰۳۴، ۱۰۳۷

☆ ورواہ مسلم عن ابی قتادہ، ج۲، ص۲۴۰

☆ ورواہ ابوداؤد عن ابی قتادہ، ج۲، ص۲۳۶

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی قتادہ، ص۲۸۷

☆ ورواہ الدارمی عن ابی قتادہ، ج۲، ص۱۶۷

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹: ص۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲، ص۴۱۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۲، ص۱۲۱

کیونکہ دعا اور تعوذ سے اس کا تدارک ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے۔

"لَایَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ"(۱۹)

قضاء معلق کو صرف دعا رد کر سکتی ہے اور عمر میں زیادتی صرف نیکی ہی کرتی ہے۔

اس لئے شیطان کی طرف سے ڈراؤنے خواب کی صورت میں تعوذ پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ سے دعا مانگنی چاہئے۔(۲۰)

﴿۸﴾ بُرے خواب کو بیان کرنے کی ممانعت نہ تحریمی ہے اور نہ تنزیہی ہے، بلکہ رنجیدگی اور غم سے بچانے کے لئے ہے، رسول اللہ ﷺ نے خود غزوۂ احد سے پہلے فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں اپنی شمشیر ذوالفقار کی دھار ٹوٹی ہوئی دیکھی۔ اس کی تعبیر مصیبت ہے اور میں نے گائے ذبح ہوتے دیکھا یہ بھی مصیبت ہے۔ خواب میں حضور انور ﷺ اپنے منبر پر بنوامیہ کو چڑھتے دیکھا۔ یہ حضور کو ناگوار گزرا۔ مگر آپ نے اسے بیان فرمادیا۔

جس روز سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اسی روز حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو خواب میں شہید ہوتے دیکھا۔ لیکن آپ نے اسے بیان کردیا۔ ممکن ہے اس کی ممانعت کی وجہ یہ بھی ہو کہ دشمن سن کر خوش نہ ہوں۔(۲۱)

﴿۹﴾ خواب کی تعبیر پوری ہونے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ حضرت سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں چالیس برس یا اس سے زیادہ گذرے تھے۔ اس لئے دعا کی طرح خواب پوری ہونے میں جلدی طلب نہ کرے۔(۲۲)

---

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی عن سلمان، ج۲، ص۴۵.
☆ ونحوہ البخاری ومسلم عن سلمان
☆ وابن حبان والحاکم عن ثوبان

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۱۲۱

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۱۲۱، ۱۲۲

(۲۲) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲، ص ۲۳۲

﴿۱۰﴾ حضرت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب وحی اور حق ہوتے ہیں۔ان میں شک کی گنجائش نہیں۔ یہ حضرات قدسی صفات چونکہ شیطان کی چیرہ دستیوں سے من جانب اللہ محفوظ و معصوم ہوتے ہیں۔ان کی قوتِ خیالیہ وہم کی دخل اندازی سے مامون ہوتی ہے۔نیند کی رسائی محض ان کی آنکھوں تک ہوتی ہے،دل بیدار ہوتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

"وَالنَّبِیُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَیْنَاهُ وَلَایَنَامُ قَلْبُهُ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَآءُ تَنَامُ اَعْیُنُهُمْ وَلَاتَنَامُ قُلُوْبُهُمْ "(۲۳)

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل بیدار تھا۔اسی طرح انبیاءِ کرام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں۔

اس لئے یہ حضرات خیال کی تراشیدہ تصویروں اور الہامی حقائق میں کامل امتیاز رکھتے ہیں۔ان کے خوابوں میں غلطی پیدا کرنے والے عوارض مفقود ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے ان کے خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور قطعی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ذبح کرتے دیکھا۔پھر انہوں نے حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قربان کر دیا۔اسی لئے وہ ذبیح اللہ کے نام سے موسوم ہوئے۔

بندہ مومن کو انبیاءِ کرام کے خوابوں کے برحق اور وحی جاننا فرض ہے۔(۲۴)

﴿۱۱﴾ بندۂ مومن کو اگر خواب میں اپنے آقا و مولیٰ حضور سیّدِ عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمایا جائے تو یقین رکھے کہ آپ ہی کی زیارت ہوئی ہے،کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی صورت بن سکے۔حضور سید عالم خیر الانام علیہ الصلوٰۃ السلام کا ارشاد برحق ہے۔

"مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْرَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَتَمَثَّلُ بِیْ"(۲۵)

---

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک،ج ۱،ص ۵۰۴،ج ۲،۱۱۲۰

☆ و رواہ مسلم بسندہ،و رواہ الدارمی،ج ۱،ص ۱۵،ونحوہ فی الترمذی

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج ۲،ص ۱۱۸

(۲۵) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری والترمذی عن انس،بحوالہ جامع صغیر،ج ۲،ص ۲۹۶

جس نے خواب میں میری زیارت کی (وہ جان لے) کہ اس نے میری ہی زیارت کی، کیونکہ شیطان میری صورت کے مشابہ صورت نہیں بنا سکتا۔

خواب میں اپنے آقا مولیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے والے بندۂ مومن کو اپنی سعادت مندی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

"صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمْ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذْيَجُ شَرْحَ حَدِيْثِکَ حُبًّافِيْ صِفَاتِکَ وَشَوْقًااِلٰى رُؤْيَتِکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ يَانُوْرَاللّٰهِ. اَتَضَرَّعُ اِلٰى رَبِّيْ جَلَّ وَعَلَااَنْ يَّتَكَرَّمَ عَلَيَّ سُبْحَانَهٗ اَنْ اَرَاکَ وَاُشَاهِدَمُحَيَّاکَ وَتُبْتُ اِلَى اللّٰهِ وَعَزَمْتُ عَلٰى طَاعَةِاللّٰهِ وَاُصَلِّى وَاُسَلِّمُ عَلٰى سَيِّدِيْ وَسَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ وَمَوْلَائِيْ وَمَلْجَائِيْ وَمَاْوٰئِيْ سَيِّدِنَامُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ"(۲۶)

﴿۱۲﴾ بعض اولیاء کاملین اور مقربین بارگاہِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم جو اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں، ان میں سے بعض کو حضور پرنور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بیداری میں آپ کی زیارت سے نوازا گیا اور نوازا جاتا رہے گا۔ اس سے ان کی صحابیت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ صحابیت کے لئے آپ کی حیاتِ ظاہری میں زیارت شرط ہے۔ یہ بیداری میں زیارت ان پر اُن کے آقا و مولیٰ ﷺ کی نظرِ عنایت اور خصوصی کرم ہے۔ حدیث شریف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

"مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَايَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ"(۲۷)

---

(۲۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۷۴

(۲۷) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۱۰۳۵

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص ۲۴۱

☆ ورواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص ۲۳۶

☆ ورواہ احمد، ج۱، ص ۴۰۰، ج۵، ص ۲۰۶

☆ ونحوہ ابن ماجہ عن عبداللہ، ص ۲۸۷

جس نے نیند میں میری زیارت کی عنقریب بیداری میں بھی میری زیارت سے مشرف ہوگا۔ کیونکہ شیطان میری صورت جیسی صورت نہیں بنا سکتا۔

بفضلہ تعالیٰ سخت ریاضت کی وجہ سے اولیاءِ کاملین کے نفوسِ قدسیہ پاک صاف ہوجاتے ہیں۔ خلقی کدورتیں دھل جاتی ہیں۔ گناہوں کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور گناہوں کی سیاہی ان کے آئینۂ دل سے صاف ہوجاتی ہے اور انوارِ نبوت کی پرتو اندازی سے ان کے باطن روشن ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں اور اُن کو بیداری کی حالت میں ان کے آقا و مولیٰ ﷺ کی زیارت کے گوہرِ دُربار سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

لہٰذا خواب اور پھر بیداری میں اپنے آقا و مولیٰ آقائے دوجہاں سرورِ عالم ﷺ کی زیارت کی تمنا کرنا جائز ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ مسلمان کے لئے جائز ہے کہ اپنے بھائی کو دوسرے مسلمان کی متوقع زیادتی سے آگاہ کردے۔ یہ غیبت نہیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے متوقع فریب وسازش سے آگاہ کردیا تھا۔ (۲۹)

﴿۱۴﴾ جس آدمی سے خوف ہو کہ وہ حسد یا سازش سے نقصان دے سکتا ہے، اس کے سامنے اظہارِ نعمت ترک کردینا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۷۴

☆ تفسیر مظہری ، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۱۱۸

(۲۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲، ص ۱۸۱

☆ تفسیر مظہری ، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶، ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴، ص ۲۱۵

"اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ "(۳۰)

اپنی نعمتوں کو چھپا کر رکھو تا کہ تمہاری حاجات پوری ہو سکیں۔ کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باپ نے بھائیوں سے خواب بیان کرنے سے روک دیا تھا۔ انہیں علم تھا کہ یوسف کو بڑی عظمت، نبوت اور اقتدار ملنے والا ہے، بھائی اس سے حسد کریں گے اور اسے اپنے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کریں گے، اگرچہ نعمت کے چرچا کا حکم ہے حکم خداوندی ہے۔

"وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ☆" (سورۃ الضحیٰ، آیت ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

مومنوں کے حق میں یہ حکم عام نہیں، مصلحت وقت کے ساتھ خاص ہے۔ (۳۱)

☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ رواہ العقیلی فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ بن جبل

☆ والخرائطی فی اعتلال القلوب عن عمرو الخطیب البغدادی فی التاریخ عن ابن عباس والخلعی فی فوائدہ عن علی، بحوالہ

☆ جامع صغیر، ج ۱، ص ۶۴

(۳۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۶۹

باب (۲۱۹) لَقِیط اور لُقَطہ (یافتہ بچہ اور گری پڑی شے)

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ وَاَلۡقُوۡهُ فِیۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّيَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۰)

ان میں ایک کہنے والا بولا، یوسف کو مارو نہیں اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے اگر تمہیں کرنا ہے۔

حل لغات :

"قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ" ان میں ایک کہنے والا بولا۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام میں سب سے بڑا یہوذا تھا، وہ اپنے بھائیوں میں سے سمجھ دار، رحم دل اور اپنے بھائی کا خیر خواہ تھا۔ یہوذا کی رحم دلی، خیر خواہی اور حضرت یوسف علیہ السلام سے ہمدردی کی بدولت بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی اولاد سے ہوئے۔(۱)

(۱)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷
- ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۹۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۶
- ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۸۴
- ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۲
- ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۲

"**غَیٰبَتِ الْجُبِّ**" غیابتُ اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں داخل ہونے والی چیز بالکل چھپ جائے، غائب ہو جائے بمعنی گہرا گڑھا۔

"**اَلْجُبّ**" وہ کنواں جس کی مَن نہ ہو، مراد گہرا کنواں جس میں اندھیرا ہو۔(۲)

"**یَلْتَقِطْهُ**" ضیاع اور تلف کے خوف سے کسی گری پڑی شے کو اٹھالینا اِلتِقَاطُ کہلاتا ہے اور ایسا ہی کسی شے کا مل جانا کہ ملنے کا خیال بھی نہ ہو۔

لُقَطَةٌ اور **لُقْطَةٌ** وہ چیز ہے جو زمین پر گری ہوئی دستیاب ہو، اور اس کے مالک کو معلوم نہ ہو۔

لَقِیْطٌ وہ نابالغ بچہ جو کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو۔(۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہزمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر ، ج۲ ص ۴۷۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۳۹۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۱۸۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۲۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۶۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۰۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۵،ص ۲۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،ص ۳۹۱

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۱۹۲

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۵

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بن سیدنا یعقوب بن سیدنا اسحٰق بن سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے بھائیوں نے چاہا کہ ان کے والدان سے محبت کریں اور وہ اپنے باپ کے محبوب بننا چاہتے تھے، اس لئے ان کے سامنے ایک مشکل حائل تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ اُن کی جدائی ان کے لئے گوارا نہ تھی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کے حل کے لئے ایک مجلس مشاورت قائم کی۔ اس مجلس میں ایک رائے یہ تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے، مگر ان میں سے ایک بھائی (یہوذا) نے اس سے اختلاف کیا، اور کہا اتنا بڑا ظلم روا نہیں، اس کی متبادل صورت یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) کو کسی دور گہرے کنوئیں میں ڈال دو۔ کوئی قافلہ اس طرف سے گذرے گا اور وہ کنوئیں سے جب پانی بھرنے کا ارادہ کرے گا، انہیں یوسف مل جائے گا اور وہ اسے اپنے ساتھ کہیں دور لے جائے گا، اس طرح تمہارا مقصود حاصل ہو جائے گا، پھر تم اپنے باپ کی خدمت کر کے اس کا قرب اور محبت حاصل کر سکو گے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

(۱) چھوٹا بچہ جس کو اس کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو اگر وہ کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو، لَقِیط کہلاتا ہے۔ لَقِیط کو ضائع ہونے کے خوف سے بچاتے ہوئے اٹھا لینا فرض ہے، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو صغر سنی میں بھائیوں نے گہرے کنویں میں ڈال دیا تھا اور آپ کو قافلے والوں نے نکال لیا تھا، قرآن مجید نے ان کے اس فعل پر نکیر (اعتراض) نہیں فرمائی۔ (۵)

(۲) لَقِیط آزاد ہے، اسے غلام سمجھنا یا غلام بنا لینا جائز نہیں۔ کیونکہ انسانوں میں اصل حُریّت ہے، امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لقیط کی آزادی کا فیصلہ فرمایا۔ لقیط چونکہ آزاد ہے اور اس کے باپ کا

(۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۱۹

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۳۴

علم نہیں، اس لئے کوئی اپنا بیٹا نہیں کہہ سکتا۔ اس کی پرورش کرنے والے کا بمنزلہ متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) ہے۔ اس لئے وہ کسی کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ کوئی اس کی وراثت لے سکتا ہے، بلکہ اس کی وراثت کے حق دار تمام مسلمان ہیں۔ لہٰذا اس کا ترکہ بیت المال میں جمع ہوگا اور اگر وہ ایسا جرم کر بیٹھے جس کے باعث اس پر دیت لازم ہو تو اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ کیونکہ اس کے عاقلہ (وہ رشتہ دار جن پر دیت لازم ہوتی ہے) معلوم نہیں۔ (٦)

﴿٣﴾ لقیط مسلمان ہے اگر چہ ایسے مقام سے اٹھایا گیا ہو جہاں غیر مسلم بھی رہتے ہوں۔ اگر چہ اس آبادی میں ایک ہی مسلمان گھر آباد ہو۔ اسلام اور کفر میں اگر مقابلہ ہو جائے تو اسلام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔ اسلام ہمیشہ ترجیح پاتا ہے، کوئی اور دین اس پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ (٧)

﴿٤﴾ اٹھانے والے نے لقیط پر جو خرچ کیا وہ اس کی طرف سے تطوّع (نفلی صدقہ) ہے، ہاں اگر اس نے حاکم کے حکم سے خرچ کیا تو وہ اس پر دَین ہے۔ بالغ ہو کر جب وہ کمانے کے قابل ہوگا تو اس کی کمائی سے وصول کر لے گا، یا اس کے وارثوں سے وصول کر سکتا ہے، حاکم اس کے مصارف بیت المال سے ادا کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"رَجُلٌ مِنْ بَنِی سُلَیْمٍ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ، فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ، مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ فَقَالَ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا، فَقَالَ لَهٗ عَرِیْفُهٗ، یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقَالَ عُمَرُ، کَذٰلِکَ، قَالَ، نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ، اِذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَکَ وِلَاءُهٗ وَعَلَیْنَا النَّفَقَةُ" (٨)

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ٩ ص ١٣٢

(٧) ☆ رواہ الریانی والدارقطنی فی السنن والبیہقی فی السنن والضیاء عن عائذبن عمرو /بحوالہ جامع صغیر، ج ١، ص ٢١١

(٨) ☆ رواہ مالک عن ابن ابی جمیلہ . ص ٣٠٩

بنو سلیم کے ایک آدمی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میں اسے خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے فرمایا، اسے کیوں اٹھایا۔ جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا، پھر اس کی قوم کے سردار نے کہا، اے امیر المومنین! یہ مرد صالح ہے (یہ غلط نہیں کہتا) آپ نے فرمایا، اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے، اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے۔ (بیت المال سے دیا جائے گا)

حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسبِ حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اس کی پرورش کرنے والا ماہ بماہ لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت المال سے مقرر کر دیتے۔

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا۔ اسے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس لائے، انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ (اس کے مصارف بیت المال سے ادا کرنے کا حکم دے دیا۔) (۹)

غرضیکہ لقیط کے جملہ اخراجات خوراک، لباس، رہائش اور دوا وغیرہ سب بیت المال کے ذمہ ہے۔ (۱۰)

﴿۵﴾ پڑا ہوا مال کہیں سے مل جائے تو اسے لُقطہ کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے، مالک کو تلاش کر کے اُسے دینے کے ارادہ سے اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں گا اور مالک کو تلاش نہ کروں گا تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ خود اپنے لئے اٹھا لینے کی نیت ہو تو اٹھا لینا حرام اور بمنزلہ غصب ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع اور ہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضروری ہے۔ لیکن اگر نہ اٹھائے تو ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ گم شدہ جانور کا یہی حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ اٰوٰی ضَآلَّۃً فَھُوَ ضَآلٌّ مَالَمْ یُعَرِّفْھَا" (۱۱)

---

(۹) ☆ رواہ البیہقی

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

(۱۱) ☆ رواہ مسلم عن زید بن خالد الجہنی۔ ج ۲ ص ۸۰ ☆ و رواہ احمد فی مسندہ ج ۴ ص ۱۱۷

جوشخص کسی کی گم شدہ چیز اٹھائے وہ گمراہ ہے، جب تک تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (۱۲)

﴿۶﴾ گری پڑی شے اٹھاتے وقت اگر ممکن ہو تو ایک، دو گواہ بنا لے۔ اس میں مصلحت یہ ہے جب لوگوں کو علم ہوگا تو اب اس کا نفس یہ طمع نہیں کر سکتا کہ میں اسے ہضم کر جاؤں اور مالک کو نہ دوں اور اگر اس کا اچانک انتقال ہو جائے اور وہ وارثوں کو لقطہ کے بارے میں بتا نہ سکے تو وہ شے اس کے ترکہ میں شمار نہ ہو سکے گی۔ نیز اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے گا تو یہ نہ کہہ سکے گا۔ یہ چیز اتنی نہ تھی بلکہ زائد تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْذَاعَدْلٍ اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ لَا يَكْتُمُ وَلَا يُغَيِّبُ فَاِنْ وَّجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيُرَدِّهَا عَلَيْهِ اِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ" (۱۳)

جوشخص پڑی ہوئی شے پائے تو ایک یا دو عادل گواہوں کو اٹھاتے وقت گواہ کر لے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے۔ ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ گری پڑی شے اگر ایسی ہو جو ضائع یا خراب ہونے والی نہ ہو تو اس کی ایک سال تک تشہیر کی جائے یعنی بازاروں، شارعِ عام اور مسجدوں میں اتنے عرصہ تک اعلان کرے کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا، یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آ گیا تو مالک کو اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے۔ اگر جائز کر دیا تو ثواب پائے گا، اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز مسکین کے پاس موجود ہو تو اپنی چیز لے لے، اور ہلاک ہو گئی تو تاوان لے لے۔ اسے اختیار ہے کہ تاوان اٹھانے والے سے لے یا مسکین سے لے، جس سے بھی

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۵

(۱۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن عیاض بن حمار، ج ۱ ص ۲۴۷

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عیاض، ص ۱۸۳ .ورواہ الدارمی

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج۴ ص ۲۱۶،۱۱۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۶

لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کرسکتا۔اس صورت میں صدقہ کا ثواب اٹھانے والے کو ملے گا۔یہی حال جانور کا ہے۔خواہ بکری ہو یا گائے ،بھینس ہو یا گھوڑا، گدھا ہو یا اونٹ ہو۔حدیث شریف میں ہے۔

"جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاءَ لَہُ عَنِ اللُّقْطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَا صَھَاوَوِ کَآئَھَا ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَاوَاِلَّا فَشَانُکَ بِھَا،قَالَ،فَضَآلَّۃُ الْغَنَمِ،قَالَ،لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ، فَضَآ لَّۃُ الْاِبِلِ،قَالَ مَالَکَ،وَلَھَامَعَھَاسِقَاؤُھَاوَحِذَاؤُھَا تَرِدُ الْمَآءَ وَ تَاْکُلُ الشَّجَرَحَتّٰی یَلْقَاھَارَبُّھَا"(۱۵)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا،ارشاد فرمایا،اس کے ظرف (تھیلی وغیرہ) اور بندش کو شناخت کرلو،پھر اس کی تشہیر کرو۔اگر مالک مل جائے تو دے دو،ورنہ تم جو چاہو کرو،اس نے دریافت کیا،گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ارشاد فرمایا، وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے (یعنی اس کا لینا جائز ہے،کوئی نہ لے گا تو کوئی درندہ اسے کھا جائے گا) اس نے دریافت کیا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ارشاد فرمایا،تم اسے کیا کرو گے اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے،وہ پانی کے پاس آکر پانی پی لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

یاد رہے فساد زمانہ کے باعث اونٹ وغیرہ ہر گم شدہ جانور کو لے لینا جائز ہے۔(۱۶)

﴿۸﴾ لقطہ کا مالک اگر اپنی گم شدہ شے کی علامات بیان کردے اور اٹھانے والے کو اس کی صداقت کا ظن غالب ہو جائے،تو اسے دے دیا جائے۔اگر اس کے بعد کوئی اور دعوے دار آیا اور اس نے گواہوں سے اپنا حق ثابت کردیا۔تو پھر اس اٹھانے والے پر ضمان نہیں۔

---

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن زید بن خالد، ج ۱ ص ۳۲۸.وفی کتاب الجنائز والحج والصید والبیوع والجزیۃ.

☆ ورواہ مسلم عن زیدبن خالد، ج ۲ ص ۷۸

☆ ورواہ ابوداؤد عن زیدبن خالد، ج ۱ ص ۲۳۶

☆ ورواہ احمد فی مسندہ، ج ۱ ص ۳۱۸، ۳۴۸، ج ۲ ص ۲۲۸

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

حدیث شریف میں ہے۔

"فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ یُخْبِرُکَ بِهَا"(۱۷)

اگر کوئی آ کر لقطہ کی علامات بیان کر دے (تو اسے دے دینا جائز ہے)(۱۸)

﴿۹﴾ گم شدہ جانور پر اگر قاضی کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس کی طرف سے تطوع (نفلی صدقہ) ہے، اگر قاضی کے حکم سے اس پر خرچ کرے تو مصارف مالک کے ذمہ دَین ہیں۔ مالک سے مصارف لے کر اسے دے گا۔(۱۸)



---

(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن زید بن خالد الجھنی، ج ۱ ص ۳۲۷

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۱۳۷



باب (۲۲۰) ﴿سیر وسیاحت اور مباح کھیل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ یوسف آیت ۱۲)

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

حل لغات:

"یَرْتَعْ" رَتَعَ (از باب فَتَحَ) رِتعاًورُتوعاًورِتاعاً کا معنی ہے، ایسی خوش حال زندگی بسر کرنا کہ ہر مراد پوری ہو۔ کسی جگہ خوردونوش کی پوری آسودگی وفراوانی کے ساتھ رہنا۔

لغوی معنی جانور کا کھانا، چرنا، استعارہ کے طور پر اس کا استعمال انسانوں کا فراوانی سے کھانا ہے۔ موسمِ بہار میں فراوانی سے بے روک ٹوک کھانا پینا، آنا، جانا، سیر وسیاحت کرنا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"اِذَامَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتِعُوْاقَالُوْامَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ،قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ"(۱)

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گذرو تو اس سے کچھ کھا پی لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، ذکر کے حلقے۔

اسی معنی میں ایک اور حدیث یوں ہے۔

"اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا،قَالَ وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ اَلْمَسَاجِدُ،قِيْلَ وَمَاالرَّتْعُ، قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"(۲)

---

(۱) ☆ رواہ احمد والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص۵۷

(۲) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ/بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص۵۷

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گذرو تو وہاں سے کچھ حاصل کرلو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔
یارسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، مسجدیں، عرض کیا گیا، ان سے کھانا پینا کیا ہے؟
فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (۳)

آیت مبارکہ میں یَرْتَعْ میں مجازی معنی مراد ہے۔ فراوانی اور کشادگی سے میوے کھائے، سیر وتفریح کرے۔
علمائے لغت اور جلیل القدر جمہور مفسرین نے اسی پر اجماع کیا ہے۔ (۴)

یَلْعَبْ "لَعِبَ (از باب سَمِعَ) لَعْباً ولِعباً وَتَلْعَاباً کا معنی ہے، کھیلنا، مزاح کرنا، لذت وتفریح کی خاطر کوئی فعل کرنا، ایسا فعل کرنا جس سے مقصود کشادگی، فرحت اور راحت ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کا انجام محمود ہو یا نہ

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۷
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۴۷

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ص ۲۳۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۸۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۲۶

ہو، مشق بہم پہنچانا، تربیت حاصل کرنے کے فعل۔(۵)

آیت میں اس سے مراد مباح کھیل، دوڑ میں سبقت لے جانا، تیراندازی، شکار کھیلنا، سواری کرنا وغیرہ ایسے افعال ہیں جن سے آنے والے مشکل حالات کا مقابلہ اور دشمن سے نبرد آزما ہونا ممکن ہو۔ یہ افعال صورۃً کھیل ہیں مگر درحقیقت یہ لہو ولعب نہیں۔ (۶)

پس منظر:

برادرانِ یوسف نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام، باپ بیٹے کے درمیان جدائی

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،ص ۴۵۰
☆ الفروق اللغویة،ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه،ص ۲۸۴
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۱۱۵۷
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۴۷۰
(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۴۷۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۲۸۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ،ص ۹۷
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ،ص ۲۳۶
☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ، ج۴ص ۱۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،ص ۳۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۲۲
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۱۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ص ۲۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۲ ص ۱۹۳
☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس.مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ص ۲۴۷
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه مکتبه آیة الله العظمیٰ،قم ،ایران، ج۴ص ۵۰۹
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۲۶
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۱۳

ڈالنے کی تدبیر پر اتفاق کرلیا۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ یوسف ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ صحراء میں سیر وسیاحت کے لئے ہمارے ساتھ روانہ فرمادیجئے۔ وہاں دوڑے گا، تیراندازی سیکھے گا، شکار کرے گا، سواری کی تربیت حاصل کرے گا، اس طرح سیر وسیاحت سے اس کی صحت پر عمدہ اثرات مرتب ہوں گے۔ وہاں وہ کشادہ دلی اور فراوانی سے میوے کھائے گا۔

کچھ تحفظات کا ذکر کر کے حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ صحراء میں روانہ کردیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کندھے پر بٹھالیا۔ جب باپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اسے اپنے ساتھ دوڑنے پر مجبور کردیا۔ یہ ان کی ایذارسانی کا پہلا مرحلہ تھا۔ یاد رہے اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نابالغ تھے۔ (۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طبیعت کے نشاط کے لئے میدانوں، باغوں، صحراؤں وغیرہ کی طرف چلنا، سیر وسیاحت کرنا جائز ہے، برادرانِ یوسف نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر وتفریح کے لئے باہر لے جانے کا ارداہ کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں اس فعل سے منع نہ فرمایا۔ (۸)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۹۶

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳، ص۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۳

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۳

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی. ج۴ ص ۱۳

﴿۲﴾ بیابان ایسے درخت جن کا مالک کوئی نہ ہو،ان کے پھل میوے کھالینا جائز ہے،حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کی اجازت مانگنے پر منع نہ فرمایا۔(۹)

﴿۳﴾ کھیل دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) **مباح**: جس کھیل میں گناہ نہ ہو،جیسے مرد کا بیوی سے ملاعبت کرنا،سواری کرنا،تیراندازی کرنا،وغیرہ۔

(ب) **محظور**: ایسا کھیل جس کے ذریعے کسی گناہ کا ارتکاب ہو،یا تضیع اوقات ہو۔مباح کھیل میں مشغول ہونا جائز ہے،حضرت یعقوب علیہ السلام نے مباح کھیل سے منع نہ فرمایا۔حضور سید الانام امام الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ"(۱۰)

کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا۔تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔(۱۱)

﴿۴﴾ متوقع دشمن کے خلاف جسم کی تربیت اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے ذرائع اپنانا جائز ہے،اس سلسلہ میں

---

(۹) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،ج ۲ ص ۳۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر،ج ۱۸ ص ۹۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی ‘مطبوعه لاهور،ج ۳ ص ۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی ‘مطبوعه لاهور،ج ۳ ص ۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت،ج ۴ ص ۱۸۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ).مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ج ۴ ص ۱۳

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج ۶ ص ۱۲۲

(۱۰) ☆ رواه النسائی عن جابر،ج ۲ ص ۶۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص ‘مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت ‘لبنان،ج ۳ ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی ‘مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت‘لبنان،ج ۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر،ج ۱۸ ص ۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه،ج ۴ ص ۲۲۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت،ج ۴ ص ۱۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعه کراچی،ج ۲ ص ۳۲۲

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه‘مکه مکرمه،ج ۲ ص ۲۳۱

جسمانی مشقت، تیراندازی، سواری، ہتھیاروں کا استعمال سیکھنا اور اسی طرح جدید آلات حرب وضرب اور مدافعت کے تمام اسباب مہیا کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو اس امر کے اظہار پر انہیں منع نہ فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے اپنے امتیوں کو جسمانی طاقت جمع کرنے، اور قوت حاصل کرنے اور دشمن کے خلاف تیار رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے۔

"اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ"(۱۲)

طاقت ور مومن کمزور مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور محبوب ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ انشراحِ صدر اور خوش طبعی کے مباح امور بجالانا اور مزاح پیدا کرنا جائز ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

"اِنَّ عَلِیًّا تَلْعَابَۃً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کثرت سے مزاح فرماتے تھے۔(۱۴)

ایک شخص دوسرے کو لے کر امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس نے میری ماں سے برا سلوک کیا ہے، آپ نے فرمایا، اسے دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سایہ کو مارو۔

---

(۱۲) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ص۹. ونحوہ رواہ مسلم

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص۹۷

☆ تفسیرمظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۲۱

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۶

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،س، ص۲۴۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج۱۲ ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۱۷۱

یہ مزاح تھا جو مزاج کی خشکی کو دور کرتا ہے، ایسا کرنا جائز ہے۔(۱۵)

ہدایت ضروریہ:

علمائے لغت اور علمائے تفسیر کا اجماع اس امر پر ہے کہ آیت زیب عنوان میں یَـرتَعْ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بعض نام نہاد جدید مفکرین نے اجماع کا خلاف کرتے ہوئے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

> ''کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے، کچھ چر چگ لے گا اور کھیل کود سے بھی دل بہلائے گا، ہم اس کی حفاظت کو موجود ہیں''۔

ترجمہ مذکورہ میں محض لغت کا سہارا لیا گیا ہے، علمائے لغت اور علمائے تفسیر کی تصریحات کو نظر انداز کیا گیا۔ مذکورہ ترجمہ اجماع امت کے بھی خلاف ہے اور سب سے بڑھ کر شانِ نبوت کی توہین و تنقیص پر مشتمل ہے۔ ''چر چگ لینا'' حیوانات کا کام ہے، انسانوں کا نہیں اور پھر تمام انسانوں سے انبیاء کرام علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بے شمار درجے بلند ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نہایت درجہ محتاط ہونا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ جل وعلا توفیقِ ہدایت نصیب کرے۔



(۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

باب (۲۲۱) ﴿گھوڑوں، اونٹوں، تیراندازی اور﴾

﴿پیدل دوڑ میں مسابقت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَجَآءُوۡ اَبَاھُمۡ عِشَآءً یَّبۡکُوۡنَ ☆ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَھَبۡنَا نَسۡتَبِقُ وَ تَرَکۡنَا یُوۡسُفَ عِنۡدَ مَتَاعِنَا فَاَکَلَہُ الذِّئۡبُ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ کُنَّا صٰدِقِیۡنَ ☆ (سورہ یوسف آیات ۱۶، ۱۷)

اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ بولے، اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے ہوئے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں۔

حل لغات:

" **عِشَآءً** " رات کی ابتدائی تاریکی، مغرب سے عشا تک اندھیری، دن کا آخری حصہ۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ ص ۸۰۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۰۳

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گہرے کنوئیں میں گرا کر آپ کے بھائی شام کے اندھیرے میں اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس روتے ہوئے آئے۔ اگر چہ وہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دن کے اجالے میں ہی کنوئیں میں گرا کر اپنا قبیح منصوبہ پورا کر چکے تھے۔ مگر رات کی تاریکی کا انتظار کرتے رہے تا کہ ہمارا مصنوعی رونا ہمارا بہانا بن سکے۔

'نَسْتَبِقُ' سَبَقَ (از باب نَصَرَ و ضَرَبَ) سے باب اِفْتِعَالٌ سے جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ بمعنی آگے بڑھنا اور غالب آنا۔ باب اِفْتِعَالٌ باب مُفَاعَلَةٌ کے معنی میں ہے، یعنی طرفین کی طرف سے بازی لے جانے کا مقابلہ۔ مجازی طور پر اس کا اطلاق تیراندازی، گھوڑ دوڑ، اور پیدل دوڑ پر ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔ (۲)

(بقیہ ۱)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۴
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت. ص ۱۹۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م سنہ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م سنہ ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۶
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م سنہ ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۱۹۷
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م سنہ ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳

(۲)
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۵۳۹
☆ القاموس المحیط ازعلامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروزآبادی (م سنہ ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ص ۲۲۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۱۲۷
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۶۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م سنہ ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۱
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م سنہ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے ۔حضرت یوسف علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام کو بھائی کنوئیں میں ڈال کر رات کو روتے ہوئے آئے تو باپ حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے رونے کی وجہ دریافت کی ۔کیا کوئی بھیڑیا بکری لے گیا ہے؟ تو بردران یوسف نے نہایت تاسف سے بتایا کہ ہم دوڑ میں مشغول تھے، اپنے سامان کے پاس بوجہ صغرسنی ہم نے اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کو چھوڑا تھا۔ ہماری غیر حاضری میں بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا۔

ابا جی! آپ کو اپنے بیٹے یوسف سے بہت زیادہ محبت ہے، آپ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے ۔اس لئے اگر چہ ہم سچ بھی کہتے ہیں تو آپ کو ہماری بات پر یقین نہ آئے گا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کا رونا اور آہ زاری کرنا اس کی مظلومیت پر قطعی دلیل نہیں ہے ۔کیونکہ بعض افراد تصنع سے سچ مچ کا سا رونا رو لیتے ہیں ۔اس لئے حاکم اور قاضی کسی مدعی کے محض رونے سے اس کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھ لے ۔ایک مرتبہ قاضی شُریح کے پاس حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے، ایک شخص روتا ہوا آیا ۔حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے پر ترس آیا اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے کی طرف متوجہ کیا ۔غرض یہ تھی کہ آپ

(بقیہ ۲)

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵

☆ تفسیر البغویٰ المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) .مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج ۴ ص ۱۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۹

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس .مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی .ص ۲۴۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ،ص ۳۹۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۳۰

اس کے حق میں فیصلہ فرمائیں۔ لیکن حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ برادران یوسف نے کتنے عظیم جرم کیے، خیانت کی، حضرت یوسف علیہ السلام کو ارادہ قتل سے کنوئیں میں گرادیا، باپ سے جھوٹ بولا، یہ سب گناہ کبیرہ تھے، اس کے باوجود اپنی سچائی اور مظلومیت ثابت کرنے کے لئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ ان کا رونا حقیقت کے برعکس تھا، وہ خود ظالم تھے۔ اس لئے اس مدعی کے محض رونے سے اس کا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا، تاوقتیکہ یہ گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ جرم یا حق کا اقرار کرلے۔ (۳)

﴿۲﴾ کسی سے اپنی حاجت رات کی تاریکی میں طلب نہ کرو۔ کیونکہ حیا آنکھ میں ہوتی ہے اور رات کا اندھیرا اس حیا کے معلوم کرنے میں مانع ہے، یہ حکم استحبابی ہے، برادران یوسف رات کی تاریکی میں باپ کے پاس روتے ہوئے معذرت خواہ ہوئے کہ اس وقت ان کی حیا پردہ میں تھی، اور وہ توقع کررہے تھے کہ ان کی معذرت قبول کرلی جائے گی۔ (۴)

﴿۳﴾ معذرت پیش کرنے کا بہترین وقت رات کا اندھیرا ہے۔ دن کی روشنی میں معذرت کرتے ہوئے زیادہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے، دن کو معذرت کرتے ہوئے حیا متاثر ہوتی ہے، برادرانِ یوسف نے باپ سے رات کی تاریکی میں معذرت کی تھی۔ (۵)

---

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۲۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۰۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۱۹۹

☆ الدرالمنثور فی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۴ ص۵۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج۴ ص۲۲۶

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص۱۴۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۲۸۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۱۹۳

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص۱۴۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۲۸۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۱۹۳

﴿۴﴾ دوڑ میں آگے نکل جانے کی کوشش، گھوڑے، اونٹ کو دوڑا کر منزل تک آگے لے جانے کی کوشش اور تیراندازی میں صحیح نشانہ پر تیر پھینکنا عمدہ کھیل ہیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں یہ کھیل رائج تھے۔ حضور سید عالم نورمجسم امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ان میں شرکت فرمائی اور تحسین فرمائی۔ یہ کھیل جہاد میں معاون ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ سَابَقَ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَافَسَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ"(۶)

نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے گھوڑ روڑ میں حصہ لیا۔ حضور سید عالم ﷺ کا گھوڑا سب سے آگے نکل گیا۔ دوسرے نمبر حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے گھوڑے تھے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں گھوڑ دوڑ کا رواج تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَآءِ وَکَانَ اَمَدُھَاثَنِیَّۃَ الْوِدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِبَنِیْ ذُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰہِ مِمَّنْ سَابَقَ"(۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن گھوڑوں کو اضمار کیا گیا تھا ان کا مقابلہ نبی اکرم ﷺ نے حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کرایا اور جن گھوڑوں کو اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ان کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی ذریق تک کرایا۔ حضرت عبداللہ نے بھی حصہ لیا۔

(۶) ☆ رواہ احمد عن علی، ج ۱ ص ۱۱۲، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۴۷

(۷) ☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عمر، ج ۱ ص ۳۵۵ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۵، ۵۶

☆ رواہ البخاری عن عبداللہ، ج ۱ ص ۵۹، ۴۰۲ ☆ رواہ النسائی عن عبداللہ، ج ۲ ص ۱۲۴

☆ رواہ الدارمی عن عبداللہ، ج ۲ ص ۲۷۹ ☆ رواہ مالک فی کتاب الجہاد

اِضمار کا معنی یہ ہے کہ ایک مدت تک گھوڑے کو معمول سے کم چارہ ڈالا جائے اور اس کو ایک کوٹھڑی میں بند کر کے رکھا جائے حتیٰ کہ اس کو خود پسینہ آئے۔ اس کے بعد اس کو معمول کے مطابق چارہ ڈالا جائے۔

حضور سید عالم ﷺ نے تیراندازی کے مقابلہ کو بھی بنظرِ تحسین ملاحظہ فرمایا اور تیراندازی کا حکم فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰی نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیاً وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَکَ اَحَدُ الْفَرِیْقَیْنِ بِاَیْدِیْهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَکُمْ لَاتَرْمُوْنَ، قَالُوْا، کَیْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلُّکُمْ" (۸)

نبی اکرم ﷺ بنو اسلم کے چند اشخاص کے پاس سے گزرے، وہ تیراندازی کر رہے تھے، آپ نے فرمایا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد تیراندازی سیکھو، کیونکہ تمہارے باپ (حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام) تیرانداز تھے، اور اب میں بنی فلاں کے ساتھ مل کر تیراندازی کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ فریق مقابل نے تیراندازی سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں تیراندازی نہیں کرتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیراندازی کریں جب کہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ (براہِ ادب انہوں نے تیراندازی نہ کی) آپ نے فرمایا۔ تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (۹)

---

(۸) ☆ رواہ البخاری عن سلمة بن الاکوع، ج ۱ ص ۴۰۶، ۴۷۸، ۴۹۷
☆ رواہ ابو داؤد عن ابی هریرة، ج ۱ ص ۳۵۵
☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ج ۱ س ۲۳۳
☆ رواہ ابن ماجه عن عقبة بن عامر، ج ۲۰۷
☆ رواہ الدارمی عن عقبة بن عامر، ج ۲ ص ۲۶۹

(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۴۵
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

﴿۵﴾ تیراندازی، گھوڑ دوڑ، پیدل دوڑ وغیرہ امور میں نیت اور مقصد جہاد کی تیاری، دشمن کا مقابلہ، اپنے مال جان کی عزت کی حفاظت ہو تو یہ امور جائز ہیں۔ اگر ان سے مقصود اظہارِ تفاخر، شہرت، تعیش ہو تو یہ ممنوع ہیں کہ یہ لہو لعب باطل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"کُلُّ شَیْءٍ یَلْهُوْبِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیُ الرَّجُلِ بِقَوْسِهٖ وَتَادِیْبُهٗ فَرَسَهٗ وَمَلَا عَبَةَ اَهْلِهٖ فَاِنَّهُنَّ الْحَقُّ"(۱۰)

ہر کھیل باطل ہے سوائے تین کے، قوس سے تیر چلانا، گھوڑے کو سدھارنا، اپنی بیوی سے ملاعبت۔(۱۱)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۲۹۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۲

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۸

(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ج ۱ ص ۲۳۳

☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ص ۲۰۷

☆ رواہ الدارمی عن عقبۃ بن عامر، ج ۲ ص ۲۶۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

﴿۶﴾ گھڑ دوڑ، تیر اندازی اور پیدل دوڑ میں اگر کسی جانب سے مالی شرط نہ ہو تو مطلقاً جائز ہے، البتہ مسابقت میں مالی شرائط کے جواز کی صرف تین صورتیں ہیں۔

اول: حاکم وقت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔ فریقین میں کوئی بھی مالی شرط نہ لگائے۔

دوم: کوئی صاحب ثروت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔

سوم: مسابقت میں حصے والوں میں کوئی ایک فریق جیتنے والے کے لئے مالی انعام کا اعلان کرے کہ جو کوئی جیتے گا انعام لے گا۔ اگر مالی انعام مقرر کرنے والا خود جیتے تو وہ رقم اسی کی ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ مسابقت میں حصہ لینے والے دونوں (یا جتنے فریق ہوں) اپنی طرف سے ایک مقرر رقم جیتنے والے کے لئے انعام مقرر کر لیں اور شرط ٹھہرے کہ جو جیتے گا وہ ساری رقم لے گا، یہ ناجائز اور جوا ہے۔ امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ہاں اگر تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کرے اور اسے گمان غالب ہو کہ میں جیت جاؤں گا تو اب یہ مقابلہ جائز ہے اور مالی شرط بھی جائز ہے، جیتنے والے کے لئے مالی انعام وصول کرنا جائز ہے اور اگر تیسرے آدمی کا گھوڑا ایسا ہو کہ اسے جیتنے کا گمان غالب نہ ہو تو اب یہ مالی شرط ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

"مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَلَا يَاْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْاَمَنَ اَنْ يُسْبَقَ فَهُوَقِمَارٌ"(۱۳)

جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو اپنے مغلوب ہونے کا خطرہ ہو تو جوا نہیں ہے، اور جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو مسبوق (مغلوب) ہونے کا خطرہ نہ ہو (ہدف پر پہلے پہنچ جانے اور جیت جانے کا یقین ہو) تو پھر یہ جوا ہے۔(۱۴)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۴۷
(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج۱ ص ۳۵۵
(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۴۸،۱۴۷

﴿۸﴾ جس مسابقت میں جوا پایا جاتا ہو وہ مسابقت حرام ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ مسابقت میں گھوڑے اور اونٹ پر خود سوار ہونا اولیٰ ہے، البتہ کسی بالغ کو سوار کرنا بھی جائز ہے، نابالغ کو سوار کرنا منع ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"لَا تَرْكَبُ الْخَيْلَ فِي السَّبَاقِ إِلَّا أَرْبَابُهَا"

مسابقت میں گھوڑے پر اس کا مالک ہی سوار ہو۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ مالی انعام کی شرط صرف تین مسابقتوں میں جائز ہے۔

اول: تیراندازی میں مسابقت

دوم: اونٹوں میں مسابقت

سوم: گھوڑوں میں مسابقت۔

یہ تینوں امور جہاد میں معاون اور اس کے آلات ہیں۔ ان کے علاوہ مسابقت کے دیگر مقابلہ جات ناجائز ہیں، کیونکہ وہ صرف اظہار تفاخر اور تعیش کا ذریعہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

"لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ" (۱۷)

مسابقت میں مالی انعام کی شرط صرف اونٹوں یا گھوڑوں یا تیراندازی میں جائز ہے۔

﴿۱۱﴾ مسابقت کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔

اول: مسابقت معلوم ہو۔

دوم: مسابقت میں حصہ لینے والے گھوڑے یا اونٹ یا افراد متساوی الحال ہوں۔

سوم: مسابقت میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جس میں جُوا کی صورت ہو۔ (۱۸)

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۸

(۱۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۵ ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۳۹

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۱۲۵ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۲۱۲

☆ رواہ احمد، ج ۳ ص ۲۵۶، ۳۵۸، ۴۲۵، ۴۷۴

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۴۶

باب (۲۲۲)

مقدمات میں علامت پر بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ صبر

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَجَآءُوۡ عَلٰی قَمِیۡصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ؕ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَکُمۡ اَنۡفُسُکُمۡ اَمۡرًا ؕ فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ☆

(سورہ یوسف آیت ۱۸)

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔ کہا، بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے۔ تو صبر اچھا۔ اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو۔

حل لغات:

"بِدَمٍ کَذِبٍ" کَذِبٌ مصدر ہے، بمعنی جھوٹ بولنا۔ خون کو مصدر سے موصوف کرنے میں مبالغہ مراد ہے۔ یعنی جھوٹا خون۔ ایسا خون جو خود زبان حال سے ان کے جھوٹ پر دلالت کر رہا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں گرا دیا، اس وقت ان کے جسم سے قمیص اتار لی تھی۔ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے گلے میں یہ جنتی قمیص بطور تعویز ڈال دی تھی، جو نمرود کی آگ میں گراتے وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جنت سے بحکم خداوندی پہنا دی تھی۔ برادران یوسف نے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی غرض سے کنوئیں میں ڈالنے کے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اس کا خون قمیص پر لگا یا، تا کہ باپ کے سامنے اسے بطور علامت پیش کر سکیں کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے اور یہ اس کا خون ہے، لیکن یہ ظالم اپنے بھائی کی قمیص کو پھاڑ نہ سکے۔ اللہ

تعالیٰ جل وعلا نے اس قمیص میں ان کے ظلم، افترا اور جھوٹ کی علامت پیدا فرمادی کہ قمیص سالم تھی، پھٹی نہ تھی۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھاجاتا تو قمیص کیسے سلامت رہتی۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب قمیص سالم دیکھی تو فرمایا۔ بھیڑیا کیسا دانشور تھا کہ یوسف کو کھا گیا، مگر قمیص سالم رکھی۔ یہ امر ان کے جھوٹے خون کی علامت تھی۔ (۱)

سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا "سَوِلَ (از باب سَمِعَ) سَوْلًا کا معنی ہے، پیٹ کا ناف کے نیچے سے ڈھیلا ہونا۔

سَوَّلَ کا معنی ہے گمراہ کرنا، بھلانا، مزین کرکے دکھانا، قبیح شے کو مزین کرکے پیش کرنا۔ حضرت یعقوب علیہ

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۴۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۴ ص ۲۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۱۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۳۰

الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کے جھوٹ کھل جانے پر فرمایا۔ حقیقت وہ نہیں جو تم کہہ رہے ہو۔ بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے امر کو تمہاری نظر میں آسان اور حقیر بنا کر دکھایا ہے، شیطان نے تمہارے قبیح فعل کو تمہارے سامنے مزین کر دکھایا ہے۔

"فَصَبْرٌ جَمِيلٌ" اس اندوہناک اور دردناک صورتِ حال میں میرے لئے صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

صبرِ جمیل وہ صبر ہے جس میں اپنے درد اور تکلیف کی شکایت بندوں سے نہ کی جائے۔ (۲)

"وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ" عَوْنٌ مصدر سے باب استفعال کا اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی جس سے مدد چاہی جائے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظالم بیٹوں کے ظلم اور افترا پر اطلاع پا کر ان سے ارشاد فرمایا۔ اب میں تمہیں کیا کہوں، میرا محبوب نور نظر مجھ سے جدا ہوا، تم نے اسے ہلاک کرنے کی سازش کی۔ اگر میں تم سے قصاص

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۲۰۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ص ۲۴۹

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۱۴۳

☆ تاج العروس ازعلامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۶ ص ۳۸۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار الله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۲۶

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۲۴۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۸ ص ۱۰۲

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی' مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲ ص ۱۰۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه مکتبه آیة الله العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۴

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲ ص ۱۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۵۱

لوں تو بھی میرے لئے دوہری پریشانی کا باعث ہے۔اس پیچیدہ صورت حال میں مَیں اپنے رب کریم جل جلالہ سے ہی مدد چاہتا ہوں کہ وہ اس نازک صورت حال میں میری مدد فرمائے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حاکم، حَکَم اور قاضی کے سامنے جب کوئی فیصلہ طلب مقدمہ پیش ہوا اور مدعی کی دلیل اس کے دعوی کی تائید نہ کرتی ہو تو اسے چاہئے کہ مدعیٰ فیہ (جس کے بارے میں دعوی کیا گیا ہے) کی علامات، نشانات کو ملاحظہ کرے، یہ علامات اور نشانات مدعیان میں سے جس کی تائید اور ترجیح کرتی ہوں اس کے مطابق فیصلہ کردے، امت کا اسی پر اجماع ہے۔حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کے دعویٰ (کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے) کے مقابل جب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص سالم دیکھی تو فیصلہ کرلیا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا جاتا تو قمیص کیسے سالم رہتی؟ یہ ایک ایسی علامت تھی جو برادرانِ یوسف کے دعویٰ کی علامت (قمیص پر بکری کا خون لگا کرلانا) کے مقابل قابلِ ترجیح تھی۔قتل، چوری، ڈکیتی، ملاوٹ، خیانت وغیرہ مقدمات میں اسی اصول اور قاعدے کے مطابق فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۷۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۵۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۹

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۴۱۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۱۷

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۱۳۱

﴿۲﴾ جمیع انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مزارات مقدسہ میں حیاتِ دنیویہ بلکہ اس سے افضل زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ان کے اجسام مطہرہ صحیح وسالم ہیں۔مٹی پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ ان کے اجسام مطہرہ کو کوئی گزند پہنچائے۔اسی طرح کوئی درندہ بھی ان کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔برادرانِ یوسف اپنے دعوے کی تائید میں ایک بھیڑیا پکڑ لائے کہ اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ السلام کا جسم پھاڑ کھایا۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے رب! اسے زبان عطا فرما، تا کہ یہ صحیح صورتِ حال بتا سکے۔اللہ تعالی نے اسے انسانی زبان دی۔اس نے بتایا کہ میں ایک مسافر بھیڑیا ہوں، اپنے گم شدہ بھائی کی تلاش میں مصر سے یہاں آیا ہوں، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں میں بے گناہ ہوں۔میں نے انہیں دیکھا تک نہیں۔''انبیاء کرام کے خون ہم تمام درندوں پر حرام ہیں۔'' حدیث شریف میں ہے۔

''اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ''(۵)

اس لئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص حضور سید الانبیاء خاتم المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہونے والا نہایت ادب واحترام، توقیر وتکریم کرتے ہوئے سلام پیش کرے، وہ یقین جانے کہ وہ اس کا سلام سن رہے ہیں اور اس کا جواب عطا فرما رہے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ (۶)

(۵) ☆ رواہ ابو یعلی فی مسندہ عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۲۱۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۱۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۷

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۱۲۱

﴿۳﴾ خوف، حزن افلاس، علالت، ضعف، مال و جان اور پھلوں کے نقصان، دکھ، درد، غم والم، پریشانی و حیرانی کے عالم میں صبر عظیم اجر کا باعث ہے، بے صبری میں مصیبت تو نہیں ٹلتی، البتہ اجر عظیم سے محرومی ایک نئی مصیبت ہے، صبر کرنے والوں کو اللہ رب العالمین کی اعانت و معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ صبر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کریمہ میں سے ہے۔ بندۂ مؤمن کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہر مصیبت میں صبر کرے، اور رب قدوس عزاسمہ سے ہی استعانت کرے۔ صبر یہ ہے کہ اپنی مصیبت کا شکویٰ مخلوق سے نہ کرے۔

یادر ہے حاکم، حکیم، قاضی و طبیب سے بطور حکایت اپنی تکلیف بیان کرنا صبر کے منافی نہیں۔

قرآن مجید میں صبر کی تاکید کی گئی ہے، احادیث صحیحہ کثیرہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

پاک دامن، معزز محترم اور نامور شخصیت کی عزت و عصمت پر بہتان تراشی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ بنت صدیق ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر جب تہمت لگی اور آپ کے خلاف ناپاک بہتان باندھا گیا تو آپ نے کمالِ صبر کا اظہار فرمایا۔

"فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ بَرِیْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنِّیْ بَرِیْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِیْ فَوَاللّٰهِ لَا اَجِدُ لِیْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا یُوْسُفَ حِیْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ"......الحدیث(۷)

اگر میں تمہیں اپنی برأت بیان کروں تو تم میری تصدیق نہ کرو گے اور اگر میں اس بہتان کا اعتراف کر لوں اور اللہ خوب جانتا ہے میں بری ہوں، تو تم میری بات قبول کر لو گے۔ قسم بخدا میرے پاس اپنے اور تمہارے لئے اور کوئی مثال نہیں سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مثال کے، جنہوں نے مصیبت کے وقت فرمایا تھا، تو صبر اچھا، اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔(۸)

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عائشة، ج ۲ ص ۵۹۶

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۶

﴿۴﴾ بندۂ مومن کے تمام افعال، اقوال اور اعتقادات اگر اللہ رب العالمین کی رضا کی طلب کے لئے ہوں تو وہ سب بہتر ہیں، ورنہ تمام اعمال واقوال بے کار ہیں۔ رضا جوئی اور عدمِ رضا جوئی کا فیصلہ قلب مومن کر لیتا ہے، حدیث شریف میں اسی طرف ارشاد ہوا۔

"اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَکَ وَاِنۡ اَفۡتَاکَ الۡمُفۡتُوۡنَ" (۹)

نورِ حق سے منور اپنے دل سے فتویٰ لے (وہی درست ہے) اگر چہ (اس کے خلاف) مفتیانِ کرام تجھے فتویٰ دیں۔ (۹)

﴿۵﴾ مومن کے سامنے جب دو یا زیادہ مصائب پیش ہو جائیں اور ان میں سے اسے ایک نہ ایک برداشت کرنا پڑے تو ان میں آسان مصیبت اپنا لے اور بڑی مصیبت کے درپے نہ ہو۔ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے وہ ان میں سے آسان کو اپنائے۔

(بقیہ۸) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۲۱۵

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۸۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۱

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۱۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۹۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳۱

(۹) ☆ رواہ البخاری فی التاریخ عن وابصۃ/بحوالہ جامع صغیر، ج۱ ص ۶۵

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۲۷

حدیث شریف میں ہے۔

"مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ فَلْیَخْتَرْ اَھْوَنَھُمَا"(۱۰)

اسی اصول شرعیہ کے مطابق حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گم شدگی اور برادران یوسف کے بیان کے مطابق (کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے) کی تلاش نہ کی اور نہ مجرم بیٹوں کے لئے سزا تجویز کی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہے۔ مقام تسلیم ورضا اللہ تعالیٰ کے مقربین کا اسلوب ہے۔ نیز اس بات کا قوی امکان تھا کہ اگر آپ بیٹے کی تلاش شروع کرتے تو بھائی اپنے دفاع میں حضرت یوسف علیہ السلام کو واقعۃً قتل کر دیتے۔ اگر بیٹوں کو قرار واقعی سزا دیتے تو بھی آپ کو صدمہ ہوتا۔ اس لئے آپ نے اس معاملہ میں صبر کیا اور مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی۔(۱۱)

فائدہ جلیلہ:

کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بنِ یعقوب بنِ اسحٰق بنِ ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قمیص میں تین علامات بطور معجزہ موجود تھیں۔ تین موقعوں پر اس کا اظہار ہوا۔

اول: برادرانِ یوسف نے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ میں خون آلود قمیص پیش کی۔ لیکن جب ان کی خون آلود قمیص والد ماجد نے ملاحظہ کی تو وہ پھٹی نہ تھی، سالم تھی۔ قمیص کی سلامتی نے برادرانِ یوسف کا ظلم وافتراء کھول دیا۔

دوم: عزیزِ مصر کے محل میں جب زلیخا نے دروازے بند کر کے اپنی نفسانی خواہش کی طرف حضرت یوسف علیہ السلام

---

(۱۰) ☆ کشف الخفا للعجلونی، ج۲ ص ۳۲۲

☆ الاسرار المرفوعۃ لعلی القاری، ص ۳۲۳/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ح۹

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۲

کو دعوت دی تو آپ نے وہاں سے اپنی عصمت کی حفاظت کی خاطر بھاگنے کی کوشش کی۔ زلیخا نے آپ کی قمیص کا دامن پیچھے سے پکڑا۔ وہ دامن پھٹ گیا۔ جب مقدمہ عزیزِ مصر تک پہنچا تو قمیص کا پچھلا دامن آپ کی برأت پر علامت ٹھہرا۔

سوم: باپ بیٹے کی طویل فرقت کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیص بھیجی کہ اسے میرے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر رکھ دیجئے۔ ایسا کرنے سے باپ کی بینائی واپس ہوگئی۔

یہ تینوں واقعات حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کے معجزات میں شمار ہوتے ہیں۔ (۱۲)



---

(۱۲)  احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۶۸

 احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۰۷۷

 الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ص۱۴۹

 الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۲۵

 تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ص۱۰۲

 تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص۲۸۹

 مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۹

 تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ص۲۰۱



باب (۲۲۳)

﴿اغوابرائے تاوان نیز خرید وفروخت کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ☆

(سورہ یوسف آیت ۲۰)

اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں میں بیچ ڈالا اور انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی۔

حل لغات:

"وَ شَرَوْهُ" شریٰ (ازباب ضَرَبَ) شَرَاءً وَشِرًى افعال اضداد میں سے ہیں، بمعنی خریدنا، فروخت کرنا۔(۱)

"وَ شَرَوْهُ" کی ضمیر مفعولی سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور ضمیر فاعلی سے برادران یوسف اور قافلے والے دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں۔آیت کا معنی یہ ہے کہ برادران یوسف نے یا قافلے والوں نے حضرت یوسف کو فروخت کردیا یا، قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے خریدلیا۔

"بِثَمَنٍ" ثَمَنٌ بیچی ہوئی چیز کا عوض، خواہ کوئی نقدی ہو یا سامان ہو، ثمن اور قیمت اگرچہ ایک دوسرے کی بجائے استعمال ہوتے ہیں مگر ان میں چند امور مختلف ہیں۔

(۱) ثمن میں عوض میں حاصل ہونے والی شے کی مالیت فروخت ہونے والی شے سے کم یا زیادہ یا برابر ہوسکتی ہے۔ جبکہ قیمت کی صورت میں شے کی مالیت عوض کے برابر ہوگی۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۳

☆ القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمدبن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۰

(۲) ثمن میں متعاقدین (خرید وفروخت کرنے والے) جس مالیت پر راضی ہو جائیں وہی عوض ہوگا، کم ہو یا زیادہ، لیکن قیمت کی صورت میں متعاقدین کا برابر مالیت پر معاہدہ کرنا شرط ہے۔

(۳) سونا اور چاندی اور ان سے بنے ہوئے سکے خِلقی طور پر ثمن ہیں۔ جبکہ قیمت میں کوئی عوض ہو سکتا ہے، مثلاً غلہ، کپڑا، لکڑی، جانور، لوہا، کوئی دھات یا کوئی اور شے۔ (۲)

''**بَخْسٍ**'' نقصان، ردی، قلیل اور حرام کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۶۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۸۲

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۴۳

☆ الفروق اللغویة، از ابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ص ۲۶۸

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۹ ص ۱۵۷

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار الله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۲۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ص ۳۹۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۴۷۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج ۲ ص ۴۱۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۲۹۱

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص ۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۸ ص ۱۰۷

☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه

☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۳۸

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۴ ص ۱۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ص ۴۸۵

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۱۳۳

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۵

"**مَعْدُوْدَة**" گنتی کے چند درہم، عَدَدٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے گننا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف یا قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گنتی کے چند کھوٹے سکوں یا قلیل داموں، یا حرام کے پیسوں یا انتہائی کم عوض میں فروخت کر دیا۔ (۴)

"**وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ**" زُہد سے مراد قلت رغبت ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی خرید و فروخت میں برادرانِ یوسف اور قافلے والوں، دونوں کو کوئی گہری دلچسپی نہ تھی۔ بھائی تو اس لئے قلیل داموں بیچ رہے تھے کہ یوسف باپ سے دور چلا جائے، انہیں قیمت سے غرض نہ تھی اور قافلے والے تو یافتہ بچہ سمجھ کر کم قیمت میں خرید رہے تھے، نیز قافلے والوں میں سے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا تھا، وہ خفیہ طور پر خرید یا فروخت کر رہا تھا کہ کہیں قافلے کے دیگر افراد قیمت میں شراکت کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ (۵)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۵۵، ۱۵۷

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۶ ص۱۳۳

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ،قم ،ایران، ج۴ص۵۱۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص۲۰۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۲۲۹

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۱۵۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۲۷

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۴۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۲۹۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آزادمرد یا عورت کی خرید وفروخت حرام ہے۔اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے۔امت کا اسی پر اجماع امت ہے۔برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کی فروخت کے عوض جو چیز کھوٹے سکے لئے تھے،رب تعالیٰ نے انہیں حرام کی قیمت بتائی۔اسی سے معلوم ہوا کہ کسی کا اغوا کرنا اور رہائی کے عوض تاوان میں رقم طلب کرنا،حرام اور اشد حرام ہے۔ (٦)

﴿۲﴾ درہم ودینار(چاندی اورسونے کے سکوں)میں وزن کر کے لینادینا ہے۔

(بقیہ۵) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج ۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲ص۴۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص۲۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ص۲۰۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ،ازھر،ج۱۸ص۱۰۸

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج۴ص۵۱۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۸۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۱۹۷

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ص۱۵۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۱۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص۱۰۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۲ص۲۰۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲ص۴۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۴۲۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۱۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص۴۸۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۳۸

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج۴ص۵۱۵

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا وَزَنًا بِوَزَنٍ مَنْ زَادَاَوْ اِزْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى(۷)

سونے اور چاندی کا وزن کر کے برابر، برابر فروخت کرو۔ جس نے ان میں ایک طرف زیادہ وزن کیا اس نے سود کمایا۔

ان اشیاء میں وزن سے مقصود مقدار معلوم کر لینا ہے۔ لیکن تخفیف اور سہولت کی غرض سے ان سکوں کو گن کر لینا بھی جائز ہے، بشرطیکہ ان کا وزن برابر ہو، تا کہ متعاقدین میں سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ رہے۔ (۸)

﴿۳﴾ اصل ثمن درہم و دینار (چاندی اور سونے کے سکے) ہیں۔ باقی دھاتوں کے سکے اور کاغذ کے نوٹ ثمن عرفی ہیں۔ جب تک ان سکوں اور نوٹوں کے رواج کا عرف اور اعتبار رہے گا، یہ ثمن بن سکیں گے اور جب ان کے رواج کا عرف اور اعتبار ختم ہو جائے یہ ثمن بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ (۹)

﴿۴﴾ دھات کے سکے اور نوٹ چونکہ عوض (خریدی ہوئی شے کی حقیقی مالیت) کے برابر نہیں ہوتے۔ لہٰذا یہ سکے اور نوٹ ثمن بن سکتے ہیں۔ انہیں قیمت کہنا مجازاً درست ہے۔ (۱۰)

---

(۷) ☆ رواہ مسلم فی کتاب المساقات ☆ رواہ ابو داؤد فی کتاب البیوع
☆ رواہ الترمذی فی کتاب البیوع ☆ رواہ النسائی فی کتاب البیوع
☆ رواہ احمد فی مسندہ، ج۲ ص ۲۶۲، ج۳ ص ۹، ۵۱، ۹۳، ج۴ ص ۱۰۹، ج۵ ص ۲۰، ۷۱، ج۶ ص ۱۹، ۲۲

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۹۶
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳۳

(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰۔
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۵۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۳۳

(۵) کسی عقد بیع میں اگر روپیوں یا سکوں کو متعین نہ کیا گیا ہو، ان کی صرف تعداد مقرر کی گئی ہو تو اتنی تعداد میں روپے یا سکے دینے لازم ہوں گے۔ بلکہ اگر سکے یا نوٹ متعین کر دیئے گئے ہوں تو عقد بیع میں وہی سکے یا نوٹ دینے لازم نہیں۔ صرف اتنی مالیت کے عرفی ثمن (سکے یا نوٹ) دینے لازم ہوں گے۔ (۱۱)

(۶) متعاقدین بیع قیمتی شے کو حقیر عوض میں اگر فروخت یا خرید نے پر راضی ہو جائیں تو یہ بیع جائز ہے۔ مثلاً سونا چاندی کو کاغذ کے نوٹ کے عوض خریدنا، بیچنا جائز ہے۔ (۱۲)

(۷) یافتہ بچہ (لقیط) آزاد اور مسلمان شمار ہوگا۔ (۱۳)



(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۴ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۶

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۱۵۷

(۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۰۷۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸، ۱۰۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۰۵

باب (۲۲۴) ﴿عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام﴾

﴿بعض مقدمات کا فیصلہ علامات پر کیا جا سکتا ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ☆ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ☆ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف آیات ۲۵ تا ۲۸)

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس ملا۔ بولی، کیا سزا ہے اس کی، جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی، مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار۔ کہا، اُس نے مجھے لُبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں، اور عورت کے گھر

والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگر ان کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا، اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے، پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا تو بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتر ہے۔ بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے۔

حل لغات:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ: سَبَقَ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) سے باب اِفْتِعَالٌ کا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدری معنی ہے، جلدی کرنا، سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں دروازے کی جانب بڑھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کی دعوتِ گناہ سے بچتے ہوئے بھاگے اور زلیخا نے ان کا تعاقب کیا۔

وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ: قَدٌّ لمبائی میں کاٹنا، چیرنا۔ قَطٌّ کا معنی ہے۔ چوڑائی میں کاٹنا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام دروازے کی جانب بڑھے، زلیخا نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ اس طرح زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن لمبائی میں چیر دیا۔

سَيِّدَهَا: لفظ سَيِّدٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ متولی، رئیس قوم، مالک، مولیٰ، شریف، فاضل، سردار، زوج وغیرہ۔(۲)

---

(۱) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ص ۳۹۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۸ ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲ ص ۲۷۱

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ۱۴۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ۱۰۲۰

آیت زیب عنوان میں اس سے زوج، خاوند مراد ہے۔ کیونکہ عزیز مصر قطفیر زلیخا کے خاوند تھے۔ فی الحقیقت وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے مالک نہیں تھے، بلکہ وہ آزاد تھے، غلام نہ تھے۔ کوئی نبی غلام نہیں ہوتا۔ (کاذب مفتری قدنی مدعی نبوت "غلام احمد" کادیانی کا حال اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔) حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام قوم کے مالک وسردار ہوتے ہیں۔ (۳)

لفظ سَیِّد کی تحقیق اور اس کے اطلاق کا محل سورہ آل عمران، آیت ۳۹ کے احکام کے ضمن میں بیان ہو چکے ہیں۔

هِیَ رَاوَدَتْنِی عَنْ نَفْسِی: رَاوَدَ کا معنی ہے چاہنا، ارادہ کرنا۔

مُرَاوَدَةٌ: دو افراد کا تنازعہ کہ ایک وہ چاہے جو دوسرے کے ارادے کے خلاف ہو۔ یعنی دوسرے کو اپنے اردہ سے روک دے۔

رَاوَدَعَنْ اور عَلٰی کے صلہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے، دھوکا دینا۔ گناہ کی ترغیب دینا۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عورت (زلیخا) نے مجھے میرے ارادۂ حفظِ عفت سے روکنا چاہا، اس نے مجھے دھوکا دیا اور مجھے گناہ کی ترغیب دی ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی، مطبوعہ کراچی، ۲۴۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۴۱

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۰۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۴

(۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۸ ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۵

☆ تفسیر مظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۴۱

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۲۹۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفھانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۱۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۵۸

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ ارادہ گناہ عورت نے کیا اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ارادہ حفظِ عفت کے خلاف ارادہ کیا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ارادہ گناہ سے بھی بری ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لَہٗ

وَشَہِدَ شَاہِدٌ: آیت مبارکہ میں شہادت سے مراد وہ گواہی نہیں، جو حُکام کے پاس ادا کی جاتی ہے، بلکہ اس سے مراد سچ جھوٹ معلوم کرنے کی ایک ترکیب ہے۔ یعنی ایک فرد نے انہیں وہ علامت بتائی جس سے فریقین کے دعویٰ کی حقیقت واضح ہوگئی۔ (۵)

مِنْ اَھْلِھَا: علامت بیان کرنے والا شاہد عورت کے رشتہ داروں سے تھا۔ "ھَا" ضمیر کا مرجع عورت ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بہتان باندھا اس کا خاوند اقتدار میں تھا۔ وہ اپنی زوجہ کے دعویٰ کو جلد درست ماننے پر قادر تھا، مگر اللہ تعالیٰ قدوس و قادر ہے، اس نے عورت کے دعویٰ کی تکذیب کے لئے اسی کے خاندان سے ایک شاہد کھڑا کر دیا، تاکہ عورت پر حجت کاملہ مکمل اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت ثابت ہو سکے۔ (۶)

---

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۶۸
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۸۳
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۱۲
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ص ۴۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ص ۲۲۱
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ،ایران، ج۴ص ۵۲۵
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۱۴۳
(۶) ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۲۹۷
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ص ۱۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۴۱

فائدہ جلیلہ:

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عزیز مصر کی بیوی" زَلِیْخَا " کے معاملہ میں شاہد کون تھا۔ علماء مفسرین نے چند اقوال بیان فرمائے ہیں۔

اول: چند ماہ کا دودھ پیتا بچہ، جو گہوارہ میں تھا۔ یہ بچہ زلیخا کا قریبی رشتہ دار تھا۔ اکثر مفسرین نے اسے ہی مختار کہا ہے۔

دوم: ایک بالغ مرد، جس کی ڈاڑھی تھی۔

سوم: خود بادشاہ وقت، جو دروازے کے پاس موجود تھا۔

چہارم: حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی ہوئی قمیص، خود اپنا حال زبانِ حال سے بیان فرما رہی تھی۔

فائدہ عظیمہ:

حالتِ رضاعت میں اللہ تعالٰی کے حکم سے چند بچوں نے بطور معجزہ یا کرامت کلام کیا ہے۔ مختلف روایات میں ان کی تعداد مختلف بیان ہوئی ہے۔ مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَھْدِ اِلَّا ثَلَاثَۃٌ: عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ وَصَبِیٌّ کَانَ فِیْ زَمَانِ جُرَیْجٍ وَصَبِیٌّ اٰخَرَ الحدیث (۷)

گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا، حضرت سیدنا عیسٰی بن مریم علیہ السلام، جریج راہب کے زمانہ کا ایک بچہ، اور ایک بچہ۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

تَکَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ (فِی الْمَھْدِ) وَھُمْ صِغَارٌ (فَذَکَرَ) مِنْھُمْ شَاھِدَ یُوْسُفَ (۸)

---

(۷) ☆ رواہ احمد فی مسندہ. ج ۲ ص ۳۰۸، رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۴۸۹

(۸) ☆ رواہ سعیدبن جبیر عن ابن عباس مرفوعاً

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۱۷۲

☆ الحاکم فی مستدرک. ج ۲ ص ۴۹۷

گھورے میں بچپن کے زمانہ میں چار بچوں نے کلام کیا۔ ان میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت و برأت کی گواہی دینے والا بچہ ہے۔

امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیر خوارگی کہ حالت میں کلام کرنے والے گیارہ بچے ہوئے ہیں۔

(۱) حضور سید عالم نور مجسم سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات

(۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۳) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

(۴) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

(۵) حضرت سیدہ طاہرہ مریم رضی اللہ عنہا

(۶) جریج راہب کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۷) حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت بیان کرنے والا بچہ

(۹) اپنی ماں کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۱۰) آسیہ زوجہ فرعون کی کنگھی کرنے والی عورت کا بچہ

(۱۱) ہادی کے زمانہ کا شیر خوار بچہ۔(۹)

(بقیہ۸) ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ص۱۵

☆ السلسلۃ الضعیفہ للالبانی .ص ۸۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۴ص ۲۱۱، ج۵ص ۲۷ بحوالہ

☆ موسوطہ اطراف الحدیث النبوی الشریف .ج۴ص ۴۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ص ۱۰۸۴

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۱۴۲

آیت مبارکہ کا تاریخی پس منظر:

برادران یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ قافلے والے آپ کو مصر لے آئے اور آپ کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں پیش کیا، آپ کے حسن و جمال کے انوار و برکات نے پورے مصر کو منور فرما دیا، جو بھی ایک نظر آپ کا دیدار کر لیتا، دل و جان سے آپ پر فریفتہ ہو جاتا، عزیز مصر بیش بہا دولت دے کر آپ کو گھر لے آیا اور اپنی زوجہ زلیخا سے کہا کہ اس نوجوان کو اپنے محل میں عزت و اکرام سے رکھو۔ ممکن ہے، ہم اسے اپنا متبنٰی بنالیں۔ (یاد رہے کہ عزیز مصر کے ہاں اولاد نہ تھی، شاید وہ اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ تھا) ایک عرصہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں نہایت متانت، شرافت اور عفت و عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے قیام پذیر رہے۔ عزیز مصر کی زوجہ زلیخا آپ کے حسن و جمال اور اخلاق و اطوار کی بدولت آپ پر فریفتہ تھی۔ ایک روز اس نے محل کے تمام دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ گناہ کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ارادۂ گناہ سے بھی محفوظ رکھا۔ ساتویں کوٹھری کے اندر آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی شکل آپ کو نظر آئی۔ وہ اپنے بیٹے کی حفاظت پر مامور تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب زلیخا کے ارادہ گناہ کو بھانپ لیا، تو آپ باہر کی طرف دوڑے، جس بند دروازے کی طرف بڑھتے، اس کا قفل از خود کھل جاتا۔ یہاں تک کہ آخری دروازے تک پہنچ گئے، زلیخا اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے آپ کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ آخری دروازے پر پہنچ کر اس نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا۔ آپ نے چھڑانے کی کوشش کی۔ اس سے قمیص کا پچھلا دامن چر گیا۔ اسی حالت میں دروازے پر عزیز مصر اپنے مصاحبین کے ساتھ موجود تھا، زلیخا نے اپنے گناہ پر پردہ ڈالتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو موردِ الزام ٹھہرایا اور اپنے صاحب اقتدار خاوند عزیز مصر سے کہا، اس نے تیری بیوی سے برا ارادہ کیا۔ اسے سزا دو، قید کر دو یا ضربِ شدید سے پیش آؤ۔

معصوم عن الخطا حضرت یوسف علیہ السلام کے دامنِ عفت پر جب بہتان باندھا گیا تو آپ نے اپنی عفت و عصمت بیان فرمائی اور فرمایا میں نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا، بلکہ اسی نے مجھے دعوت گناہ دی ہے، میں تو اس سے بھاگا ہوا

باہر نکل آیا ہوں۔

یاد رہے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے ہر مصیبت کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ بھائی کا ظلم، ایذا، کنوئیں میں ڈالنا (یہ ارادہ قتل تھا)، غلام بنا کر فروخت کر دینا اور پھر قافلے والوں کی بدسلوکی وغیرہ، تمام امور پر آپ نے صبر فرمایا۔ ان کے خلاف کوئی کلمہ نہ کہا، حالانکہ انہیں اس کی اجازت تھی، مگر جب دامن عصمت پر الزام آیا تو آپ نے فوراً اس کی تردید کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر عائد الزام کے خلاف آپ کے پاس کوئی عینی شاہد نہ تھا۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کے ثبوت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیبی امداد فرمائی اور ایک شیر خوار بچہ کو، جو عورت کے خاندان سے تھا، قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا، اسے الجھے ہوئے معاملہ کا فیصلہ بڑا آسان ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی قمیص کو ملاحظہ کرو۔ اگر اس کا اگلا دامن چاک ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت یوسف علیہ السلام نے ارادہ گناہ کیا ہے اور عورت نے اپنا دفاع کرتے ہوئے ان کا اگلا دامن پھاڑ دیا ہے اور اگر قمیص کا پچھلا دامن چرا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ عورت نے ارادہ گناہ کیا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام اپنا دامنِ عصمت محفوظ کرنے کی خاطر وہاں سے بھاگے ہیں، عورت نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا ہے، اس سے وہ چِر گیا ہے۔

چنانچہ جب عزیزِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن چرا دیکھا تو وہ حقیقت حال سے آگاہ ہو گیا، اسے یقین ہو گیا کہ مجرم عورت ہے۔ اس نے مکر و حیلہ سے اپنے گناہ کا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر باندھا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام قطعی طور پر الزام سے بری ہیں۔ (۱۰)

---

(۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۱
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۱
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۰

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ تمام انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد، تمام کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔جس ذات کو اللہ تعالیٰ جل وعلا اپنی نبوت و رسالت کے لئے چن لیتا ہے،ان سے گناہوں کا صدور محال ہوتا ہے۔عصمتِ انبیاء کا عقیدہ نصوصِ قطعیہ، احادیثِ متواترہ کثیرہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔بندہ مومن پر فرض ہے کہ جب بھی انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کا ذکر کرے نہایت ادب و احترام،عزت ووقار سے کرے۔انبیاء کرام کی بعض لغزشوں کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے،وہ ان کے خالق ومولا نے کیا ہے،بندہ کے لئے ان کا ذکر سوائے حکایت کے جائز نہیں۔حضرت یوسف علیہ السلام پر عورت نے الزام لگایا،آپ نے اس کی تردید فرمادی اور اللہ تعالیٰ نے اس تردید کو واضح کلمات سے بیان فرمادیا۔(۱۱)

﴿۲﴾ عزت پر حرف آتا تو ہو اپنی صفائی پیش کرنا جائز ہے۔یہ صبر کے خلاف نہیں،حضرت یوسف علیہ السلام نے

(بقیہ ۱۰) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۳۹۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴، ۱۵

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۲۴۰

(۱۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۲۲

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۰

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۴۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۱

ازالہءِ تہمت فرمایا۔(۱۲)

﴿۳﴾ حیا ایک پسندیدہ عمل ہے۔حیا ایمان کا حصہ ہے۔زلیخا کے بہتان سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا عیب بیان نہیں کیا،اور عورت کے بہتان کی تردید کا مرحلہ آیا تو آپ نے حیا کی بنا پر حاضر عورت کے بارے میں ضمیر غائب "هِیَ" استعمال کی۔حاضر کی ضمیر "هٰذِهٖ یا تِلْكَ" کا استعمال نہ فرمایا۔بندہ مؤمن کی یہی شان ہونی چاہیے۔(۱۳)

﴿۴﴾ کسی مقدمہ میں اگر عینی شاہد نہ ہوں تو علامات اور آثار کی بنا پر اس کا فیصلہ کرنا جائز ہے،جیسے لُقطہ،(گری پڑی شے)چوری،امانت،ودیعت،مکان کی دیوار پر ملکیت کے دعوے داروں کا مقدمہ اور چھت وغیرہ۔(۱۴)

﴿۵﴾ لُقطہ (گری پڑی شے) اٹھانے والے کے پاس کسی نے اس شے کی علامات بیان کیں تو اٹھانے والے کو وہ شے مدعی کو دے دینا جائز ہے اگرچہ قضاءً اسے دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا،یہاں تک کہ وہ مدعی گواہ پیش کرے۔کیونکہ مدعی،مدعیٰ علیہ (شے اٹھانے والے) کا قبضہ زائل کرنا چاہتا ہے،وہ بغیر دلیل کے جائز نہیں اور علامت دلیل نہیں،دلیل کے قائم مقام ہے۔

---

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص ۲۴۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۲ص ۲۱۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۱۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص ۲۴۰

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ص ۱۴۱

(۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۲۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر،ج۱۸ص ۱۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان ،ج۳ص ۱۷۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۰۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۲ص ۲۲۳

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبَیِّنَۃُعَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ(وَفِیْ رِوَایَۃِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ)(۱۵)

دعویٰ کرنے والے کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہےاور مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔(۱۶)

﴿۶﴾ چور کے پاس چوری کا مال ہواور ایک فرد یا جماعت دعویٰ کرے کہ یہ مال ہمارا ہےاور وہ اس مال کی علامت بھی بیان کرےتو حاکم کچھ دیر انتظار کرے تاکہ کوئی اور مدعی دعویٰ نہ کردے۔اگر کوئی مدعی نہ آیا تو مدعی کو وہ مال دے دینا جائز ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ لقیط (یافتہ بچہ) کے بارے میں دو شخصوں نے دعویٰ کیا۔ایک نے یافتہ بچہ کے جسم میں موجود کوئی علامت بیان کی تو علامت بیان کرنے والا دوسرے سے زیادہ مستحق ہے،اسی سے اس کا نسب ثابت ہوگا۔(۱۸)

﴿۸﴾ گھریلو سامان کے بارے میں خاوند اور بیوی نے اپنی اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو جو سامان مردوں کے استعمال کا ہوگا وہ مرد کے قبضہ میں دے دیا جائے گا اور جو سامان عورت کے استعمال کا ہوگا وہ عورت کو دے دیا جائے گا اور جو سامان مرد اور عورت کے یکساں استعمال کا ہوگا وہ مرد کا تصور ہوگا۔یہ فیصلہ سامان کی ظاہری ہیئت کی بنا پر ہوگا۔(۱۹)

﴿۹﴾ ایک شخص نے دوسرے کو اپنا مکان کرایہ پر دیا۔دروازہ کے ایک پَٹ پر کرایہ دار نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے۔اگر یہ پٹ مکان کے دوسرے دروازوں کے موافق ہوگا تو پٹ مالک مکان کا ہےاور اگر یہ پٹ دوسرے دروازوں کے موافق نہ ہوتو یہ کرایہ دار کا ہے۔یہاں فیصلہ بھی علامت پر ہوگا۔ (۲۰)

(۱۵) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس۔ ج ۱ ص ۱۹۴ ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس۔ ج ۱ ص ۳۴۲
☆ رواہ ابن ماجہ (نحوہ) عن ابن عباس۔ ص ۱۶۹

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۷۴

(۱۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۱۷۴

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱

﴿۱۰﴾ مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان چھت سے گری ہوئی لکڑی کے بارے میں اختلاف ہوا۔ اگر لکڑی کے نقش ونگار اور ہیئت چھت کی دوسری لکڑیوں کے موافق ہوں تو وہ لکڑی مالک مکان کی ہے، ورنہ کرایہ دار کی۔(۲۱)

﴿۱۱﴾ اگر کسی اوزار کے بارے میں دو شخصوں نے اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو وہ اوزار اسی کا ہوگا جو اس سے کام کرتا ہو۔ مثلاً پاپوش ساز کا قالب زرگر کے قبضہ میں ہو اور پاپوش ساز دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے تو اس کی صناعت کا اعتبار کرتے ہوئے پاپوش ساز کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔(۲۲)

﴿۱۲﴾ قلیل نقصان اکثر اوقات بڑی مصیبت سے حفاظت کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے اس حکمت پر غور کرتے ہوئے نقصان پر پریشان نہ ہونا ہو چاہئے، بلکہ صبر اور شکر ادا کرنا چاہئے، حضرت یوسف علیہ السلام کی قیص کا نقصان ہوا تھا، مگر یہی نقصان ان کی برأت اور عصمت کا ظاہری سبب بن گیا تھا۔(۲۳)

﴿۱۳﴾ عورت کا مکروفریب شیطان کے مکروفریب سے قوی اور شدید ہوتا ہے، شیطان کے مکر سے بچنا اگرچہ دشوار ہے مگر عورت کے مکر سے بچنا اس سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ اس لئے مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر وقت عورت کے فریب سے ہوشیار رہے۔ مرد وعورت کا آزادانہ اختلاط نہایت خطرناک ہے۔ شیطان کے فریب کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفاً......الایۃ (سورۃ النساء، آیت ۷۶)

بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

مگر عورت کے فریب کے بارے میں ارشاد ہوا۔

(۲۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۲

(۲۳) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۲۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۷

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۴۱

اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ ......الایۃ (سورہ یوسف، آیت ۲۸)

بیشک تمہارا (عورتوں) چرتر بڑا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَاآیِسَ الشَّیۡطَانُ مِنۡ اَحَدٍاِلَّا اَتَاہُ مِنۡ جِھَۃِ النِّسَآءِ(۲۴)

شیطان جب کسی کو فریب دینے میں مایوس ہوجاتا ہے تو وہ عورت کے بہروپ میں آکر فریب دیتا ہے۔(۲۵)



(۲۴) ☆ رواہ فی روح المعانی، ج۱۲ ص ۲۲۴

(۲۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۷۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۲۹۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۴۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۲ ص ۲۲۴

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۳

باب (۲۲۵) ﴿جبر واکراہ، استقامت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىۡ لُمۡتُنَّنِىۡ فِيۡهِ‌ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ‌ ؕ وَلَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ ☆ قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ‌ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّىۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۲، ۳۳)

زلیخا نے کہا، تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بے شک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے۔ یوسف نے عرض کی، اے میرے رب! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں، اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا۔

حل لغات:

فَذٰلِكُنَّ: ذٰلِکَ اور کُنَّ سے مرکب ہے۔ ذٰلِکَ اسم اشارہ بعید ہے، لیکن اس کا مشارٌ الیہ (جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جو قریب ہیں۔ قریب کو، اسم اشارہ بعید سے تعبیر کرنے

میں حکمت یہ ہے کہ مشارٌ الیہ عظیم المرتبت، رفیع الشان اور حسن و جمال میں بے مثال ہے۔

کُنَّ ضمیر مونث کے ساتھ، مراد یہ ہے کہ یہ تمہارا وہی ہے۔ (۱)

لُمْتُنَّنِی فِیہِ: لَامَ یَلُوْمُ (از باب نَصَرَ) لَوْمًا وَمَلَامًا و مَلَامَةً (فِی اور عَلٰی کے ساتھ) کا معنی ہے، ملامت کرنا، طعنہ دینا۔

زنانِ مصر نے جب حسنِ یوسف کا مشاہدہ کیا تو وہ بے خود ہو گئی تھیں اور بجائے پھلوں کے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے، اس وارفتگی کے عالم میں زنانِ مصر کو پا کر زلیخا نے ان سے کہا، اس کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار پا کر تم نے مجھے طعنہ دیا تھا اور مجھ پر ملامت کی بوچھاڑ کر دی تھیں۔ ہاں تو یہ وہی ہے، اب بتاؤ کہ میں تمہاری طرح معذور تھی کہ نہیں۔ یقیناً میں معذور تھی۔

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِہٖ: رَاوَدَ سے مُرَاوَدَةٌ کا معنی ہے، کسی کو ایسے فعل کی طرف بلانا جو وہ خود نہ چاہتا ہو۔

(نوٹ: اس کلمہ کی لغوی تحقیق سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۳ میں گذر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔)

زلیخا نے زنانِ مصر کے سامنے سابقہ صورت حال سے پردہ اٹھایا اور بھرے مجمع میں اعلان کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی رضا اور ارادہ کے خلاف میں نے اس سے گناہ چاہا۔

فَاسْتَعْصَمَ: عِصْمَةٌ سے باب استفعال کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ (یعنی میرے ارادہ گناہ کے باوجود) حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت فرمائی۔

---

(۱) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۱۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳

باب اِستِفعَال کی بنا مبالغہ پر دلالت کرتی ہے۔یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت نہایت بلیغ اور شدید انداز میں فرمائی۔ (۲)

تنبیہ:

اہل حشو اور ناحق روایات کرنے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو شانِ نبوت سے فروتر کلمات کہے ہیں، اس ایک کلمہ نے ان سب کا رد بلیغ فرما دیا ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا یُوْسُفَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

لَیُسْجَنَنَّ: سَجَنَ (از باب نَصَرَ) سَجنًا سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔(مصدری معنی قید کرنا ہے)۔آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور اوّل میں لام تاکید داخل ہے،اس کا معنی یہ ہے،(اگر اس نے میرا چاہا پورا نہ کیا تو) اسے ضرور بالضرور قید میں ڈال دیا جائے گا۔

وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ: صَغِرَ(از باب سَمِعَ)،صَغُرَ(از باب کَرُمَ)،صَغَرًا و صَغَارًا و صِغَرًا و صُغْرَانًا بمعنی چھوٹا ہونا۔

صَغُرَ(از باب کَرُمَ) صِغَرًا و صُغْرًا و صَغَارًا و صَغَارَۃً و صُغْرَانًا بمعنی ذلیل وخوار ہونا۔

صَاغِرٌ کا معنی ہے،ذلیل،حقیر،ذلت وظلم برداشت کرنے والا،قدر ومنزلت میں فروتر،کم درجہ والا،جس کی

---

(۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ ص ۲۴۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت،ج۵ ص ۳۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۲ ص ۲۳۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۳۹۶

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج۶ ص ۱۴۱

ذات میں نقص نہ ہو مگر اسے مجبوراً کم ترین درجہ دیا جائے۔قرآن مجید میں یہ کلمہ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً......

حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆ (سورۃالتوبۃ،آیت ۲۹)

جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔(۳)

(نوٹ:اس کلمہ کی لغوی تحقیق ذرا تفصیل کے ساتھ سورہ التوبہ،آیت نمبر ۲۹ کے ضمن میں گذر چکی ہے)

وَلَیَكُوْنًا میں نون تاکید خفیفہ (بصورت الف) اور اول میں لام تاکید کا ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے،(اگر اس نے میری مراد پوری نہ کی تو) وہ ضرور بالضرور ذلت برداشت کرے گا۔

حَبْسِ مَدِیْد (لمبی قید) اور ضرب شدید جبر و اکراہ کی مکمل تصویر ہیں۔مزید براں رفیع المرتبت،عظیم القدر، مجسمہ وقار و عزت اور خاندان نبوت و رسالت کا فرد وحید، کریم ابنِ کریم ابنِ کریم ابنِ کریم حضرت سیدنا یوسف بن حضرت سیدنا یعقوب بن حضرت سیدنا اسحٰق بن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین جیسے معصوم کو (نعوذ باللہ العظیم) ذلت و رسوائی کی وعید شدید جبر و اکراہ کی وہ آخری حد ہے کہ اس سے آگے جبر و اکراہ کی کوئی صورت متصور نہیں۔جبر و اکراہ کی یہ وعید شدید مطلق العنان صاحب اقتدار کی اس پر حاوی بیوی کی طرف سے دی گئی۔جس کا ادنیٰ اشارہ انسانی بساط کا ہر عمل بروئے کار لانے پر آمادہ اور خود اس واقعہ پر غضب ناک تھا۔آیت میں کَیْدَ هُنَّ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تہدید تمام زنانِ مصر کی طرف سے تھی۔(۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۰۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۸۱

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری(م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۷۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۲۸۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۴

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳۵

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۷

اَصْبُ اِلَیْهِنَّ : صَبَا یَصْبُوْ صَبْوًا وَصُبْوَةً وَصُبُوًّا (اِلٰی اور لام کے صلہ کے ساتھ) کا معنی ہے، مشتاق ہوتا، میلان کرنا، بچوں جیسے کام کرنا، افراط شوق رکھنا، خواہش نفس کی طرف جھکاؤ ہونا۔

اَصْبُ مضارع متکلم شرط کی جزا ہونے کی بنا پر مجزوم ہے۔(مُعتل کی جزم حرف علت کا گرنا ہے)صَبا مشرق سے قبلہ کی طرف چلنے والی خوشگوار ہوا۔ (کہ وہ بھی بیت اللہ کی مشتاق ہے) (۵)

آیت کا معنی یہ ہے کہ (اگر تو مجھ سے اُن کا مکر نہ پھیرے گا تو) میں ان کی طرف مائل ہوں گا۔ اُن سے میرا میلان طبع نہ ہونا تیری ہی اعانت سے ممکن ہے۔(۶)

(بخیہ ۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۴۷

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۲۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۸۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۰۶

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۲۰

پس منظر:

زنانِ مصر نے زلیخا کو طعنہ دیا کہ وہ ایک کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار ہو کر رہ گئی ہے۔اس طرح بازار میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔ زنانِ مصر کو علم نہ تھا کہ زلیخا جس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اگر اس محبوب (حضرت یوسف علیہ السلام) کا جلوہ عام ہو جائے تو جو اسے ایک نگاہ دیکھ لے، وہی اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے۔ زلیخا نے اپنے اوپر عائد الزام دور کرنے کے لئے زنانِ مصر کو جمع کیا، ان کے سامنے پھل رکھے اور چھریاں، تا کہ وہ چھریوں سے پھل کاٹ کر کھائیں اور لطف اندوز ہوں۔زنانِ مصر کے مجمع میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اس وقت لایا گیا جب وہ پھل کاٹنے کے لئے تیار تھیں۔حُسنِ بے مثال سیدنا یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنانِ مصر حیرت زدہ ہوگئیں۔ایسا حسن تو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا، حُسنِ یوسف میں زنانِ مصر اس طرح محو ہوگئیں کہ انہوں نے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔انہیں احساس تک نہ ہوا کہ ہم کیا کر رہی ہیں، وہ بیک زبان بول اٹھیں۔

حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَابَشَرًا، اِنْ هٰذَآاِلاَّ مَلَکٌ کَرِیْمٌ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۳۱)

اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں۔یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

دیدارِ حُسنِ یوسف کے مشاہدہ کے بعد ان پر زلیخا کی وارفتگی کی حقیقت کھل گئی۔اس سے ان کے طعن کی زبان

(بخیہ۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۴

☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج۴ ص ۳۳

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۴۷

بند ہوگئی۔اب زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام سے مخاطب ہوکر کہا۔زلیخا کی مراد پوری کردو۔اور مزید کہا کہ اب تیرے لئے اس کی مراد پوری کرنے کے سوااور کوئی چارہ کار نہیں ۔..........عوامی تائید کے اس سازگار ماحول کو پا کر زلیخا نے کہا۔

''اگراس نے میری مرد پوری نہ کی تو میں اسے ہمیشہ کے لئے قید میں ڈلوادوں گی اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے۔''

جبرواکراہ کے اس خوفناک ماحول میں زلیخا کی مراد پوری کرنے کی بجائے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہر آنے والی مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ۔عصمت انبیاء کے عظیم مقام کی آپ نے حفاظت فرمائی۔(۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ زنا قطعی حرام ہے۔اس کی حرمت قرآن مجید کی نصوصِ قطعیہ،احادیثِ کثیرہ اوراجماعِ امت سے ثابت ہے۔

ارشادربانی ہے۔

وَلَاتَقْرَبُواالزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَاءَ سَبِيْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل ،آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہےاور بہت ہی بری راہ۔

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۹ ص۱۸۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص۳۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر،ج۱۸ ص۱۲۹، ۱۳۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۲۲۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج۲ص۲۴۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه،ج۲ص۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللهنسفی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۱۲ ص۲۳۵

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی،ج۴ص۳۱

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۲ ص۱۴۱

بلکہ اس کی حرمت سابقہ ادیان میں بھی موجود رہی ۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا واقعہ اس کی بین دلیل ہے۔(۸)

﴿۲﴾ جملہ انبیاء کرام ومرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار نبوت سے پہلے اور بعد تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں ۔ وہ گناہ تو کیا ارادۂ گناہ سے بھی پاک ہوتے ہیں ۔ ان کی طرف کسی گناہ یا ارادہ گناہ کی نسبت ان کی شانِ رفیع کے قطعی خلاف ہے ۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ کسی نبی ورسول کے بارے میں ایسا کلمہ نہ کہے جس سے ان کی توہین کا ادنیٰ کا سا پہلو بھی نکلے ۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی عفت وعصمت پر الزام لگانے والوں نے خود اقرار کیا کہ انہوں نے غلط بہتان تراشی کی ۔(۹)

نوٹ: عصمت انبیاء کرام علیہم السلام کا مسئلہ قرآن مجید میں متعدد مقامات میں وارد ہوا ہے ۔ ابھی سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۲ میں گذرا ہے ۔

﴿۳﴾ اِکراہ یا جبر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے کہ جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جبر کرنے والے نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجبور اپنی مرضی

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۱

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۳

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج۴ ص ۵۳۴

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۴ ص ۱۴۷

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۲ ص ۲۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۰

کے خلاف کام کرے مگر مجبور جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم وجابر ہے، جو کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا، یہ صورت بھی اِکراہ کی ہے۔ ظالم مجبور کرنے والے کو مُکرِہ (را کے زیر کے ساتھ) اور جس کو مجبور کیا گیا ہے مُکرَہ (را کے زبر کے ساتھ) کہتے ہیں۔

اِکراہ کا حکم اس وقت متحقق ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے اُس کے کر ڈالنے پر قادر ہو۔ جیسے بادشاہ یا ظالم یا ڈاکو، کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے گا تو وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ زلیخا نے اپنی نامرادی پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ضربِ شدید قیدِ مدید اور ذلیل ورسوا کرنے کی جو دھمکی دی، وہ اکراہ کی صورت ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ اکراہ کی دو قسمیں ہیں۔

ایک اکراہِ تام، اس کو مُلجی بھی کہتے ہیں۔

دوسرا اکراہ ناقص، اس کو غیر ملجی بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۶۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۲ ۳۹۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۳۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۴

اکراہِ تام یہ ہے کہ مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضربِ شدید کی دھمکی دی جائے۔

ضرب شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو۔

اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو۔ مثلاً پانچ جوتے یا پانچ کوڑے ماروں گا، یا تجھے ملازمت سے یا گھر سے نکال دوں گا، یا مکان میں بند کر دوں گا، ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ، اِکراہ تام تھا کہ مطلق العنان صاحب اقتدار کی بیوی کی طرف سے تھا کہ میری مراد پوری نہ کرنے کی صورت میں قیدِ مدید، ضربِ شدید اور صاحب عزت کی عزت، عفت وعصمت خاک میں ملا دینے کی دھمکی تھی۔ ریشمی بچھونے کی بجائے جیل کی چٹائی، محل سے قید خانے میں چوروں، ڈاکوؤں، بھگوڑوں کے ساتھ پابند سلاسل ہونے کی تہدید ووعید تھی۔ (۱۱)

﴿۵﴾ اِکراہ تام کی چند شرطیں ہیں۔

(ا) جبر واِکراہ کرنے والا اس فعل پر قادر ہو، جس کی دھمکی دے رہا ہو۔

(ب) جس پر جبر واِکراہ کیا گیا ہو اس کا غالب گمان ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے وہ کر گزرے گا۔

(ج) جس چیز کی دھمکی دے رہا ہو وہ جان سے مار ڈالنا، یا عضو کاٹنا یا ایسا غم پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی ورضامندی سے نہ ہو۔

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۴

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

(د) جس کو دھمکی دی گئی ہے وہ پہلے سے وہ کام نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے کی حق کی وجہ سے ہو۔ مثلاً اس سے کہا جائے کہ تو اپنا مال ہلاک کردے، یا دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اس کام کو نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً فلاں کا مال ہلاک کردے، یا حقِ شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً شراب پینا، زنا کرنا وغیرہ۔ (۱۲)

﴿۶﴾ زنا کرنے پر اکراہ ہو، خواہ تام ہو یا ناقص، زنا کی اجازت نہیں۔ مگر اس زانی پر اِکرہ تام کی صورت میں حدِ زنا نافذ نہ ہوگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ تام کے باوجود آپ نے ارادہ بدکاری بھی نہ کیا۔ (۱۳)

﴿۷﴾ جب بندہ مومن دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو اسے ہلکی مصیبتا ختیار کرلینی چاہیے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے دعوتِ گناہ کی بجائے قید کو اختیار کرلیا۔ (۱۴)

﴿۸﴾ عفت و عصمت کی حفاظت اللہ تعالیٰ جل وعلا کے نزدیک محبوب ہے۔ اس کے لئے مال جان اور دنیا کی ہر شے قربان کی جاسکتی ہے، اور دنیا کی ہر مصیبت اس کی حفاظت کے لئے برداشت کرلینی چاہیے۔ عفت و عصمت کی عظمت حدیث شریف میں اس طرح بیان ہوئی۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلِّلِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّه: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاءَ فِيْ عِبَادَةِاللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَاخَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَاِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّافِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَافْتَرَقَاعَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّ قَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۰۸۶

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۰۸۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۴۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص۲۳۳

(۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ س۴۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص۱۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۳۲

حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ(۱۵)

سات سعادت مندوہ ہیں جو روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں ہوں گے، اس روز اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

☆ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بسر ہوئی۔

☆ وہ مسلمان جس کا دل مسجد میں ایسا لگ چکا ہو کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسجد سے نکلے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کی فکر میں ہو۔

☆ دو مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں ملیں اور جب جدا ہوں تو دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔

☆ وہ مسلمان جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اس کے خوف سے تر ہو جائیں۔

☆ ایسا مسلمان جسے صاحبِ منصب اور صاحبِ حسن و جمال اجنبی عورت دعوتِ گناہ دے اور وہ کہے میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوا تیری مراد پوری نہیں کرسکتا۔

☆ ایسا مسلمان جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱۶)

---

(۱۵) ☆ رواہ الائمہ مالک والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعیدورواہ احمد والبخاری و مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وابی سعید معاً،بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۵۰

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۳ ص ۲۵۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۲ ص ۲۳۳

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۱۴۶

﴿۹﴾ اکراہ میں ہر شخص پر جبر کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔ کمینہ آدمی کو جب تک ضربِ شدید کی توبت نہ آئے اکراہ نہیں پایا جاتا۔ معمولی طور پر مارنے یا گالی دینے کی اسے پروا نہیں ہوتی، مگر صاحب عزت، شریف النفس کے لئے محض سخت کلامی ہی سے اکراہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ صاحب اقتدار کا اس طرف پھری نظروں سے دیکھ لینا ہی اس کے اکراہ کے لئے کافی ہے۔(۱۷)

﴿۱۰﴾ حالت اکراہ میں (مثل حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے) محض قدرتِ بشریہ اور طاقت انسانیہ کا عزم حصولِ عصمت میں کافی نہیں۔ اس حال میں بھی صرف رب کریم جل وعلا کا فضل وکرم ہی بندے کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر فرض ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر نگاہ رکھے۔ اپنے علم، دولت، زور، حسن، اقتدار وغیرہ پر اعتماد نہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

اَلَادُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍمِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ،قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ،قَالَ،لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ(۱۸)

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی راہنمائی نہ کردوں۔ عرض کی، ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! فرمایا: لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت وقوت میرے پاس نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بچ سکتا ہوں) (۱۹)

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۸۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۱۸۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۵۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۷

(۱۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی موسی. ص ۲۸۰

(۱۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۳۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۱

﴿۱۱﴾ جس مشقت کا انجام دنیا میں مدح وتحسین اور آخرت کا ثواب وراحت ہو، اس لذت سے بہتر ہے جس کا انجام دنیا میں رسوائی اور آخرت کا عذاب ہو۔ مردانِ خدا معصیت کی بجائے مصیبت کو برداشت کر لیتے ہیں، اس کا عکس کرنے والے بے وقوف اور معرفتِ الٰہی سے جاہل ہوتے ہیں۔ دانا فعلِ قبیح کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بندہ مومن کو دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ ابتلا میں صبر کی بجائے عافیت کی دعا مانگے۔ ابتلا بہرصورت ابتلا ہے۔ امتحان میں پورا اترنا ہر ایک کے لئے اگر ممکن ہو تو بھی دشوار ضرور ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گذرے اور وہ دعا مانگ رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الصَّبْرَ، فَقَالَ، قَدْ سَاَلْتَ الْبَلَآءَ فَسْئَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ (۲۱)

(بقیہ ۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۱۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸ ص ۲۳۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ ص ۳۲

(۲۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۱۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۸

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۱۴۷

(۲۱) ☆ رواہ احمد عن معاذبن جبل، ج۵ ص ۲۳۱، ۲۳۵

اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا۔ تو نے مصیبت مانگ لی ہے، اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیا کر۔(۲۲)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۸

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۱

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۳۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۲۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۹ ص ۱۴۷

باب(۲۲۶)

﴿تحدیثِ نعمت کا جواز، طریقِ دعوت وارشاد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُکُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَکُمَا ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ . اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ کٰفِرُوْنَ ☆ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ . مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ . ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۷، ۳۸)

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے مجھے سکھایا ہے: بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہے۔ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

حل لغات:

اَلَآ نَبَّاْتُكُمَا بِتَاوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا:

اَلنَّبَاُ اس خبر کو کہتے ہیں جس میں عظیم فائدہ پایا جائے۔اس سے علم یا غلبہ ظن حاصل ہو اور وہ کذب (جھوٹ) سے پاک ہو۔جیسے خبر متواتر، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر اور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی خبر۔

یادرہے کہ نَبَّاءَ میں اَنْبَاءَ کی نسبت زیادہ بلاغت ہے، یعنی یقینی خبر دی۔ایسی خبر کہ جسے خبر دی گئی اسے اس کا علم نہ ہو۔

اَلنُّبُوْءَۃُ اور اَلنُّبُوَّۃُ بندوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی سفارت، تاکہ ان کی معاد (آخرت) اور معاش (دینوی زندگی) کی خرابیاں دور ہوسکیں۔

اَلنَّبِیُّ اور اَلنَّبِیْءُ: اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر غیب کی خبریں بتانے والا۔اللہ تعالیٰ کے متعلق خبریں دینے والا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر اس (کھانے) کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا۔(جس سے تمہیں یقینی علم ہوجائے گا۔)

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ: مِمَّا میں مِنْ تبعیض کا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ خوابوں کی تعبیر کا یقینی علم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہ ان علوم میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بے شمار یقینی علوم عطا فرمائے ہیں۔وہ غیب کے علوم مجھے تعلیم فرمائے ہیں۔جو علوم مجھے رب تعالیٰ نے دیئے ہیں، ان کا تعلق کہانت، نجوم یا جادو سے نہیں، بلکہ یہ غیب کے یقینی علوم ہیں۔(۲)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۸۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۲۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۱۹

☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۵۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۱۳۱

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۹۱

اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ: کلمہ تَرَکَ کا معنی چھوڑنا یا چھوڑ دینا ہے۔ مگر یہ معنی اس آیت میں صحیح نہیں۔ کسی شے کو چھوڑنے میں یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ شے پہلے اس نے اختیار کی تھی یا وہ شے اس میں موجود تھی اب اس نے وہ شے ترک کردی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام ہر حال میں کفر و شرک اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا کفر کی ملت ترک کرنا کبھی متصور نہیں، بلکہ ایسا تصور کرنا خود کفر ہے۔

اس لئے آیت میں ترک سے مراد وہ حالت ہے جو ترک کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ علامہ محمد مرتضی الزبیدی (مولف تاج العروس من جواہر القاموس) فرماتے ہیں۔

وَقَدْیُقَالُ فِیْ کُلِّ فِعْلٍ یَنْتَهِیْ اِلٰی حَالِةِمَا تَرَکْتُهٗ(۳)

کلمہ ترک کا استعمال کبھی ایسے فعل پر ہوتا ہے جس کا انجام ترک (چھوڑ دینے) پر ہوتا ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے آیت مبارکہ میں ترک کا معنی یوں کیا ہے۔ ابتداء ہی میں کسی شے کو نہ کرنا۔ اس فعل کی طرف کلی طور پر عدمِ التفات، کبھی توجہ نہ کرنا، اجتناب کرنا، رکے رہنا، اس فعل سے ہمیشہ دور رہنا۔

مفہوم یہ ہے کہ میں (حضرت یوسف علیہ السلام) ابتداء ہی سے کافروں کے دین سے دور رہا۔ میں نے کبھی ان کی طرف التفات ہی نہیں کی۔ میں کلی طور پر اس سے اجتناب کرتا رہا۔ کلامِ عرب بلکہ قرآن مجید میں اس کی

(بقیہ ۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۳۴۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر صاوی، از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۴۳

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۴ ص ۳۶

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۱۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۸ ص ۱۳۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۲۴

(۳) ☆ تاج العروس از علامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۷ ص ۱۱۴

کثیر مثالیں موجود ہیں کہ فعل سے اس کا انجام مراد ہوتا ہے، مثلاً رب تعالیٰ کی طرف استہزا، حیاو غیرہ کی نسبت کرنا، اپنے لغوی حقیقی معنی میں نہیں، ان کا انجام مراد ہے۔ عدمِ التفات، اجتنابِ کلی اور عدمِ تعرض کی بجائے کلمہ ترک استعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ وہ کافر بھی کفر کو چھوڑ کر میرے آبائی دین، ملتِ ابراہیمی کی طرف آجائیں۔ (۴)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ: اٰبَآء جمع ہے اَبٌ کی۔ اس کا اطلاق حقیقی باپ، چچا، دادا، پردادا اور اس سے اوپر کی نسل پر ہوتا ہے۔ بخلاف والد کے کہ اس سے مراد صرف حقیقی باپ ہی ہوتا ہے۔ اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی باپ حضرت یعقوب، اپنے دادا حضرت اسحاق اور اپنے پردادا حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اَبٌ (باپ) کہا ہے۔

ایک اور آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے والد کی وصیت کے جواب میں جو عرض کیا، اس میں اپنے دادا کے حقیقی بھائی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کلمہ اَبٌ (جمع آباء) سے تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید میں ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ، آیت ۱۳۳)

(۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۵۲

بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی، جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا، میرے بعد کس کی پوجا کرو گے۔ بولے، ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء وابراہیم و اسمٰعیل واسحاق کا ایک خدا، اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

یونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آزر کو اَبْ کہا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ......الاية (سورۃ الانعام، آیت ۷۴)

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔

یادر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا، جو مومن وموحد تھے۔ (۵)

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ: نبوت ورسالت اللہ تعالیٰ کے انعامات میں ایک انعام ہے، جو اس نے بلا واسطہ ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس کے واسطے سے رشد و ہدایت بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے سب سے بڑا انعام ہے۔ بندوں کو رشد و ہدایت انبیاء کرام علیہم السلام کے واسطے سے ہی ملتی ہے۔ اس کے بغیر بندوں تک رشد و ہدایت، ایمان، عرفان وایقان پہنچنا ممکن نہیں۔ (۶)

پس منظر:

قید خانہ میں بادشاہ مصر کے دو مقرب خادم، مُنصرِم باورچی خانہ اور مُنصرِم آبدارخانہ (باورچی اور ساقی) حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید ہو گئے۔ ان کے خلاف بادشاہ کے کھانے میں زہر ملانے کا جرم ثابت ہو چکا تھا۔

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۸

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۸

(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۲

جیل پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے علم وفضل کی شہرت ہوگئی۔ حسنِ یوسف سے قید خانہ کے در دیوار روشن ہو گئے۔ جیل کا اندرونی اور بیرونی حصہ چالیس چالیس ہاتھ آپ کی برکت سے پاک بنا دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام تمام قیدیوں کے ساتھ احسان فرمانے لگے۔ اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو آپ اس کی عیادت ونگہداشت کرتے۔ اگر کسی قیدی کی جگہ تنگ ہو جاتی تو آپ اس کو کشادہ جگہ دے دیتے۔ اگر کسی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ شے فراہم کر دیتے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ آپ عبادت میں انتہائی کوشش فرماتے۔ راتوں کو نماز میں اور دن کو روزہ میں گذار دیتے۔ جب آپ جیل میں پہنچے تو دیکھا کہ قیدی غمگین ہیں، مصیبت میں مبتلا ہیں، ان کا سہارا ٹوٹ چکا ہے۔ (مطلق العنان بادشاہوں کی قید کا یہی حال ہوتا ہے) آپ ان کو تسلی دینے لگے۔ فرمایا۔

''لوگو! پریشان نہ ہو، صبر کرو، اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔''

پرانے قیدیوں نے نوجوان قیدی (حضرت یوسف علیہ السلام) کی ہمت افزا گفتگو اور ہمدردانہ رویہ کو دیکھ کر کہا۔

''اللہ تجھے برکت دے۔ تیرا چہرہ کیسا حسین ہے۔ تیرا اخلاق کتنا اعلیٰ ہے۔ تیری باتیں کتنی پیاری ہیں۔ تیرے ساتھ رہنے سے ہمیں برکت حاصل ہوگی۔''

جیل کے نگران نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اعلیٰ روحانی مقام کی ادنیٰ جھلک دیکھ کر کہا۔

''نوجوان! اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں تمہیں آزاد کر دیتا۔ پھر بھی میں تیرا حق مصاحبت اچھی طرح ادا کرتا رہوں گا۔ تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ جیل کی جس کوٹھری میں رہنا پسند کرو وہیں رہ سکتے ہو۔''

اسی دوران بادشاہ کے دونوں مقرب مذکورہ بالا قیدی آپ کا امتحان لینے کی غرض سے آئے۔ انہوں نے آپ سے کہا۔ ہم دونوں کو خواب آئی ہے، اس کی تعبیر بتا دیجئے اور پھر دونوں نے اپنی اپنی خواب بیان کر دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں فوری طور پر تعبیر دینا مناسب نہ جانا۔ کیونکہ ایک کی تعبیر تکلیف دہ تھی۔ اس پر بڑی مصیبت آنے والی تھی۔ اس لئے آپ نے تعبیر کی طرف توجہ نہ دی۔ بلکہ بعض دوسرے اہم امور کی طرف توجہ فرمائی۔ ان کے یقین کو

پختہ کرنے کے لئے آپ نے اپنے چند معجزات اور اپنی اعلیٰ صفات کا ذکر کیا۔ یہ اس لئے تھا کہ آپ انہیں جو ہدایت دینا چاہتے تھے، اس صداقت پر وہ یقین کر لیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے جانشینوں کی دعوت وارشاد کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دعوت سے پہلے ان کو اپنی صداقت کا یقین دلاتے ہیں۔ ثبوتِ یقین کے لئے وہ کئی ذرائع استعمال میں لاتے ہیں۔ کبھی اپنا اعلیٰ کردار پیش کرتے ہیں۔ کبھی کسی معجزہ کا اظہار کرتے ہیں (اور انبیاء کے جانشین اپنی کرامت کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی اپنا علمی مقام واضح کرتے ہیں) اور اس کے علاوہ دیگر امور بجا لاتے ہیں۔ جب قوم اور مخاطبین کو اُن کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے، پھر وہ دعوتِ ایمان، تبلیغِ رشد و ہدایت اور تعلیمِ امورِ شریعت فرماتے ہیں۔ حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ نے دعوتِ توحید و رسالت سے پہلے اپنا چالیس سالہ امانت و صداقت کا کردار قوم کے سامنے دہرایا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر اور دعوتِ توحید و رسالت سے پہلے اپنے

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۱۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۴۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۲۵۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۴۸، ومابعد

چند معجزات بیان فرمائے۔ انہیں بتایا کہ تمہارے گھر سے آنے والے کھانے کی مقدار، رنگ، نوعیت، قسم، وقت اور دیگر کیفیات یہ ہوں گی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تھا۔

اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆

(سورہ آل عمران، آیت ۴۹)

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی مورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو، اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اسی طرح کوئی عالم اجنبی ماحول میں اپنا علمی مقام اس لئے بیان کرے تاکہ اس کی ہدایت پر یقین ہو جائے تو یہ جائز اور طریق انبیاء کے موافق ہے۔ اور یہی وہ اسلوب ہے جسے رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ......الایة (سورۃ النحل، آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ (۸)

﴿۲﴾ اگر کسی جگہ کے لوگ کسی عالم یا عارف باللہ کے مرتبے سے ناواقف ہوں اور وہ عارف یا عالم اپنی دعوت پھیلانا

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۵۲

چاہے تو اگر وہ اپنے اوصاف، مدارجِ علمیہ اور مقاماتِ روحانیہ کسی قدر بیان کر دے تا کہ لوگوں میں اس کی وقعت واضح ہو جائے تو یہ جائز ہے۔ اس تدبیر سے لوگوں کو اس کے علم وعرفان سے فائدہ اندوز ہونے کا موقع مل جائے گا۔ یہ بات خود ستائی کے ذیل میں نہیں آتی۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ تحدیث نعمت کا حکم تو حکمِ الٰہی ہے۔

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (سورۃ الضحٰی، آیت ۱۱)

اور رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف خاندان نبوت کا عظیم فرد ہونے کے حوالہ سے کروایا۔

جن اولیاء نے اپنے مراتب قرب اور مدارجِ فوز کا کسی قدر ذکر کیا ہے اس میں یہی حکمت کارفرما ہے۔ مثلاً غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا ارشاد مبارک۔

قَدَمِیۡ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کا فرمان واجب الاذعان

''اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت دی ہے۔''

اور اسی طرح دیگر سلاسلِ طریقت کے مقتدایانِ کرام کے فرمان موجود ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے امور پر طعن کا باعث جہالت یا حسد ہوتا ہے۔ (۹)

(۹) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۳۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۲۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۶۰

﴿۳﴾ سچا دین اور صراط مستقیم وہی ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین کا طریقہ ہے۔ جو طریقہ اس کے علاوہ ہے وہ صراط مستقیم اور سچا دین نہیں ۔حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دین کا تعارف یوں فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا دین ہے۔ میں اسی دین کی اتباع کرتا ہوں۔ مومن کے لئے انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء کے دین کی اتباع لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ سچے دین پر چلنے والوں پر لازم ہے کہ وہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور خداداد علوم غیبیہ پر ایمان رکھیں ۔حضرت یوسف علیہ السلام نے قوم کے سامنے سچے دین کی علامت نبی کا علم غیب بتائی۔ قوم سے فرمایا کہ جن امور کا تمہیں علم نہیں میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم واذن سے تمہیں وہ بتاتا ہوں۔ میں کاہن یا نجومی نہیں کہ میری خبروں کی بنیاد کہانت یا علم نجوم ہو۔

انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر جا بجا موجود ہے۔ (۱۱)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۳۸

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۵۲

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۷

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج۴ ص ۵۳۸

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۱۹۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۴۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۰۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

﴿۵﴾ جب کوئی جاہل کسی عالم سے رجوع کرے تو عالم و مفتی کے لئے لازم ہے کہ پہلے اسے اچھی تدبیر سے اہم امور کی طرف توجہ دلائے۔ پھر اس کے استفتاء کا جواب دے۔ دنیوی امور پر دین کی دعوت اور رشد و ہدایت کو ترجیح دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر پوچھنے والوں کو تعبیر سے پہلے حق کی طرف دعوت دی۔ (۱۲)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اتباع میں اولیاء اور علماء فیضان کا واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا واجب الوجود اور بندے درجہ امکان میں ہیں۔ واجب الوجود اور امکان میں کوئی مناسبت نہیں۔ واجب الوجود نے ہدایت بندوں تک انبیاء مرسلین کے ذریعے پہنچائی کہ وہ درجہ برزخ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے فیض لیتے ہیں اور بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ بندوں کا اللہ تعالیٰ سے وصال ان قدسی صفات حضرات کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کا شکر گزار بننا بھی لازم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور (ہمارے واسطے سے) لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (۱۳)

(بقیہ ۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۶۰
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۳
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۶
☆ تفسیر مظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۵۱
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۳
☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۸ ص ۱۳۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۲۰
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۰
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۵
(۱۳) ☆ تفسیر البحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۶۰
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲
☆ الدرالمنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۴ ص ۵۳۹
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۶

باب (۲۲۷) ﴿منصب کا طلب کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۵۵)

یوسف نے کہا، مجھے زمین کے خزانوں پر کردے۔ بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

حل لغات:

خَزَائِنِ الۡاَرۡضِ: خَزِیۡنَة کی جمع خَزَائِنٌ ہے۔ اور اَلۡاَرۡضُ سے مراد مصر کی زمین ہے۔

خزائن الارض سے مراد ہے کہ مصر کی زمین اور مملکت کے غلہ کے تمام اجناس اور تمام محصولات میرے زیر تصرف کردے۔ میں جس طرح چاہوں ان میں تصرف کردوں۔ کوئی دوسرا میرے تصرف میں حائل نہ ہو۔ فرمان میرا ہو باقی سب فرمانبردار ہوں۔ (۱)

اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ: مصر کے تمام خزانوں، اجناس اور اموال کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور میرے پاس رب کا عطا کردہ وہ علم ہے جس سے میں جانتا ہوں کہ ان کو کیسے سنبھالا جا سکتا ہے اور کہاں خرچ کرنا ضروری ہے۔ حساب کتاب بخوبی جانتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اموال کا حساب و کتاب لکھنا اور رکھنا سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے شروع فرمایا۔

(۱) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۳۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷
☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ اية اللہ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۵۲
☆ حاشية الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۴۹

پس منظر:

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام بادشاہِ مصر کی قید میں بے جا محبوس تھے۔ان دنوں بادشاہِ مصر نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ سات فربہ گائیں کہ انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ہیں۔بادشاہ کے اس خواب کی تعبیر سے اس کے امراء و وزراء عاجز آ گئے۔ بلکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ پریشان خواب ہے،اس کی تعبیر کوئی نہیں۔

اسی دوران قید سے رہا ہونے والے بادشاہ کے ایک مقرب کو یاد آیا کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جو خواب کی تعبیر بتاتے ہیں۔بادشاہ نے اسے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے روانہ کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر یہ دی کہ تم سات برس کھیتی کرتے رہو اور ضرورت سے بچا ہوا غلہ بالیوں میں رہنے دو۔اس کے بعد سات برس قحط کے آئیں گے،ان میں تمہارا سات برس کا جمع شدہ غلہ ختم ہو جائے گا، صرف تھوڑا بچے گا۔پھر ایک برس آئے گا جس میں مینہ آئے گا،اس میں لوگ رس نچوڑیں گے۔خواب کی یہ تعبیر جب بادشاہ نے سنی،تو بولا کہ تعبیر دینے والے کو میرے پاس لاؤ۔قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے میرے خلاف عورتوں سے الزام کی تردید کرالو،تاکہ میری عصمت سب کے سامنے آ جائے۔ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا۔سب نے بیک زبان کہا کہ یوسف کا دامن ہر عیب سے پاک ہے،ہم ہی سے لغزش ہوئی، یوسف سچا اور بے گناہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت، عفت، حلم، وقار، علم اور عزت جب بادشاہ نے ملاحظہ کر لی تو آپ کو اعزاز و اکرام سے قید خانہ سے لانے کا اعلیٰ انتظام کیا۔آپ کے سر پر تاج رکھا۔شاہی تلوار آپ کے زیب تن کی، اور جواہرات سے مرصع تخت آپ کے لئے بچھوایا۔تخت کے گرد ریشمی پردہ لٹکایا۔ یہ تخت تیس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا (۴۵×۱۵) تھا۔اس پر دس بستر بچھے ہوئے تھے اور ساٹھ باریک پردے تھے۔پھر تاج پہن کر آپ کو برآمد ہونے کے لئے عرض کیا گیا۔آپ تاج سر پر رکھ کر برآمد ہوئے۔ برف کی مانند آپ کا رنگ گورا اور چاند کی طرح چہرہ تاباں تھا۔بدن کی

صفائی کی وجہ سے چہرے کی رنگت بدن میں نمایاں تھی۔ اس شان کے ساتھ آپ تخت پر جلوہ گر ہوئے کہ تمام امراء فرماں بردار ہوگئے۔ بادشاہ نے درخواست کی کہ وہ اپنے خواب کی تعبیر آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہے۔ آپ نے تعبیر دہرائی۔ بادشاہ کہنے لگا کھیتی باڑی کا اتنا وسیع اور دقیق کام کون کرے گا۔ غلہ اور اموال کا حساب کتاب اور مشکل وقت تک کے لئے اس کی حفاظت کون کرے گا۔ ایسا آدمی ملنا انتہائی دشوار ہے۔ ان کلمات سے درحقیقت آپ پر اعتماد کا اظہار کررہا تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ یہ مشکل کام آپ انجام دیں۔

خلقِ خدا پر آنے والے مصائب کے دفیعہ، عدل وانصاف کے قائم رکھنے اور اجرائے احکام شریعت کے پیش نظر آپ نے بادشاہ سے فرمایا۔ زمین کی پیداوار اور اموال کے خزانوں پر مجھے کامل دسترس دے دو۔ میں ان شاء اللہ آنے والے مشکل حالات پر قابو پالوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ملکہ اور علم عطا فرمایا ہے۔ دین اور دنیا کے مصالح کو خوب جانتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے امور مملکت آپ کے سپرد کردیئے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے علم وفضل کا اظہار اس کے سامنے کرے جو اس کی ان خوبیوں سے ناواقف ہو، تاکہ وہ اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھا سکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کے سامنے اپنی امانت داری، کارگزاری اور مصالح دنیا سے واقفیت کا اظہار فرمایا۔ بلکہ اگر کوئی اور وہاں ایسا نہ ہو جو اس دینی اور دنیوی امور کی انجام دہی کرسکے اور اس میں وہ کام کرنے کی اہلیت ہو تو اس کا اظہار واجب ہوجاتا ہے۔ اہلیت کے اس اظہار میں مخلوقِ خدا کی ضرورت پوری کرنے کی نیت ہو۔ فخر اور تکبر کی نیت سے اپنی تعریف بیان کرنا منع ہے۔ ارشاد ربانی......

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ......الآیۃ (سورۃ النجم، آیت ۳۲)

تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔

......کا یہی محل ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنا تعارف یوں بیان فرمایا۔

اَنَاوُلْدِاٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ......الحدیث (۲)

میں اپنے رب کے ہاں تمام بنی آدم سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہوں)

ایسا ہی ایک اور حدیث میں ہے۔

اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَاحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِیَوْمَ الْقِیَامَۃِوَلَافَخْرَوَاَنَااَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِوَلَافَخْرَوَاَنَااَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْھَا وَمَعِیَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَافَخْرَوَاَنَااَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَافَخْرَ......الحدیث(۳)

میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ (بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہوں) قیامت کے روز میں لواء الحمد (حمد کا پرچم) اٹھانے والا ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ روزِ قیامت سب سے پہلے میں شفاعت طلب کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی، اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔ جنت کے دروازوں کی کنڈیاں سب سے پہلے میں کھلواؤں گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھ فقیر مومنوں کو اس میں پہلے داخل فرمائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور تمام پہلوں پچھلوں میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

قسم بخدا! میں جانتا ہوں کہ کون سی آیت دن میں نازل ہوئی اور کون سی آیت رات میں نازل ہوئی۔ (قرآن مجید کے علوم، آیات کے شانِ نزول اور اسرار و رموز کا علم اللہ نے مجھے کثرت سے دیا ہے)

(۲) ☆ رواہ الترمذی عن انس بن مالک، ج۲ص ۲۰۱ورواہ الدارمی

(۳) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ص ۲۰۲

قرآن مجید کے علوم کے حامل حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہو تو میں اس کے پاس حاضر ہو کر اس سے وہ علم حاصل کرلوں گا۔

ضرورت کے وقت اپنی خوبیوں کا اظہار تحدیث نعمت ہے۔اس کے جواز میں شک نہیں۔(۴)

﴿۲﴾ اگر انسان کو اپنی ذات پر اطمینان ہو کہ وہ عدل قائم کرنے ،احکام شریعت کے جاری کرنے ،حق قائم کرنے اور ظلم کو مٹانے پر قادر ہے اور اس کی نیت حبِ دنیا وحبِ جاہ سے پاک ہے تو حکومت کا کوئی عہدہ اور قضا کی طلب کرنا جائز ہے۔ بلکہ اگر معلوم ہو کہ میرے سوا اس عہدہ کے لائق کوئی اور نہیں تو یہ طلب جمیل ،مستحسن بلکہ واجب ہو جاتی ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے خزانوں ،محاصل اور زمین کی پیداوار کے انتظام و انصرام کا منصب اس لئے طلب فرمایا تھا کہ اس منصب کی ذمہ داری صرف آپ ہی پوری کر سکتے تھے۔اگر آپ اس منصب پر فائز نہ ہوتے تو مخلوقِ خدا نا قابلِ بیان مشکلات سے دو چار ہو جاتی۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امورِ خلافت کی ذمہ داری اسی نیت سے سنبھالی۔

---

(۴)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ،مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ،لبنان، ج۳ ص ۱۷۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت،لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۹ ص ۱۲۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جار اللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۵۵
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۲۴۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ،مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۲
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۱۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۲۷
☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۷
☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج۴ ص ۵۰
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۱۱،۲۱۷

اگر عدل قائم کرنے، ظلم مٹانے، غلبۂ حق قائم کرنے اور اجرائے احکام شریعت پر قادر نہ ہو یا اس کی استعداد نہ رکھتا ہو یا حبِ جاہ یا حبِ اقتدار کی نیت ہو تو مملکت کے کسی منصب کی طلب اور اس کو مطلوبہ منصب دینا ناجائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے۔

لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّکَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ أُوْتِيْتَهَا) عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ أُوْتِيْتَهَا) عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا (۵)

عہدہ امارت کا سوال نہ کرو اگر طلب کی بنا پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو پھر تجھے تیرے حال کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر بغیر طلب کے تجھے عہدہ امارت دیا گیا تو پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تیری اعانت کی جائے گی۔ (۶)

---

(۵) ☆ رواہ البخاری عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ ص ۱۰۵۸،۹۸۰
☆ رواہ مسلم عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ ص ۱۲۰،۴۸
☆ رواہ النسائی عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ ص ۳۰۳
☆ رواہ ابو داؤد عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ ص ۵۰
☆ رواہ الترمذی عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۱، ص ۱۸۴
☆ رواہ الدارمی عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ، ج۲ ص ۲۴۴

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۱۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۸ ص ۱۶۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۷
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۸
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۷۸
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۲۷

﴿۳﴾ کافر، فاسق یا ظالم حاکم کی طرف سے کسی منصب پر مامور ہونا جائز ہے۔ بشرطیکہ......

(ا) وہ منصب افادیتِ عامہ کا حامل ہو۔

(ب) حصول منصب جاہ طلبی کا داعیہ نہ ہو۔

(ج) منصب کے فرائض ادا کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔

(د) حاکم کی طرف سے منصب کے فرائض کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ نہ ہو۔

ظالم اور فاسق حکمرانوں کی طرف سے ہمارے سلف صالحین نے عہدہ قضا قبول کیا ہے اور وہ خدمتِ دین، عدل و انصاف کے قیام اور اجرائے احکامِ شریعت کی غرض سے یہ منصب قبول کرتے رہے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہِ مصر کی طرف سے خزانہ کی حفاظت اور تقسیم کی ذمہ داری قبول فرمائی تھی۔ اس وقت وہ بادشاہ دین ابراہیمی پر نہ تھا۔ البتہ اگر حاکم کی طرف سے فرائض منصبی کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ ہو یا احکامِ شریعت کے جاری کرنے کی استعداد نہ ہو یا حبِ دنیا و حبِ اقتدار ہو تو یہ منصب قبول کرنا ناجائز ہے۔ (۷)



(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۵۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۴۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۲۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۷۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۱۱۸

باب(۲۲۸)

﴿نظر لگنا۔دم کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادۡخُلُوۡا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغۡنِىۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ وَعَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ☆ (سورہ یوسف،آیت ٦٧)

اور کہا،اے میرے بیٹو!ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا۔میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا۔حکم تو سب اللہ ہی کا ہے،میں نے اسی پر بھروسہ کیا،اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیے۔

حل لغات :

وَمَاۤ اُغۡنِىۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ :

اَغۡنٰى اِغۡنَاءً،عن صلہ کے ساتھ بمعنی کافی ہونا۔

اَغۡنٰى عَنۡهُ وَغِنَاءَ فُلَانٍ وَمَغۡنَاهُ ومُغۡنَاهُ ومَغۡنَاةً وَمُغۡنَاةً بمعنی دور کرنا۔

عربی محاورہ ہے:هٰذَا مَا يُغۡنِي عَنۡکَ شَيۡئًا اس کا معنی ہے،یہ تجھے کوئی نفع نہیں دے گا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۸۹۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،ص ۳۶۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۲ ص ۵۰

☆ الفروق اللغویة،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ص ۱۹۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج ۱۰ ص ۲۷۱

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کی ہدایت یوں فرمائی کہ اے میرے بیٹو! شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ کہیں تمہیں نظرِ بد نہ لگ جائے۔ اس سے بچاؤ کا حل یہ ہے کہ تم شہر کے ہر دروازے سے الگ الگ داخل ہونا۔ تمہاری حفاظت کے لئے میری یہ تدبیر ہے۔ مگر اس کے ساتھ یقین رکھو کہ تقدیر کو تدبیر نہیں ٹال سکتی، اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت کو ٹال نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر دیا ہے وہی ہو کر رہے گا۔ میں نے تو ایک تدبیر کی ہے۔ اس لئے کہ ممکن ہے وہ آنے والی مصیبت ٹل جائے۔ (۲)

"اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ" حُکم کا معنی ہے، کسی دوسرے پر کوئی چیز اس طرح لازم کر دینا کہ وہ اس کا خلاف نہ کرے۔

اس معنوں میں "حکم" تو بس اللہ وحدہ لاشریک لہٗ جبار و قہار ہی کا چلتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور حقیقی معنوں میں حکم نہیں کر سکتا ہے کہ مکمل اختیار و اجبار بندوں پر صرف اسی کا ہے۔ مخلوق میں سے کسی حاکم، قاضی، ظالم و جابر کا کوئی حکم حقیقی معنوں میں حکم نہیں۔ انہیں مجازی طور پر حکم کہہ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۷۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۵۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۲۲۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ۲ ص ۴۳۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۴۰۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۹۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۷۶

(۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۷۶

عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ: کسی پر اپنے تمام امور تفویض (سپرد) کر دینا اور اسی پر بھروسہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔ وکیل بروزن فعیل بمعنی اسم مفعول استعمال ہوتا ہے اور کبھی بمعنی اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی حافظ ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ......

حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ......الآیۃ (سورہ آل عمران، آیت ۱۷۳)

......میں وکیل بمعنی حافظ ہے۔ مخلوق کا وہی مالک متولی اور خلق کی تدبیر اسی سے قائم ہے۔

تَوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا۔ (۴)

پس منظر:

قحط پڑنے کے بعد کنعان کے لوگ مصر سے غلہ لانے کے لئے گئے۔ ان میں برادرانِ یوسف بھی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت ملکِ مصر میں خزانہ اور اجناس کے مالک ومتصرف تھے۔ ہر آنے والے کو ضرورت کے مطابق غلہ دیتے۔ برادرانِ یوسف کو انہوں نے غلہ دیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے ضعیف باپ اور باپ کی خدمت پر مامور بھائی بنیامین کے حصہ کا غلہ بھی دیا۔ اس وقت اونٹ کا بوجھ غلہ ایک آدمی کو دیا جاتا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ یہ بھائی دوبارہ لینے آئیں۔ اس کے لئے یہ تدبیر کی کہ خدام کو حکم دیا کہ غلہ کی قیمت، جو ان سے وصول ہوئی تھی خفیہ طور پر ان کے غلہ میں رکھ دی تاکہ گھر جا کر اس احسان کو مانیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آئندہ جب غلہ لینے آؤ گے تو اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لانا ورنہ تمہیں غلہ نہ دوں گا۔ بیٹوں نے واپس کنعان آ کر جب غلہ کی بوریاں کھولیں تو ان میں ان کی قیمت کی تھیلی موجود تھی۔ انہوں نے باپ سے اس احسان اور حسنِ سلوک کی تعریف کی اور عرض کی آئندہ

---

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۶

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۳۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۹۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲

ہمارے بھائی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیئے تا کہ اس کے حصہ کا غلہ بھی وصول کر سکیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس سے بہت پہلے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے کہنے پر اپنے سے جدا کر چکے تھے۔ ان کا فراق ہی ان کے لئے سوہانِ روح بنا ہوا تھا۔ اب باپ کے لئے دوسرے بیٹے بنیامین کو جدا کرنا دشوار تھا، تاہم بھائیوں کے اصرار پر باپ بنیامین کو بھائیوں کے ساتھ روانہ کرنے پر تیار ہوئے۔ لیکن اس مرتبہ انہوں نے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب کی مرتبہ جب تم مصر میں داخل ہونا چاہو تو ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ اس میں حکمت میں یہ تھی کہ برادرانِ یوسف بڑے حسین وجمیل، سرو قامت، گل رخسار، باکمال و باجمال، صحت مند، توانا اور عالم شباب میں تھے۔ شاہِ مصر کے ہاں ان کی عزت زبانِ زدعام تھی۔ اس وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خیال ہوا کہ کہیں اجتماعی ہیئت میں داخل ہوتے دیکھ کر کسی کو نظر نہ لگ جائے۔ اس سے پہلی مرتبہ روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو یہ وصیت نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اس وقت کوئی مصر میں ان سے واقف نہ تھا اور پھر بنیامین بھی ان کے ساتھ نہ تھا۔ اب کی مرتبہ وہ بھی ان کے ہمراہ تھا۔ (۵)

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ص ۲۲۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۲۵۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ص ۱۷۲

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۱

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۴۰۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ص ۴۳۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج۴ص ۵۵۷

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ حسین وجمیل، عجیب وغریب اور تعجب انگیز شخص یا شے کو دیکھنے والی نظرِ بد بعض اوقات اس شخص یا شے کو متاثر کر دیتی ہے۔اس کی صحت واعتدال میں فرق پڑ جاتا ہے۔نظرِ بد کا لگنا برحق ہے۔سنت مصطفیٰ ﷺ اور اجماع امت اسی پر قائم ہے۔بلکہ قرآن مجید نے اس کی تائید فرمائی ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے حسین وجمیل، گل رخسار، سروقد بیٹوں کو نظرِ بد سے بچانے کے ارادے سے فرمایا تھا کہ شہر مصر میں اکٹھے داخل نہ ہونا، کہ کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے۔نظرِ بد لگ جانے کا عقیدہ برحق ہے۔اس کا انکار بد مذہبی اور انکارِ حدیثِ صحیحہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ(۶)

نظر لگ جانا برحق ہے اور اگر کوئی شے قدر سے بڑھ سکتی ہے تو وہ نظر لگ جانا ہے۔(۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۱۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص۵۷

☆ تنویرالمقیاس من تفسیرابن عباس.مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ص ۴۵۴

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۵

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ ، ج۲ص ۸۵۴، ۸۷۹

☆ رواہ مسلم عن ابن عباس ، ج۲ص ۲۲۰

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج۲ص۱۸۵

☆ رواہ الترمذی عن یحیٰ بن ابی کثیر، ج۲ص ۳۶

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۷۴، ۲۹۴، ج۲ص ۲۲۲، ۲۶۹، ۴۲۰، ۴۳۹، ۴۷۸، ج۴ص ۶۷، ج۵ص ۷۰، ۳۷۹

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۴۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۷۲

﴿۲﴾ نظر بد سے حفظِ ماتقدم کی تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر شہر میں متفرق طور پر داخل ہونے کی تدبیر سے یہی مراد تھی۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹوں حضرت سیدنا اسمٰعیل اور حضرت سیدنا اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نظرِ بد سے حفاظت کے لئے دم فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا ومولانا سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ اپنے نواسوں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو نظرِ بد سے حفاظت کا دم فرمایا کرتے تھے۔ حدیث سریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْكُمْ يُعَوِّذُبِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ (۸)

حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نواسوں حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے۔

(ترجمہ دعا) ''میں ان دونوں کو شیطان، حشرات الارض اور ہر نظرِ بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

پھر آپ فرماتے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم بھی اپنے بیٹوں حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی انہی کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔ (۹)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا وحدہ لاشریک لہ ہے، وہی خالق حقیقی ہے، وہی مسبب الاسباب ہے، وہی موثرِ حقیقی ہے،

(بقیہ۷) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۳۷

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۷۵

(۸) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج۲ ص۳۰۳

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ ص۳۵

☆ رواہ احمد، ج۱ ص۲۲۶، ۲۷۰

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص۱۷۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۱

وہی صانع ہے، وہی حکیم ہے، صرف اسی کا حکم چلتا ہے، اس کے حکم کا کوئی مانع نہیں۔نظرِ بد اسی کی مشیت سے پیدا ہوتی ہے، اس کی تقدیر اور منشا کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، آنکھ میں نظر بد کی تاثیر اسی نے پیدا کی ہوئی ہے، یہ ایسا ہی جیسا کہ افعیٰ (سانپ کی ایک قسم) کی آنکھ میں تاثیر ہے جو اس سے نظر ملاتا ہے اس کے زہر سے ہلاک ہو جاتا ہے۔نفع ونقصان کے بارے میں اسی کا فیصلہ نافذ ہے۔

وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ......الآیۃ (سورۃالبقرۃ، آیت ۱۰۲)

اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے۔

اس لئے نظر بد لگنے کی حقیقت کے ساتھ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ پر ایمان وایقان پختہ ہونا لازم ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ انسان مامور ہے کہ اس عالم کے اسبابِ معتبرہ کی رعایت ملحوظ خاطر رکھے، اور اس کا مامور ہے کہ حزم ویقین کرے کہ اسباب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ہی موثر ہو سکتے ہیں، اور بچاؤ کی انسانی تدابیر فیصلہ الٰہی اور تقدیر کو بدل نہیں سکتے۔انسان اس پر بھی مامور ہے کہ مُہلک اشیاء سے پرہیز کرے اور بقدرِ امکان تحصیلِ منافع اور دفعِ ضرر میں کوشش کرے۔قرآن مجید، احادیثِ طیبہ، اجماعِ امت اور اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے ضرر کے خدشہ کو دور کرتے ہوئے انہیں ہدایت فرمائی تھی۔(۱۱)

﴿۵﴾ کسی بیماری، پریشانی اور ضرر سے حفاظت یا دفعیہ کے لئے قرآن مجید کی آیات، احادیثِ طیبہ میں ماثور ادعیہ یا بزرگانِ دین کے تعلیم کئے ہوئے کلمات سے ہی دم کرے۔ایسے کلمات سے جن کا معنیٰ کفر ہو یا ان کلمات کا

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص ۳۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۱

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۵۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۳

(۱۱) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاهرہ ،ازهر، ج۱۸ ص ۱۷۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۱۹

معنی معلوم نہ ہو، دم کرنا ناجائز ہے۔حدیث شریف میں ہے۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح حضور نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضر ہوئے، آپ کو شدید درد میں مبتلا پایا، شام کو پھر عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ بالکل صحت مند ہیں۔حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَتٰی فَرَقَّانِیْ،فَقَالَ. بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ وَّحَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے۔انہوں نے مجھے ان کلمات کے ساتھ دم کیا۔(ترجمہ کلماتِ دم)

اللہ کے نام سے میں ہر ایذا دینے والی شے، ہر نظرِ بد اور ہر حاسد سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

﴿۶﴾ کسی شے یا شخص کے حسن وخوبی دیکھ تعجب ومسرت ہوتی ہے۔نظر اس تعجب ومسرت کی حالت میں لگتی ہے۔بغض، حسد، عناد، عداوت وغیرہ کی حالت میں نظر نہیں لگتی۔اس لئے نظر لگانے والا نظر کے سبب گناہگار یا فاسق نہیں ہوجاتا۔نظر لگ جانے کے باعث جو نقصان یا ضرر ہوا اس کا اس پر کفارہ بھی نہیں۔کیونکہ یہ ضرر اس کے ارادہ یا قصد سے نہیں ہوا۔البتہ جادوگر کے عملِ جادو سے اگر کوئی فوت ہوگیا تو قصاص میں جادوگر کو قتل کیا جائے گا۔(۱۲)

﴿۷﴾ دم کرنے سے بیماری، پریشانی، درد وغیرہ دور ہوسکتا ہے۔حضور سید عالم ﷺ کو درد کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دم فرمایا، آپ کا درد جاتا رہا۔آپ حضرات حسنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو دم فرمایا کرتے تھے۔(۱۳)

﴿۸﴾ نظر لگانے والا اگر معین اور معلوم ہو تو اس کے اعضا دھو کر نظر والے پر انڈیلے جائیں اور اگر غیر معلوم و غیر معین ہو تو اس پر دم کیا جائے، اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔حدیث شریف میں ہے۔کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کسی مقام پر نہا رہے تھے، ان کے خوبصورت جسم کو کسی نے دیکھا، اس سے آپ کو نظر لگ گئی۔اس سے وہ بیمار

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۲۸

ہو گئے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے نظر لگانے والے کو حکم دیا کہ اپنے اعضا کا غسالہ اس پر بہادو۔اس سے انہیں شفا مل گئی۔ (۱۴)

(۹) نظر لگانے والے پر واجب ہے کہ اپنے اعضا کا غسالہ نظر والے پر ڈالے۔اگر وہ انکار کرے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا۔حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ يُؤْمِرُ الْعَائِنَ فَيَتَوَضَّاء ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمُعِيْنَ(۱۵)

حضور نبی اکرم ﷺ نظر لگانے والے کو حکم فرماتے کہ وہ اعضا وضو دھوئے، پھر اس سے نظر والے کو اس سے غسل دیا جائے۔

(۱۰) حسین و جمیل اور تعجب انگیز شے یا شخص دیکھ کر اسے برکت کی دعا دے۔اللہ تعالیٰ اس شے اور شخص کو نظرِ بد سے محفوظ فرما دے گا۔مثلاً یوں کہے۔

تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِيْهِ. يا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ(۱۶)

(۱۱) ترتیب اسباب اور اسباب کا استعمال اللہ تعالیٰ کو موثر حقیقی جانتے ہوئے کرنا توکل کے خلاف نہیں۔(۱۷)

(۱۲) اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ ماثور پر مشتمل تعویز گلے میں ڈالنا جائز ہے۔البتہ بیت الخلا اور عورت کے پاس جاتے وقت اتار دے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔البتہ وہ تعویز اگر مستور ہو تو نہ اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱۸)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۲۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۲
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۸
(۱۵) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج۲ ص۱۵۸
(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۰۹۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۲
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۸
(۱۷) ☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۳
(۱۸) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۵

﴿۱۴﴾ بندہ مومن کے لئے جائز ہے کہ آیاتِ قرانیہ، ادعیہ ماثورہ اور کلماتِ خیر سے اپنے آپ کو دم کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا.(۱۹)

حضور سید عالم ﷺ جنوں اور نظرِ بد کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب سورۃ الفلق اور سورہ الناس نازل ہوئی تو ان سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان دونوں کے سوا کو آپ نے ترک فرما دیا۔

اسی طرح جادو، نظرِ بد، حشرات الارض، تمام امراض، زخموں، چوری اور بے عزتی وغیرہ کے شر سے دعا مانگنا جائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ، صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اور علمائے راسخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اسی پر عمل رہا ہے۔(۲۰)



(۱۹) ☆ رواہ الترمذی عن ابی سعید. ج۲ ص۳۵

☆ رواہ النسائی عن ابی سعید. ج۲ ص۳۱۷

(۲۰) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۵۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۲۹۱

باب (۲۲۹) ﴿کفالت، ضمانت، اجارہ﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِيۡرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۲)

بولے بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

حل لغات:

نَفۡقِدُ: فَقَدَ (از باب ضَرَبَ) فَقۡدًا و فِقۡدَانًا و فُقۡدَانًا و فُقُوۡدًا کا معنی ہے، گم ہونا، شے کے وجود کے بعد عدم ہو جانا، کسی شے کا حواس سے اس طرح غائب ہو جانا کہ اس کا پتہ نہ ملتا ہو۔ (۱)

صُوَاعَ الۡمَلِكِ: بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ، یہ پیالہ بہت قیمتی تھا، اس لئے قحط کے زمانہ میں اس سے غلہ بھی ناپا جاتا تھا۔ (۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۳۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۳۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۹۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۹۹

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس پیمانے کے ساتھ ابھی غلہ ناپ کر قافلے والوں کو دیا وہ پیمانہ کہیں گم ہو گیا ہے۔اس پیالہ سے چونکہ بادشاہ پانی بھی پیتا ہے،اس لئے اس کا ملنا بہت اہم ہے۔

حِمْلُ اور حَمْلُ کا معنی ہے بوجھ جو اٹھایا جائے۔مگر ان میں فرق ہے۔حِمْلُ (حا کے کسرہ کے ساتھ) کا معنی ہے،وہ ظاہر بوجھ جو سر یا پیٹھ پر لادا جائے۔اور حَمْلُ (حا کے فتحہ کے ساتھ) وہ باطنی بوجھ جو کوئی مادہ اپنے پیٹ میں بچہ کی صورت میں اٹھاتی ہے۔(۳)

حِمْلُ بَعِيْرٍ سے مراد ہے،ایک اونٹ کا بار یا بوجھ جو وہ اٹھا سکتا ہے۔اونٹ کا بار اہل عرب کے نزدیک ایک معلوم مقدار ہے،جیسے وسق،صاع وغیرہ۔(۴)

اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ: زَعِيْمٌ،کَفِيْلٌ،حَمِيْلٌ،ضَمِيْنٌ اور قَبِيْلٌ یہ تمام کلمات بمعنی ضامن کے استعمال ہوتے ہیں۔جوابدہ۔(۵)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۱۳۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۴۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۱۴۵

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۲۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ ص ۲۳۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ ص ۳۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۱۶ ص ۱۸۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۳۴

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ ص ۱۷۹

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۱۳

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،۲۳۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۱۲۲

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۵۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۷ص ۳۲۴

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کوئی گم شدہ پیالہ تلاش کر کے لائے گا اسے ایک بار شتر غلہ بطور انعام دیا جائے گا۔اور بادشاہ کی طرف سے غلہ دینے کی میں ضمانت دیتا ہوں۔یعنی وہ غلہ دینا میرے ذمہ ہے۔(۶)

پس منظر:

برادرانِ یوسف کنعان سے جب دوسری مرتبہ مصر سے غلہ لینے آئے تو حسبِ قرارداد بنیامین کو ساتھ لے آئے تھے۔ان حضرات نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خوش خبری سنائی کہ ہم آپ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق بنیامین کو ساتھ لے آئے ہیں۔آپ نے فرمایا،تم نے بہت اچھا کیا ہے۔پھر ان سب کی آپ نے مہمانی فرمائی۔علیحدہ علیحدہ دستر خوان بچھائے اور ہر دستر خوان پر دو صاحبوں کو بٹھایا۔بنیامین اکیلے رہ گئے،وہ رو پڑے،دل میں سوچا،اگر میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہوتے تو میرے ہمراہ بیٹھتے۔حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا،''بنیامین تم اکیلے رہ گئے ہو،آؤ میرے ہمراہ دستر خوان پر بیٹھ جاؤ،کھانا ملاحظہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا،''اگر میں تمہارے بھائی کی جگہ ہو جاؤں تو کیسا ہے۔''بنیامین نے عرض کی کہ آپ جیسا بھائی کسے میسر ہوسکتا ہے؟ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نورِ نظر ہونا اور راحیل (زلیخا) کا لختِ جگر ہونا آپ کو کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔''اس پر حضرت یوسف علیہ السلام فرطِ محبت سے رو پڑے اور چپکے سے فرمایا،''میں یوسف بن یعقوب ہوں،مگر راز ظاہر نہ کرنا۔''بنیامین یہ سن کر بے خود ہو گئے اور عرض کی کہ اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا۔اس پر آپ نے فرمایا۔''تمہیں روکنے کی کوئی تدبیر نہیں،سوائے اس کے کہ کوئی ناپسندیدہ بات تمہاری طرف منسوب کی جائے۔''بنیامین نے کہا۔''کوئی مضائقہ نہیں۔''

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۰۹۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۳۱
☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۳۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص۱۷۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۳۴
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص۲۶

پھر جب ان بھائیوں کا سامان اور غلہ مہیا کر دیا تو غلہ ناپنے کا پیمانہ اپنے بھائی بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا (یہی پیمانہ بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ تھا)۔ پھر محافظ نے سامان سے پیمانہ طلب کیا۔ اس نے تلاش کیا مگر نہ ملا۔ وہ دوڑتا ہوا اس قافلے کی طرف گیا اور یہ کہا ''اے قافلے والو! تم چور معلوم ہوتے ہو۔'' وہ سمجھا کہ ابھی انہیں کو غلہ ناپ کر دیا ہے، یہی لوگ وہ قیمتی پیالہ لے گئے ہوں گے۔ پیالہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے خفیہ طور پر حسب قرارداد بنیامین کے سامان میں رکھ دیا گیا تھا۔ محافظِ سامان کو خبر نہ تھی۔ اس لئے اس نے قافلے والوں پر مجموعی طور پر چوری کا شبہ ظاہر کیا۔ کنعان کے راستے پر جانے والے اس قافلے نے مڑ کر دیکھا اور کہا۔ ''تمہاری کیا شے گم ہوگئی ہے؟'' انہوں نے کہا کہ بادشاہ کے پینے کا پیالہ (جس سے غلہ ناپا جاتا ہے) گم ہوگیا ہے، جو کوئی اس پیالہ کو تلاش کر کے لادے گا اسے ایک اونٹ غلہ بطور انعام دیا جائے گا اور اس کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گم شدہ شے یا شخص کی تلاش پر انعام مقرر کرنا، انعام کا اعلان کرنا اور ملنے پر انعام ادا کرنا جائز ہے۔ آیت زیبِ عنوان سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔(۸)

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۰
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۲۸
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۱۷۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۲۵۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷
☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۸
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲
(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

﴿۲﴾ کفالت کے جواز اور اس کی مشروعیت قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع امت منعقد ہے۔آیت زیب عنوان میں ''وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ'' اس پر صریح دلیل ہے۔حدیث شریف میں ہے۔ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ کفالت کرنے والا ضامن ہے۔(۹)

ایک معاملہ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی کفالت کی۔(۱۰)

﴿۳﴾ کفالت (کفیل بنا) کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے۔یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمے تھا،دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔مطالبہ خواہ دَین کا ہو یا عین کا یا نفس کا۔جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب یا مکفول لہٗ کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ ہو اس کو اصیل یا مکفول عنہ کہتے ہیں۔جس نے ذمہ داری لی وہ کفیل یا ضامن اور جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہٖ ہے۔

﴿۴﴾ کفالت یا ضمانت جن الفاظ سے لازم ہوتی ہے،وہ یہ ہیں۔ میں نے اس کی کفالت کی۔میں نے اس کی ضمانت دی۔میں اس کا کفیل ہوں۔میں اس کا ضامن ہوں۔اس کا ذمہ مجھ پر ہے۔اس کے ذمہ جو مطالبہ ہے،وہ میں پورا کروں گا۔وغیرہ۔(۱۱)

(بقیہ۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص ۴۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۳۳۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ص ۲۵

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ،ج۲ص ۱۴۶

☆ ورواہ الترمذی فی البیوع وفی الوصایا

☆ ورواہ ابن ماجہ فی الصدقات

☆ ورواہ احمد،ج۵ص ۲۶۲،۲۶۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۰۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ص ۲۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۸۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ص ۲۶

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص ۱۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۰۹۶

﴿۵﴾ مجہول مال کی ضمانت دینا جائز ہے۔اس صورت میں طالب جس مال کا مطالبہ کرے گا ضامن کے ذمہ اس کا دینا لازم ہوگا۔حضور سید عالم ﷺ نے مالِ مجہول کی ضمانت قبول فرمائی۔آپ کی عادتِ مبارکہ (ہجرت کے ابتدائی سالوں میں) یہ تھی کہ جب کوئی جنازہ حاضر کیا جاتا تو آپ دریافت فرماتے اس کے ذمہ کوئی دین ہے۔ اگر کوئی دَین ہوتا تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہ فرماتے، بلکہ صحابہ کرام کو حکم فرماتے کہ تم اس کا جنازہ ادا کرلو۔ اگر میت کے ذمہ کوئی دَین نہ ہوتا تو آپ نماز جنازہ کی امامت فرماتے۔چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ. هَلْ عَلَیْهِ مِنْ دَیْنٍ،قَالُوْا. لَا،فَصَلّٰی عَلَیْهِ،ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی،فَقَالَ هَلْ عَلَیْهِ مِنْ دَیْنٍ،قَالُوْا. نَعَمْ.قَالَ. فَصَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ. قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ. عَلَیَّ دَیْنُهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ،فَصَلّٰی عَلَیْهِ(۱۲)

نبی اکرم ﷺ کے حضور ایک میت لائی گئی تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ ادا کریں۔آپ نے دریافت فرمایا،کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کی،اس کے ذمے کوئی قرض نہیں۔اس پر آپ نے اس کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔کچھ دیر بعد ایک اور میت حاضر کی گئی۔آپ نے دریافت فرمایا،کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی،ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کا جنازہ پڑھو۔(میں جنازہ نہیں پڑھتا) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! اس کے قرضہ کا میں ذمہ دار ہوں۔پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

(بقیہ ۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ ص ۲۲۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۸۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر،۱۸ ص ۱۷۹

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۲ ص ۴۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۳۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۲ ص ۲۱

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن سلمۃ بن الاکوع،ج ا ص ۳۰۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بغیر تعین دَین کے اس کی کفالت کی۔

ہجرت کے کئی سال بعد حضور سید عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی میت حاضر لائی جاتی، آپ فرماتے، میت کا ترکہ میت کے وارثوں کا ہے اور اگر میت کے ذمہ کوئی دَین ہے تو میں اس کا ضامن ہوں۔

حدیث شریف میں ہے۔

فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ قَالَ. اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَىَّ قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول کو فتوحات سے نوازا تو (جنازہ کے موقعہ پر) آپ فرماتے، مَیں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر میت نے دَین چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ کرم پر ہے اور اگر ترکہ چھوڑا تو وہ وارثوں کا ہے۔

میت کے مجہول دَین کی ضمانت حضور سید الانبیاء وامام المرسلین ﷺ دیتے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ طالب یا مکفول لہٗ نے اگر اصیل یا مکفول عنہ سے مطالبہ وصول کر لیا تو کفیل مطالبہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ اگر کوئی شخص کسی کے ذمے مال کی ضمانت دیتا ہے تو قرض خواہ کے لئے جائز ہے کہ وہ جس سے چاہے اپنا قرض وصول کرے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ نفس کی کفالت یا ضمانت کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو جس کی کفالت کی یا ضمانت دی، حاضر لائے۔ جس

---

(۱۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن جابر، ج۲ ص ۱۱۹

☆ رواہ النسائی عن جابر، ج۱ ص ۲۷۹

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

طرح آج کل کچہریوں میں ہوتا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے کفیل یا ضامن طلب کیا جاتا ہے۔ جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ مکفول عنہ کو مقررہ تاریخ پر حاضر لائے۔ اگر وہ اسے حاضر نہ لائے تو اسے حراست میں لیا جاسکتا ہے۔(۱۷)

﴿۹﴾ سلطنت کی طرف سے جو مطالبات لازم ہوتے ہیں، ان کی کفالت بھی صحیح ہے، خواہ وہ مطالبات جائز ہوں یا ناجائز۔ کیونکہ یہ مطالبہ، مطالبہِ دَین سے بھی سخت ہوتا ہے، مثلاً آج کل گورنمنٹ زمین داروں سے مال لیتی ہے، تاجروں سے آمدنی کا ٹیکس لیتی ہے، اگر اس کے دینے میں تاخیر کرے فوراً حراست میں لیا جاتا ہے۔ اس کی جائیداد نیلام کردی جاتی ہے۔ مکان کا ٹیکس، آمدنی کا ٹیکس، تجارت کا ٹیکس، کارخانہ کا ٹیکس وغیرہ ان تمام مطالبات کے ادا کرنے پر آدمی مجبور ہے۔ لہٰذا ان سب کی کفالت یا ضمانت صحیح ہے، جس پر مطالبہ ہے اگر اس کے حکم سے کفالت کی تو کفیل اس سے کفالت کی رقم وصول کرسکتا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ کفیل کے ذمہ مکفول عنہ کو صرف ایک مرتبہ حاضر کردینا ہے۔ ہاں اگر ایسے الفاظ سے کفالت کرے، جس سے عموم سمجھا جاتا ہو، مثلاً کہے کہ جب بھی تو اسے طلب کرے میں سے حاضر لاؤں گا۔ یا دعویٰ کے تصفیہ تک میں اسے حاضر لاتا رہوں گا تو ایک بار حاضر لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۷۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۰۹۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۳۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۴۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص۱۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۳۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۲۶

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۳۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۰۹۵

﴿۱۱﴾ حدود اور قصاص کی کفالت نہیں ہوسکتی، کیونکہ حدود اور قصاص میں نیابت نہیں ہوسکتی۔ ہاں جس پر حد واجب ہو، اس کے نفس کی کفالت ہوسکتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ شخصی ضمانت کی صورت میں اگر مکفول عنہ فوت ہوجائے تو کفیل کے ذمہ اس کا حاضر کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ اب اس کی حاضری ناممکن ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ اجارہ (اجرت پر کام کرنا) شرعاً جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ سے اس کے جواز پر دلائل قائم ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ کام کی اجرت مقرر کرنا جائز ہے، اور یہ ضرورت کی بنا پر ہے، اگرچہ اس میں ایک طرف مجہول ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ جو کوئی یہ کام کردے گا اسے اتنی مزدوری دی جائے گی۔ مزدوری ان عقود میں سے ہے جن کا فسخ کرنا فریقین کے لئے جائز ہے۔ مزدور کے لئے کام شروع کرنے کے بعد منسوخ کرنا جائز ہے جب کہ وہ اپنا حق ساقط کردے، اور جب مزدور کام شروع کردے تو مزدوری کرانے والے کے لئے اس کا فسخ کرنا جائز

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۳

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۴

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۰۹۶، ۱۰۹۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۹۹

نہیں۔ اگر وہ مزدوری کے معاہدہ کو فسخ کرنا چاہے تو اس کا حق الخدمت ادا کرے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ جو کوئی اس سامان کو اٹھا کر فلاں جگہ تک لے جائے، اسے اتنی اجرت ملے گی۔ اگر کسی نے وہ سامان وہاں تک پہنچا دیا تو وہ اجرت کا مستحق ہے، اگرچہ اس نے کسی خاص شخص کا تعین نہ کیا ہو۔ اگرچہ سامان اٹھانے والے نے زبان سے اسے قبول نہ کیا ہو۔ اس کا سامان وہاں پہنچا دینا ہی اجارہ کی قبولیت ہے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ اگر کوئی کرایہ دار مالک کے مکان میں بطور کرایہ دار رہتا ہے۔ اگر مالک اسے کہے کہ آج کے بعد تم جتنے دن اس مکان میں رہوں گے، ہر دن یا ماہ کا اتنا کرایہ ہوگا۔ کرایہ دار نے زبان سے کچھ نہ کہا، مگر جتنے دن یا مہینے رہے گا، ہر دن یا ہر ماہ کا کرایہ اس کے ذمہ ہوگا۔ کرایہ دار کا مکان میں ٹھہرنا ہی اس کی رضامندی تصور ہوگا۔ یہ اجارہ جائز ہے۔ (۲۴)

﴿۱۷﴾ مزدوری کی اجرت کی ضمانت کام کرنے سے پہلے جائز ہے۔ (۲۵)

﴿۱۸﴾ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۰۹۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۴۸۵
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۲۹۹
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۲۵
☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۲
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۸۰

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۵

(۲۵) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۷

کی شریعتوں کے جو احکام بغیر کسی تردید کے منقول ہوئے ہیں، وہ ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔ کفالت، ضمانت، اجارہ وغیرہ کے احکام زیب عنوان آیت میں بیان ہوئے، ان پر ہماری شریعت نے تردید نہ فرمائی، لہٰذا یہ احکام ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔ (۲۶)



(۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۷۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۸۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۶

باب (۲۳۰) خفیہ تدبیر کے ذریعے مقصود حاصل کرنا

مستحسن وغیر مستحسن حیلہ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاءِ اَخِيْهِ ، كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ، مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ، نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ، وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۶)

تو اوّل ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے، پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے، مگر یہ کہ خدا چاہے۔ ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

حل لغات:

فَبَدَاَ: بَدَاَ کا مصدری معنی ہے، ظاہر ہونا، شروع کرنا۔ (فا حرف عطف ہے) آیت مبارکہ میں اس کا معنی ہے، تلاشی

شروع کی۔(۱)

بِاَوۡعِیَتِہِمۡ:اَوۡعِیَۃٌ جمع ہے وِعَاءٌ کی (کسرہ واؤ فصیح ہے،اس کو ضمہ واؤ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے)

وِعَاءٌ کا معنی ہے،جس میں کسی شے کی حفاظت کی جائے۔مراد برتن،تھیلا،بوری،بستر بند۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف کے سامان کی تلاشی کے وقت سب سے پہلے بڑے بھائی کے سامان کی تلاشی لی گئی،پھر دوسرے کی،پھر تیسرے کی،علیٰ ہذا القیاس بنیامین کے سامان کے علاوہ باقی سب کے سامان کی تلاشی لی گئی،مگر گم شدہ پیانہ نہ ملا۔سب سے آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی۔اس کے سامان سے پیانہ برآمد ہو گیا۔اگر اوّل ہی سے بنیامین کے سامان کی تلاشی لی جاتی تو اس پر تہمت کا الزام آتا۔

بنیامین کے سامان سے جب پیانہ برآمد ہوا تو برادرانِ یوسف بہت شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو لعن طعن کرنے لگے۔بنیامین نے وہ جواب دیا جو حقیقت پر مبنی بھی تھا،مگر اس کی حقیقت کی تہ کو اس کے بھائی نہ پا سکے۔فرمایا،میرے سامان میں پیانہ میں نہیں رکھا،نہ میں نے اسے چرایا ہے،بلکہ اس نے پیانہ میرے سامان میں رکھ دیا ہے جس نے پہلی مرتبہ تمہاری پونجی تمارے سامان میں رکھ دی تھی۔اس تدبیر کو آیت کے اگلے حصہ میں بیان کیا گیا ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۹۵

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۳۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۲۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۱۳۸۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۵۲۷

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۲ ص ۱۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۹ ص ۲۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵ ص ۳۳۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۴۶۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۱۸ ص ۱۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۳ ص ۲۸

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ:

كِدْنَا: كَادَيَكِيْدُ كَيْدًا (از باب ضَرَبَ، بَاعَ) سے ماضی معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ کِدْ بروزن بِعْ. نَا ضمیر جمع متکلم کی ہے، اس کا مرجع ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

کَيْدٌ کا معنی ہے، مکر، سازش، حیلہ، تدبیر۔

اس فعل (اور اس طرح کے دیگر متعدد افعال مثلاً مکر، استہزاء وغیرہ) کی نسبت جب مخلوق کی طرف ہو تو مکروہ و مذموم معنی مراد ہوتے ہیں۔ یعنی سازش، مکر۔

اور جب اس فعل (اور اس طرح کے دیگر افعال) کی نسبت اللہ تعالیٰ جل وعلا کی طرف ہو تو اس سے مراد خفیہ تدبیر ہوتی ہے۔ یعنی یہ افعال مخلوق کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی ابتدا ہوتی ہے اور اگر ذاتِ باری کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی نہایت ہوتی ہے۔ گویا یہ افعال مذموم و مکروہ معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور محبوب و محمود معنوں میں بھی۔ (۳)

اس آیت مبارکہ میں کَيْدٌ محمود معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی ارشاد ربانی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روکنے کی جو تدبیر کی وہ ہم نے اسے بتائی تھی۔ اس کی اپنی رائے نہ تھی۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۱
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۴۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۴
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۴۱۱
☆ الفروق اللغویة، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۹۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۹

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۵
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲

فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ : دین اس آیت میں بمعنی قانون، حکم، عملداری اور حکم ہے۔(۵)

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ: درجات جمع ہے درجہ کی۔اس کا معنی ہے مرتبہ۔

نَرْفَعُ فعل مضارع استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

(بقیہ۴) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۶۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۰۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۳۹

☆ تفسیر مظھری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۴ ص ۵۶۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۹

☆ تفسیر مظھری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۸۱

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج۴ ص ۵۶۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) جسے چاہیں ہم اس کے مراتب اور درجات بلند کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے (حضرت یوسف علیہ السلام) کو علم، حکمت، نبوت، فہم، اور بادشاہی سے نوازا، کئی طرح کی عطا کی، انواعِ کرامات دیئے، ابواب العلوم سے نوازا، اپنی خواہشات پر قابو دیا، ہدایت کی توفیق دی۔ (۶)

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ: اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔ یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کا علم زیادہ ہے، دوسرے سے تیسرے کا اور تیسرے سے چوتھے کا، علیٰ ہذا القیاس اس سلسلہ کی انتہا مخلوق میں سے حضور سیدِ عالم عالم ماکان و ما یکون ﷺ ہیں اور موجودات میں علم کی انتہا عالم الغیب والشہادۃ علیم بذات الصدور جل وعلا پر ہے۔ مفسرین نے اس آیت میں اس علم سے مراد مخلوق کے علم والے لئے ہیں۔ یعنی یہ ایسا عام ہے جس سے بعض افراد کو خاص کرلیا ہے (مخصوص عنہ البعض)۔ حضور سیدِ عالم عالم ماکان و ما یکون ﷺ کے مخلوق میں سے سب سے بڑے عالم ہونے کی بارہا شہادت ان کے خالق و مالک، طالب و مطلوب اللہ رب العزت جل وجلالہ نے دی ہے۔ کثیر آیات میں سے ایک آیت مبارکہ آپ بھی تلاوت فرمالیں۔

............وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا☆

(سورۃ النساء، آیت ۱۱۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ علم الٰہی تو غیر متناہی ہے۔ اس کی قطعیت میں کوئی شبہ ہی نہیں۔ (۷)

---

(۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۶۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ ج ۴ ص ۲۶۲

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۰

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۱

پس منظر:

برادرانِ یوسف جب دوسری مرتبہ غلہ لینے مصر میں آئے تو رقم کی تھیلی جو پہلی باران کے سامان میں قصداً رکھ دی گئی تھی، وہ بعینہٖ واپس لے آئے۔ اب ان کے کردار اور چال چلن سے ظاہر ہو چکا تھا کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے نہیں، انہوں نے نہ خود کسی کا مال کھایا اور نہ اپنے جانوروں کو بیگانے کھیت سے مالک کی مرضی کے بغیر کچھ کھانے دیا۔ اپنے جانوروں کے منہ پر جالی چڑھا رکھی تھی تاکہ وہ کسی کے کھیت سے بلا اجازت چارا نہ کھا سکیں۔ ان کے عمل و کردار نے ثابت کر دیا کہ وہ پیالہ کی چوری میں بے قصور ہیں۔ اس پر حضرت کے کارندوں نے آپ کے حکم سے ان سے پوچھ لیا کہ اگر تم میں سے کسی کے غلہ کی بوری سے پیانہ برآمد ہو جائے تو پھر اس کی سزا کیا ہوگی؟ برادرانِ یوسف نے کہا کہ ہمارے باپ دادا کے قانون میں چور کو غلام بنا کر رکھ لیا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں شاہِ مصر کی عملداری قانون یہ تھا کہ چور کو پکڑ کر مارا جاتا اور مال مسروقہ سے دوگنا مال مالک کو ادا کیا جاتا تھا۔

اس سے پہلے دسترخوان پر پہلی ملاقات میں بنیامین اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کہہ چکے تھے کہ اب میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، "تم کو معلوم ہے کہ والد ماجد میری وجہ سے کتنے غمگین ہیں اور اگر تم بھی یہاں رہ گئے تو ان کا غم اور بڑھ جائے گا۔ اور تمہیں یہاں رکھنا اس وقت ممکن نہ ہوگا جب تک میں تم کو کسی ایک برے کام سے منسوب نہ کرلوں۔ تمہاری طرف ایسی چیز منسوب نہ کردوں جو لائق شرم ہو۔ بنیامین

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۱۸ ص ۱۸۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۰۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۲۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۸۲

نے کہا، مجھے اس کی پروانہیں، جو آپ مناسب جانیں کریں، میں بالکل آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، میں ایک خفیہ تدبیر کرتا ہوں، جس سے تمہارا یہاں روک لینا میرے لئے آسان ہو جائے گا۔ میں اپنا پیالہ تمہارے سامان میں چھپادوں گا۔ کسی اور کو اس کی خبر نہ ہو گی اور پیالہ کی چوری کا پھر اعلان کروادوں گا، تا کہ تمہاری روانگی کے بعد میرے لئے تم کو واپس لانا ممکن ہو۔'' بنیامین نے اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ یہ تدبیر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائی تا کہ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت کے مطابق بنیامین کو روک سکیں اور باقی بھائیوں کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ اقدام وحی الٰہی کے اتباع میں تھا۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا مالک ومختار ہے، وہ اپنی مخلوق میں جیسا چاہے تصرف فرمادے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس کا اعلان واجب الاذعان ہے کہ میرے کسی فعل یا امر پر اعتراض مخلوقات کے لئے جائز نہیں۔

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء، آیت ۲۳)

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہو گا۔

چنانچہ سامان کی تلاشی شروع کی گئی۔ پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی لینے والے جب کسی کی بوری کھولتے تو استغفار کرتے۔ یکے بعد دیگرے سب کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ کسی کے سامان سے پیالہ نہ نکلا، نہ نکلنا تھا۔ حتی کہ آخر میں بنیامین کی بوری رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا ''میرا خیال ہے، اس نے کوئی چیز نہیں اٹھائی ہو گی، اس کی تلاشی نہ لی جائے۔'' پھر جب بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی تو پیالہ اس میں سے نکل آیا۔ اب برادرانِ یوسف کے اپنے اقرار کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

یہ حیلہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھا کہ اس میں حکمت اور مصلحت مطلوبہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس حیلہ کے اختیار کرنے میں مدح فرمائی۔ (۸)

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۶
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۸۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جو کام فی نفسہٖ حرام یا ممنوع نہ ہو مگر اس کا حصول کسی خفیہ تدبیر پر موقوف ہو تو اسے خفیہ تدبیر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ جیسے ایک بھائی کا دوسرے بھائی کے پاس رہنا اس خفیہ تدبیر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے اس خفیہ تدبیر کا ارتکاب جائز ہے۔ اس میں دلیل یہ ہے کہ صحیح امر جائز غرض پورا کرنے اور اپنے حقوق وصول کرنے کے لئے کسی خفیہ تدبیر پر عمل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے کسی شرعی حکم یا ضابطہ کی مخالفت نہ ہوتی ہو۔ عرفِ شرع میں اس خفیہ تدبیر کو "حیلہ" کہتے ہیں۔

حیلہ کے جواز پر قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی تصریحات ناطق ہیں۔ زیبِ عنوان آیت مبارکہ میں حیلہ کے جواز کی صراحت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے دورِ ابتلا میں قسم کھائی تھی کہ میں تندرست ہو کر بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ صحت یاب ہونے پر رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انہیں جھاڑو ماریں، جس میں سو تیلیاں ہوں۔ اس سے آپ کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور بیوی کو ایذا بھی نہ ہوگی۔ اس حیلہ کی تعلیم کا بیان قرآن مجید میں صراحت سے موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

(بقیہ۸)
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۰
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۶۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۴، ۳۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۰۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۸
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۶۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۸۱

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ ۔ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ☆

(سورہ ص، آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ بیشک ہم نے اسے صابر پایا۔ کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو بت پرستی سے روکا۔ قوم نہ مانی۔ بلکہ آپ کے درپے آزار ہوگئی۔ ایک مرتبہ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ کل شہر بابل سے باہر ہمارا میلہ ہے، وہاں ہمارے ساتھ چلئے اور رونق تماشا ملاحظہ کیجئے۔ ممکن ہے کہ آپ اس سیر کے بعد ہم کو بت پرستی پر ملامت نہ کریں گے۔ آپ ان کے ساتھ میلہ میں نہیں جانا چاہتے تھے۔ آپ نے ایک تدبیر اختیار فرمائی۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا، جس سے قوم سمجھی کہ آپ ستاروں سے آئندہ کی خبر معلوم کر رہے ہیں، وہ لوگ ستاروں کی تاثیر حقیقی کے قائل تھے، ان میں سے اکثر نجومی تھے، آپ کا یہ عمل ایک خفیہ تدبیر تھی، جس کے ذریعے آپ ان کے میلے میں شرکت سے اجتناب چاہتے تھے، آپ کی تدبیر سے وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ☆ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ☆ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ☆

(سورۃ الصّٰفّٰت، آیات ۸۸، ۸۹، ۹۰)

پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا۔ پھر کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ تو وہ اس سے پیٹھ دے کر پھر گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس حیلہ کو مقام مدح میں بیان فرمایا ہے۔ قوم کی عدم موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں گئے۔ کلہاڑا سے بتوں کو توڑ دیا۔ صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلہاڑا اس کے گلے میں ڈال دیا، تاکہ قوم کے پوچھنے پر اسے بتایا جا سکے کہ یہ تمہارا بڑا معبود ہے۔ اسی نے چھوٹوں کو توڑا ہوگا۔ قوم جب میلے سے واپس آئی اور اپنے بتوں کی حالت زار کو دیکھا تو سمجھے یہ ابراہیم کی کاروائی ہوگئی۔ طیش میں آکر آپ سے دریافت کیا۔ بتوں کے خلاف آپ کی کاروائی کو ایسے انداز میں بیان کیا جس سے وہ سمجھے کہ واقعی اس بڑے بت کی کارستانی ہے۔ آپ کے اس حیلے کو رب کریم جل وعلا نے مقام مدح میں یوں

بیان فرمایا۔

قَالُوْاءَ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰاِبْرٰهِیْمُ ☆قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ☆ (سورۃ الانبیاء، آیات ۶۲، ۶۳)

بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابرہیم! فرمایا، بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا، تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی حسین زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر پر تھے۔ اردن سے گزرتے ہوئے آپ کو معلوم ہوا کہ اس علاقہ کا حاکم ظالم اور جابر ہے اور ہر شخص کی خوبصورت بیوی کو پکڑ کر اس سے بدکاری کرتا ہے۔ البتہ کسی کی بہن پر تعرض نہیں کرتا۔ ظالم و جابر کے کارندے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے قصد میں پڑھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی عصمت کی حفاظت کی خاطر ایک خفیہ تدبیر کی اور ظالم کے کارندوں سے فرمایا۔ یہ میری بہن ہے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ میری دینی بہن ہے۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر صرف یہی دو مومن تھے۔ پھر آپ اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

لَا تُكَذِّبِیْنِیْ حَدِیْثِیْ فَاِنِّیْ اَخْبَرْتُهُمْ اِنَّكِ اُخْتِیْ......الحدیث (۹)

میری بات کو مت جھٹلانا کیوں کہ میں نے انہیں تیرے بارے میں بتادیا ہے کہ یہ میری دینی بہن ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تدبیر سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عصمت محفوظ ہوگئی۔

خیبر کا خراج وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو حضور سید عالم ﷺ نے مقرر فرمایا۔ خراج میں انہوں نے عمدہ کھجوریں مدینہ منورہ روانہ کیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب کھجوریں اسی طرح کی عمدہ ہیں؟ محصلِ خراج نے عرض کیا، نہیں۔ بلکہ ہم ردی کھجوریں زیادہ دے کر تھوڑی عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ایک قسم کی اجناس کے تبادلہ میں برابری شرط ہے۔ کمی بیشی کی صورت میں سود ہوگا۔ پھر آپ نے ردی کھجوروں کے عوض عمدہ کھجوریں حاصل کرنے کا حیلہ تعلیم فرمایا، ارشاد ہوا۔

(۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۴۷۳

☆ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، للعینی، ج ۱۲ ص ۳۱، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّارِهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّارِهِمِ جَنِيبًا(۱۰)

ردی کھجوروں کو روپیوں کے بدلے فروخت کرو اور (حاصل ہونے والے) روپیوں کے عوض عمدہ کھجوریں خرید لو۔

غرضیکہ صحیح غرض، اپنے حقوق حاصل کرنے اور حرام وممنوع امور سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ جائز حیلہ اصولِ دین میں سے ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ جس حیلہ سے انسان کسی حرام کام سے بچ جائے یا کسی حلال شے کو حاصل کرے تو وہ حیلہ مستحسن ہے اور جس حیلہ کی وجہ سے انسان کسی حق کو باطل کر دے یا باطل کو حیلہ سے ملمع کر کے حق ظاہر کرے وہ حیلہ حرام ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

......وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

(سورۃالمائدۃ، آیت ۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حدیث شریف ہے۔

---

(۱۰) ☆ رواه البخاری عن ابی سعید و ابی هریرة ، ج ا ص ۲۹۳

☆ ورواه النسائی عن ابی سعید وابی هریرة ، ج ۲ ص ۲۱۹

☆ ورواه ابن ماجه عن ابی سعید و ابی هریرة، فی کتاب البیوع

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۷۶

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۲۶۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۳۳۳،۳۳۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۳۰۰

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ص ۱۴

اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ فَرِیْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَةَ الصَّدَقَةِ(۱۲)

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زکوۃ کے احکام لکھ بھیجے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔ نیز یہ بھی لکھا کہ زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے۔

مثلاً بکریوں کی زکوۃ کا کم از کم نصاب چالیس بکریاں ہیں۔ ان سے اگر ایک بھی کم ہوگی تو ان پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت ان میں چند ایک کسی کو اس نیت سے ہبہ کر دے کہ باقیوں پر زکوۃ نہ دینا پڑے گی۔ یہ مجتمع کو متفرق کرنے کی مثال ہے۔ اسی طرح چالیس سے ایک سو انیس بکریوں تک صرف ایک بکری زکوٰۃ کی فرض ہے۔ فرض کیجئے دو شخصوں کے پاس چالیس بکریاں ہیں۔ دونوں پر ایک ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے، مگر دونوں نے زکوٰۃ سے بچنے کا یہ حیلہ کیا کہ دونوں نے اپنی متفرق بکریاں ایک شخص کو ہبہ کر دیں۔ اب اس کے پاس اسی بکریاں ہوگئیں، مگر اس پر صرف ایک بکری ہی زکوٰۃ فرض رہی۔ یہ متفرق کو مجتمع کرنے کی مثال ہے۔ ان مذکورہ دونوں حیلوں میں فرض کو ساقط کرنے کا حیلہ کیا گیا ہے۔ یہ دونوں حیلے حرام ہیں۔ (۱۳)

﴿۳﴾ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ سال پورا ہونے سے پہلے اپنے مال کو فروخت کر دے، یا کسی کو ہبہ کر دے جب کہ اس کی نیت یہ نہ ہو کہ وہ ایسا کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائے گا۔ اس پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جب سال پورا ہو جائے اور اس کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل آ جائے تو اس کے لئے بقدرِ نصاب مال میں کمی کرنا یا تصرف کرنا جائز نہیں۔ (۱۴)

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج۲ص ۱۰۲۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۳۶

☆ صحیح البخاری، ج۲ص ۱۰۲۹

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۳۶

﴿۴﴾ احکامِ شرع کا تعلق ظاہر حال سے ہے۔ باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے سپرد ہے۔ شارعِ اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

اُمِرْتُ اَنْ اَحْکُمَ بِالظَّاھِرِ وَاللّٰهُ یَتَوَلَّی السَّرَائِرَ (۱۵)

مجھے ظاہر حال پر حکم کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔ دلوں کے حال اللہ تعالیٰ عزوجل کے سپرد ہیں۔

سنن نسائی میں امام نسائی نے ایک باب اس سلسلہ میں مخصوص کیا ہے۔

اَلْحُکْمُ بِالظَّاھِرِ (ج ۲ ص ۳۰۶)

نوٹ: سورۃ التوبہ، آیت ۴۳ کے مسائل شرعیہ کے ضمن میں یہ مسئلہ تفصیل سے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۵﴾ بعض اوقات انسان کو بڑا مقصد حاصل کرنے کے لئے کچھ قربانی بھی دینا پڑتی ہے۔ بنیامین کو اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس رہنے کے لئے عارضی طور پر چوری کا الزام برداشت کرنا پڑا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور تدبیر سے ہوا۔ اس لئے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے معمولی نقصان اٹھانا جائز ہے۔ (۱۶)

﴿۶﴾ بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ علم اور علماء کی تعظیم کرے اور علماء کے لئے لازم ہے کہ وہ تواضع اختیار کریں۔ ہمہ دانی کا دعویٰ نہ کریں۔ ممکن ہے کہ ایک عالم سے دوسرا عالم، علم میں اعلیٰ و افضل ہو۔ مخلوقات میں سب سے بڑا علم والا اللہ تعالیٰ عزوجل کا محبوب رسول عالم ما کان وما یکون ﷺ ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ علم درجاتِ کمال میں سے ہے۔ برادرانِ یوسف اگرچہ علم والے تھے، مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا علم ان سے زیادہ تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرت یوسف علیہ السلام کے درجات ان سے بلند فرمائے۔

---

(۱۵) ☆ کشف الخطاء، للعجلونی، مطبوعہ دارالتراث، بیروت، ج ۱ ص ۲۲۱

☆ اسرار المرفوعہ، لعلی القاری، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ص ۱۱۴

☆ الدرا لمنتشرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ، للسیوطی، طبعۃ اولی، ص ۲۰

(۱۶) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳

(۱۷) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹

اس لئے بندہ مومن پر حتی الامکان علم میں کمال حاصل کرنا لازم ہے۔رب کریم جل وعلا نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

اور عرض کرواے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔(۱۸)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًانَافِعًاوَعَمَلًاصَالِحًاوَقَلْبًامُنَوَّرًاوَرِزْقًاوَّاسِعًاوَعَمَلًامَقْبُوْلًاوَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔اٰمِیْنَ



(۱۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ،مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۰۱

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی ،قم، ایران، ج۴ص ۵۶۱

باب (۲۳۱) ﴿غلبہ ظن کی بنیاد پر شہادت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡکُمۡ فَقُوۡلُوۡا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابۡنَکَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَہِدۡنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا وَ مَا کُنَّا لِلۡغَیۡبِ حٰفِظِیۡنَ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۸۱)

اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ، پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی اور ہم تو اتنی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے۔

حل لغات:

اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡکُمۡ: اپنے باپ کے پاس لوٹ کر چلے جاؤ۔ یہ کلمہ برادرانِ یوسف میں سے بڑے نے دوسروں کو اس وقت کہا جب بنیامین پر چوری کا الزام لگا اور وہ اس الزام میں غلام بنا لئے گئے۔ بھائیوں نے بڑی کوشش کی کہ بادشاہِ مصر بنیامین کی بجائے کسی اور کو غلام بنا لے اور بنیامین واپس باپ کے پاس پہنچ جائے۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کے بعد بنیامین سے سب سے زیادہ محبت کرنے لگے تھے۔ اس کی جدائی کا صدمہ باپ کے لئے جان گداز تھا۔ اس لئے بڑے نے دوسروں کو کہا کہ تم جاؤ اور باپ سے پوری داستان سنا دو۔(۱)

(۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص۱۸۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۵۵

اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ: سَرَقَ(ازبـاب ضَرَبَ)سَرَقًا (راکے فتحہ کے ساتھ)چوری کرنااور سَرِق(راکے کسرہ کے ساتھ)وہ شے جو چرائی جائے۔مال مسروق۔

معنی یہ ہے کہ اے باپ! تیرے بیٹے کے سامان سے شاہی پیالہ ہمارے سامنے برآمد ہوا۔ہم نہیں جانتے کہ اس نے کب چرایا؟ یا کسی نے کب کے اس کے سامان میں رکھ دیا؟ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ اس پر چوری کا الزام لگا ہے۔

ایک قرات میں سَرَقَ کی بجائے سُرِقَ پڑھا گیا ہے۔اس کا معنی بھی یہی ہے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔(۲)

وَمَاشَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا: ہم اس وقت گواہی دیتے ہیں جب ہمیں علم یقینی ہو جائے۔مگر اب ہم صرف ظاہر واقعہ پر گواہی دے رہے ہیں۔غیب کا علم اللہ تعالیٰ عزوجل کے پاس ہے کہ اس نے پیالہ خود چرایا یا کسی نے

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ ،ج ۲ ص ۲۵۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ،ج ۴ ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۸۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۲۴۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمٰن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج ۴ ص ۲۶۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۱۸ ص ۱۸۹

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۳۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۳۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج ۴ ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۸۶

اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔ اس صورت میں "علم" بمعنی گمان غالب ہوگا۔ علم کا ایسا استعمال لغتِ عرب میں موجود ہے۔

آیت کا معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ (اے باپ) کے دین میں چور کو غلام بنا لیا جاتا ہے۔ اس امر کی شہادت بادشاہِ مصر کے پاس ہم نے صرف اس علم کی بنا پر دی ہے، جو ہمیں حاصل تھا۔ (۳)

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ: اور غیب کے محافظ نہیں۔

آپ سے بنیامین کو لیتے وقت ہمیں علم نہ تھا کہ یہ چوری کرے گا۔ ہم نے اس کی حفاظت کا ذمہ صرف اتنا لیا تھا جتنا ہمارے لئے ممکن تھا۔ ہم سے پوشیدہ کیا کرے گا؟ اس کا ہمیں علم نہیں تھا۔

آیت مبارکہ کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ شاہی پیالہ اس کے سامان سے نکلا۔ ہم نے نکلتے دیکھا، ہمیں یہ علم نہیں کہ اس نے خود چرایا یا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا۔ ہم تو وہ بات بیان کر رہے ہیں۔ جو ہمارے سامنے ہوئی۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۴۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۶۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۲۶۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۰۴

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۵۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۵۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۸۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۱۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۴۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۲۱۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۲۳۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۱۹۰

پس منظر:

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔اب برادران یوسف کے لئے بڑا مسئلہ یہ پیدا ہو گیا کہ بڑی منت سماجت اور وعدو پیمان سے بنیامین کو باپ سے جدا کر کے لائے تھے۔اب وہ بنیامین کے بغیر باپ کے پاس کس منہ سے جاتے۔ برادرانِ یوسف نے ایک تدبیر کی اور بادشاہِ مصر سے کہا کہ آپ بنیامین کی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو روک لو اور اس کو واپس باپ کے پاس جانے دیجئے۔ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور پہلے ہی اپنے بیٹے یوسف کی جدائی میں غم میں مبتلا ہے۔بادشاہِ مصر نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔اگر ہم غیر مجرم کو مجرم کی جگہ پکڑ لیں تو ہم خود مجرم ہو جائیں گے۔اس طرف سے مایوس ہو کر برادرانِ یوسف نے مجلس مشاورت قائم کی۔ان میں سے بڑے نے دوسروں کو کہا۔تمہیں یاد ہے کہ بنیامین کو باپ سے بڑے وعدہ پیمان کر کے ساتھ لائے ہو۔اب باپ کو کیسے منہ دکھاؤ گے۔ہاں تو تم یاد کرو اس سے پہلے تم نے اپنے بھائی یوسف سے کیا سلوک کیا تھا؟ یوسف کی جدائی میں باپ غم سے نڈھال ہے۔اب تو میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، یہاں تک کے میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نازل کرے یا مجھے کوئی نیا حکم دے۔اب باقیوں کا یہاں رک جانا مناسب نہیں،اس سے باپ غم میں مزید مبتلا ہو جائے گا،اب تم باپ کے پاس جا کر بنیامین کے ذمہ چوری کے الزام کو بیان کر دو، تا کہ تمہارا دامن پاک ہو جائے اور یوسف کی طرح بنیامین پر زیادتی کا الزام تم پر عائد نہ ہو۔باپ کو بتا دو کہ پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا ہے،اس کو ہم نے دیکھا ہے،اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے خود چرایا ہے یا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔(۵)

(بقیہ۴) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۳۸

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۲ ص۱۸۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ص۶۹

(۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص۱۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص۳۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شہادت کی بنیاد علم ومشاہدہ ہے، مگر بعض معاملات میں علم یقینی کی بجائے گمان غالب پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔ برادرانِ یوسف نے محض غلبہ ءظن کی بنیاد پر بنیامین کے خلاف چوری کی شہادت باپ کو دی۔ انہیں بنیامین کی چوری کا علم یقینی نہ تھا۔ انہوں نے بنیامین کے سامان سے پیالہ برآمد ہوتے دیکھا، چوری کرتے نہیں دیکھا تھا۔ قرآن مجید نے ان کی غلبہ ءظن کی بنیاد پر ان کی شہادت کو بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔(۶)

﴿۲﴾ ادائے شہادت کے لئے ضروری نہیں کہ گواہ کو واقعہ کا گواہ متعین کیا جائے۔ بلکہ گواہ کا واقعہ کے وقت حاضر ہونا ہی کافی ہے۔ مثلاً دو آدمی آپس میں حساب کر رہے تھے، ایک نے دوسرے کے لئے کسی دَین کا اقرار کیا۔ ایک تیسرا آدمی وہاں موجود تھا، دونوں نے اسے اپنے حساب کا گواہ نہیں بنایا، مگر وہ اب اس دَین کے اقرار کرنے کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔ اسی طرح مجلس نکاح کے وقت دو متعین گواہوں کے علاوہ ایک اور آدمی بھی ایجاب وقبول کے کلمات سُن رہا تھا۔ اگر چہ یہ نکاح کا متعین گواہ نہیں مگر یہ شخص اس نکاح کے انعقاد کی گواہی دے سکتا ہے۔ (۷)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللّٰہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۱۸۶

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۳ص ۲۵۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۳ص ۲۵۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۰۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللّٰہالمعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللّٰہزمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ص ۴۲۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۱۸ ص ۱۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۳۸

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص ۲۵۵

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین.تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۳ ص۳۷

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللّٰہالمعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۰۲

﴿۳﴾ اگر کوئی گواہ واقعہ بھول جائے مگر یاد دلانے پر اسے یاد آ جائے تو وہ اب گواہی دے سکتا ہے۔ گویا بھولا ہوا علم اسے یاد آ گیا۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونے کے بارے میں رب کریم جل وعلا نے اس حکمت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

......فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى......الآیة (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۲)

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔

البتہ اگر یاد دلانے پر بھی اسے یاد نہ آئے تو وہ گواہی نہیں دے سکتا۔ (۸)

﴿۴﴾ ایک شخص کے ذمہ کسی کا مطالبہ ہے، وہ تنہائی میں اقرار کر لیتا ہے، مگر جب لوگوں کے سامنے دریافت کرتا ہے تو انکار کر دیتا ہے۔ صاحب حق نے یہ حیلہ کیا کہ چند لوگوں کو مکان کے اندر چھپا دیا اور اس کو بلایا اور دریافت کیا۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ یہاں کوئی نہیں ہے، اقرار کر لیا، جس کو ان لوگوں نے سن لیا، اگر دروازہ کی جھری یا سوراخ سے اس شخص کو دیکھ لیا تو اب ان کی گواہی دینا جائز ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ دستاویز پر کسی کی گواہی لکھی ہے، اگر اس کے سامنے دستاویز پیش ہوئی اس نے پہچان لیا یہ میرے دستخط ہیں۔ اگر واقعہ اس کو یاد آ گیا اگرچہ اس سے پہلے یاد نہ تھا، اب اسے گواہی دینا جائز ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اگر کوئی آدمی ایسے امر کی شہادت دے کہ اس کی عمر اور اس کے احوال اس کی شہادت کے احتمال نہیں رکھتے تو وہ شہادت رد کر دی جائے گی۔ (۱۱)

---

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۲۴۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۴۵

﴿۷﴾ اگر کسی معاملہ میں صرف وہی گواہ ہے اور اگر یہ گواہی نہ دے گا تو صاحبِ حق کا حق ضائع ہو جائے گا تو اسے شہادت لازم ہے۔(۱۲)

﴿۸﴾ غلبہ ظن کی بنا پر بعض اوقات شہادت جائز ہے۔قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔قرآن مجید نے زلیخا کے الزام کے خلاف حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ☆ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ☆ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ . اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۲۶ تا ۲۸)

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگر ان کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے۔ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا، بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتر ہے۔ بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے۔

یہ گواہ عینی شاہد نہ تھا، اس نے واقعات سے غلبہ ظن حاصل کر کے گواہی دی، وہ گواہی مقبول ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے اس کی حکایت کر کے اس کو مقرر اور ثابت رکھا۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی دو عورتوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو کھا گیا۔ان دونوں عورتوں نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ پیش کیا۔حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا کہ یہ بیٹا اس کا ہے۔پھر دونوں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ لے کر گئیں اور ان کو واقعہ سنا کر فیصلہ طلب کیا۔آپ نے فرمایا، چھری لاؤ، میں اس بیٹے کے دو حصے کر دیتا ہوں اور ایک ایک حصہ دونوں عورتوں کو دے دیتا ہوں۔تو چھوٹی عورت بولی۔لَا، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى (۱۳)

---

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۵

(۱۳) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ. ج ۲ ص ۷۷

نہ نہ، اللہ آپ پر رحم فرمائے (بچے کے ٹکڑے نہ کیجئے) یہ اس بڑی کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ نے فیصلہ فرمایا کہ بیٹا چھوٹی عورت کا ہے۔

بڑی عورت بچے کے دوٹکڑے کرنے پر راضی تھی، اس کا بیٹا بھیڑیا کھا گیا تھا۔ اب وہ نہیں چاہتی تھی کہ چھوٹی کا بیٹا بھی زندہ رہے، لیکن چھوٹی عورت جس کا واقعہ میں یہ بیٹا تھا، وہ اتنے پر راضی ہوگئی کہ بیٹا زندہ رہے، اگرچہ کسی اور کے پاس رہے۔ اس واقعہ میں گمان غالب کے مطابق حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس لئے دورِ حاضر میں بعض مقدمات میں گمانِ غالب کے مطابق ہی شہادت اور فیصلہ ہوتا ہے اور یہ جائز ہے۔ مثلاً......

(ا) آلہ قتل پر لگا ہوا خون اور مقتول کا خون اگر ایک ہی ثابت ہو جائے اور لیبارٹری ٹیسٹ اس کی تصدیق کر دے تو آلہ قتل جس سے برآمد ہوگا وہی قاتل ٹھہرے گا۔ اگرچہ قتل کا عینی شاہد کوئی نہ ہو۔ غلبہِ ظن کی بنا پر اسے قاتل کہا جائے گا۔

(ب) ایک مرد اور ایک عورت ایک مکان میں بطور خاوند اور بیوی کے رہ رہے ہوں تو ان کو خاوند اور بیوی ہی تصور کیا جائے، اگرچہ ان کے نکاح کا گواہ موجود نہ ہو۔ ان کا بطور خاوند بیوی کے ایک ساتھ رہنے سے ان کے نکاح کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔ اب ان کے نکاح کی گواہی دی جا سکتی ہے۔

(ج) ایک شخص فلاں کی ولدیت کے ساتھ مشہور ہے، اب اگرچہ اس کی ولادت فلاں کے ہاں ہونے پر کوئی گواہ نہیں مگر یہ وجہ شہرت غلبہِ ظن حاصل ہونے کا سبب ہے۔ اب اس کی فلاں سے ولدیت کی گواہی دی جا سکتی ہے۔ (۱۴)

نوٹ: شہادت کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۸۲ میں گذر چکے ہیں۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۱۸۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۳۷

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۲ ص ۲۹

باب(۲۳۲) ﴿مشکلات میں بندوں سے سوال کرنا﴾

﴿تجارت کے بعض احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ مَسَّنَا وَاَهۡلَنَا الضُّرُّ وَجِئۡنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزۡجٰىةٍ فَاَوۡفِ لَنَا الۡكَيۡلَ وَتَصَدَّقۡ عَلَيۡنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجۡزِى الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ ☆ (سورہ یوسف، آیت۸۸)

پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے، بولے، اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں، تو آپ ہمیں پورا تول دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے۔ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے۔

حل لغات:

اَلۡعَزِيۡزُ: وہ بادشاہ جس کا حصول دشوار ہو اور کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ نہ کوئی اسے عاجز کر سکے اور اس جیسا کوئی نہ ہو۔ مصر کے حاکم کا لقب ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی‘مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۹۹

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۳۲۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۳۳۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص۲۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۴ ص۵۴

برادرانِ یوسف نے حاکم مصر کو تعظیم کی خاطر اے عزیز سے خطاب کیا۔ یعنی اے شاہِ مصر! آپ ہمیشہ غالب رہے ہیں، کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔

اَلضُّرُّ: شدت، حاجت، کثرتِ عیال اور قلت طعام کی وجہ سے ہمیں اور ہمارے اہل وعیال فاقہ میں مبتلا ہیں۔(۲)

اَلْبِضَاعَةُ: تجارت کا سامان، سرمایہ، پونجی، مال کا کچھ حصہ، جس سے کچھ خریدنا مقصود ہو۔(۳)

مُزْجَاة: اَلْاِزْجَاءُ کا معنی ہے، کم کم یا آہستہ آہستہ چلانا۔

مُزْجَاةٌ: ایسی پونجی جس کو مسترد کردیا جائے۔ کھوٹا سکہ، جس کا بازار میں چلن نہ ہو۔(۴)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۴۴۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۳۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۸ ص ۲۰۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۷۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۰۵
☆ تفسیرجلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ۲۵۶
☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه، ۲۵۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۴۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص ۳۱۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۳ ص ۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۸۸
☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۷۵
☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج۲ ص ۲۰۰

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۱۴
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعه بیروت، ۷۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۵۰۷
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج۱ ص ۲۷

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۵۰۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۲۱۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۲۱
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۶۲

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے عزیزِ مصر! اس وقت غلہ کی جو قیمت لائے ہیں وہ انتہائی قلیل، ردی، بیکار، کھوٹی اور بے قدر ہے۔ قحط نے ہمارا اور ہمارے گھر والوں کا حال بے حال کردیا ہے۔ غلہ لینے کے لئے پوری قیمت تو کیا، کھرا سکہ بھی ہمارے پاس نہیں۔ نہایت بے قدر سامال لائے ہیں۔ اس بے قدر قیمت کے بدلے ہمیں پورا غلہ دیجئے۔ (۵)

وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا: اور ہم پر صدقہ کیجئے۔ صیغہ امر بطور دعا والتجا ہے۔

تَـصَـدَّقَ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً صدقہ کرنا، حق سے زائد دینا، مسامحت (درگذر) کرنا، معاف کردینا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ...... الآیة (سورۃ المائدۃ، آیت ۴۵)

اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا۔

آیت میں تَصَدَّقَ بمعنی معافی ہے۔

آیت ......

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۰)

اور اگر قرض دار تنگی والا ہو تو اسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

...... میں تَصَدَّقَ بمعنی معافی اور درگذر کرنے کے ہے۔

آیت ...... وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ...... الآیة (سورۃ النساء، آیت ۹۲)

(۵) ☆۱ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۰۱

☆۲ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۱

☆۳ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۴۱

☆۴ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۸۸

☆۵ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۲۰۰

اورخون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے گی مگر یہ کہ وہ معاف کردیں۔

......میں بمعنی معافی اور صدقہ کردینے کے ہے۔

حدیث شریف میں نماز قصر کو صدقہ فرمایا گیا۔(حالتِ سفرِ شرعی میں چار رکعت فرض کی بجائے دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں۔اور دو رکعت معاف ہوجاتے ہیں۔)

هٰذِهٖ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ(۶)

نمازِ قصر صدقہ ہے۔اللہ نے (دو رکعت معاف فرماکر) تم پر صدقہ کیا ہے، اب اللہ تعالیٰ عزوجل کی معافی قبول کرو۔

آیت زیب عنوان میں تَصَدَّقَ سے مراد حق سے زیادہ دینا ہے۔(۷)

---

(۶) ☆ رواہ مسلم عن یعلی بن امیة، ج ا ص ۲۴۱ ☆ ورواہ ابو داؤد عن یعلی بن امیة، ج ا ص ۱۷۷

☆ ورواہ الترمذی عن یعلی بن امیة ، ج ۲ ص ۱۲۸ ☆ ورواہ النسائی فی صلوة الخوف

☆ ورواہ ابن ماجه فی باب الاقامة ☆ ورواہ الدارمی عن یعلی بن امیة ، ج ا ص ۱۷۸

☆ ورواہ احمد ، ج ا ص ۲۵، ۲۶، ج ۶ ص ۲۲

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۲۷۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفه علامه احمد بن محمد علی المقبری الفیومی ،مطبوعه مصر، ج ا ص ۱۶۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ۴۸۱

☆ تاج العروس ازعلامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج ۶ ص ۴۰۴

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۷۸

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۵۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جار الله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۷۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۳۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۰۵

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۵۱

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۵۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۳۱۱

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۲۰۱

پس منظر:

حکم الٰہی کے مطابق حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حیلہ سے بنیامین مصر میں رہ گئے۔ باقی بھائیوں نے کنعان جا کر صورتِ حال عرض کر دی اور صفائی پیش کرتے ہوئے گویا ہوئے کہ آپ کسی کو مصر بھیج کر اس قافلے سے پوچھ لیجئے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہی حقیقت ہے۔ باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔

''تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا، تو صبر اچھا ہے، قریب ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھ سے لا ملائے''۔

''میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔''

''اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔''

اب برادرانِ یوسف تیسری مرتبہ مصر پہنچے۔ اس سفر میں ان کے دو مقصد تھے، باپ کے حکم مطابق یوسف کی تلاش اور غلہ کا حصول۔ چنانچہ مصر پہنچ کر عزیزِ مصر سے درخوات کی کہ

''اے قادر و مقتدر غالب و عزت والے حاکم! ہم اور ہمارے خاندان والے قحط سے تکلیف میں مبتلا ہیں، ہمیں غلہ دیجئے۔ لیکن اس مرتبہ غلہ خریدنے کے لئے ہمارے پاس قابل قدر رقم نہیں۔ بلکہ ہم فاقوں کے مارے غلہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس جو پونجی ہے وہ بے قدر ہے لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں پورا ناپ دیں۔ جیسا پوری قیمت ادا کرنے والوں کو آپ دیتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ نے ہمیں پورا غلہ دیا ہے۔ بلکہ ہمارے حق سے کچھ زیادہ ہی دے دیجئے۔''

اس سے وہ دو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے، عزیزِ مصر نے اگر رحم کرتے ہوئے غلہ دے دیا تو ہم سمجھیں گے تلاش یوسف کی درخواست پیش کرنا بھی فائدہ مند ہوگا۔

چنانچہ آئندہ کے واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ صاحبِ عزت کی تعظیم کرتے ہوئے اس کو عزت کے کلمات سے خطاب کرنا جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر کو ''عزیز'' کے خطاب سے مخاطب کیا۔ جس کا مفہوم یہ ہے غالب وعزت والا حاکم، وہ حاکم جس کا حصول مشکل ہو۔ قرآن مجید میں عزت والوں کو عزت سے مخاطب کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کتنے پیارے انداز میں خطاب کیا گیا۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ......الآیۃ (سورہ یوسف، آیت ۴۶)

اے یوسف! اے صِدّیق!

طالب ومطلوب، حبیب ومحبّ رسول اکرم ﷺ کو ان کے رب نے بڑے ہی پیارے اور عزت والے کلمات سے خطاب فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ☆ اے جھرمٹ والے! (سورۃالمزمل آیت ۱)

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ☆ اے بالاپوش اوڑھنے والے! (سورۃالمدثر، آیت ۱)

بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ حفظِ مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے عزت والوں کو عزت کے القاب سے یاد کرے۔ (۹)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۴۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۸ ص ۲۰۱

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۶

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۵۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۴۵

(۹) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۴۵

﴿۲﴾ بھوک، پیاس، پریشانی، غم، خوف وغیرہ کے وقت اس کے سامنے اپنی تکلیف بیان کرنا، جس سے نفع کی امید ہو، جائز ہے۔ بلکہ بھوک وغیرہ سے اگر جان جانے کا اندیشہ ہو تو تکلیف بیان کرنا واجب ہے۔

ایسا ہی مریض کو طبیب، حکیم، ڈاکٹر کے سامنے اپنی جسمانی تکلیف بیان کرنے کی اجازت ہے۔

یہ اس وقت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جناب میں شکوہ نہ کیا جائے۔ اپنی تکلیف بیان کرنا توکل کے منافی نہیں۔ بندوں سے سوال کرنا اور ان سے اپنی حاجات طلب کرنا جائز ہے، جب کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماذون جانے۔(۱۰)

﴿۲﴾ خوردنی اجناس کی خرید وفروخت تول کر اور ناپ کر، دونوں طرح سے جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر سے پورے ناپ کا غلہ لینے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ اجناس کی خرید وفروخت ہم جنس سے برابر مقدار میں جائز ہے۔ جنس ایک ہو تو خرید وفروخت میں تفاضل (زیادہ لینا دینا) جائز نہیں۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی جائز ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ ہر مالک کو اختیار ہے کہ وہ اپنی شے کو مناسب قیمت پر ایک کو فروخت کرے۔ اور وہی شے دوسرے کے ہاتھ کم قیمت پر فروخت کرے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر سے بے قدر پونجی کے عوض پوری قیمت کا غلہ لینے کی درخواست کی تھی۔(۱۳)

﴿۵﴾ ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: سورہ انعام آیت نمبر ۱۵۲، سورہ ہود، آیت نمبر ۸۵ میں یہ مسئلہ گذر چکا ہے اور ان شاء اللہ العزیز آئندہ بھی اس کی تفصیل اپنے موقعہ پر آئے گی۔(۱۴)

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۲

(۱۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۸۸

﴿۶﴾ ناپ اوروزن کرنے کی اجرت فروخت کرنے والے کے ذمے ہے۔ کیونکہ اپنی ملک سے جدااور ممتاز کرنا اسی کے ذمہ ہے اور یہ ناپ اورتول کے بغیر ممکن نہیں ۔البتہ اگر پورا ڈھیر یا مکمل شے فروخت کر رہا ہوتو ناپ تول کی ضرورت نہیں ۔(۱۵)

﴿۷﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اوران کی اولادوں پر صدقات واجبہ لینا جائز نہیں ۔البتہ صدقاتِ نافلہ لے سکتے ہیں ۔لہٰذا ساداتِ کرام کثرھم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ،صدقہ فطراور عشر کے مصارف نہیں ۔(۱۶)

﴿۸﴾ مشکلات میں صبر کرنا احسن ہے اور سوال کرنے سے بچنا بہتر ہے ۔اللہ تعالیٰ ہی سے مشکلات دور کرنے کا سوال بہترین کلام ہے ۔حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غموں کا حال اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ......الآیۃ (سورہ یوسف،آیت ۸۶)

کہا میں تو اپنی پریشانی اورغم کی فریاداللہ ہی سے کرتا ہوں ۔



(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ ص ۲۲

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج۴ص ۵۷۶

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۵۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۷۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۲۰۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۰۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۱۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ ص ۴۶

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج۴ص ۵۷۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۸۸

باب (۲۳۳) ﴿ملاقات کے آداب وانداز﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۱۰۰)

اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا، اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا، بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں کے درمیان ناچاقی کرا دی تھی، بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے۔ بیشک وہی علم وحکمت والا ہے۔

حل لغات:

وَرَفَعَ: اوپر چڑھایا، بلند کیا، بلندی پر بٹھایا۔(۱)

اَبَوَیْہِ: اپنے ماں باپ کو۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی خالہ سے نکاح کر لیا تھا۔ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔ اور پھر وہ آپ کی سوتیلی ماں بھی تھی۔ جس طرح عرف میں چچا کو باپ کہا جاتا ہے، اسی طرح خالہ کو ماں کہہ لیتے ہیں۔(۲)

اَلْعَرْشِ: تخت، بادشاہ کی نشست گاہ۔(۳)

---

(۱) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۴۵
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۵۸

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۷۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۰
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۶
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۵۰
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۱۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۸۱
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۰۹

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱
☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص ۴۵۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۲۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ۵۸
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۱۰

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ مصر میں داخلہ پر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدین کا اعزاز کرتے ہوئے اپنے شاہی تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا۔

وَخَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا: خَرَّ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) خَرًّا وَخُرُوْرًا کا معنی ہے بلندی سے پستی میں گرنا، سجدہ کرنا، ایسا گرنا کہ گرنے کی آواز آئے۔

خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا۔ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑا۔ (۴)

سَجَدَ (از باب نَصَرَ) سُجُوْدًا، عاجزی وخاکساری سے جھکنا، عبادت میں پیشانی وناک زمین پر رکھنا۔ (۵)

لَـہٗ ضمیر کا مرجع حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ والدین اور بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سجدہ میں گرے۔ یہ سجدہ تحیت کا تھا، عبادت کا نہ تھا اور امرِ الٰہی کے موافق تھا، اس کی حکمتیں مولا عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کو امرِ الٰہی کے مطابق ذبح کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اس کی حکمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۳۱۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۱۴۴
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۸۱
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۵۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۷۲

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۵۴۲
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۳
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۲۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۱

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۴، ۲۶۵
☆ تفسیرالبغوی المسمّی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۸

وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ: اَلْبَدْوِ،اَلْبَادِيَۃُ،اَلْبَدَاوَۃُ، بمعنی صحرا،جنگل،صحرائی میدان،نسبت کے لئے بَدَوِیٌّ،بِدْوِیٌّ ہے۔(۷)

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا انعام ہے کہ آپ کو اور آپ کے خاندان والوں کو دیہات،صحرا سے نکال کر اس شہرِ مصر میں میرے پاس لے آیا۔اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہائش دیہات اور صحرائی میدان میں تھی۔(۸)

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِىْ وَبَيْنَ اِخْوَتِىْ: نَزَغَ(از باب فَتَحَ و ضَرَبَ)نَزْغًا، کا معنی ہے،اختلاف ڈالنا،ایک دوسرے کے خلاف اکسانا،ایڑی سے گھوڑے کو ابھارنا،فساد ڈالوانا۔(۹)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۱۸ ص ۲۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج ۳ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۳ ص ۵۸

☆ الدر المنثور ،از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج ۴ ص ۵۸۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۶ ص ۲۱۰

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،۹۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۴۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۲۱

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۹ ص ۲۶۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جار اللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۴۷۷

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل،از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج ۲ ص ۴۵۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج ۴ ص ۲۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج ۲ ص ۴۹۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵ ص ۳۴۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۱۸ ص ۲۱۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج ۳ ص ۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،ج ۴ ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۳ ص ۵۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۶ ص ۲۱۱

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،۱۲۶۹

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے فساد ڈلوایا تھا، اسی وجہ سے میرے بھائیوں نے میرے خلاف بہت کاروائیاں کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل وعلا کی رحمت سے شیطان کا داؤ اور مکر زائل ہو گیا اور ہمارے درمیان سے فساد جاتا رہا۔

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ: لَطِیْفٌ، صفاتِ الٰہیہ میں سے ایک صفتِ مبارکہ ہے۔

لطیف وہ ذات ہے جو بندوں پر اس طرح مہربانی فرمائے کہ بندوں کو اس ذریعہ کا علم بھی نہ ہو، اور بندوں کے مصلحت کے اسباب اس طرح پیدا فرمائے کہ انہیں گمان بھی نہ ہو۔ دقیق امور کا عالم۔

لطف سے مراد اِکرام اور نرمی ہے۔

بیشک میرا پروردگار بندوں پر اس طرح اکرام ونرمی فرماتا ہے کہ بندوں کے وہم گمان سے بھی وراہوتا ہے، اور جب چاہتا ہے نرمی فرماتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ایک طویل پس منظر میں ہے۔ بھائیوں کا حسد، کنوئیں میں ڈالنا، کنوئیں سے نکل کر غلامی، بازارِ مصر میں فروخت کے لئے بولی لگنا، عزیزِ مصر کی بیوی کا مکر، زنانِ مصر کا مکر، غیر معینہ مدت تک قید، قید سے رہائی، طویل عرصہ تک والد سے فراق، اور نہ جانے کیسے کیسے ابتلا، اور پھر بھائیوں کا محبت کرنا، والدین سے ملاقات، اور قید سے تختِ شاہی، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ لطیف وعلیم، خبیر وقدیر جل جلالہ کی مہربانی سے ناممکن ممکن ہوا۔ ان ابتلاؤں اور پھر انعامات کی حکمتوں سے وہی واقف ہے۔ دوسرا کیا جانے؟(۱۰)

(بقیہ۹) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،۴۸۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۲ص ۱۲۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۵ ۱۲۰ھ)،مطبوعہ مصر، ج۶ ص ۳۳

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۶۷

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۲ص ۴۵۱

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص ۴۱

پس منظر:

مصر میں تیسری مرتبہ حاضری کے بعد برادرانِ یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیا تو آپ نے بھائیوں سے فرمایا کہ تم کنعان واپس جاؤ اور اپنے ساتھ والدین اور دیگر افرادِ کنبہ کو بھی لاؤ۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسو سواریاں ان کے ہمراہ روانہ کیں کہ والدین اور خاندان کے افراد سوار ہو کر آسانی سے مصر آسکیں۔ اِدھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بادشاہِ مصر شاندار استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل آئے۔ ان کے ہمراہ چار ہزار امراء تھے۔ ہر امیر کے ساتھ بے شمار لشکر تھا۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مصر کے قریب پہنچے تو آپ نے بے شمار استقبال ہجوم کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ پیدل تھے اور یہوذا کے کندھے کا سہارا لئے چل رہے تھے۔ آپ نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا یہ فرعون کا لشکر ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ آپ کے محبوب بیٹے یوسف کے ہمراہی ہیں، جو آپ کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ بعد کے واقعات کا ذکر آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سجدہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ سجدۂ عبادت، سجدۂ تعظیم، سجدۂ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا)، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو، سجدۂ شکر۔

سجدہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے ہوتا ہے۔ معبودِ حقیقی صرف وہی ذات ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو سجدہ عبادت کرنا شرک ہے۔

سجدۂ تعظیم اور سجدۂ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا) پہلی امتوں میں رائج تھا۔ ہمارے نبی خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے۔ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے سجدۂ تعظیم اور سجدۂ

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۱۱

تحیت حرام ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ☆ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ☆

(سورہ آل عمران، آیات ۷۹، ۸۰)

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ، اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں کفر کا حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو لئے۔

آیت مذکورہ اس وقت نازل ہوئی جب نجران کے عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو رب بنالیں۔ یا اس کا نزول اس وقت ہوا جب بعض مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔(۱۱)

سجدۂ تحیت اور سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا۔

لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا(۱۲)

(۱۱) ☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۶۴

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ا ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ا ص ۲۶۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ا ص ۲۶۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ا ص ۳۷۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۴۳

(۱۲) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ا ص ۱۷۲

☆ ونحوہ رواہ ابو داؤد عن قیس بن سعد، ج ا ص ۲۹۸

☆ ونحوہ رواہ ابن ماجۃ عن عائشۃ، ۱۳۴

اگر میں کسی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کا حکم کرتا تو بیوی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(مخلوقات میں سے کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے سجدۂ تحیت کے بدلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو وہ کلماتِ ملاقات عطا فرمائے جو اہلِ جنت ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت کہیں گے۔ یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جھک کر سلام کرنا بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ معظم لوگوں کے لئے قیامِ تعظیمی جائز ہے۔ حدیث شریف اس کا حکم دیا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ عرش پناہ میں حاضر آئے۔ ان کی قوم کے چند افراد اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں موجود تھے۔ انہیں مخاطب ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا۔

قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ وَخَیْرِکُمْ (۱۴)

خود حضور سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ خاتونِ جنت سیدہ بتول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے قیام فرماتے اور خاتونِ جنت سیدہ بتول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سیدِ عالم نبی اکرم ﷺ کے لئے قیام فرماتیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَکَانَتْ اِذَادَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَامَ اِلَیْهَافَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَافِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَاقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَافَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا......الحدیث (۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۲۶۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۴ ص ۵۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۰

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری، ج۱ ص ۴۲۷ ☆ ورواہ البخاری فی عنوان الباب، ج۱ ص ۲۴۶

(۱۵) ☆ رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشۃ، ج۲ ص ۲۵۰

خاتونِ جنت بتول زہراء رضی اللہ عنہا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں حاضر ہوتیں حضور ان کے لئے قیام فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، اور انہیں اپنی نشست گاہ پر ساتھ بٹھاتے، اور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نورِ نظر لختِ جگر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوتے تو وہ حضور کے لئے قیام فرماتیں، انہیں بوسہ دیتیں اور انہیں اپنی نشست گاہ پر بٹھاتیں۔ (۱۶)

(۳) قیام تعظیمی نہ کرنے سے جو شخص کبیدہ خاطر ہو اور وہ یہ سمجھے کہ فلاں نے میرے لئے قیام نہ کر کے میرا حق ادا نہیں کیا تو اس کا یہ خیال تکبر کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے لئے اسلام میں سخت وعید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (۱۷)

جو اس پر خوش ہو کہ لوگ اس کے لئے قیام کریں تو اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہئے۔ (۱۸)

(۴) ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے۔ مصافحہ کرنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہ زائل ہوتے ہیں۔ اس کے بے شمار فضائل ہیں۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۲۶۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۷۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۴۵

(۱۷) ☆ رواہ احمد، ج۴ ص۴۰۰

☆ رواہ البخاری فی الادب، ص۹۷۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۲۶۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۴۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۵۸

حدیث شریف میں ہے۔

مَامِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا (۱۹)

جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں، اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

نمازوں بالخصوص فجر اور عصر کے بعد نمازی حضرات کا آپس میں مصافحہ کرنا مندوب ہے۔ (۲۰)

﴿۵﴾ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے احسن و افضل ہے۔ مسلمان بھائیوں کے درمیان مودت و محبت کے اضافہ کا باعث ہے۔ علماء سلف و خلف کا اسی پر اجماع ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَلَّمَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَكَفِّی بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِی السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ...... الحدیث (۲۱)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے تشہد کی اس اہتمام کے ساتھ تعلیم دی جیسا کہ قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم فرماتے۔ دراں حالیکہ میری ہتھیلی حضور کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ (اور حضور کی ہتھیلی میری دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی) (۲۲)

﴿۶﴾ معظمانِ دینی کے ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔

حضور سید عالم ﷺ اور خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا عمل ابھی گذرا۔

---

(۱۹) ☆ رواه الائمه احمدو ابو داؤد و الترمذی و الضیاء عن البراء /بحواله کنز العمال، ج ۹ ح ۲۵۳۴

(۲۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۳۲

(۲۱) ☆ رواه البخاری عن عبدالله بن مسعود، ج ۲ ص ۹۲۶

☆ ورواه مسلم عن عبد الله بن مسعود، ج ۱ ص ۱۷۳

(۲۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷

حدیث شریف میں ہے کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے چند سوال دریافت کئے۔ صحیح جواب پا کر اس نے آپ کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا۔

فَقَبَّلُوْا اَيْدِيَهٗ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ نَبِيٌّ (۲۳)

سو انہوں نے آپ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا۔ پھر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور گواہی دی کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ (۲۴)

﴿۷﴾ ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا مکروہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا تُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَهُمْ بِالْاَكُفِّ وَالرُّؤُوْسِ وَالْاِشَارَةِ (۲۵)

یہود و نصاریٰ کی طرح سلام نہ کیا کرو۔ ان کا سلام ہاتھ کی ہتھیلی، سر اور اشارہ سے ہوتا ہے۔ (۲۶)

﴿۸﴾ ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت معانقہ (گلے ملنا) سنت ہے۔ جبکہ خوف فتنہ نہ ہو۔ ملاقات کے وقت حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام سے معانقہ فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ مَنْ عَانَقَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ قَبْلَ السُّجُوْدِ يَسْجُدُ هٰذَا لِهٰذَا وَهٰذَا لِهٰذَا فَجَآءَ الْاِسْلَامُ بِالْمُصَافَحَةِ (۲۷)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے سب سے پہلے معانقہ فرمایا، اس سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے تھے۔ اسلام نے مصافحہ کو رائج کیا۔

---

(۲۳) ☆ رواه الترمذی عن صفوان بن نسال، ج۲ ص ۱۱۵

(۲۴) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۴۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۳ ص ۵۸

(۲۵) ☆ رواه الدیلمی عن جابر/ بحواله کنز العمال، ج۹ ص ۲۵۲۷۲

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۲۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۷

(۲۷) ☆ رواه ابو الشیخ فی الثواب عن تمیم/ بحواله کنز العمال، ج۹ ص ۲۵۳۵۹

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے معانقہ فرمایا۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ (۲۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، اس روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے (عائشہ صدیقہ) کے گھر میں تھے۔ حضرت زید نے آ کر دروازے پر دستک دی۔ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہوئے، اس وقت حضور کے کندھے مبارک پر چادر نہ تھی (فرطِ مسرت سے) آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کا کندھا ننگا نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید سے معانقہ فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

حضور سید عالم ﷺ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ بتول الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور انہیں گلے لگایا۔ حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں۔

فَجَآءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ (۲۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (۳۰)

﴿۹﴾ سلام کی ابتداء سنت ہے، اور اس کا جواب فرض ہے۔ (۳۱)

﴿۱۰﴾ علماء مشائخ اور معظمان دینی کا استقبال کرنا جائز، بلکہ اعزازِ دین کی خاطر ان کا استقبال واجب ہے۔ ان کے

---

(۲۸) ☆ رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشۃ، ج ۲ ص ۱۱۵

(۲۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۸۵

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۷۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۰۹

(۳۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷

استقبال کرنے سے دین کی عزت وحشمت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اور دین کی شوکت وحشمت کے اسباب بروئے کار لانا واجب ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود نبوت اور سلطنت کے اپنے والد کریم حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہر سے باہر نکل کر امراء، وزراء، کثیر لشکریوں کے ہمراہ شاندار استقبال کیا۔

مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے موقعہ پر اہلِ مدینہ نے حضور سید الکونین نبی الحرمین امام القبلتین سید الثقلین آقا و مولیٰ ﷺ کا تین روز انتظار فرمایا اور تیسرے روز قبا سے مدینہ منورہ تک (قریباً پانچ کلومیٹر) عظیم الشان جلوس کے ہمراہ ایسا استقبال کیا کہ چشمِ فلک نے ایسا پاکیزہ، باادب، باوقار استقبال نہیں دیکھا۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے اس کو مسترد نہیں فرمایا، بلکہ اپنی رضا کا اظہار فرمایا۔ (۳۲)

﴿۱۱﴾ صالحین کی قبور مبارکہ کے نزدیک دفن ہونا یا دفن کرنے کی وصیت کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔ کیونکہ ان کے مزارات رحمتِ الٰہی نازل ہونے کی جگہیں ہیں، ان کا قرب رحمتِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصر میں اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصال کے قریب وصیت فرمائی کہ میرا مدفن میرے آباء و اجداد حضرت اسحٰق، حضرت ابراہیم علیہما السلام کے جوار میں بنانا، چنانچہ ان کے وصال کے بعد آپ کا تابوت ملک شام لے جایا گیا اور وہاں ان کو ان کے آبا و اجداد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ یہ حضرات مقبولانِ بارگاہ رب العزت اور مہبطِ انوارِ الٰہی ہیں۔ (۳۳)

---

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۶

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۹۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۸۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۴ ص ۲۰۹

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۱

﴿۱۲﴾ تمام مخلوق اوران کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ عز وجل ہے۔ارشادربانی ہے۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ ☆ (سورۃ الصّٰفّٰت، آیت ۹۶)

اوراللہ نے تمہیں پیدا کیااورتمہارے اعمال کو۔

خیر وشر کا خالق وہی رب العالمین احسن الخالقین ہے۔مگر ادب کی خاطر شر کی نسبت نفسِ امارہ یا شیطان کی طرف کردیتے ہیں۔یہی اسلوبِ صالحین ہے۔اسی کی اتباع لازم ہے۔حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کی عدوات کو شیطان کی طرف منسوب کیا۔حالانکہ اس کا خالق بھی وہی ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔(۳۴)

﴿۱۳﴾ اگر کسی بھائی کا قصور معاف کردیا جائے تو پھر اس قصور کا ذکر بھی مناسب نہیں۔صالحین کا یہ سبق یادرکھنے کے قابل ہے۔

ذِکۡرُالۡجَفَاءِ فِیۡ وَقۡتِ الصَّفَاجَفَاءٌ

دودلوں کی مصالحت اورصفائی کے بعد جرم کاذکر کرنا خود جرم ہے۔

اسی لئے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کے قصور معاف کردینے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم گنے تو بھائیوں کی دشمنی دوستی میں تبدیل ہوتے بیان نہ فرمائی، تاکہ بھائیوں کادل رنجیدہ نہ ہو۔

بندۂ مومن کواسی اسلوب کی پیروی کرنالازم ہے۔(۳۵)

(بقیہ ۳۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۸۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۶۔ص ۲۱۲

(۳۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۸، ۲۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۶

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۹

﴿۱۴﴾ مصائب میں مبتلا انسان کو رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ مصائب وآلام کے احاطہ میں مبتلا انسان کے لئے اللہ تعالیٰ جل وعلا اپنی مشیت ورحمت سے ایسا راہ بنا دیتا ہے کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ابتلاء شاید ہی کسی کا ہو۔ گہرے کنوئیں میں ارادہ قتل سے بھائیوں کا گرانا، مطلق العنان بادشاہ کے حکم سے قید مسلسل وغیرہ، لیکن یہ سب ابتلاء بالآخر کافور ہوئے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب تعالیٰ کے اسمِ لطیف کا ذکر خاص طور فرمایا۔ اس لئے مصائب وآلام، بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا بندہ مومن کو رب تعالیٰ جل وعلا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ (۳۶)

فائدہ جلیلہ:

(۱) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت زلیخا کے بطن سے تین اولادیں ہوئیں۔ دو بیٹے۔ افرائیم اور منشا،

(بقیہ ۳۵) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۶۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۸۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۱۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۲

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۲۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۱۱

اور ایک بیٹی رحمت، جو حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقدِ نکاح میں آئیں۔(۳۷)

فائدہ جلیلہ :

(۲) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں طویل عرصہ گذرا۔ چالیس یا اسی برس کے بعد تعبیر پوری ہوئی۔(۳۸)

فائدہ جلیلہ:

(۳) حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ایک سو بیس برس تھی۔ سترہ برس کی عمر میں کنوئیں میں گرائے گئے باپ سے جدائی اسی برس رہی۔ باپ سے ملاقات کے تیئس برس بعد وصال فرمایا۔

(۱۲۰=۲۳+۸۰+۱۷) (۳۹)

---

(۳۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۷۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۹۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۴۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۲۳
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۹۱
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۴۸
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۲۹۰
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۸ ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۴۶
☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج۴ص ۵۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۳۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۱

(۳۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۲۶۴
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۸۴

فائدہ جلیلہ:

(۴) مقربان بارگاہِ رب العزۃ جل وعلا، انبیاء وصلحاء کی دعائیں اور قدومِ برکت لزوم دین ودنیا کی برکات کا موجب ہوتی ہیں، حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورودِ مصر کے بعد مصر کا سات سالہ قحط جاتا رہا۔ اناج، غلہ اور دیگر حوائجِ انسانیہ کی فراوانی ہوگئی۔ ہر طرف رحمت وبرکت کے آثار نمودار ہوئے۔

مکہ والوں نے حضور سید عالم ﷺ کو ایذائیں دیں۔ آپ نے ان کے لئے معاش کی تنگی کی بددعا کی۔ سات برس وہ بھی سخت قحط میں مبتلا رہے۔ بالآخر انہوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو (جب وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔) اپنا نمائندہ مقرر کر کے مدینہ منورہ حضور انور ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں دعا کی درخواست کے لئے بھیجا۔ آپ کی دعا سے مکہ معظّمہ کا قحط جاتا رہا۔ حدیث شریف کے واقعہ کا اختصار یہ ہے۔

فَدَعَاعَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْافِيْهَاوَاَكَلُوْاالْمَيْتَةَوالْعِظَامَ فَجَآءَهٗ اَبُوْسُفْيٰنَ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُجِئْتَ فَاَمَرَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاَنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْافَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ .... (اِلٰى اَنْ قَالَ) فَدَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَقُوا الْغَيْثَ ......الحدیث (۴۰)

حضور سیدِ عالم ﷺ مکہ کے مشرکین کے لئے بددعا کی۔ سو انہیں قحط نے پکڑ لیا۔ اس قحط میں اکثر وہ ہلاک ہو گئے۔ انہیں مردار اور ہڈیاں کھانا پڑیں۔ یہاں تک کہ ابوسفیان مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں اور آپ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے ان کے لئے بارش کی دعا کیجئے۔ چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش عطا فرمائی۔ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے محبوب ومقرب بندوں کے واسطہ سے دعا کرے، تاکہ اس کی دعا قبولیت سے جلد سرفراز ہوں۔ (۴۱)

---

(۴۰) ☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۹

(۴۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۱

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ آج ۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ/ ۱۸ اپریل ۲۰۰۴ بروز اتوار بعد نماز مغرب سورہ یوسف شریف کے احکام کی تسوید، ترتیب سے فراغت حاصل ہوئی۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ومحب رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے صدقے فقیر حقیر غفرلہ القدیر اور اس کی اولاد کو نفس وشیطان کے مکر سے محفوظ رکھے۔ دنیا میں آفات وبلیات کے بھنور سے عافیت عطا فرمائے اور آخرت میں صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے۔ آمین۔

نفس وشیطان زد کریما راہِ من

رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

☆☆☆☆☆☆

(بقیہ ۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۹۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۴ ص ۴۵۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۸۵

باب (۲۳۴)

سورہ رعد

﴿علمِ الٰہی کے جلوے، رحم سے متعلق بعض احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَمَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ وَکُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِمِقۡدَارٍ ☆

(سورۃ الرعد آیت ۸)

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے۔

حل لغات:

اَللّٰہُ یَعۡلَمُ: اللہ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم غیر متناہی ہے۔ یَعۡلَمُ میں عِلۡمٌ مطلق ہے اور مطلق فردِ کامل کی طرف منصرف ہے۔ علمِ کامل بلکہ علمِ حقیقی اسی کے پاس ہے۔ ہر شے کی کیفیت اور کمیت اس کے علم سے خارج نہیں۔ (۱)

مَا تَحۡمِلُ: حَمۡلٌ کا معنی ہے، اٹھانا، برداشت کرنا، خواہ سر پر اٹھائے، کمر پر اٹھائے، یا پیٹ میں اٹھائے۔ مگر اس

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۰۸

آیت مبارکہ میں حَمۡلَ سے مراد پیٹ کا اٹھانا ہے۔یعنی ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے۔(۲)

کُلُّ اُنۡثٰی: ہر مادہ، اس میں ہر جاندار کی مادہ مراد ہے۔اس میں عورت کے علاوہ حیوانات کی ہر مادہ شامل ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علمِ غیر متناہی کا ایک ذرہ یہ بھی ہے کہ اس کا علم ہر حیوانات کے ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، اس کا علم رکھتا ہے۔ پیٹ میں مذکر ہے یا مونث، صبیح (خوبصورت) ہے یا قبیح (بدصورت)، صالح (نیک) ہے یا طالح (بدبخت)، شقی ہے یا سعید، اس کی عمر طویل ہے یا قصیر، قوی ہے یا ضعیف، یہ اللہ کا دوست ہے یا دشمن، سخی ہے یا بخیل، عالم ہے یا جاہل، عاقل ہے یا بے وقوف، کریم ہے یا لئیم، سفید ہے یا سیاہ، غرضیکہ پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال، پیٹ میں رہتے وقت اور اس سے پہلے اور پیدا ہوتے وقت اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے، جب تک پیٹ میں رہے گا اس اندرونی و بیرونی ایک ایک عضو، ایک ایک پردہ، جو صورت دیا گیا، جو دیا جائے گا، ہر ہر رونگٹا جو وزن، مساحت پائے گا، بچے کی لاغری، فربہی، غذا، حرکت، حفیفہ، زائدہ، انبساط، انقباض اور زیادت و قلت خون طمث، حصول فضلات و ہوا و رطوبات وغیرہ کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں، غرض ذرہ ذرہ اسے معلوم ہے۔ یہ تمام علم اس کے غیر متناہی علوم کا ایک ادنیٰ ذرہ ہے۔ ذرہ کو صحرائے بسیط سے یا قطرہ کو بحرِ محیط سے جو نسبت ہے وہ نسبت متناہی ہے مگر پیٹ کے معلومات کو اس کے غیر متناہی علوم سے وہ نسبت بھی نہیں۔آیت کریمہ میں مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام میں سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرمایا ہے۔(۳)

(۲) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۶۹
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۱۰
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۱۰۹

(۳) ☆ من افادات شیخنا المجدد قدس سرہ العزیز
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،۹ ص ۲۸۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۳۶۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازھر، ج۱۹ ص ۱۵

وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ: غَاضَ يَغِيضُ (از باب ضَرَبَ) غَيْضًا وَمَغَاضًا اور تَغَيَّضَ و اِنْغَاضَ تینوں ابواب سے اس کا معنی ہے، پانی کم ہونا، نیچے اتر جانا، قیمت گھٹ جانا، فاسد کر دینا، اس پانی کی مانند کر دینا جس کو زمین جذب کر لے۔

اَلْغَيْضُ. غیر مکمل اسقاط شدہ بچہ۔(۴)

الْاَرْحَامُ: رَحِمٌ کی جمع ہے۔ رَحْمٌ اور رِحْمٌ بھی اس میں لغات ہیں۔(۵)

(بقیہ۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۶۶

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۶۶

☆ تفسیر مظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۳۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۳۰۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۳۸۵

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۰۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۹۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۹۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی، مطبوعہ کراچی، ۳۶۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۵ص ۶۴

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۹ص ۲۸۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۰۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۳۱۹

(۵) ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱، ص ۲۵۲

رِحِـــــمؔ مادہ کے پیٹ میں تھیلی نما بچہ دانی، جو اعصاب، فضلات اور عروق پر مشتمل ہوتی ہے۔ عروق کے ذریعے اس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔ (۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے جس طرح مادہ کے پیٹ کی بچہ دانی گھٹتی اور بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی حرکت کو بھی جانتا ہے۔

پس منظر:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا علم کامل ہے۔ اس کی قدرت تام ہے۔ قضاء وقدر کے دائرہ سے کوئی شے باہر نہیں۔ وہ فرمائشی معجزات کو پیدا کر سکتا ہے، کیونکہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام پر ایمان نہ لانے والے کافروں کو ہدایت بھی دے سکتا ہے۔ مگر مطلوبہ معجزات کی درخواست سے طلبِ ہدایت مقصود نہیں، بلکہ محض عناد ہے اور اسی عناد کے زیرِ اثر ایسی فرمائشیں کی جاتی ہیں، اس لئے ان فرمائشوں کو پورا نہیں کرتا۔ اور چونکہ ان کے کافر رہنے کا علمِ ازلی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اس لئے ان کو ہدایت یاب ہونیکی توفیق بھی نہیں دیتا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے فرمائشی معجزے پورے نہیں کرتا، لہٰذا اس کا علم وقدرت ناقص ہے۔ ایسا قطعاً نہیں۔ اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے غیر متناہی علم میں ایک ذرہ رحم کے حالات کو مکمل جانتا ہے۔ اسی تناظر میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی علم کی حضرتِ بارگاہ صمدیت جل وعلا سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حَصر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجوہ سے ہے۔

---

(۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۳۴۷

(۷) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۳۶۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ص۱۴

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص۹۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ص۲۳۰

اوّل: علم کا ذاتی ہونا...... کہ بذاتِ خود، بے عطائے غیر ہو۔

دوم: علم کا غِنا...... کہ کسی آلہ وجارحہ وتدبیر وفکر ونظر والتفات وانفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم: علم کا سرمدی ہونا...... کہ ازلاً وابداً ہو۔

چہارم: علم کا وجوب...... کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔

پنجم: علم کا ثبات واستمرار...... کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر، تبدل، فرق، تفاوت کا امکان نہ ہو۔

ششم: علم کا اقصٰی غایت کمال پر ہونا...... کہ معلوم کی ذات، ذاتیات، اعراض، احوالِ لازمہ، مفارقہ، ذاتیہ، اضافیہ، ماضیہ، آتیہ (آنے والے)، موجودہ، ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔

ان چھ وجوہ پر مطلق علم حضرت احدیت عزوجل سے خاص...... اور اس کے غیر سے مطلقاً منفی...... یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ رکھتا ہو، حاصل ہونا ممکن نہیں۔ جو کسی غیر الٰہی کے لئے عقولِ مفارقہ ہوں یا نفوسِ ناطقہ، ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقیناً اجماعاً کافر ومشرک ہے۔

ان تمام وجوہ کی طرف آیت کریمہ میں باطلاق کلمہ "یَعْلَمُ" ارشاد فرمایا کہ یہاں "علم" کو مطلق رکھا اور مطلق فرد "کامل" کی طرف منصرف...... اور علم کامل بلکہ علمِ حقیقی حق الحقیقت وہی ہے جو ان وجوہ ستّہ کا ہو۔

تمام موجودات، ممکنات، مفہومات، ذرات، صفات، نُسَب، اضافات، واقیات، موہومات، غرض ہر شے ومفہوم کو علم کا تام ومحیط ومستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی علوم معاً حاصل ہوں، جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو، جیسے فرماتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا اَکْبَرُ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ☆ (سورہ سبا، آیت ۳)

غیب جاننے والا (ہے) اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے۔

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر وضلال ۔(۸)

﴿۲﴾ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کا حقیقی ،مکمل اور تام علم صرف اللہ تعالیٰ عزوجل کو ہے ۔ البتہ بعض علامات و امارات متزہ، منجملہ خواص خارجہ کا بتانا، جس سے ذکورت وانوثت (نر اور مادہ کا ہونا) کا قیاس ہو سکے مخلوق کے لئے ممکن ہے ۔ جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل ہونا، یا اور بعض تجربات تازہ جیسے داہنے یا بائیں طرف کی بیشتر جنبشیں، یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے پستان میں سرخی یا اوداہٹ آنا، یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا، یا حرکات زن میں خِفت یا ثِقل پانا، یا قارورے میں اکثر اوقات حُمرت یا بیاض رہنی، یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جَیِّدہ یا ردّیہ کی رغبت ہونی، یا چشم کبود میں زراوندمدقوق بعسل شرشتہ کا صبح علی الطریق حمول، یا ظہر تک مثل صائم رہ کر مزدہ دہن کا امتحان کہ شیریں

---

(۸) ☆ منْ افادات شیخنا المجدد قدس سرہ الاحد

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ ص ۲۸۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲ ص ۵۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ ص۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر،ج۱۹ ص ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ ص ۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ ص ۷۵۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۳۰۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۳۶۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۳۱۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ ص ۲۶۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ ص ۳۴۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ ص ۱۰۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ج۴ص ۹۹

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ ص ۲۳۰

ہو یا تلخ۔ الی غیر ذلک...... یہ تمام تجربات و مشاہدات ظنی ہیں کہ ان کی قطعیات کا اقرار کفر ہے۔ عادت، تجربہ مشاہدہ بدل سکتے ہیں، بخلاف علم کے۔

اسی طرح دورِ جدید میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ یا دیگر امتحانات سے مادہ کے پیٹ کے بچے کے بعض حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ سب ظنی امور ہیں۔ قطعی علم اللہ تعالیٰ عزوجل کو حاصل ہے۔(۹)

(۳) مدتِ حمل (انسانوں میں) بالعموم نو ماہ ہے۔ اس سے کم اور زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے۔ اسی پر علماء کا اجماع ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدت حمل دو سال ہے۔ اگر کوئی عورت چھ ماہ تک بچہ جنے تو اس کا خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح دو سال تک بچہ جنے تو بھی خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح حمل کی صورت میں مطلقہ کی کم از کم عدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک ہو سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

لَا یَکُوْنُ الْحَمْلُ اَکْثَرَمِنْ سَنَتَیْنِ قَدْرَمَا یَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ(۱۰)

حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو برس ہے تکلے کے سایہ برابر بھی اس سے نہیں بڑھ سکتی۔

ایک دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

مَا تَزِیْدُ الْمَرْأَۃُ فِی الْحَمْلِ عَلٰی سَنَتَیْنِ قَدْرَمَا یَتَحَوَّلُ ظِلُّ عَمُوْدِ الْمِغْزَلِ(۱۱)

عورت کی مدت حمل دو برس سے تکلے کے سایہ برابر بھی نہیں بڑھ سکتی۔

چونکہ یہ امور عقلیہ و قیاسیہ نہیں، اس لئے ایسی روایات حکماً مرفوع ہوتی ہیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۲۸۹

(۱۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ، ج۲ ص۳۲۲
☆ ورواہ البیھقی و ابن جریر عن عائشۃ

(۱۱) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشۃ، ج۲ ص۳۲۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۲۸۱

﴿۴﴾ حاملہ عورت کو حیض نہیں آسکتا۔ حاملہ اگر خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ والی نماز پڑھ سکتی ہے، روزہ رکھ سکتی ہے، اس سے مباشرت جائز ہے، وہ مانند معذور شرعی کے ہر وقت کے لئے تازہ وضو کرے گی۔ اصول یہ ہے کہ حمل اور حیض جمع نہیں ہو سکتے۔

غزوہ اوطاس میں جو کنیزیں آئیں، ان کے بارے میں حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَاتُوْطَاءُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیضَ بِحَیْضَۃٍ(۱۴)

حاملہ کنیز سے وطی نہ کی جائے یہاں تک وہ بچہ جن لے اور غیر حاملہ سے وطی نہ کی جائے یہاں تک ایک حیض گزار کر رحم کو پاک نہ کرے۔

ایک اور حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

لَایَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِاَنْ یَّسْقِیَ مَآءَ ہٗ زَرْعَ غَیْرِہٖ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُؤْمِنُ

(بقیہ ۱۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۸۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۹ ا ص ۱۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۰۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۶

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۱

(۱۴) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری، ج ۱ ص ۳۰۰

☆ رواہ الترمذی عن عرباض بن ثابت الصاری، ج ۱ ص ۲۲۵

☆ رواہ الدارمی عن ابی سعید الخدری، ج ۲ ص ۲۲۴

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّقَعَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰی یَسْتَبْرِئَھَا(یعنی بحیضۃ)(۱۵)

کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنا پانی کسی کی کھیتی کو پلائے (حاملہ سے وطی نہ کرے) اور کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ کسی قیدی کنیز سے وطی کرے، یہاں تک وہ ایک حیض گزار کر پاک نہ ہو لے۔

حضور سید عالم ﷺ نے رحم کی پاکی حیض آنے سے بیان کی، تو ثابت ہوا کہ حمل کی صورت میں حیض نہیں آ سکتا۔(۱۶)

﴿۵﴾ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس روز ہے۔ اس سے کم یا اس سے زیادہ اگر خون ہو تو وہ استحاضہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَقَلُّ الْحَیْضِ ثَلَاثٌ وَ اَکْثَرُہٗ عَشَرَۃٌ (۱۷)

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ حیض، نفاس، حمل وغیرہ میں جہاں مہینوں یا سالوں کی گنتی ہے اس سے مراد قمری مہینے یا سال ہوتے ہیں۔ اسی طرح جہاں بھی شریعت میں مہینوں یا سال کی گنتی کا اعتبار ہے وہاں قمری تقویم مراد ہے۔ شمسی تقویم مراد نہیں۔ مثلاً سال کے بعد زکوٰۃ، کفارات کے روزے وغیرہ۔(۱۹)

---

(۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن رویفع بن ثابت انصاری، ج ا ص ۳۰۰
☆ رواہ مسلم فی کتاب الرضاع
☆ رواہ الترمذی فی کتاب النکاخ
☆ رواہ النسائی فی کتاب النکاح

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۸۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲

(۱۷) ☆ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ /بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۸۷
☆ ورواہ الربیع فی مسندہ عن انس

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن (حاشیہ) از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۸۸

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۲۸۷

﴿۷﴾ بعض معالجات اور ادویات سے رحم کی عادت مثلاً حیض کو بدلا جا سکتا ہے۔ یعنی حیض کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنا جائز ہے۔ حالتِ احرام میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض معالجات سے رحم کے بچہ کی جنس تبدیل کی جا سکتی ہے۔ یہ ممکن ہے اس کے علاج موجود ہیں۔ اسی طرح مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی دعاؤں سے جنین کی جنس تبدیل ہو سکتی ہے۔ بلکہ دعاؤں سے استقرارِ حمل ممکن ہے۔ مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے جنین کی جنس تبدیل ہوئی۔ زچگی کا درد موقوف ہو گیا اور ولادت آسان ہو گئی۔ (۲۰)

﴿۸﴾ رحم سے نکلنے والے خون دو ہیں۔ حیض اور نفاس

ان دونوں سے عورت کا بدن ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، تلاوت کرنا، مجامعت کرنا ناجائز ہے۔

استحاضہ کا خون رحم سے نہیں نکلتا بلکہ خارجِ رحم سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے جسم ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ وہ عورت معذورِ شرعی کے حکم میں ہے کہ ہر نماز کے وقت میں تازہ وضو کرے، اس سے ایک وقت نماز میں جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے۔ مثلاً وقت کی نماز، قضا نماز، نوافل، تلاوت، روزہ رکھ سکتی ہے۔ مباشرت جائز ہے۔ (۲۱)

﴿۹﴾ حمل میں ایک سے زیادہ بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں پہلے بچے کی ولادت کے بعد نفاس شروع نہ ہوگا۔ بلکہ نفاس آخری بچے کی ولادت کے بعد شروع ہوگا۔ لہٰذا آخری بچے کی ولادت سے پہلے وہ عورت نماز ادا کر سکتی ہے۔ (۲۲)

---

(۲۰) ☆ دارقطنی، ج۲ ص۳۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص۲۸۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۰، ۱۸۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۸۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۱ ۴۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۵۴

﴿۱۰﴾ حاملہ کودی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ حالتِ حمل میں مباشرت جائز ہے۔(۲۴)



(بقیہ ۲۲) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۳ ص ۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۳۲

(۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۱

(۲۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۱

سورہ ابراھیم

باب (۲۳۵) ﴿اللہ تعالیٰ کے دنوں کی یاد﴾

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ. وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ. اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ☆

(سورہ ابراھیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا، بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔

حل لغات:

بِاٰیٰتِنَا: آیت کی جمع ہے۔ مراد دلائل و براہین اور معجزات ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو نو معجزات عطا کئے گئے۔ آٹھ کا ذکر سورہ اعراف میں اور ایک کا ذکر سورہ یونس میں ہے۔

عصا، ید بیضا، دریا کا چرنا، مَن و سلویٰ اترنا، فرعونیوں پر جوئیں پڑنا، مینڈکوں کی کثرت، ہر شے سے خون ٹپکنا، طوفان آنا، قحط پڑنا، وغیرہ۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۴۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

مِنَ الظُّلُمٰتِ: ظُلْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی اندھیریاں۔

اندھیرے کئی قسم کے ہیں۔کفر، ضلالت، جہل، جہالت، بدعت، شک۔

اِلَى النُّوْرِ: روشنی، بمعنی ایمان وعلم، سنت، یقین۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کو کفر وضلالت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و یقین کی روشنی میں لاؤ۔

وَذَكِّرْهُمْ: ذَکِّرْ صیغہ امر کا ہے باب تَذْکِیْرٌ سے۔ بمعنی یاد دلانا، ڈرانا۔

اَيّٰمِ اللّٰهِ: اَیَّام جمع ہے یَوْمٌ کی، جس کا لغوی معنی ہے دن، ان دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہوئیں، یا پہلوں پر عذاب آیا۔

(بقیہ ۱) ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۱۸

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج ۱۹ ص ۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۴۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۳۹۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج ۱۳ ص ۱۸۷

☆ تنویرالمقباس من تفسیرابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ص ۲۶۸

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج ۴ ص ۱۳۳

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۴۰۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج ۱۹ ص ۸۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۴ ص ۳۹۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ۱۳ ص ۱۸۷

☆ تنویرالمقباس من تفسیرابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ، ص ۲۶۸

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۱ ص ۲۸۴

نعمت اور محنت کے دن، چونکہ نعمت اور عذاب کا تعلق دنوں سے ہوتا ہے اس لئے ان دنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لفظ جلالت (اللہ) کی طرف نسبت عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ جیسے بیت اللہ۔

مراد یہ ہے کہ اے موسیٰ! اپنی قوم کو وہ دن یاد دلاؤ جن دنوں اللہ تعالیٰ عزوجل نے انہیں فرعون کی قید، ظلم وستم سے رہائی دلائی، ان کے لئے دریا میں راستے بنا دیئے، ان پر بادلوں نے سایہ کئے رکھا، ان پر من وسلویٰ نازل ہوا، فرعون ان کے بچوں کو ذبح کرتا تھا اس ظلم سے رہائی دلائی، جنگل میں سے ان کے لئے راستہ بنایا۔ وغیرہ۔

یہ دن کا تذکرہ کر کے انہیں اللہ تعالیٰ جل وعلا کی مزید نعمتوں کا امیدوار بنایئے۔ (۳)

صَبَّارٌ: صَابِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی بہت صبر کرنے والا۔

شَکُوْرٌ: شَاکِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت شکر گزار۔ (۴)

---

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۰۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۲۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۴۶

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۳۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوپی، ۴۱۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۲۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۱۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ایسا وعظ کرنا جس سے دلوں میں رقت اور یقین میں قوت آئے جائز اور سنت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعد و وعید ہو۔ بدعت سے خالی ہو اور ہر شبہ اور گمراہی سے پاک ہو۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی قوم کو وعظ سنائے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ہر موقعہ کی مناسبت سے وعظ فرمایا۔ آپ کے وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعد و وعید ہوتا۔

قرآن مجید بتمامہ حضور سید عالم ﷺ کا وعظ ہے۔ اس سے پہلی نافرمان قوموں کی سرکشی پر عذابِ مُہین، فرمانبردار بندوں پر انعاماتِ الٰہی، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں کے حالات اور سیرتیں، توحید و رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں، حشر و نشر، قیامت، نامہ اعمال، حساب و کتاب، میزانِ عدل، جنت دوزخ اور ابدی زندگی وغیرہ کا اجمالی اور تفصیلی بیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالیٰ نے انعاماتِ الٰہیہ کا وعظ سنانے کا خاص حکم فرمایا ہے۔ (۵)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۲۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۳۹۸

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۸۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۸۹

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۴۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۰۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمٰن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۳۴۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۸۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۸

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

﴿۲﴾ وعظ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتوں کا ذکر خاص طور پر کرنا حکمِ خداوندی اور سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔

"وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ" کی صریح دلالت کے علاوہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا وعظ اس پر شاہد عادل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

بَيْنَمَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ. وَاَيَّامُ اللّٰهِ نُعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ...... الحدیث (۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک روز اپنی قوم کو وعظ کے دوران "ایام اللہ" کی یاد دلا رہے تھے۔ "ایام اللہ" (اللہ کے دن) وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتیں نازل ہوئیں اور نافرمانوں پر عذاب نازل ہوا۔

نزولِ مائدہ (من وسلویٰ) کے روز کو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے عید (خوشی کا دن) شمار کیا۔ آپ کی دعا یوں ہے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ☆ (سورہ مائدہ، آیت ۱۱۴)

(بقیہ ۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۹۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳۳

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۸۴

(۲) ☆ رواہ مسلم عن ابی بن کعب، ج ۲ ص ۲۷۰ ☆ ورواہ البخاری فی کتاب التفسیر

☆ ورواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ ☆ ورواہ احمد، ج ۵ ص ۱۲۰

عیسیٰ بن مریم نے عرض کی ، اے اللہ ! اے ہمارے رب ! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

آیتِ اعلانِ تکمیلِ دین یومِ عید ٹھہرایا گیا۔ احادیثِ طیبہ نے اس کی تصریح فرمائی۔ (۷)

لہٰذا نزولِ قرآن کا دن، صاحبِ قرآن کی ولادت کا روزِ مسعود، طالب و مطلوب، حبیب و محبوب نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کا شبِ اسریٰ دیدارِ ربِ کریم جل وعلا سے مشرف ہونے کی رات اور اس نوعیت کے دیگر انعام والے ایام کی یاد منانا جائز و مستحسن، کارِ ثواب اور اجرِ جزیل کا باعث ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ بندۂ مومن کے اعلیٰ اخلاق کی زینت صبر اور شکر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف میں انہیں شمار فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ☆ (سورہ سبا، آیت ۱۳)

اے داؤد والو! شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی معیتِ خاصہ اور قربِ صبر والوں کو نصیب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

---

(۷) ☆ رواہ البخاری عن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۱۱ ☆ رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۱۹
☆ رواہ النسائی عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۳ ☆ رواہ الترمذی فی کتاب التفسیر
☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۹، ۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۲
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۰۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۸۴
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷

حدیث شریف میں صبر اور شکر کو کامل ایمان کہا گیا ہے۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفَانِ. نِصْفٌ فِی الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِی الشُّکْرِ (۹)

ایمان کے دو جزو ہیں۔ نصف حصہ ایمان صبر اور نصف حصہ ایمان شکر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اَمْرَ الْمُؤْمِنِ کُلَّہٗ عَجَبٌ. لَا یَقْضِی اللّٰہُ لَہٗ قَضَاءً اِلَّا کَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ شَرًّا فَشَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (۱۰)

مومن کے تمام کام عجیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کا انجام اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ اگر اسے تقدیر الٰہی سے تنگی پہنچے تو یہ صبر کرتا ہے۔ وہ تنگی اس کے لئے باعثِ رحمت بن جاتی ہے اور اگر اسے کوئی بھلائی پہنچے تو وہ اس پر شکر کرتا ہے تو وہ بھلائی اس کے لئے باعثِ رحمت بن جاتی ہے۔

اس لئے بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرے اور حصولِ نعمت کے وقت شکرِ الٰہی بجالائے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جل سلطانہٗ کی نعمتیں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے ہیں مگر ان سے چند ایمان والے ہی فائدہ اٹھاتے

(۹) ☆ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس/ بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ص ۲۱۷

(۱۰) ☆ رواہ احمد، ج ۴ ص ۳۳۲، ج ۶ ص ۱۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۳۴۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۲۸۵

ہیں۔قرآن مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے کتابِ ہدایت ہے مگر اس سے صرف صاحبِ تقویٰ ہی ہدایت حاصل کرتے ہیں۔اسی طرح حضور سید الکونین نبی الثقلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی نبوت، رسالت، رحمت، ہدایت سب کے لئے ہے مگر اس سے خوش نصیب ہی بہرہ ور ہوتے ہیں۔بندۂ مومن کو کوشش کر کے حضور سید عالم ﷺ کی رحمت و ہدایت سے بہرہ ور ہونا چاہئے۔نورِ چشم کے علاوہ نورِ بصیرت بھی آپ کی ذات قدسی صفات سے حاصل کرنی چاہئے۔مولیٰ تعالیٰ عزاسمہٗ ہم کو حضور سید عالم ﷺ کے فیضان سے بہرہ ور فرمائے۔(۱۲)

﴿۵﴾ فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔بندوں اور مخلوق کی طرف فعل کی نسبت مجازی ہے۔یہ مجازی نسبت کرنا جائز ہے۔قرآن مجید، احادیثِ طیبہ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ان تمام مثالوں کی صحت پر علماء کا اجماع ہے۔

حقیقی طور پر ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ءِ کرم پر ہے مگر اس نے رسولوں، نبیوں، ولیوں کو ہادی بنایا ہے اور انہیں ہدایت دینے والا فرمایا ہے۔شفا دینے والا وہی ایک شافی حقیقی ہے مگر اس نے دوا میں اور حکیم وطبیب کے ہاتھ میں شفا رکھ دی ہے۔اسی طرح مشکلات کو دور کرنے والا حقیقی طور وہی ایک ذات ہے، مگر اس نے

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۰۸

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۰۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص۳۴۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۷۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۹۸

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۳۴

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۳ ص ۱۸۹

اپنے بندوں میں سے بعض مقربین کو مشکل کشا، حاجت روا بنایا ہے۔ انہی مجازی طور پر حاجت روا کہنا اور ماننا جائز ہے۔(۱۳)

فائدہ جلیلہ:

سورہ ابراہیم کے ابتدا میں حضور سرور انبیاء علیہ التحیہ والثنا سے خطاب ہوا۔

کِتٰبٌ اَنزَلْنَاهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ......الآیة (سورہ ابراھیم، آیت ۱)

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ......الآیة

(سورہ ابراھیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا۔

واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ایک ایک قوم کی طرف ہوئی مگر حضور امام الانبیاء سید المرسلین کی بعثت تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوق کی طرف ہوئی۔ خود ہادی رسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ کَافَّةً(۱۴)

میں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔



(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸

(۱۴) ☆ رواہ احمد، ج ۳ ص ۳۰۴

باب (۲۳۶)

﴿شرعی مجبوری کی حالت میں ممنوع اشیاء مباح ہو جاتی ہیں﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ☆ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ☆

(سورہ ابراهیم، آیات ۱۳،۱۴)

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا، ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین میں بسائیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے، اس سے خوف کرے۔

حل لغات:

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَا: ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ زمین سے مراد بستی اور شہر ہے۔ (۱)

(۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۷۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابو البرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۷۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص۴۰۵

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ص۲۷۰

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا: یاتم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔

عَادَ یَعُوْدُ عَوْدًا وَعِیَادًا کا معنی ہے، لوٹ کر آنا، دوبارہ آنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، کبھی عَادَ بمعنی صَارَ بھی استعمال ہوتا ہے، بمعنی ہونا۔ علمائے تحقیقات لغویہ اور اجلہ مفسرین نے تصریح فرمائی ہے کہ آیت مذکورہ میں عَادَ بمعنی صَارَ (ہونا) استعمال ہوا ہے۔ اس میں اعادہ کا معنی نہیں، بلکہ ابتدا مراد ہے۔ (۲)

مَقَامِیْ: مُقَامٌ (میم کے ضمہ کے ساتھ) بمعنی ٹھہرنا اور مَقَامٌ (فتحہ میم کے ساتھ) ٹھہرنے کی جگہ۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ مذکورہ انعام اس کے لئے ہیں جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور حساب کتاب کا خوف رکھتا ہو۔ اپنے اعمال میں قصور پر اس کی نظر ہو۔ (۳)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۱۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۱

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۵۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۱۸۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۱۸۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۱۱۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۹۲

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۳۴۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۱۱۴

وَعِیدِ: عذاب کے وعدہ کو وعید کہتے ہیں۔اس کے آخر میں ''یا''ضمیر متکلم محذوف ہے۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میری نافرمانیوں پر جو میں نے عذاب کا وعدہ دے رکھا ہے،اس عذاب کے وعدے سے مجھ سے ڈرتے ہیں۔

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے اپنی نافرمان قوموں کی طرف سے ایذا کا سامنا رہا ہے۔عقائدِ باطلہ پر ڈٹے ہوئے توحید و رسالت اور نیک چلنی کی دعوت کے ہمیشہ مخالف رہے۔کافروں اور سرکشوں نے اپنے نبی اور اس پر ایمان لانے والے کو ہر ممکن ایذا دی۔جبر و اکراہ کے ایسے حالات پیدا کئے کہ انہوں نے ہجرت فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کے مصائب سے مصر سے ہجرت کا حکم ہوا۔حضور سید العالمین امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو اپنے وطنِ مالوف مکہ معظمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔

غارِ حرا میں پہلی وحی کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کاشانہ اقدس میں تشریف لائے۔غیر معمولی حالات کے پیش آنے پر ام المومنین آپ کے ہمراہ ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لائیں۔یہ شیخ تورات کا عالم تھا۔اس نے آپ سے تمام حالات سماعت فرمائے اور فرمایا۔

هٰذَاالنَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَاجِذْعًایَا لَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُکَ قَوْمُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ: نَعَمْ ،لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ ، وَاِنْ یُّدْرِکْنِیْ یَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًامُؤَزَّرًا......الحدیث(۵)

---

(۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۵۲۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۲ص۱۵۳

(۵) ☆ رواہ البخاری عن ام المومنین عائشۃ . ج۱ص۳،ج۲ص۷۴۰

☆ رواہ مسلم عن ام المومنین عائشۃ ،ج۱ص۸۸

یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت تک جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں، جب آپ کی قوم آپ کو (اپنے وطن سے) نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے (تعجب سے) دریافت فرمایا، کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں جو بھی آپ جیسی دعوت لایا اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ ہوا۔ اگر میں اس وقت تک رہا تو آپ کی خوب مدد کرتا۔

ان ایذاؤں اور ابتلاؤں کے باوجود انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے امتیوں نے صبر کیا۔ لہٰذا بندہ مومن کے لئے لازمی ہے کہ مصائب پر صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی اور اجرِ جزیل کا وعدہ اس کے علاوہ ہے۔(۶)

﴿۲﴾ حالتِ اکراہ (مجبوری کی صورت میں) ممنوع اشیاء کا استعمال مباح ہو جاتا ہے۔ دینِ اسلام کا یہ اصول ہمیشہ سے نافذ رہا ہے اور رہے گا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے حالتِ اکراہ میں اپنا وطن اور گھر بار کو ترک کر کے ہجرت فرمائی۔(۷)

﴿۳﴾ کسی مسلمان کو کفر کی طرف رغبت دینا کفر ہے۔ کفر کی رغبت دینے والا اگر مسلمان ہو تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔(۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص۳۴۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۲۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۹۹

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۱۷

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۳۱۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص۱۰۰
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۸۱
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۸۱
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص۳۰۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص۱۹۹

﴿۳﴾ بغیر کسی شرعی جواز یا قانونی ضرورت کے کسی مسلمان کو اس کی ملکیت سے بے دخل کرنا حرام اور طریقۂ کفار ہے۔ سرکش قوموں کا اپنے انبیاء کو ہجرت پر مجبور کرنا کفر پر کفر ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ اہلِ حق ہر زمانہ میں قلیل رہے ہیں۔ ظالم و فاسق ایک دوسرے کی مدد کر کے اہلِ حق پر غلبہ پانے کی کوشش میں رہے ہیں، مگر بہتر انجام ہمیشہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنے والوں کا رہا ہے اور ان شاء اللہ العزیز رہے گا۔ رب قادر کریم جل وعلا کا ارشاد ہے۔

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ☆

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۲۸)

موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بنائے اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے۔

کمزور اور صابروں کو اللہ تعالیٰ ظالموں کے املاک کا مالک بنا دیتا ہے۔ اس اٹل حقیقت کو اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا...... الآیة

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۳۷)

اور ہم نے اس قوم کو جو دبائی گئی تھی اس زمین کے پورب پچھم کا مالک کیا، جس میں ہم نے برکت رکھی۔

یہ حکم قیامت تک جاری رہے گا۔ حدیث شریف میں اس کی واضح بشارت موجود ہے۔ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اٰذٰی جَارَهٗ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ دَارَهٗ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۱۷

(۱۰) ☆ رواہ العجلونی فی کشف الخفاء، ج۲ ص ۳۰۳ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی شریف، ج۸ ص ۴

جس نے اپنے ہمسایہ کو ایذا دی اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر کا مالک بنا دیا۔

لہٰذا بندہ مومن کو انبیاء و صالحین کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مصائب و آلام میں صبر کرنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ ایک وقت بعد ظالم و جابر مقہور و مجبور ہوگا۔ (۱۱)

﴿۵﴾ انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہمیشہ ہر حال میں حق پر رہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے اور اعلانِ نبوت کے بعد صغائر و کبائر سے محفوظ و معصوم رہے۔ کسی حال میں ان کا کوئی لمحہ کفر سے ملوث نہیں ہوا۔ اظہارِ نبوت سے پہلے یا بعد ان کی طرف گناہ یا کفر کی نسبت کرنے والا خود گمراہ اور کافر ہے۔ اس لئے انبیائے کرام کی شانِ ارفع میں نامناسب کلمہ کہنے سے قطعی گریز چاہئے۔ آیت مبارکہ میں کلمہ "اَوْلَتَعُوْدُنَّ" کی تفسیر نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ (۱۲)



(۱۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۰۰

(۱۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۱۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۹ ص ۱۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۱۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۷۷

باب (۲۳۷)

﴿اولاد کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے﴾

﴿نیز حرمین شریفین کے بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ☆

(سورۃ ابراھیم، آیت ۳۷)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی، جس میں کھیتی نہیں ہوتی، تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب! اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ تو تُو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے۔ شاید وہ احسان مانیں۔

حل لغات:

"مِنْ ذُرِّیَّتِیْ": مِنْ تبعیض کے لئے ہے۔ یعنی اپنی اولاد میں سے کچھ یہاں بسائے ہیں۔

اس سے مراد حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی ہونے والی اولاد ہے۔(۱)

"بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ": دو پہاڑوں کے درمیانی نالہ کو وادی کہتے ہیں۔ پھر اس میں وسعت کرتے ہوئے پہاڑوں یا ریت کے ٹیلوں کے درمیانی میدان کو وادی کہتے ہیں۔ اس جگہ اس سے مراد مکہ معظمہ کی جگہ ہے۔

"غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ": ایسی جگہ جو کھیتی باڑی کے قابل نہ ہو۔

چونکہ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان سنگلاخ زمین ہے، اس میں کاشت ممکن نہیں۔ اس لئے اس زمین کو "غیر ذی زرع" فرمایا گیا۔ یعنی اس میں کھیتی نہیں ہوتی۔

"عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ": تیرے عزت والے گھر کے پاس۔

اس سے مراد بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) ہے۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس وادی میں منتقل فرمایا تھا اس وقت بیت اللہ کے نشانات وہاں نہ تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیرِ بیت اللہ طوفانِ نوح کے وقت اٹھالی گئی تھی۔ اور حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ ابھی بیت اللہ کی تعمیر نہیں کی تھی، مگر وہاں ہونے والی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۳۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۶

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۸۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۸۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۳۱۲

مُحَرَّم سے مراد حُرمت وعزت والا کے ہیں۔ یہ عزت والا اور حرمت والا گھر ہمیشہ سے حرمت وعزت والا رہا ہے۔ جو امور دیگر مقامات پر جائز ہیں یہاں حرام ہیں۔ جب سے یہ بیت اللہ بنا ہے اس پر کوئی جابر قبضہ نہیں کر سکا۔ (۲)

"رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ": دعا میں رب کریم کو ندا کی تکرار تضرُّع اور عاجزی کے لئے ہے۔

اے رب ہمارے! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس کھیتی باڑی کے نا قابل وادی میں اس لئے بسایا ہے تا کہ یہ نماز قائم رکھیں۔ تیرے گھر کی زیارت کریں۔ تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اس حرمت والے گھر کا طواف کریں۔ اس مبارک گھر سے برکت حاصل کریں۔ اس کے قرب وجوار میں تیری رحمت تلاش کرتے رہیں۔ یہاں ان کے قیام وسکونت کا مقصود یہ ہے کہ وہ دنیوی معاملات سے بے نیاز ہو کر تیری یاد میں مشغول رہیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱
☆ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل، ازامام جارالله زمخشرى، مطبوعه كراچى، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسير البغوى المسمىٰ معالم التنزيل، ازامام ابومحمدالحسين بن مسعود الفراء البغوى، مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۳۶۷
☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۹ ص ۱۳۶
☆ انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به بيضاوى، ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوى، مطبوعه يوپى، ۴۲۴
☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى' مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۸۸
☆ حاشية الجمل على الجلالين. تاليف علامه سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى، ج۴ ص ۱۵۷
☆ تفسير مظهرى، ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلى، ج۶ ص ۳۱۳
(۳) ☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى' مطبوعه دارالمعرفه بيروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۴
☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى' مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱
☆ تفسير القرآن المعروف به تفسير ابن كثير، ازحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثير شافعى' مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۴۱
☆ الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل، ازامام جارالله زمخشرى، مطبوعه كراچى، ج۲ ص ۵۲۴
☆ تفسير البحر المحيط ازعلامه محمدبن يوسف الشهير ابن حيّان اندلسى (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بيروت، ج۵ ص ۴۳۲
☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۱۹ ص ۱۳۶
☆ زادالمسير فى علم التفسير. تاليف الامام عبدالرحمن ابن الجوزى، مطبوعه المكتب الاسلامى، بيروت، ج۴ ص ۳۶۷
☆ تفسير جلالين، ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى و علامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصليه مكه مكرمه، ج۲ ص ۲۸۸
☆ تفسير صاوى، ازعلامه احمدبن محمدصاوى مالكى (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مكتبه فيصليه'مكه مكرمه، ج۲ ص ۲۸۸
☆ انوار التنزيل واسرار التاويل المعروف به بيضاوى، ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمر بيضاوى، مطبوعه يوپى، ۴۲۵
☆ حاشية الجمل على الجلالين. تاليف علامه سليمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى، ج۴ ص ۱۵۷
☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن ازعلامه على بن محمد خازن شافعى' مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۸۸
☆ تفسير روح البيان ازعلامه امام اسمٰعيل حقى البروسى (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مكتبه عثمانيه، كوئٹه، ج۴ ص ۴۲۱
☆ تفسير روح المعانى، ازعلامه ابوالفضل سيدمحمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۷
☆ تفسير مظهرى، ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلى، ج۱ ص ۳۱۵

"**فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ**": اَفْئِدَۃً جمع ہے فُؤَادٌ کی۔اس کا مادہ اشتقاق

فَأَدَ (از باب فَتَحَ) فَأْدًا بمعنی دل پر مارنا، دل پر لگنا۔

فَادَ اللَّحْمَ فِی النَّارِ کا معنی ہے، گوشت کو آگ میں بھونا، حرکت اور تحریک کا معنی بھی اس میں ملحوظ ہے۔

فُـوَاد کا معنی دل ہے۔ دل چونکہ شوق کی آگ میں جلتا ہے اور ہمیشہ اس میں حرکت ہوتی ہے۔ایک حال پر نہیں رہتا ہے، اس لئے دل کو فُؤَادٌ کہتے ہیں۔

کبھی فُواد کا استعمال عقل پر بھی ہوتا ہے۔مثلاً

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (سورۃ النجم آیت ۱۱)

دل (یا عقل) نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

محققین علمائے لغت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فُـــوَاد عام ہے قلب سے۔فواد دل کو گھیرنے والی شے ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَّاَلْیَنُ اَفْئِدَۃً (۴)

تمہارے پاس یمن والے آئیں گے، ان کے دل بہت رقیق اور بہت نرم ہیں۔(۵)

---

(۴) ☆ رواہ البخاری فی المغازی ☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان

☆ ورواہ احمد، ج۲ ص ۲۵۲، ۳۸۰، ۴۸۰، ج۴ ص ۱۵۴

(۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۶

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۲۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۹۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۴۴۷، ۴۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۹ ص ۳۷۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج۱۹ ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۱۲

'مِنَ النَّاسِ'' : میں مِنْ تبعیضیہ ہے، مراد بعض لوگ یعنی مسلمان ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے دلوں میں اس گھر کا شوق پیدا کر دے۔

اگر مِــــن نہ فرمایا جاتا تو فارسی، رومی، ترکی، ہندی، یہود، نصاریٰ اور مجوس وغیرہ سب ہی اس گھر میں ہجوم کر آتے اور مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتیں۔(٦)

'تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ'' : دل کو ان کی طرف مائل کر دے۔

ھَوٰی (از باب ضَرَبَ) ھَوِیًّا و ھُوِیًّا و ھَوَیَانًا کا معنی ہے، اوپر سے نیچے کی طرف گرنا، بلند ہونا، چڑھنا۔

ھَوِیَ (از باب عَلِمَ) ھَوًیا کا معنی ہے، محبت کرنا چاہنا، خواہش کرنا۔

ھَوٰی شہوت کی طرف میلانِ نفس۔

ھَوَاءَ بمعنی خالی، زمین و آسمان کے درمیان کا خلا۔(٧)

---

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۶۸

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲

(٧) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۴۴۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۵۴۸

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۴۲

☆ الفروق اللغویۃ، ازابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۴۲

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۴۷۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۱۰ ص ۴۱۵

آیت سے مراد یہ ہے کہ (اے رب! میں نے اپنی بعض اولاد تیرے عزت وحرمت والے گھر کے قریب بسائی ہے) تو تو دنیا کے اطراف واکناف کے بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے، بیت اللہ کی زیارت کے ساتھ ان کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو۔ وہ جھکے ہوئے آئیں، کھنچے ہوئے آئیں۔(۸)

وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ: اور انہیں کھانے کو پھل دے۔

حرم محترم کا ذکر ایک دوسری جگہ رب کریم جل مجدہٗ نے یوں فرمایا ہے۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ☆

(سورۃ القصص آیت ، ۵۷)

کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں، ہمارے پاس کی روزی۔ لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔

چنانچہ ربِ جلیل نے اپنے خلیل علیہ السلام کی دعا پوری فرمائی، یہاں کی زمین قابلِ کاشت نہیں۔ پھر بھی یہاں حرمِ مکی میں دنیا کے ہر شہر کا، ہر موسم کا پھل، گرمی، سردی، خزاں، بہار کا ہر میوہ موجود رہتا ہے۔ اور پھر فلسطین کے شاداب علاقہ کو اٹھا کر مکہ معظمہ کے قریب منتقل کردیا اور یہاں کا سنگلاخ علاقہ وہاں رکھ دیا۔ قربِ مکہ معظمہ میں واقع شہر طائف بھی ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۸۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۴۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کی مذکورہ دعا دین اور دنیا کی تمام بھلائیوں کی جامع ہے۔(۹)

پس منظر:

ربِ جلیل جل مجدہ الکریم کے حکم سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے دودھ پیتے اکلوتے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ کی زمین پر بسا دیا۔ اس وقت یہاں انسان اور آبادی کا کوئی نشان نہ تھا۔ یہ سنگلاخ زمین بے آب وگیاہ تھی۔ مکہ مکرمہ کے اولین باسیوں کے پاس چھوہاروں کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت خلیل علیہ السلام جب الوداع ہونے لگے تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا کہ اکیلے کیوں چھوڑے جارہے ہو۔ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندبار کے دریافت کرنے کے باوجود کوئی جواب نہ دیا۔ جب حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا، کیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑے جارہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تب اللہ ہمیں ضائع نہ فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود پانی جب ختم ہوگیا تو دودھ پیتے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو پیاس لگی۔ پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کوہِ صفا پر چڑھیں تاکہ کہیں پانی یا کسی انسان کا پتہ چل سکے، مگر وہاں کچھ نہ پایا۔ پھر وہاں سے اتر کر کوہِ مروہ کی طرف چل پڑیں۔ درمیانی نشیب وادی سے دوڑ کر گزریں تاکہ ان کا نورِ

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۲۵
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۱۹ ص ۱۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۸۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ ص ۴۲۷
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۴۰
☆ تفسیرمظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۱۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۱۵۷

نظر زیادہ دیر نظر سے اوجھل نہ رہے۔ مروہ پر بھی کسی مطلوب شے کا نشان نہ پایا، پھر صفا کی طرف روانہ ہوئیں۔ اس طرح سات بار صفا اور مروہ کے درمیان آئیں اور گئیں۔ بالآخر مروہ پر آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑیوں کی رگڑ (یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے) سے وہاں ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت ہاجرہ نے اس کے گرد آڑ بنادی۔ یہ چشمہ زمزم کہلایا۔ اس سے ماں بیٹے نے سیراب ہوکر پانی پیا۔ یہ چشمہ آج بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے بے شمار زائرین کو سیراب کررہا ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے مقام سے ایک میل دور "ثنیہ" پر پہنچ کر دعا مانگی، جو آیت مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ (۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے اہل وعیال کو ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں نہ آبادی ہو، نہ خورد ونوش کی اشیاء ہوں، اور وہاں ان کی ہلاکت کا قوی اندیشہ ہو۔ اس معاملہ میں وہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۶۸،۳۷۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۸۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۴۳۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲۴

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۸۷

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۸۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۴۲۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۳ص ۲۳۶

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ، ج۴ص ۱۵۶

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۳۱۳

والسلام کی اقتدا کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور اس کا یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ عزاسمہ پر توکل کیا ہے۔ ایسا توکل کرنا جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی بنا پر ایسا کیا اور اِسے ربِ کریم کی طرف سے کوئی حکم نہیں ملا۔ ہلاکت کے موقعہ سے خود بچنا اور اپنے اعزہ واقارب کو حتی الامکان بچانا فرض ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء کا دعویٰ کرتے ہوئے کوئی اپنا بیٹا خود ذبح نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اپنی اولاد کو ہلاکت کی جگہ نہیں چھوڑ سکتا۔ رب کریم جل وعلا ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (سورۃ البقرۃ آیت، ۱۹۵)

اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (۱۱)

﴿۲﴾ زمزم ایک جنتی چشمہ ہے۔ اس کا رُخ رکنِ اسود کی طرف سے ہے۔ حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایڑیوں کی رگڑ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارہاصات میں سے ہے۔ (یاد رہے "ارہاص" نبی کا وہ معجزہ ہوتا ہے جو ظہور نبوت سے پہلے ظاہر ہو)

یہ چشمہ اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد کا شمار انتہائی دشوار ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ زمزم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی۔ جسمانی اور روحانی امراض کا شافی علاج ہے۔ جس غرض و مقصد کے لئے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ غرض و مقصد پورا فرما دیتا ہے۔ اس کی یہ خاصیت قیامت تک باقی رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَآءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ (۱۳)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۹ ص ۳۷۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۶

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۱

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ، ۲۲۶ ☆ ورواہ ابن ابی شیبہ و احمد و البیہقی فی السنن عن جابر
☆ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۲۳۸

زمزم شریف کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ نیت پوری کر دیتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ آ کر تیس روز تک صرف زمزم شریف پر گزر کرتے رہے۔ وہی ان کی غذا رہی۔ آج بھی جو بندہ مومن اخلاص نیت سے اسے پیئے، اسی کی مطلوبہ حاجات پوری ہوں گی۔ (۱۴)

﴿۴﴾ شریعتِ مقدسہ میں جو امور منصوص ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور جو فضائل منصوصِ صحیحہ سے ثابت ہیں ان کا اعتقاد و یقین فرض ہے۔ ان میں شک کرنا اور اس بنا پر تجربہ کرنا اللہ تعالیٰ وعز وجل کے عذاب کو دعوت دینے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرنے کے مترادف ہے۔ زمزم شریف کے جن فضائل کا ذکر احادیثِ صحیحہ شریفہ میں وارد ہے ان کی تصدیق لازم ہے۔ تکذیب دین و آخرت کے خسارہ کا باعث ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ زمزم پینے کے بعد دعا مانگے، قبول ہوگی۔ اس کے لئے جامع دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ (۱۶)

﴿۶﴾ اولاد کو ضروریاتِ دین کی تعلیم دینا فرض ہے۔ ضروریاتِ دین کی تعلیم کے بعد مزید دینی تعلیم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم و تدریس، تبلیغ و تربیت کے لئے اولاد میں سے بعض کو اس طرف متوجہ اور وقف کرنا سنتِ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور دیگر بعض کو دنیوی امور کی طرف متوجہ کرنا مُباح ہے۔ آیت مبارکہ میں "مِنْ ذُرِّیَّتِیْ" کا یہی اقتضا ہے۔ (۱۷)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۳

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۰

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۳۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۳۶۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص ۱۳۶

(۷) بیت اللہ شریف زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً اور حرمِ مکی میں روزِ افرینش سے لے کر قیامت تک قتال حرام ہے۔ سوائے ایک ساعت کے، کہ روزِ فتح مکہ حضور سیدِ عالم ﷺ کے لئے حلال ہوا۔ حرم شریف کی حرمت وعظمت کی خاطر یہاں چند احکام اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً

(ا) یہاں کی گھاس یا کوئی درخت کاٹنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ کسی خودرو جھاڑی کا کاٹنا بھی ناجائز ہے۔ سوائے اِذخَر گھاس کے، کہ اس کو حضور سیدِ عالم ﷺ نے مستثنیٰ فرمادیا ہے۔ (۱۸)

(ب) احرام کی حالت میں یہاں شکار کرنا، شکار کے لئے حکم دینا، شکار کی طرف اشارہ کرنا حرام ہے۔

(ج) یہاں کی گری پڑی شے اٹھانا جائز نہیں۔ سوائے اس نیت کے کہ اسے مالک تک پہنچایا جائے۔

(د) آفاقی کے لئے بغیر احرام کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں۔

(ہ) حرم شریف میں کسی کافر کا داخلہ ممنوع ہے۔ (۱۹)

(بقیہ ۱۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۴

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۳۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۷

(۱۸) ☆ رواہ البخاری فی کتاب الجنائز، فی کتاب العلم وفی کتاب الصید، وفی کتاب البیوع وفی کتاب اللقطۃ، وفی کتاب الجزیۃ ... وفی کتاب المغازی، وفی کتاب الدیات ☆ رواہ مسلم فی کتاب الحج

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب المناسک ☆ ورواہ النسائی فی کتاب المناسک

☆ ورواہ ابن ماجہ فی کتاب المناسک

☆ ورواہ احمد فی مسندہ / بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱ ص ۴۱

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱

نوٹ: حرم شریف کے تفصیلی احکام سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵۔ ۱۵۸۔ ۱۹۰ تا ۱۹۲۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲۔ ۹۷ وغیرہ کے احکام کے ضمن گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں نماز (بلکہ تمام عبادات) ادا کرنا دیگر مقامات کے مقابلہ میں ایک لاکھ گنا اجر کا باعث ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ دنیا کے ہر شہر میں عیدین کی نماز شہر سے باہر کھلے میدان یا عید گاہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ (اگر یہ ممکن نہ ہو تو مساجد میں نماز عیدین ادا کرنا جائز ہے) مگر مکہ مکرمہ میں نماز عیدین مسجد حرام میں ادا کی جائیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی مساجد دیگر شہروں کی مساجد سے افضل ہیں۔ دیگر شہروں کی نسبت ان میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنا دیگر شہروں میں نماز ادا کرنے سے ماسوا مسجد حرام کے پچاس ہزار مرتبہ زائد افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَ صَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ (۲۳)

(بقیہ ۱۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۲۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۳۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۸۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۵۷

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۳۷۲

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۹ ص ۳۷۲، ۳۷۳

(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ۱۰۳

حضورﷺ نے فرمایا کہ مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے، اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں، اور جس مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہو اس میں ایک نماز پانچ سو نمازیں، اور مسجدِ اقصٰی میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور میری مسجد (مسجدِ نبوی) میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور مسجدِ حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدِ عالمﷺ مدینہ منورہ اور اس کے متعلقات کے بارے میں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَاجَعَلْتَ بِمَکَّۃَ(۲۴)

اے اللہ! جو تو نے مکہ معظمہ میں برکت و ثواب رکھا ہے، مدینہ طیبہ میں اس سے دوگنا ثواب اور برکت دے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں عاشقانِ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتکریماً یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی ایک نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے، اور اس میں ہونے والے کے کسی گناہ کا عذاب بھی لاکھ گنا ہے، مگر مدینہ منورہ میں نیکی کا ثواب تو پچاس ہزار (اور ایک روایت کے اعتبار سے دو لاکھ) ہے، مگر اس میں ہونے والے کسی گناہ کا عذاب ایک ہی ہے۔ اسی لئے حضور سیدِ عالم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبینﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌلَّھُمْ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ(۲۵)

---

(۲۴) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ا ص ۲۵۳

☆ رواہ مسلم عن انس فی کتاب الحج

☆ رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۸۴۴

☆ رواہ احمد

(۲۵) ☆ رواہ البخاری عن سفیان بن زھیر، ج ا ص ۲۵۲

☆ رواہ مسلم عن سفیان بن زھیر فی الفضائل

☆ رواہ مالک عن سفیان بن زھیر فی الفضائل

☆ رواہ احمد عن ابی ایوب

☆ رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵، ۳۸۱۴۲

☆ رواہ ابن سعد و احمد و بغوی عن سفیان بن ابی فرد / ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵

☆ بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۵

☆ رواہ ابن عساکر عن جابر / بحوالہ کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۴۹۰۱۱

☆ رواہ الطبرانی عن ابی سعید الساعدی / بحوالہ کنز العمال

مدینہ طیبہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر انہیں علم ہو جائے۔

اس لئے بندۂ مومن مدینہ شریف میں حاصل ہونے والے لمحات کی نہایت قدر کرے۔ نہایت ادب واحترام، عزت ووقار، شرم وحیا، متانت اور دیانت سے ان لمحات کو نعمتِ غیر مترقبہ اور بے بہا غنیمت جانے۔

﴿۱۲﴾ علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ بیت اللہ شریف کی جگہ تمام روئے زمین بلکہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے۔ اور اس پر جمہور علمائے امت کا اجماع ہے کہ وہ قطعہ زمین جو حضورِ انورنبیِ اکرم رسولِ اعظم ﷺ کے جسدِ اطہر سے ملا ہوا ہے وہ تمام جہاں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف اور عرشِ الٰہی سے بھی افضل ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ مزارِ پُر انوارِ سیدُ الابرار نبیِ مختار شفیعنا الی یوم القرار علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات پر حاضر ہو تو اپنی قسمت پر نازاں ہو، اور خوش بختی کے ان لمحات میں اپنے آقا ومولیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بکثرت درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اپنی، اپنے والدین، اپنے اعزہ واقارب اور جمیع مسلمانوں کی مغفرت طلب کرے۔ وہاں کی حاضری بالیقین کفارۂ گناہ ہے۔ ان کا رب اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ☆ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۲۶)

(۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ ص ۴۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۸۸

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۳ ص ۲۳۸

﴿۱۳﴾ ارکانِ اسلام میں سے نماز سب سے اہم اور فضیلت والا رکن ہے۔اس کا درجہ دیگر ارکان کے مقابل بڑا بلند ہے۔ قربِ خداوندی کے حصول کا سب سے عمدہ اور بہترین ذریعہ ہے۔حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے قریب چھوڑا تا کہ وہ نماز قائم رکھیں۔لہٰذا بندۂ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔اور اگر ہو سکے تو نوافل بھی ادا کرے تا کہ قربِ خداوندی حاصل ہو۔(۲۷)

﴿۱۴﴾ متبرک مقامات اور متبرک اوقات سے برکت حاصل کرنا حکمِ خداوندی ہے۔اسی طرح متبرک اشخاص کی صحبت ومعیت باعثِ برکت ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد کو برکت والے گھر بیت اللہ کے نزدیک بسایا۔آج حج کرنے والے وہاں کے متبرک مقامات،حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم،صفا ومروہ،حطیم، میزابِ رحمت بلکہ خود بیت اللہ شریف سے برکت حاصل کرتے ہیں۔زائرینِ حرمین شریفین کو ان مقامات سے خوب برکتیں حاصل کرنی چاہئیں،اور رب تعالیٰ کی رحمتوں کو وہاں تلاش کرنا چاہیے۔رحمتِ خداوندی اگر چہ ہر جگہ ہے،مگر متبرک مقامات میں اس کا حصول آسان ہوتا ہے۔(۲۸)

---

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۲۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج۱۹ ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص ۸۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۳۶۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۴۳۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ ص ۵۲۴

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی،ج۴ص ۱۵۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص ۴۲۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۳ ص ۲۳۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۲۵

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۲ ص ۳۱۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ ص ۲۸۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ ص ۲۸۸

(۲۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ ص ۵۲۴

﴿۱۵﴾ رب کریم جل جلالہٗ کی بے شمار نعمتیں ملنے سے مقصود یہ ہے کہ غافل بندہ رب کی نعمتوں کے شکر میں مشغول ہو جائے اور وہ منافعِ دنیا میں مستغرق ہونے کی بجائے شکرِ خداوندی میں مستغرق ومنہمک ہو جائے۔ آیت کے آخری جملے "لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ" کا یہی مفہوم ہے۔ اگر شکرِ خداوندی میں بندۂ مومن مشغول ہو جائے تو ربِ کریم نعمتوں میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ☆ (سورۃ ابراھیم آیت ۷)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔ (۲۹)

اے اللہ! اے رب العالمین! اپنے احسانوں کا شکر گزار بندہ بنا۔ اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانوں کا شکر گزار بندہ بنا۔ اپنے بندوں کے احسانوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

آج مؤرخہ ۲۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ/۱۵ مئی ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ سورہ ابراہیم شریف کی منتخب آیات کے احکام کی تسوید اور ترتیب مکمل ہوئی۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ آخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا مولیٰ تعالیٰ جل وعلا انہیں فقیر حقیر غفرلہ القدیر (راقم الحروف) کے لئے توشۂ آخرت بنائے، اور مسلمانوں کے لئے فائدہ مند بنائے۔

(۲۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج ۱۹ ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۲۷

دردمندانہ التماس:

سورۃ ابراہیم کے احکام کی تسوید و ترتیب کے دوران اس فقیر غفرلہ القدیر کو ایک سانحہ فاجعہ ہائلہ پیش آیا۔ فقیر غفرلہ القدیر کی عفت مآب والدہ ماجدہ قُدِّسَ سِرُّھَا الْعَزِیْزُ وَبَرَّدَ اللہُ مَضْجَعَھَا وَاَدْخَلَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ کا وصال پُر ملال بعمر قریباً ایک سو برس ۱۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ / ۴ مئی ۲۰۰۴ء بروز منگل (منگل بدھ کی درمیانی رات، سات بج کر پچاس منٹ پر) ہوگیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا رَحْمَةً وَّاسِعَةً كَامِلَةً، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَبْرَهَا بِنُوْرِ الْمُصْطَفٰى ﷺ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ حِسَابَهَا، اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَهَا فِيْ قَبْرِهَا الْجَدِيْدَةِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا، آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا رابعہ صفت، مرنجان مرنج، صحیح العقیدہ، باعمل اور مثالی ماں تھیں۔ زندگی بھر کسی سے دشمنی نہ کی۔ بلکہ انہیں دشمنی کرنے کا ملکہ ہی نہ تھا۔ اگر کسی نے انہیں ایذا دی، اس کے لئے خصوصی دعا فرماتیں۔

قارئینِ کرام سے دردمندانہ التماس ہے کہ اس کتاب سے جب وہ فائدہ اٹھائیں، میرے والدینِ کریمین کے رفعِ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ فقیر غفرلہ القدیر ممنون ہوگا۔ درحقیقت اس کتاب کی ترتیب وتسوید میں ان کی دعائیں ہر وقت میرے شامل حال رہیں ہیں۔

باب (۲۳۸)

﴿نماز اور جہاد میں پہلی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت﴾

﴿اور نماز کے چند مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ☆

(سورۃ الحجر آیت، ۲۴)

اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔

حل لغات:

"اَلۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ": اِسۡتَقۡدَمَ بمعنی تَقَدَّمَ کے ہے، یعنی آگے بڑھنے والے۔

"اَلۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ": اِسۡتَاۡخَرَ بمعنی تَاَخَّرَ کے ہے، یعنی پیچھے رہنے والے۔

آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے سب اللہ تعالیٰ کے علمِ محیط میں شامل ہیں، کائنات کا کوئی فرد یا ذرہ علمِ الٰہی سے خارج نہیں۔ وہ ہر گزشتہ، موجودہ اور آئندہ تمام افراد اور امور کا عالم ہے، جو فوت ہو گئے اور جو زندہ ہیں، جو اپنے باپ کے پشتوں سے نکل چکے ہیں اور جو ابھی وہاں موجود ہیں، پہلی امتوں والے اور پچھلی امتوں والے، خیر و

طاعات میں آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے، جہاد میں شہید ہونے والے اور مجاہدین، اول مخلوق اور آخری مخلوق، نماز میں پہلی صفوں میں کھڑے ہونے والے اور پچھلی صفوں میں کھڑے ہونے والے، جہاد میں اگلی صفوں میں رہنے والے اور پچھلی صفوں میں رہنے والے، سب اس کے علم میں ہیں۔

جمہور مفسرین نے آگے بڑھنے والوں اور پیچھے رہنے والوں سے مراد نماز، جہاد، خیر اور طاعات میں رہنے والے مراد لئے ہیں۔ ویسے عمومی طور پر سب ہی شامل ہیں۔(۱)

شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں دو روایات منقول ہیں۔ ممکن ہے دونوں کے پس منظر میں یہ آیت نازل ہوئی ہو۔

﴿۱﴾ مدینہ منورہ مسجد نبوی میں حضور سیدِ عالم ﷺ کی اقتدا میں عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ ان میں ایک حسین و جمیل عورت شامل نماز ہوتی۔ بعض صحابہ کرام قصداً پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے تاکہ نماز کی کسی حالت مثلاً رکوع یا سجدہ میں غیر محرموں پر نظر نہ پڑے۔ اور بعض جن کے دلوں میں ابھی تقویٰ راسخ نہیں ہوا تھا وہ پچھلی صفوں میں شامل ہوتے تاکہ رکوع وغیرہ میں بغلوں کے درمیان سے عورتوں کو جھانک

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۳۹۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۹ ص۱۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۴۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۳۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۳۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۴۴۸

☆ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۲۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰

تاک لیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ پہلی اور آخری صفوں میں کھڑے والوں کی نیت سے بخوبی واقف ہے،اور اسی کے مطابق انہیں جزادے گا۔(۲)

﴿۲﴾ حضور سید عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم رسولِ اکرم ﷺ نے صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کونماز با جماعت، اول وقت میں نماز کی تیاری اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔ جوصحابہ کرام مسجد نبوی کے قریب رہتے تھے وہ وقت سے پہلے ہی مسجد میں حاضر ہو جاتے اور جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مکان مسجد سے دور تھے مثلاً قبیلہ بنوعذرہ، انہیں مسجد نبوی میں آنے میں تاخیر ہو جاتی۔اب ان دور کی رہائش والے صحابہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مکان فروخت کر کے مسجد نبوی کے قریب مکان خرید لیں تا کہ مسجد میں اول وقت نماز میں پہنچنا آسان ہو۔اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں ہدایت کی گئی کہ اپنے مکانوں میں رہائش اختیار رکھو۔پہلی صفوں میں شامل ہونے والوں اور پچھلی صفوں میں شامل ہونے والوں کی نیتوں کا عالم، عالم الغیب والشہادۃ، علیم بذت الصدور جل وعلا ہے۔اور اجر نیتوں پر موقوف ہے۔تمہاری نیتوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس لئے اپنے گھروں میں اطمینان وسکون سے رہائش رکھو اور ممکن حد تک مسجد میں حاضر ہوا کرو۔(۳)

---

(۲) ☆ رواہ الترمذی والنسائی و ابن ماجہ و ابو داؤدو احمدو البیھقی وغیرھا

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۴۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۴۵۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص۳۹۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۳۹

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص۴۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۹ ص۱۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۰۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۳۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص۴۵۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص۳۲

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۴۱

(۳) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۳۹۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص۳۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز میں اِدھراُدھر دیکھنا عبث اور بعض اوقات فاسدِ نماز ہے۔نماز کی حالت میں پچھلی صفوں میں کھڑی عورتوں کو دیکھنا حرام ہے۔اسی طرح مردوں اور عورتوں کا بے جا اختلاط منع ہے۔اگرچہ مسجد ہی میں کیوں نہ ہو۔(۴)

﴿۲﴾ نماز کے مستحب اول وقت میں،مسجد میں حاضر ہوکر،پہلی صف میں،امام کے قریب نماز ادا کرنے میں تین اجر ہیں۔

(ا) مسجد میں اول وقت میں حاضری کا اجر۔

(ب) پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا اجر۔

(ج) امام کی مجاورت (قریب کھڑے ہونے) کا اجر۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَايَجِدُوْنَ اِلَّااَنْ يَّسْتَهِمُوْاعَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا...... الحدیث (۵)

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کا ثواب کتنا کثیر ہے،پھر اس کے لئے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی چارہ نہ پائیں تو قرعہ کرلیں۔(تاکہ وہ ثواب حاصل کرسکیں)(۶)

---

(۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۴ص ۴۵۶

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۳۴۱

(۵) ☆ رواه البخاری عن ابی هریرة ، ج ۱ ص ۸۶، ۹۰ ☆ رواه مسلم عن ابی هریرة، ج ۱ ص ۱۸۲

☆ رواه النسائی عن ابی هریرة ، ۱۰۹ ☆ رواه مالک ، ۲۳

☆ رواه احمد ، ج ۲ ص ۲۲۶، ۲۷۸، ۳۰۳، ۵۳۲ ☆ رواه الترمذی فی المواقیت

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۳ص ۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۱۹ ص ۱۲۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۳۹۵

﴿۳﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں داخل ہوا، پہلی صف میں، امام کی مجاورت میں (امام کے ساتھ) نماز ادا کی تو صرف دو ثواب ملے، پہلی صف میں نماز پڑھنے اور امام کی مجاورت (ساتھ مل کر نماز پڑھنے) کا ثواب، البتہ تیسرے ثواب (وقت شروع ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہونے) سے محروم رہا۔(۷)

﴿۴﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا اور اسے پہلی صف میں جگہ نہ ملی تو اسے صرف مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب ملا۔ باقی تینوں ثوابوں سے محروم رہا۔(۸)

﴿۵﴾ امام کے پیچھے ہر شخص کو نماز میں کھڑا ہونے کی اجازت نہیں۔ امام کی مجاورت میں صرف بالغ صالحِ امامت کھڑا ہو، تاکہ اگر کسی وجہ سے امام امامت سے قاصر ہو جائے تو اس پاس والے کو اپنا قائم مقام بنا دے، تاکہ جماعت مکمل ہو جائے۔ اگر نابالغ یا امامت کے نا قابل شخص امام کے پیچھے کھڑا ہوا سے وہاں سے ہٹا دینا جائز ہے۔ حضور سید عالم نبی انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لِيَلِيَنِّیْ مِنْكُمْ اُوْلُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی...... الحدیث(۹)

(بقیہ ۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲۷۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۳۲

(۹) ☆ رواہ مسلم عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۸۱ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۰۵

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی مسعود، ص ۷۰ ☆ رواہ الترمذی فی المواقیت

☆ رواہ الدارمی عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۳۲۴ ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۴۵۷، ج ۴ ص ۱۲۲

جماعت میں میرے قریب بالغ اور عاقل کھڑا ہو۔(۱۰)

﴿۶﴾ جماعت کی صورت میں محراب کے نزدیک امام کا کھڑا ہونا بہ نسبت دوسرے نمازی کے زیادہ حق رکھتا ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ صفوں کو ترتیب دینا، سیدھا کرنا اور صالحین کو اگلی صف یا صفوں میں جگہ دینا امام کی ذمہ داری ہے۔ خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امامت کراتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

تَاَخِّرْیَا فُلَانُ،تَقَدِّم یَا فُلَانُ

اے فلاں! تو پچھلی صف میں چلا جا (یا اے فلاں تو ذرا پیچھے ہٹ) اور اے فلاں تو اگلی صف میں آ (یا اے فلاں تو ذرا آگے بڑھ)(۱۲)

﴿۸﴾ صالحین کی مجلس، مجاورت، ہمسائیگی اور قرب رحمتِ خداوندی کے حصول کا باعث اور باعثِ اجرِ جزیل ہے۔ مقتدی کو حکم ہے کہ حتی الامکان پہلی صف میں امام کے قریب کھڑا ہو۔ یہی حال دیگر صالحین کا ہے۔ صالحین کی ہم نشینی شقاوت کو سعادت میں بدل سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی لَهُمْ جَلِیْسُهُمْ ......الحدیث(۱۳)

اللہ کا ذکر کرنے والے ایسی قوم ہیں کہ اس کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا (اس کی بدبختی سعادت میں بدل جاتی ہے)

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ نیکوں کی صحبت، مجلس اور ہمسائیگی اختیار کرے۔(۱۴)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۲۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
(۱۳) ☆ رواه الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج۲ ص۲۲۲
(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۲۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ ص۴۸

﴿۹﴾ اس امت میں بعض صالح وہ ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تو ان کے پیچھے نمازیوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تو جماعت کی آخری صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اگلے کسی صالح نمازی کی سجدے کی برکت سے ان کی مغفرت ہو جائے اور وہ فرماتے تورات میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس لئے بطور انکسار و عاجزی اگر کوئی جماعت میں آخری صف میں کھڑا ہو تو اس کے لئے وجہ جواز ہے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ جہاد میں دشمن کے مقابل پہلی صف میں کھڑا ہونا اور اپنی جان کو جان آفریں کو خریداری کے لئے پیش کرنا، سب سے افضل کام ہے۔ اس میں کوئی خفا نہیں اور نہ کسی کا اس میں اختلاف ہے۔ غزوات میں حضور اشجع الاشجعین رحمۃ للعالمین ﷺ ہمیشہ پہلی صف میں ہوتے۔ کیونکہ آپ سب لوگوں سے شجاع اور بہادر تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھ سکتا تھا۔ حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ گرم ہو جاتی تو ہم حضور سید عالم ﷺ کی پناہ لیتے۔

حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كُنَّا وَاللهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاسُ نَتَّقِى بِهٖ وَاَنَّ الشَّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِىْ يُحَاذِىْ بِهٖ(۱۶)

اللہ کی قسم! جب غزوات میں گھمسان کا رن پڑتا تو ہم حضور ﷺ کی پناہ میں آ جاتے اور ہم میں سے وہ بہادر شمار ہوتا جو اس عالم میں حضور ﷺ کے قریب رہتا۔

شجاعت تو کیا؟ تمام اوصاف کمال، صفاتِ جمال اور اوصافِ جلال میں حضور سید المرسلین، امام الانبیاء، نبی الحرمین، وسیلتنا فی الدارین ﷺ تمام مخلوق سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ جو کمال اور وصف کائنات میں کسی کو ملا، یا ملے گا، وہ حضور سیدِ عالم ﷺ کی بارگاہ سے ملا ہے اور ملتا رہے گا۔

ایک عارف ربانی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

---

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰

(۱۶) ☆ رواہ مسلم عن البراء، ج ۲ ص ۱۰۰

یَـا صَـاحِـبَ الْـجَـمَـالِ وَسَیِّدَ الْبَشَـرُ

مِنْ وَّجْهِکَ الْـمُـنِیْـرِ لَـقَـدْ نُـوِّرَ الْقَمَرُ

لَا یُـمْـکِـنُ الثَّـنَـآءُ کَـمَـا کَـانَ حَـقُّـهٗ

بَعْد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر(۱۷)

﴿۱۱﴾ اپنے مکان سے قریبی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ اس میں جماعت کا اہتمام نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنا تعمیرِ مسجد ہے اور تعمیرِ مساجد مومنوں کی علامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاصَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّافِی الْمَسْجِدِ (۱۸)

مسجد کے ہمسایہ کی کامل نماز مسجد ہی میں ہوتی ہے۔(۱۹)

﴿۱۲﴾ جس کا گھر مسجد سے دور ہو اور وہ باقاعدگی سے چل کر جماعت میں شامل ہوتا ہو اس کا ثواب اس سے زائد ہے جس کا گھر مسجد کے قریب ہو اور وہ جماعت میں شریک ہوتا ہو۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جسے کوئی مہم مسجد کی حاضری میں مانع نہ ہو یا وہ کسی فرضِ کفایہ میں مشغول ہو۔ مثلاً تعلیم و تعلم وغیرہ۔(۲۰)

---

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۲۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۴۵۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۴۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۹ ص ۱۷۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۴ص ۴۵۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۳۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۰

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی۔ ج۱ ص ۱۴۳

(۱۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن جابر وعن ابی ہریرۃ /بحوالہ جامع صغیر۔ ج۲ ص ۲۱۳

(۱۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۴ص ۴۵

(۲۰) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۴ص ۴۵۱

﴿۱۳﴾ بعض اوقات نماز کو مستحب وقت سے موخر کرنا مستحب ہے۔ مثلاً......

(ا) ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔

(ب) اول وقت پانی دستیاب نہ ہو اور آخر وقت میں ملنے کا قوی گمان ہو۔

(ج) کھانا حاضر ہو اور اسے بھوک لگی ہو۔ اس صورت میں اگر نماز میں مشغول ہوگا تو اس کی توجہ کھانے کی طرف رہے گی۔ حضورِ قلب سے نماز نہ پڑھ سکے گا۔

(د) آخر وقت میں جماعت کا ملنا یقینی ہو۔

(ہ) ابھی وہ ایسی جگہ ہے جہاں نماز ادا کرنا منع ہے اور آخر وقت میں مباح جگہ ملنے کی توقع ہو۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ مردوں کی صفوں میں پہلی صف میں کھڑا ہونا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور عورتوں کی صفوں میں عورت کو آخری صف میں کھڑے ہونے سے زیادہ ثواب ہے۔ البتہ نماز جنازہ کا حکم اس کے برعکس ہے کہ نماز جنازہ کی آخری صف میں کھڑا ہونا افضل ہے۔ (۲۲)



(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۷

(۲۲) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی ' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۵۲

باب (۲۳۹)

﴿اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار زمین کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَقَدۡ کَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ☆ (سورۃ الحجر آیت ۸۰)

اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

حل لغات:

"**اَلۡحِجۡرِ**": حَجَرَ (از باب نَصَرَ) حَجۡرًا و حَجۡرَانًا کا معنی ہے، منع کرنا۔

حَجَرَ عَلَیۡہِ الۡقَاضِیُ کا معنی ہے، قاضی کا کسی کو مالی تصرف سے روک دینا۔

حَجَرَ عَلَیۡہِ الۡاَمۡرَ کا معنی ہے، محروم کرنا، ناجائز ٹھہرانا۔

حَجَّرَ اور حِجَّرَ کا معنی ہے، چاند کا ہالہ والا ہونا۔

اَلۡحَجۡرُ کا معنی ہے، ممانعت، رکاوٹ، آنکھ کا خانہ۔

اَلۡحُجۡرُ وَالۡحِجۡرُ کا معنی ہے، گود، اس کی جمع ہے حُجُوۡرٌ۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَرَبَائِبُکُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِکُمۡ (سورۃ النساء آیت، ۲۳)

اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں۔

اَلۡحِجۡرُ عقل، گھوڑی۔ عقل برائی سے روکتی ہے اور گھوڑی اپنے پیٹ میں بچہ پالتی ہے۔

اَلۡحَجَرَ بمعنی پتھر۔ اَلۡحُجۡرَۃُ کا معنی ہے، کمرہ، قبر، احاطہ مویشی۔

اَلۡحِجۡر کا معنی ہے۔ بہت پتھروں والی زمین، وہ گھر جس کا احاطہ پتھروں سے کیا جائے۔

حِجْرُ الْكَعْبَةِ حطیم، خانہ کعبہ کے مغرب میں واقع قوسی دیوار کے اندر کا رقبہ۔

حضرت صالح علیہ السلام ثمود کی طرف مبعوث ہوئے۔قومِ ثمود مکہ مکرمہ اور تبوک کے درمیان وادی میں آباد تھی۔(بعض نے کہا کہ حجاز اور شام کے درمیان آباد تھی) یہ قوم پہاڑی پتھروں کو تراش کر مکان بناتے تھے،اس لئے انہیں "اَصْحَابُ الْحِجْرِ" کہا گیا ہے۔(۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی ایک نبی کی تکذیب کرنا (جھٹلانا)،اسی طرح کفر ہے جس

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی،۱۰۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ۱ ص ۲۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۱۱۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،۳ص ۱۳۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ ص ۴۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲ ص ۵۵۶

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۴۶۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص ۵۴۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۵۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ،ج۴ص ۴۱۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص ۳۰۱

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص ۳۰۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور،ج۳ص۱۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور،ج۳ص۱۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ،ازهر،ج۱۹ ص ۲۰۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۴ص ۴۸۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۴ ص ۷۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دهلی،ج۶ ص ۳۵۸

☆ صحیح البخاری ،ج۱ ص۴۷۸

طرح تمام انبیائے کرام کی تکذیب کفر ہے۔تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دین، دینِ اسلام تھا۔وہ سب ایک ہی ذاتِ بابرکات کے فرستادہ تھے۔اگر چہ ان کی شریعتوں میں اختلاف رہا، مگر دین ایک ہی تھا۔ ربِ کریم جل وعلا اپنے بندوں کو ان سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور مومن یوں کہتے ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرۃ آیت ، ۲۸۵)

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

قوم ثمود نے صرف حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی، مگر رب تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ انہوں نے تمام رسولوں کی تکذیب کی۔

اسی طرح کسی ایک صحابی کی صحابیت کا انکار تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا انکار ہے۔اس گمراہی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(۲)

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۴۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۵۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۶۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۵

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۴۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۱۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۷۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۳۵۸

﴿۲﴾ اولیاء اللہ کے جمیع سلاسل ایک ہی چشمے سے جاری ہیں۔اصول میں سب کا اتفاق ہے۔سب کا منتہیٰ ایک ہی ذات قدسی صفات ہے۔تمام سلاسل ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔اس لئے ان میں سے کسی کا انکار سب کا انکار اور اولیاء اللہ کی تکذیب ہے۔اس گمراہی سے بچنا بھی ہر مسلمان پر لازم ہے۔(۳)

﴿۳﴾ مواضعِ عذاب سے نفع لینا جائز نہیں۔ممکن ہے جو عذاب اس جگہ اترا، یا اتر رہا ہے، اس میں یہ بھی گرفتار ہو جائے۔حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ، فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبَلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ (۴) ۔

(غزوہ تبوک کے سفر کے دوران) صحابہ کرام نے حضور نبیِ اکرم رسولِ معظم ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی آبادی میں نزولِ اجلال فرمایا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس آبادی کے کنوؤں کے پانی سے اپنے برتن بھر لئے اور اسی پانی سے آٹا گوندھا۔حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جو پانی تم نے (اس سرزمین سے) بھرا ہے وہ انڈیل دو، اور گوندھے ہوئے آٹے کو اونٹوں کو کھلا دو۔نیز آپ نے حکم فرمایا کہ صرف اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔(۵)

﴿۴﴾ جن مواضع پر عذاب نازل ہو چکا ہے، یا نازل ہو رہا ہے، وہاں امن سے داخل ہونا، قیام کرنا مکروہ ہے۔مثلاً دیارِ ثمود، وادی محسّر، مسجدِ ضرار، مشرکین کے مقابر وغیرہ، اگر ان مواضع سے گزرنا پڑے تو خوفِ عذاب اور تیزی سے گزر جائے۔

---

(۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۹ ص ۳۸۲

(۴) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ا ص ۴۷۸ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۲ ص ۴۱۱

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۱

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۴۶،۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۷۲

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَدْخُلُوْامَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْاَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْابَاكِيْنَ حَذْرًا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلَ مَا اَصَابَهُمْ، ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ(٦)

ظالموں کی جگہوں میں داخل نہ ہو۔اگر وہاں جانا پڑے تو روتے ہوئے جاؤ۔اس خوف سے کہ جو عذاب ان ظالموں کو پہنچا کہیں تمہیں نہ پہنچ جائے۔(٧)

نوٹ: اس مسئلہ کی مکمل وضاحت سورۃ توبہ، آیت ١٠٧ میں گذر چکی ہے۔

﴿۵﴾ کھانے پینے کی جو نجس شے انسان خود استعمال نہیں کرسکتا وہ کسی جانور کو کھلا دینا جائز ہے۔حدیث شریف میں ارشاد گذر چکا ہے کہ وادی ثمود کے پانی سے گوندھے ہوئے آٹے کو اونٹوں کو کھلا دو۔(٨)

﴿۶﴾ رزقِ حلال اگر کسی وجہ سے قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے ضائع کرنا نہ چاہئے۔کسی ممکنہ استعمال میں لایا جائے۔(٩)

﴿۷﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے، آثار اگرچہ مرورِ زمانہ سے مٹ چکے ہوں۔غزوہ تبوک کے سفر میں حضور سیدِ عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پینے والے کنوئیں سے پانی بھرنے کا حکم دیا۔حدیث شریف میں ہے۔

وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْامِنَ الْبِئْرِالَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَاالنَّاقَةُ(١٠)

---

(٦) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ١ ص ٤٧٨ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ٢ ص ٤١١

(٧) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج ٣ ص ١٣٣

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ١٠ ص ٤٦

(٨) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج ٣ ص ١١٣٣

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ١٠ ص ٤٧

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ١٤ ص ٧٩

(٩) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج ٣ ص ١١٣٣

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ١٠ ص ٧٦

(١٠) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ١ ص ٤٧٨ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ٢ ص ٤١١

☆ رواہ احمد، ج ٢ ص ١١٧

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو، جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

تحقیقِ مقام یہ ہے کہ جمادات بذاتِ خود نہ متبرک ہوتے ہیں اور نہ قابلِ نفرت، بلکہ محبوبوں کی صحبت اور نسبت انہیں محبوب و متبرک بنادیتی ہے۔ اور مبغوض (ناپسندیدہ اور غضب شدہ) لوگوں کی نسبت انہیں قابلِ نفرت بنادیتی ہے۔

اس سلسلہ میں حجرِ اسود، زمزم، صفا و مروہ، منٰی، مزدلفہ، عرفات، مدینہ طیبہ، مسجدِ نبوی اور ریاض الجنت ...... قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

بندۂ مومن کو لائق یہ ہے کہ ان آثارِ مقدسہ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۸﴾ بعض مواضع ایسے ہیں کہ ان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

(ا) جس جگہ جانوروں کی لید اور گوبر ڈالا جائے۔

(ب) جس جگہ جانور ذبح کئے جائیں۔

(ج) قبرستان۔

(د) عام گزرگاہ، سڑک۔

(ہ) حمام۔

(و) پانی کے پاس اونٹ اور دیگر جانوروں کے بٹھانے کی جگہ۔

(ز) بیت اللہ کی چھت۔

(ح) جس جگہ جاندار اشیاء کی تصاویر آویزاں ہوں۔

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۴۶

(ط) جس جگہ قبلہ سمت کوئی سویا ہو۔

(ی) جس جگہ قبلہ سمت کوئی نمازی کی طرف رُخ کئے ہو۔ (۱۲)

﴿۹﴾ کسی شے کے فضائل منسوخ نہیں ہوسکتے، نہ تبدیل ہوسکتے ہیں، اور نہ ان میں نقصان ہوسکتا ہے، البتہ فضائل میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اظہارِ نبوت سے پہلے حضور آقاو مولیٰ سید عالم ﷺ عام بشر کی حیثیت سے زندگی بسر فرماتے تھے۔ وحی آنے کے بعد نبی اور رسول بنے، بلکہ خاتم الانبیاء والمرسلین کا مرتبہ پایا، پھر خُلّت اور محبوبیت عظمیٰ کا منصب عطا ہوا۔

ابتدائے وحی میں آپ نے بحکمِ خداوندی فرمایا۔

مَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (سورۃ احقاف، آیت ۹)

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

پھر یہ آیت منسوخ ہوئی اس کا نسخ یوں نازل ہوا۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا☆لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا☆وَّیَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا☆ (سورۃ الفتح آیات ۱ تا ۳)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی، تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے، اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے، اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔

کسی نے آپ کو "یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ" (اے مخلوق میں سے سب سے بہتر) سے خطاب کیا، تو اس پر آپ نے فرمایا۔ "یہ شان تو ابراہیم کی ہے"

ایک موقہ پر آپ نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی میرے بارے میں یہ نہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں"

ایک موقعہ پر فرمایا۔ اَلسَّیِّدُ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۵۱،۴۸

☆ مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوۃ المصابیح، مولفہ ملا علی بن سلطان محمد القاری مکی (م ۱۰۱۴ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۲۱۸

پھر آپ کا آخری ارشاد ان سب کا ناسخ ٹھہرا۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَاءِ یْ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ (۱۳)

قیامت کے روز میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا (بلکہ یہ اظہارِ حقیقت اور تحدیثِ نعمت ہے) لواء الحمد میرے دستِ مبارک میں ہوگا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہوں گے، سب میرے جھنڈے تلے ہوں گے، اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔

اس طرح حضور آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ کے فضائل بڑھتے رہے اور بڑھ رہے ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور سید الانبیاء، دیگر انبیائے کرام اور اولیائے کاملین کے بڑھتے ہوئے فضائل و کمالات کی تلاش کرتا رہے اور انہیں ہی بیان کرتا رہے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ کفار اور مشرکین کے عبادت خانوں کو بتوں وغیرہ کی نجاست اور ظاہری نجاست سے پاک کر کے مسجد بنایا جا سکتا ہے۔ عمارت سے علامتِ کفر و شرک مٹا دیا جائے اور صفیں قبلہ رخ بچھا دی جائیں۔ اب ان میں نماز ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضورِ انور، نورِ مجسم، رسولِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا، اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ واپسی پر ہم نے عرض کی کہ ہماری سرزمین میں کلیسا (یہودیوں کا عبادت خانہ) ہے۔ آپ نے فرمایا۔

فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَکُمْ فَاکْسِرُوْا بِیْعَتَکُمْ وَانْضَحُوْا مَکَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا......الحدیث (۱۵)

(۱۳) ☆ رواہ الائمہ احمد والترمذی و ابن ماجہ عن ابی سعید/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۱۸۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۹

(۱۵) ☆ رواہ النسائی عن طلق بن علی، ج ۱ ص ۱۱۴

جب تم اپنی سرزمین میں پہنچو تو کلیسا کو توڑ دو اور (تبرک کے لئے) اس پانی کو اس جگہ چھڑک دو اور وہاں مسجد بنالو۔

نبی اکرمﷺ نے طائف کے بت خانہ سے بتوں کی نجاست دور کر کے وہاں مسجد بنادی۔ خود مسجد نبوی شریف زادھا اللہ شرفاً وتکریماً کی جگہ قدیم سے مشرکین کا قبرستان تھا۔ حضور سید عالمﷺ نے مشرکین کی قبروں کو مٹا کر وہاں مسجد بنادی۔

یاد رہے مسجدِ نبوی شریف جہاں بنی، اس کا ایک حصہ دو یتیموں کی ملک تھا، آپ نے وہ جگہ ان سے خرید لی۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مشرکین کے قبرستان کی زمین ظاہرہ نجاست سے پاک ہو تو اس سے تیمّم کرنا جائز ہے۔(۱۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ

سورۃ الحجر کے چند احکام و مسائل کی تسوید و ترتیب ۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/۶ جون ۲۰۰۴ء بروز اتوار مکمل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔



(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۵۱

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۵۱

باب (۲۴۰)

﴿چوپایوں کے بعض فوائد اور احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَـكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ☆ وَلَكُمۡ فِيۡهَا جَمَالٌ حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ☆ وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ☆ وَالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ☆

(سورۃ النحل آیت ۵ تا ۸)

اور چوپائے پیدا کئے، ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں، اور ان میں سے کھاتے ہو، اور تمارا ان میں تجمل ہے جب شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے چھوڑتے ہو، اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر۔ بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، کہ ان پر سوار ہو

اور زینت کے لئے ، اور وہ پیدا کرے گا جس کی تم کو خبر نہیں ۔

حل لغات:

"اَلْاَنْعَامَ": جمع ہے، اس کا واحد نَعَمٌ یا نَعْمٌ ہے۔

اصل میں اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے، مگر اونٹ، گائے، بکری اور مینڈھے کے جوڑوں (نر اور مادہ) پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (۱)

"لَکُمْ": میں لام انتفاع کا ہے، یعنی اے انسانو! ان جانوروں میں تمہارے لئے نفع ہے۔ (۲)

"دِفْءٌ": دَفِيءَ (از باب سَمِعَ) دِفْءً اور دُفُوْءً ا. دَفُوءَ (از باب کَرُمَ) دَفَاءَۃٌ بمعنی گرم ہونا، گرمی پانا، گرمی محسوس کرنا۔

دِفْءٌ گرمی حاصل کرنے کا سامان، صوف، اُون اور بالوں سے تیار لباس، کمبل، خیمہ وغیرہ۔ جانوروں کی اولاد۔ (۳)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۶۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج۱۹ ص۲۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۱۳

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۹۷

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۷۵

(۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۷۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۲۸۵

''**مَنَافِعُ**'': مَنْفِعَةٌ کی جمع ہے۔ نفع سے مراد یہاں ہر جانور کی اولاد اور نسل ہے۔ نیز ان جانوروں کے نفع میں ان پر سوار ہونا، بوجھ اٹھانا، دودھ دینا، دہی، پنیر، گھی، گوشت، فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت، اور انہیں کرایہ پر دینے کی اجرت شامل ہے۔ (۴)

(بقیہ ۳)
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۱۷۰
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر. ج ۱ ص ۹۵
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۸۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵
☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۷۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۶۲
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۹۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ۱۱۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵
(۴)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۵۵۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰، ۴۹۱
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵

"**مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ**": مِن تبعیض کے لئے ہے۔یعنی مذکورہ جانوروں کے بعض اجزا(گوشت، چربی) تم کھاتے ہو،اور بعض اجزا کھانا حرام یا مکروہ ہیں۔(۵)

"**وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ**": جمال وہ شے جس سے زینت حاصل کی جائے۔کمالِ حُسن۔

مویشیوں کا جمال یہ ہے کہ ان کی جسمانی بناوٹ اور شکل وصورت دیکھنے میں اچھی لگتی ہے،اور مویشیوں کی تعداد کی کثرت بھی ان کے جمال میں داخل ہے۔کیونکہ جب لوگ کثیر تعداد کے مویشی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کے مویشی ہیں۔جب یہ اکٹھے ہوکر چلتے ہیں تو بھلے لگتے ہیں۔(۶)

"**تُرِيْحُوْنَ**": رَاحَ(از باب نَصَرَ)رَوْحًا بمعنی شام کے وقت آنا،جانا،کام کرنا۔

اَرَاحَ(از بابِ اِفْعَالٌ)اِرَاحَةٌ مختلف صلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔مثلاً......

......القوم قوم کا ہوا میں داخل ہونا۔

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ ص ۷۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۳۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۴ص۹۸

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص۳۰۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ ،ج۲ص۳۰۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتیب الاسلامی،بیروت،ج۴ص۴۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۹۰

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ص۳۷۵

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان ،۳ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ ص ۷۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص۴۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۸۰۷

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۱ ص۳۷۵

......ۂ کسی کوراحت میں رکھنا۔

......علی فلاں حقه کسی کا حق واپس کردینا۔

......المعروف بھلائی پانا۔

......الشیٔ محسوس کرنا۔

......الماء او للحم پانی یا گوشت کا بدبودار ہونا۔

......الرجل کسی کا سانس لینا، شام کے وقت میں داخل ہونا۔

......الابل اونٹوں کا بوقتِ شام باڑہ میں لانا۔(۷)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد شام کے وقت مویشیوں کا باڑا کی طرف لانا ہے۔یعنی جب شام کے وقت تم مویشیوں کو واپس باڑے کی طرف لاتے ہو تو اس میں تمہاری ایک شان ہے۔(۸)

---

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۸۸۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ا ص۱۱۷

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۰۶

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۵۵۶

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۶۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۳۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر،ج۱۹ ص ۲۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ ص۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۴ ص ۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۴۹۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ ص ۳۷۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین.تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ).مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ص ۲۰۶

"تَسْرَحُوْنَ": سَرَحَ (از باب فَتَحَ) سَرْحًا وَّسُرُوْحًا کا معنی ہے، مویشی کو چرنے کے لئے چراگہ میں صبح کے وقت بھیجنا۔(۹)

آیت مبارکہ میں اِرَاحَة کو سَرْحًا سے مقدم کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ شام کو جب مویشی چر کر واپس باڑے کی طرف آتے ہیں، اس وقت ان کے پیٹ بھرے اور تھن دودھ سے پُر ہوتے ہیں، اور مویشی بالعموم اکٹھے ہو کر آتے ہیں، بخلاف صبح کے وقت کے، کہ اس وقت بھوکے ہوتے ہیں اور چراگاہ کو متفرق ہو کر چلتے ہیں۔ اس لئے مویشی کا شام کا حُسن، صبح کے حُسن سے زائد ہوتا ہے۔(۱۰)

"وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ": اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

اَثْقَالٌ جمع ہے، اس کا واحد ثِقْلٌ یا ثَقَلٌ ہے۔ بمعنی مسافر کا سامان، مسافر کا اپنا بدن۔(۱۱)

---

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۵۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۲۲۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعه مصر، ج ۱ ص ۱۳۱

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج ۳ ص ۵۵۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیر صاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۳۰۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۸

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۷۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۵۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۹۹

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۶ ص ۳۷۵

"**بِشِقِّ الْاَنْفُسِ**": شِقٌّ اور شَقٌّ دونوں کا معنی ہے، مشقت، جانب، نصف، پہاڑ کا گوشہ۔

جانوروں کی مشقت کے ساتھ، یا جب تم بوجھ لے اٹھا کر چلتے ہو تو تمہاری قوت نصف ہو جاتی ہے۔ ادھ مرا ہو کر۔(۱۲)

"**وَالْخَيْلَ**": اسمِ جمع ہے۔ اس کا واحد کوئی نہیں ہے، بمعنی گھوڑے۔(۱۳)

"**اَلْبِغَالَ**": بَغْلَةٌ کی جمع ہے، بمعنی خچر۔

"**اَلْحَمِيْرَ**": حِمَارٌ کی جمع ہے، بمعنی گدھے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جانور بلکہ زمین وآسمان کا ہر ذرہ انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (سورة البقره آیت ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

مخلوق کی ہر شے انسان کے لئے مسخر کر دی گئی، مگر انسان صرف ذاتِ باری عزاسمہٗ جل شانہٗ کی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا۔ خود اس کے خالق جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا۔

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۵۵۲

☆ تفسیرالبحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵ ص ۴۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج ۱۹ ص ۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۵ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۴۹۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۸

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۱۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۴ ص ۱۰۱

وَاصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ (سورۃ طٰہٰ آیت ۴۱)

اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا۔

پس ہر بندۂ خالق پر لازم ہے کہ وہ اپنے مقصدِ تخلیق کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خالق کا بندہ بن کر رہے۔اس سے سرکشی کسی حال میں بھی جائز نہیں۔(۱۴)

﴿۲﴾ اونٹ، گائے، بکری، مینڈھا کے جوڑے (نر اور مادہ) کے علاوہ مرغی، بطخ، مچھلی، خشکی اور تری کے شکار، پرندے حلال بنائے ہیں، ان سے نفع لینا جائز ہے۔مثلاً ان کا گوشت دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء، مکھن، پنیر، لسی، گھی کھانا جائز ہے۔ان کا فروخت کرنا جائز ہے۔سواری کے جانوروں پر سوار ہونا، بوجھ لادنا، جائز ہے۔ان سے کھیتی باڑی کا کام لینا جائز ہے۔ان کے بال، اُون اور صوف کا استعمال مثلاً لباس بنانا، کمبل یا خیمے بنانا، جائز ہے۔دباغت کے بعد ان کا چمڑا استعمال کرنا جائز ہے۔(۱۵)

---

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۹۰

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۷۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۶۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۵۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۶۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۱۹ ص ۲۲۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۷

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۰۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ ص ۴۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۹۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین .تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۰۵

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۷۵

﴿۳﴾ حلال جانور کا گوشت کھانا اس صورت میں جائز ہے، جب اسے شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔ ذبح کے بغیر یا غیراللہ کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ وحشی جانور جس کا ذبح کرنا ممکن نہ ہو، اس کا شرعی طریقہ سے شکار کرنا جائز ہے۔ مچھلی اور ٹڈی دل بغیر ذبح کے حلال ہیں۔(۱۶)

﴿۴﴾ حلال جانور کے چند اجزاء کھانا جائز نہیں، یہ حرام ہیں۔ ان میں نر کا ذکر (آلہ تناسل)، مادہ کی شرمگاہ، دبر، حرام مغز، بہتا ہوا خون، خصیتین، مثانہ، پِتہ وغیرہ شامل ہیں۔(۱۷)

﴿۵﴾ زینت اور جمال اگرچہ دنیوی متاع ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ منصوص زینت کے علاوہ اسبابِ زینت کا استعمال جائز ہے۔ عمدہ لباس، عمدہ سواری، عمدہ مکان اور عمدہ غذا کا استعمال جائز ہے۔(۱۸)

﴿۶﴾ جانوروں میں بچہ ماں کے تابعِ نسب ہے۔ اگر کسی جانور کی ماں حلال ہے تو بچہ حلال ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو یا حرام۔ اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ حرام ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو۔ مثلاً گھریلو گدھی اور وحشی گدھے کا بچہ حرام ہوگا، اور وحشی گدھی اور گھریلو گدھے کا بچہ حلال ہوگا۔(۱۹)

﴿۷﴾ خنزیر اور انسان کے سوا ہر جانور کی کھال دباغت کے بعد پاک ہوجاتی ہے۔ خواہ مردہ جانور کی ہو یا ذبح کئے ہوئے جانور کی۔ خنزیر نجس العین ہونے اور انسان کی تکریم کی خاطر، ان کا چمڑا دباغت کے بعد بھی پاک نہیں ہوتا۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۲۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۴۱
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۳۷۵

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۹

(۱۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۴

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَادُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْطَهُرَ (۲۰)

ہر چمڑا جب رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔(۲۱)

﴿۸﴾ جانور کے بال، اُون اور صوف پاک ہیں، خواہ جانور مردہ ہو یا ذبح کیا ہو۔صوف سے لباس بنانا سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔خود سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے صوف کا جبہ استعمال فرمایا۔حدیث شریف میں ہے۔

......وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ......الحدیث (۲۲)

آپ نے (دورانِ سفر) صوف کا جبہ زیبِ تن فرمایا تھا۔(۲۳)

﴿۹﴾ جانوروں پر سفر کرنا اور ان پر بوجھ لادنا جائز ہے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے، ان کے ساتھ نرمی کی جائے، ان کے آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھے۔

---

(۲۰) ☆ رواہ مسلم و رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی والدارمی ومالک واحمد /المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ا ص ۱۳۹

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۷

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن المغیرہ بن شعبۃ، ج ۲ ص ۸۶۳

☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان والطهارة

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الطهارة

☆ ورواہ ابن ماجه فی کتاب الطهارة واللباس والمناسک

☆ ورواہ الدارمی فی الوضوء

☆ ورواہ احمد، ج ا ص ۲۱۶، ج۴ ص ۲۵۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ ص ۲۰۵

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاسَافَرْتُمْ فِی الْخَصْبِ فَاعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا وَاِذَاسَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ فَاسْرِعُوا السَّیْرَ وَاِذَا اَرَدْتُمُ التَّعْرِیْسَ فَتَنَكَّبُوا الطَّرِیْقَ (۲۴)

جب تم شادابی کے موسم میں سفر کرو تو اپنے اونٹ کو اس کا حق دو (راستے میں گھاس سبزی وغیرہ اسے چرنے دو) اور جب تم خشکی کے موسم میں سفر کرو تو جلد سفر طے کرو (تاکہ سواری کو بھوک کم محسوس ہو) اور جب رات کے آخری حصے میں قیام کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر اترو۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے اونٹ، گھوڑے، گدھے، خچر وغیرہ چوپائے ہماری ملک میں دیئے۔ انہیں ہمارے لئے مسخر کیا اور ان سے انتفاع جائز رکھا۔ یہ اس کی طرف سے رحمت ہے۔ انسان جس چیز کا مالک ہو جائے اسے کرایہ پر دینا جائز ہے۔ لہٰذا ان چوپایوں کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔ یہ اجارہ کے حکم میں ہے۔ (۲۶)

﴿۱۱﴾ جس نے جانور کو اس شرط پر اجارہ پر دیا کہ اس پر مثلاً دس بوریاں گندم لا دے گا۔ اس نے اجارہ کی شرط کے مطابق دس بوریاں گندم لادی، مگر وہ چوپایہ ہلاک ہو گیا تو اس پر کوئی تاوان نہیں، اور جس نے اجارہ کی شرط سے زائد وزن اس پر لادا اور وہ جانور اس سے ہلاک ہو گیا تو ہلاک کرنے والے کے ذمہ کرایہ ہے اور جانور کی قیمت کا اتنا حصہ بھی جتنا اس نے زائد وزن ڈالا۔ (۲۷)

---

(۲۴) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی هریرة، ص ۳۵۴ ☆ رواہ مسلم فی الامارة

☆ رواہ الترمذی فی الادب

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج ۳ ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی. ج ۶ ص ۳۷۵

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۱

(۲۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۴

﴿۱۲﴾ جانور کو موضعِ مسمّٰی کے لئے اجرتِ معلوم کے لئے کرایہ پر لیا، مگر اس نے موضعِ مسمّی سے تجاوز کیا۔ اب جانور ہلاک ہوگیا تو اس کے ذمے کرایہ اور جانور کی قیمت بطورِ ضمان لازم ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ گھریلو گدھے اور خچر کا گوشت حرام ہے۔ وحشی گدھے کا گوشت بالاتفاق جائز ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ (۲۹)

شارعِ اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (خیبر کے موقع پر) گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ مفتی کے لئے جائز نہیں کہ بلا سبب گھوڑے کے ذبح کا حکم دے۔ البتہ اگر ہلاکت کے قریب ہو تو ذبح کرنا جائز ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ اگر کسی حلال جانور کو مسلمان اور غیر مسلم مل کر ذبح کریں تو اس کا کھانا حرام ہے۔ یہ شرعی ذبح کے حکم میں نہیں۔ (مل کر ذبح کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ چھری پر دونوں کا ہاتھ ہو) البتہ اگر غیر مسلم نے صرف جانور پکڑ کر رکھا ہو اور ذبح مسلمان نے کیا ہو تو ذبح جائز ہے۔) (۳۲)

﴿۱۶﴾ اگر ایک ہی معاملہ میں حلت اور حرمت (حلال ہونا اور حرام ہونا) جمع ہو جائیں تو حرمت کا پہلو غالب ہوگا اور حرمت کا فتویٰ دیا جائے گا۔ (۳۳)

---

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۵

(۲۹) ☆ رواہ البخاری ومسلم وغیرھماعن البراء وعن جابر وعن علی وعن ابن عمر وعن ابی ثعلبۃ / جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۳۸

(۳۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۳

(۳۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۳

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۷۸

(۳۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۵

﴿۱۷﴾ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ حرمت یا کراہت طاری ہے۔ (۳۴)

نوٹ: اباحتِ اصلیہ کے احکام سورہ بقرہ، آیت ۲۹ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۸﴾ گھوڑے اگر سب مادہ ہوں یا نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور یہ چر کر گزر کرتے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ ہر گھوڑے کے بدلہ ایک دینار یا ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فِی الْخَیْلِ السَّائِمَۃِ فِی کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارٌ تُؤَدِّیْہِ (۳۵)

چر کر گزر کرنے والے اونٹوں میں ہر اونٹ کے عوض ایک دینار زکوٰۃ ہے جو وہ ادا کرے گا۔ (۳۶)

﴿۱۹﴾ جمال اور حُسن تین نوع کا ہے۔

(ا) صورت اور ترکیبِ اعضا میں جمال۔

(ب) اخلاقِ باطنہ میں جمال۔

(ج) افعال میں جمال۔

ان کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

(ا) صورت اور ترکیبِ اعضا میں جمال وہ ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ جمیل و حسین صورت دل میں نقش ہو جائے۔

(ب) اخلاقِ باطنہ کا جمال یہ ہے کہ انسان کی صفات خوبصورت ہوں۔ ان میں علم، حکمت، عفت اور عدل ہو، غصہ کو ضبط کرتا ہو، ہر شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو۔

(ج) افعال کا جمال یہ ہے کہ اس کے اخلاق سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہو۔ لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے۔ اور ان سے نقصان کو دور کرنے کے درپے رہے۔

---

(۳۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۴

(۳۵) ☆ رواہ الدار قطنی عن جابر، ج۲ ص ۱۲۶

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۷۸

جمال کے ان تین انواع میں سے پہلی قسم بندے کے اختیار میں نہیں۔ یہ خالق کی تخلیق سے متعلق ہے۔ دوسرے دونوع بندے کے اختیار میں ہیں۔ لہٰذا بندۂ مومن اخلاق اور افعال میں جمال کو اختیار کرے۔ (۳۷)

نوٹ: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خُدّام میں مویشی بھی شامل ہیں۔ جنہیں آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں گھوڑے، اونٹ، خچر، دراز گوش اور بکریاں بکثرت تھیں۔ گائے یا بھینس کے بارے میں کوئی روایت نہیں۔ البتہ گائے کی قربانی ازواجِ مطہرات رضوان تعالیٰ علیہن کی طرف سے کی۔

فائدہ (۱)

حضور ﷺ کے دس گھوڑے تھے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(ا) سَکْبُ (ب) مُرْتَجِزْ (ضمہ میم وسکون را، فتحہ تا و کسر جیم)

(ج) لِزَاز (د) لَحِیف (فتحہ لام، کسرۂ حا)

(ہ) وَرْد (و) ضُرِیس

(ز) ظَرِب (فتحہ ظا و کسرۂ را) (ح) مُلاوِح (ضمہ میم و کسرۂ واو)

(ط) سَبُحه (ی) بَحْر

اربابِ سِیَر نے اور نام بھی ذکر کیے ہیں، مثلاً بلق، ذوالفقار، ذواللمہ، مرتجل، تراوح، سرحان، یعسوب،

(۳۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۷۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸،۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۷۵

نحیف، ادھم، سجاء، سجل، طرف، مندوب۔ (۳۸)

فائدہ (۲) جن خچروں کو حضور سید عالم ﷺ کی خدمت کا شرف ہوا، وہ یہ ہیں۔

(ا) دُلْدُلْ (ب) فِضَّہ (ج) ایلیہ (۳۹)

فائدہ (۳) حضور سید الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ کی خدمت کا شرف جن دراز گوشوں (گدھوں) کو ملا، وہ یہ ہیں۔

(ا) عُفَیْر (بروزن زُبَیْر) (ب) فروہ (ج) یَعْفُوْر

(د) ایک اور دراز گوش، جسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ لائے تھے۔ (۴۰)

فائدہ (٤) حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم، نبی اکرم ﷺ کی جن اونٹوں نے خدمت بجالائی، وہ پندرہ سے زائد تھے۔

(ا) قَصْوا (فتحہ قاف اور سکونِ صاد) (ب) عَضْباء (ج) جذما

(د) صَرْمَا (ہ) صلما (و) مُخَضْرَمہ (ضمہ میم فتحہ خا اور سکونِ ضاد) (ز) مصرمہ

(ح) مدینہ طیبہ کے نواح میں مقامِ غابہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیس اونٹ تھے۔ جن سے ہر رات کو دو مشکیزے دودھ لایا جاتا تھا۔ (۴۱)

☆☆☆☆☆

---

(۳۸) ☆ مدارج النبوت، ج۲ ص ۱۰۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰

(۳۹) ☆ مدارج النبوت، ج۲ ص ۱۰۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۱

(۴۰) ☆ مدارج النبوت، ج۲ ص ۱۰۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۱

(۴۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸

☆ مدارج النبوت، ج۲ ص ۱۰۴۲

باب(۲۴۱) ﴿سمندر سے فوائد حاصل کرنا، عرف کی شرعی حیثیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡـفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ☆ (سورہ النحل آیت ۱۴)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو، اور تُو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی کو چیر کر چلتی ہیں، اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو۔

حل لغات:

"سَخَّرَ": سَخَرَ (از باب فَتَحَ) سِخۡرِیًّا و سُخۡرِیًّا نیز سَخَّرَ و تَسَخَّرَ و اِسۡتَخَرَّ کا معنی ہے، مغلوب کرنا، ذلیل کرنا، کشتی کا عمدہ رفتار سے چلنا۔ سَخِرَ (از باب سَمِعَ) سَخۡرًا و سَخَرًا و سُخۡرًا و مَسۡخَرًا نیز تَسَخَّرَ و اِسۡتَسۡخَرَ کا معنی ہے، ٹھٹھا کرنا، مذاق کرنا۔(۱)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۴۹
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۲۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۱۳۰
☆ القاموس المحیط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ۲۳۳
☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۸۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۱۰

آیت میں تسخیر سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے سمندر کو مغلوب بنا دیا اور تمہارے لئے ممکن بنا دیا کہ تم اس میں کشتی کے ذریعے سواری کرو، اس سے تازہ گوشت (مچھلی) نکال کھاؤ اور اس کی تہہ سے قیمتی موتی نکال لو۔ گہرے کھاری اور مہلک پانی کو تمہارے لئے نفع بخش بنا دیا۔ (۲)

"**لَحْمًا**": گوشت، سمندر اور دریا کے گوشت سے مراد مچھلی ہے۔

لَحَمَ (از باب نَصَرَ) لَحْمًا کا معنی ہے، مضبوط کرنا۔

لَحَمَ (از باب فَتَحَ) لَحْمًا کا معنی ہے، گوشت کھلانا۔

لَحِمَ (از باب سَمِعَ) لَحْمًا کا معنی ہے، لازم ہو کے رہنا۔

لَحِمَ (از باب سَمِعَ) لَحَمًا نیز لَحُمَ (از باب کَرُمَ) لَحَامَةً کا معنی ہے، بہت گوشت والا جسم رکھنا، گوشت کا مشتاق ہونا۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۷۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۴۲

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۴۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۴۷

"طَرِيًّا": طَرُءَ (از باب کَرُمَ) طَـرَاءَ ةً وطَرَاءً بمعنی تروتازہ ہونا، نیز طَرُوَ سے بھی اسی باب پر آتا ہے۔(ہمزہ اور واؤ کے ساتھ) اس سے صفت مشبہ طَرِیٌّ ہے۔(۴)

سمندر اور دریا سے نکلنے والی تازہ مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال بنائی ہے۔ مچھلی کی رطوبت اگر ختم ہو جائے تو اس کا کھانا مضر اور فسادِ بدن کا باعث ہے۔اس لئے اسے بالخصوص تازہ گوشت سے تعبیر کیا گیا ہے۔(۵)

"حِلْيَةً": زیور، اس سے مراد لُؤلُؤ اور مرجان ہیں۔اس کی وضاحت قرآن مجید میں ہے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ☆ (سورۃ الرحمن آیت ۲۲)

ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔(۶)

"تَلْبَسُوْنَهَا": (صیغہ جمع مذکر حاضر) تم اس زیور کو پہنتے ہو۔ زیور عورتیں پہنتی ہیں اور ان کی زیب وزیبائش چونکہ اپنے خاوندوں کے لئے ہوتی ہے۔ گویا عورتوں کا زیور پہننا تمہارا پہننا ہے۔(۷)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۳۹

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ، مطبوعہ کراچی، ۳۰۳

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۱۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۲۴

(۵) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ، ازہر، ج ۲۰ ص ۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۱۱۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیر مظہری ، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۷۹

(۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۹

"مَوَاخِرَ": جمع ہے، اس کا واحد مَاخِرٌ ہے۔

مَخَرَ (از باب نَصَرَ اور فَتَحَ) مَخْرًا و مُخُورًا کا معنی ہے، پانی کو پھاڑنا، کشتی کی تیز ہوا چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، کشتی کا چلنا اور ہوا کی رفتار کا سامنے آنا۔

مَــوَاخِــرَ وہ کشتیاں ہیں جن کی رفتار کی آواز سنائی دے، وہ کشتیاں جو اپنے سینے کے زور سے پانی کو چیرتی ہیں۔ ایک ہی ہوا سے آنے جانے والی کشتیاں، خشک زمین کو پانی دینا تا کہ اس میں ہل چلانا آسان ہو جائے۔ (زمین کا سینہ پھاڑنے کے لئے پانی دینا) (۸)

"وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ": اور تا کہ اس کا فضل تلاش کرو۔

(بقیہ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۵ ص ۱۱۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۴

(۸) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۱۱۹۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعه کراچی، ۴۶۲

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعه مصر، ج۳ ص ۵۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۸۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ ص ۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۳۹

☆ تفسیر جلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ۲۰۷

☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه 'مکه مکرمه، ۲۰۷

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۳ ص ۲۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۳۸۰

اس سے مراد سمندر کے ذریعے تجارت ہے۔ سمندر کے ذریعے تجارت کا نفع خشکی کے ذریعے تجارت سے زیادہ ہوتا ہے۔(۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ احرام کی حالت میں بھی اس کا شکار کرنا اور کھانا جائز ہے۔ اسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ٹڈی دَل بھی بغیر ذبح کھانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اگرچہ مچھلی کو تازہ گوشت سے تعبیر کیا ہے، مگر عرف میں مچھلی پر گوشت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ "لَحم" (یعنی گوشت) میں شدت کا مفہوم داخل ہے اور گوشت میں شدت اور سختی و مضبوطی کا باعث خون ہے، جو مچھلی میں نہیں ہوتا۔(۱۰)

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۸۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۹۴

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۸۰

(۱۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ص ۴۹۴

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۸۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۷۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۱۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص ۱۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۱

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۷۹

﴿۲﴾ مچھلی کے علاوہ سمندر اور دریا کے باقی جانور حلال نہیں۔ رب تعالیٰ جل وعلا نے صرف مچھلی کا ذکر فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں بھی صرف مچھلی کی حلت کو بیان فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اُحِلَّتْ لَنَامَيْتَتَانِ. اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ (۱۱)

ہمارے لئے دو مردار حلال کئے گئے ہیں، مچھلی اور ٹڈی دَل۔ (۱۲)

نوٹ: مچھلی کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۳﴾ جو مچھلی از خود مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے ''طافی'' کہتے ہیں، اس کا کھانا مکروہ ہے۔ جس مچھلی کو شکار کر کے پکڑا جائے یا کسی آفت (مثلاً ضرب) سے مر کر پانی پر تیرے، تو اس کا کھانا حلال ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَااَلْقَى الْبَحْرُاَوْجَزَرَعَنْهُ فَكُلُوْاوَمَامَاتَ فِيْهِ فَطَفٰى فَلَا تَاْكُلُوْا (۱۳)

جس مچھلی کو سمندر باہر پھینک دے، یا پانی خشک ہو کر مر جائے، اسے کھالو، اور از خود مر کر تیر جائے اسے نہ کھاؤ۔ (۱۴)

﴿۴﴾ زندہ مچھلی کا کچھ حصہ الگ کرلیا گیا، جس سے وہ مچھلی مرگئی، علیحدہ ہونے والے حصہ اور بقیہ مچھلی کا کھانا حلال ہے۔ بخلاف دیگر حیوانوں کے کہ اس کا جدا ہونے والا حصہ کھانا حلال نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاقُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِىَ حَيَّةٌ فَمَاقُطِعَ مِنْهَافَهُوَ مَيْتَةٌ (۱۵)

---

(۱۱) ☆ رواہ ابن ماجه عن عبداللہ بن عمر، ص ۲۳۹

☆ رواہ احمد عن عبداللہ بن عمر، ج۲ ص ۹۷

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۱۲

(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجه عن جابر بن عبداللہ، ص ۲۴۱

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۴۹۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۲

(۱۵) ☆ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر، ص ۲۳۹

زندہ جانور کا جو حصہ جدا کرلیا گیا وہ ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ اگر مچھلی کے پیٹ میں کوئی چھوٹی مچھلی پائی گئی، تو اس کا کھانا حلال ہے۔اسی طرح اگر مچھلی کو کسی پرندے نے مار دیا ہو، یا گہرے پانی کی وجہ سے مرگئی ہو، یا چھوٹے حوض میں جمع ہوگئی اور اس کا شکار کرنا ممکن تھا۔شکار کئے بغیر مرگئی، تو ان سب کا کھانا حلال ہے۔(۱۷)

﴿۶﴾ مچھلی جال میں مرگئی نکلنے پر قادر نہ تھی، یا شکاری نے پانی میں کوئی شے ڈالی جس میں مچھلی مرگئی، دونوں صورتوں میں اس کا کھانا حلال ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ اگر کسی نے قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا۔اس نے مچھلی کا گوشت کھایا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔کیونکہ عرف میں مچھلی کے گوشت کو گوشت نہیں کہا جاتا۔(۱۹)

﴿۸﴾ ایک قسم کے گوشت کو دوسری قسم کے گوشت کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے،اور ایک ہی قسم کے گوشت کو اسی قسم کے گوشت کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔

یاد رہے کہ ہر نوع کے جانور کا گوشت اس جانور کے حکم میں ہے۔مثلاً گائے کا گوشت گائے کے حکم میں ہے۔ بکری کا گوشت بکری کے حکم میں ہے۔اونٹ، گائے بکری وغیرہ الگ الگ نوع کے جانور ہیں۔(۲۰)

﴿۹﴾ موتی اور مونگا کا پہننا مرد وعورت دونوں کے لئے جائز ہے۔مردوں پر سونے چاندی کے زیورات کا پہننا حرام

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۷) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۸) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۴ ص ۱۱۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ۲۰ ص ۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۴ ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۳۸۰

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵

ہے، سوائے چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی، جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ تک ہو، جائز ہے۔ عورتوں کے لئے سونے چاندی کے ہر وزن کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے۔ سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلاً لوہا، سٹیل، پیتل، تانبا وغیرہ کے زیور مرد و عورت کے لئے حرام ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ ریشم کے کپڑے عورتوں کے لئے جائز ہیں۔ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

اَلذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ حِلٌّ لِاُنَاثِ اُمَّتِىْ وَحَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِهَا (۲۲)

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز ہیں اور مردوں پر حرام ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ مرد کے لئے چاندی کی انگوٹھی پر نقش کرانا جائز ہے۔ البتہ اسے پہن کر بیت الخلا میں جانا جائز نہیں۔ اس سے نقوش کی توہین ہوتی ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ جس نے قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا، اس نے صرف موتی پہن لئے، تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ عرف میں صرف موتی پر زیور کا اطلاق نہیں ہوتا، اگرچہ لغت اور قرآن مجید کی نص کے مطابق موتی زیور ہیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ قسم میں عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ فرش پر نہیں سوئے گا، وہ زمین پر سویا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش فرمایا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲)

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

کیونکہ عام زمین کو عرف میں فرش نہیں کہتے۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چراغ سے روشنی حاصل نہیں کرے گا اور اس نے سورج کی روشنی دیکھی تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ سورج کو رب تعالیٰ نے چراغ فرمایا۔

---

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۷

(۲۲) ☆ رواہ الطبرانی عن زید بن ارقم وعن واللہ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۲

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۱

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۱

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ☆ (سورۃ نوح آیت ۱۶)

اوران میں چاند کوروشن کیا اور سورج کو چراغ۔

اس لئے کہ عرف میں چراغ کا اطلاق سورج پرنہیں ہوتا۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چوپائے پر سوار نہ ہوگا، مگر کافر پر سوار ہوا تو قسم نہ ٹوٹے گی، اگر چہ رب تعالیٰ نے کافر کو بدترین چوپایہ کہا۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ☆ (سورۃ الانفال، آیت ۲۲)

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔

کیونکہ عرف میں کافر کو چوپایہ نہیں کہتے۔

شریعت میں عرف اور عادت کی رعایت لازمی ہے۔ حقیقتِ لغویہ اگر عرف کے خلاف ہو تو وہ حقیقت متروک ہوگی اور عرف کا اعتبار ہوگا۔ (۲۵)

﴿۱۴﴾ عورت زیور اور زینت مرد کی رضا جوئی اور خوشنودی کے لئے استعمال کرے۔ غیر محرموں کے لئے زیور اور زینت کا استعمال عورت کے لئے جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں کلمہ تَلْبَسُوْنَهَا کا مفاد یہی ہے۔ (۲۶)

(۲۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۸۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۳۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۵۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۴، ۴۹۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۳۸۰

(۲۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ح۲ ص ۵۵۹

﴿۱۴﴾ تجارت، حصولِ منفعت، حج، عمرہ، تحصیلِ علم، ملاقاتِ احباب وغیرہ جائز مقاصد کے لئے کشتی یا جہاز کے ذریعے سمندر اور دریا میں سفر کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر سمندر یا دریا طغیانی میں ہو اور اس کے پاس اس سے بچاؤ کا ذریعہ نہ ہو، یا یہ علم مباحت نہ رکھتا ہو تو سمندر یا دریا میں سفر کرنا جائز نہیں، کہ خواہ مخواہ ہلاکت میں پڑنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ اِرْتِجَاجِهٖ فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ (۲۷)

سمندر کی طغیانی کے وقت جس نے سمندر میں سفر کیا جس سے وہ مر گیا تو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ سمندر کے موتی کسی کی مِلک نہیں۔ جو اسے نکال لے اسی کا ہے۔ (۲۹)



(بقیہ ۲۶) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴

(۲۷) ☆ رواہ احمد، ج۵ ص ۷۹

(۲۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۸، ۱۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۳۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۴
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۳۸۰

(۲۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۴

باب (۲۴۲) ﴿جدید سائنسی علوم، علمِ نجوم، علمِ ہیئت﴾

﴿علمِ فلکیات وغیرہ کا سیکھنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ١٦)

اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔

حل لغات:

"**عَلٰمٰتٍ**": جمع ہے، اس کا واحد علامت ہے۔ علامت وہ نشان جس سے کسی شے کا پتہ معلوم ہو۔ جیسے راستے کے نشانات، لشکر کے نشانات۔ (۱)

ان علامات سے مراد راستے کے نشان ہیں، ان کی مدد سے منزلِ مقصود تک رسائی آسان ہوتی ہے۔ مثلاً پہاڑ، پہاڑیاں، وادیاں، دریا، درخت، ہوائیں وغیرہ، بعض تجربہ کار مٹی کی بُو سونگھ کر راستہ کا تعین کر لیتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۳۴۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۸۳۲

☆ الفروق اللغویة، ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۸۲ وما بعد

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۴۰۶

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۱۵

"بِـالنَّجْمِ": ستارہ، وقتِ مقررہ پر ادا کیا ہوا فرض، بیل، بے ساق نباتات، (وہ پودا جس کا تنا نہ ہو اور وہ زمین پر بچھا ہو) اصل، ثریا، ہر چھوٹا بڑا ستارہ جو طلوع وغروب کرتا ہے۔(۳)

آیتِ مبارکہ میں یہ کلمہ جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ مراد ستارے ہیں۔(۴)

(بقیہ۲) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج۵ص۴۸۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی۔ ج۲ص۵۱۰
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۶۴۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص۱۰
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۰۷
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۰۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔۴۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور۔ ج۳ص۱۰۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور۔ ج۳ص۱۰۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت۔ ج۴ص۴۳۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۶ص۳۸۲
(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۵۶
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۸۳
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ص۱۱۸
☆ الفروق اللغویۃ، ازابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۲۷
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت۔۴۲۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۹ص۷۱
(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۶۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۹۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی۔ ج۲ص۵۲۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج۲ص۲۲۵
☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت۔ ج۵ص۲۱۰
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۴۳۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص۱۰
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۰۷

"یَھْتَدُوْنَ": وہ راہ پاتے ہیں۔سمندر اور خشکی میں، دن اور رات سفر میں ستاروں اور علامات سے صحیح راستہ کا تعین کرتے ہیں۔ستاروں کی مقررہ گردش سے وہ ان کے خالق کی معرفت، طریقِ حق اور دینِ مستقیم کی طرف راستہ پاتے ہیں۔نیز ستاروں کی مدد سے اپنی عبادات کے اوقات معلوم کر لیتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قربانی، صدقہ فطر......اور ستاروں کی مدد سے سمتِ قبلہ کا تعین کر لیتے ہیں۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بری اور بحری سفر میں، دن ہو یا رات زمینی علامات مثلاً پہاڑ، وادی، درخت وغیرہ اور آسمانی ستاروں کی ضرورت ہر مسافر کو ہوتی ہے۔ان کی مدد سے اپنی منزل کا راستہ معلوم کرنا جائز ہے۔انسان کی طبعی ضرورت کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ان مظاہرِ قدرت سے استمداد کو غیر اللہ سے استمداد کہہ کر شرک کہنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔(۶)

(بقیہ۴) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ)۔مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۲

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۳۸۲

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۹۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۲۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۲۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۳۹

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۷

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازھر، ج۲۰ ص۱۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص۳۸۲

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۶۹

﴿۲﴾ ستاروں کی چال اور قیام سے جو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے، جس سے زوال، جہتِ قبلہ، اوقاتِ نماز اور روزوں کے مہینے، ایامِ حج، قربانی اور صدقہ فطر کا تعین ہوتا ہے، یہ مشاہدہ شریعت نے جائز بلکہ فرض قرار دیا ہے۔ یہ مشاہدہ وہی کر سکے گا جو ستاروں کی حرکات، گردش اور آپس کے روابط کا علم رکھتا ہو۔ جس طرح ارکانِ اسلام فرض ہیں، اسی طرح ان کے اوقات کا علم بھی فرض ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ارکانِ اسلام ہر مسلمان کو خود ادا کرنے ہوں گے، مگر ان کے اوقات کا تعین کسی کے بتانے سے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لئے علم توقیت، علمِ نجوم، علمِ فلکیات، جغرافیہ وغیرہ علوم فرضِ کفایہ ہیں۔ قدماء ائمہ ومجتہدین میں ان علوم کے عالم کثیر تھے۔ اب قلیل بلکہ نہایت ہی قلیل ہیں۔ شریعتِ مطہرہ میں ان علوم کو بڑا دخل ہے۔ امتِ مسلمہ میں ہر وقت چند افراد ہونا ضروری ہیں جو ان علوم کے عالم ہوں۔ (۷)

(بقیہ۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۹۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۱۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۱۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۴۳۶
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۸۰
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۰۷
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۱۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۱۱۲
☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۱۳
☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۳۸۲

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۱۳۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۹۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۴۸۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص۴۳۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۲

﴿۳﴾ نماز میں استقبالِ قبلہ (قبلہ کی طرف منہ کرنا) دو وجہ پر ہے۔

اول: جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اور کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا ہو، یا کسی ذریعے سے اس کا دیکھنا ممکن ہو، مثلاً چھت یا بلند جگہ پر چڑھ کر، ایسے نمازی کے لئے لازم ہے کہ اس کا چہرہ اور بدن عینِ کعبہ کی طرف ہو۔ حطیم کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھنا اس کے لئے کافی نہیں۔

دوم: جو شخص کعبہ کو دیکھ نہیں سکتا مثلاً مسافت پر ہے، اس کے لئے لازم ہے جہتِ قبلہ کو منہ کر کے نماز ادا کرے۔(۸)

﴿۴﴾ جہتِ قبلہ معلوم کرنے کے متعدد ذرائع ہیں۔ ستاروں اور سورج کی مدد سے جہت قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جغرافیہ دان اپنے شہر اور بیت اللہ شریف کے طول بلد اور عرض بلد کے فرق سے جہتِ قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ جدید عصری علوم کی مدد سے بعض ایسے آلات بنائے گئے ہیں جن سے جہتِ قبلہ معلوم ہو سکتی ہے۔ ان میں سے کسی بھی ذریعہ سے جہتِ قبلہ معلوم کرنا جائز ہے۔ ان ذرائع کا علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔(۹)

﴿۵﴾ نمازی کے لئے فرض ہے کہ وہ ممکن ہو تو عینِ قبلہ اور ممکن نہ ہو تو جہتِ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ جہتِ قبلہ معلوم کرنے کے جو ذرائع ہیں اگر ان میں سے کسی ذریعہ سے جہتِ قبلہ متعین کرنے پر قادر نہیں تو تحری کرے۔ تحری یہ ہے کہ خوب غور و فکر کر کے جہتِ قبلہ کو مقرر کرے۔ تحری کر کے جہتِ قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔ اگرچہ بعد فراغ معلوم ہوا کہ اس کی تحری میں غلطی واقع ہوئی ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ قطبِ شمالی ایسا ستارہ ہے جو گردش نہیں کرتا۔ اس لئے رات کے کسی بھی حصہ میں اس سے سمتِ شمال معلوم ہو سکتی ہے۔ سمتِ شمال معلوم ہو جانے کے بعد اگر یہ معلوم ہو کہ اس کا شہر، جہاں وہ رہ رہا ہے، کعبہ سے کس سمت کتنے درجے پر واقع ہے، اس طرح قطبی ستارہ سے جہت قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

یاد رہے کہ ہمارا شہر کھاریاں بلکہ گجرات، بلکہ پنجاب کا جہتِ قبلہ سمتِ مغرب سے جنوب کی جانب ساڑھے

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱۰ ص ۹۲

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱۰ ص ۹۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان' ج ۱۰ ص ۹۲

بارہ درجے جھکاؤ پر ہے۔ موجودہ پاکستان (کشمیر سمیت) کا قبلہ مغرب سے سوا بارہ اور تیرہ درجے کے درمیان جانبِ جنوب جھکاؤ پر ہے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ سورج کی مدد سے جہتِ قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

اول: ہر سال ۲۷ مئی ر بعد دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر عین کعبہ شریف (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) پر ہوتا ہے۔

دوم: اسی طرح ہر سال ۱۶ ر جولائی بعد دوپہر دو بج کر چھبیس منٹ پر سورج عین کعبہ شریف پر ہوتا ہے۔

ان دو دنوں میں زمین کے کسی بھی خطے پر کسی عمودی شے کا سایہ سمتِ قبلہ کو ظاہر کرتا ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ستاروں کی منازل اور مدارج مقرر فرمائے ہیں۔ سورج اور چاند دیگر ستاروں کی طرح ہر ستارہ اپنے اپنے مدار میں گردش کرتا ہے۔ ہر ایک کی گردش مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے ان کے طلوع اور غروب کی جگہ اور وقت مقرر فرما دیا ہے۔ نزولِ باراں، موسموں کے تغیر و تبدل اور گردش لیل و نہار کو عادی طور پر ان سے مربوط فرما دیا ہے۔ اس لئے ستاروں کی گردش، ہواؤں کی گردش، دن رات کی ہر موسم میں تبدیلی کے اوقات اور نزولِ باراں وغیرہ حالات کا اندازہ کرنا جائز ہے۔ صحابہ کرام ستاروں کی گردش سے آنے والے حالات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔ جدید علماءِ علمِ ہیئت، نجوم اور فلکیات آنے والے موسموں، ہواؤں، بادلوں، بارش، سورج گرہن، چاند گرہن وغیرہ کی پیش گوئی کرتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات رب قادر کریم جل وعلا کی تخلیق و تقدیر سے متعلق ہیں۔ اسی طرح

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۸۱

☆ معہ افادات جدیدہ از علماء علمِ جغرافیہ، علم ہیت، علمِ فلکیات وغیرہ

(۱۲) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۰

☆ افاداتِ جدیدہ از علماءِ علمِ ہیئت و فلکیات و نجوم وغیرہ

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۹

ستاروں کا اپنے اپنے بروج میں ہونے والے اثرات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ومنشا سے متعلق ہیں۔ یہ بذاتِ خود مؤثرِ حقیقی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے علاوہ کائنات کی کوئی شے بھی مؤثرِ حقیقی نہیں۔ ہر شے کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی تخلیق، تقدیر اور منشاء کے تابع ہے۔ ستاروں (اور کائنات کی ہر شے) کی تاثیرِ حقیقی کا اعتقاد رکھنے والا کافر ومشرک ہے۔ ان کی تاثیر کو رب کریم وقادر کی تخلیق ومنشا کے تابع جاننے والا مومن ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَّۃِ عَلٰی اَثْرِ سَمَآءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلَۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ. ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ. قَالُوْا. اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَ کَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ. مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ کَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذٰا وَکَذٰا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ (۱۴)

حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز ہمیں پڑھائی۔ گزشتہ رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام کی طرف رُخِ انور پھیرا، اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے رب کریم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہر جانتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ رب کریم فرماتا ہے کہ بندہ کبھی مجھ پر ایمان رکھتا اور ستاروں (کی تاثیرِ حقیقی) کا انکار کرتا ہے۔ سو جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے ہمیں بارش عطا ہوئی وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں (کی تاثیرِ حقیقی) کا منکر ہوا، اور جس نے یہ کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں کی تاثیر کا معتقد ہوا۔

---

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن زید بن خالد الجھنی، ج ا ص ۱۱۷، ۱۴۱

☆ رواہ مسلم فی کتاب الایمان عن زید بن خالد، ج ۲ ص ۵۹۷

☆ رواہ النسائی عن زید بن خالد الجھنی، ج ا ص ۲۲۷

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۳۶۲، ۳۶۸، ۴۲۱

لہٰذا بادو باراں اور دنیا کے تمام تغیرات میں مؤثرِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کو جانے۔ ستارے تو ان تغیرات کے اسباب ہیں، وہ چاہے تو سبب سے مسبب جوڑ دے اور چاہے تو سبب کو معطل کر دے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ ستاروں سے راستہ معلوم کرنا، عبادات کے اوقات کا تعین کرنا، اور آنے والے حالات کا اندازہ کر لینا جائز ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

تَعَلَّمُوا مِنَ النُّجُوْمِ مَا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ فِيْ طُرُقِكُمْ وَقِبْلَتِكُمْ ثُمَّ كُفُّوْا

علم نجوم صرف اتنا حاصل کرو جس سے تم راستوں اور اپنے قبلہ کا تعین کر سکو۔ اس سے زیادہ سے رک جاؤ۔

البتہ علمِ نجوم سے قسمت کا حال معلوم کرنا، یا ستاروں سے قسمت کے متعلق سمجھنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ایسے علمِ نجوم کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشادِ نبوی ہے۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ(۱۶)

جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا تو گویا اس نے جادو سیکھا۔ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے (اس کا اتنا ہی زیادہ وبال اس پر ہوگا) ایسے علمِ نجوم کو سیکھنا حرام ہے۔ اس سے احتراز لازم ہے۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ زمین و آسمان کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کر دی ہے۔ انسان ان سے ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے۔ سو انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور ان کے خالق کا شکر گزار بندہ رہے۔ زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ عجائباتِ قدرت ہیں، ان پر نظر کر کے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی توحید اور اس کی قدرتِ کاملہ کا ادراک حاصل کرے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی طاعت ہے۔(۱۸)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۵۰

(۱۶) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس ، ج۲ ص ۱۸۹ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس فی کتاب الادب

☆ رواہ احمد، ج ا ص ۲۲۷، ۳۱۱

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۱۱۷

(۱۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۴۸۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۲

باب (۲۴۳) ﴿شہد کی طہارت اور دیگر احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ☆ (سورہ النحل آیت ۶۹)

پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا، اور اپنے رب کی راہیں چل، کہ تیرے لئے نرم وآسان ہیں۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے، جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔

حل لغات:

"کُلِی": صیغہ امر ہے، اَکَلَ (از باب نَصَرَ) اَکْلًا و مَاْکَلًا کا معنی ہے، کھانا۔ مراد یہ ہے کہ ہمارا (اللہ تعالیٰ جل شانہٗ) کا شہد کی مکھی کو حکم ہے کہ کھانے کا قصد کر، کھانے کے لئے آمادہ رہ۔ (۱)

"مِنۡ کُلِّ الثَّمَرَات": ہر مرغوب، مناسب اور میسر درختوں کے پتوں، کلیوں، پھولوں اور پھلوں سے رس چوس۔ یہاں کلمہ کُلِّ اگرچہ عام ہے، مگر یہاں مخصوص مراد ہے۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ اور کلامِ عرب میں عام، خاص کی جگہ اور خاص، عام کی جگہ کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ (۲)

(۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

"**سُبُلَ رَبِّكِ**": سُبُلٌ جمع ہے سَبِیْلٌ کی، بمعنی راستہ۔ یعنی اپنے رب کے راستوں پر چل۔ سُبُلٌ میں اضافت کا باعث اس کے خالق کی عظمت کو بیان کرتا ہے۔ (۳)

"**ذُلُلًا**": ذُلُوْلٌ کی جمع ہے، بمعنی مطیع، نرم اور آسان۔

مراد یہ ہے کہ اے شہد کی مکھی! ہم نے تیری فطرت میں یہ امر شامل کر دیا ہے کہ تو دور دراز کا سفر آسانی سے کر سکتی ہے، اور پھر اپنے گھر میں آنا تیرے لئے مشکل نہیں۔ تو اپنا راستہ نہایت نرمی اور آسانی سے طے کر لیتی ہے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ تو اپنے رب کی طاعت میں لگی رہ۔ (۴)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۔

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ۳۰، ۱۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۔

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۱

"مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ": رنگ برنگ کی پینے کی چیز، شہد کی مکھی کے پیٹ سے نکلنے والا شہد مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ سرخ، سفید، زرد، سیاہی مائل، جامد، بہنے والا۔ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے خالقِ حقیقی، قادر اور حکیم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرتِ قادر جل وعلا سے ہیں کہ مختلف رنگ، مزاج اور تاثیر کی مختلف اشیاء پیدا کرتا ہے۔(۵)

"فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ": شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ اکثر شربت اور معجونیں اسی سے تیار ہوتی ہیں۔ شہد بعض مرتبہ تو اکیلا استعمال ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ دوسری ادویات کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔

"شِفَآءٌ" موضعِ اثبات میں ہے، ایسے موقعوں پر عموم مراد نہیں ہوتا۔ گویا کلمہ اگر چہ عموم کا ہے، مگر اس سے مراد خصوص ہے۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۵۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص۱۳۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص۵۷۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص۷۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۵۱۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۳۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص۱۳۱
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۱۸
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۱۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۵۲
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص۱۸۵
☆ تفسیرمظھری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص۴۱۰

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱ص۱۳۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص۵۷۵
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص۷۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۵۷۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شہد پاک ہے،اگر چہ اس میں مردہ مکھیاں اوران کے بچے پڑے ہوتے ہیں ۔ یہ ایک عمدہ،مقوی،مفرح،غذا اوردوا ہے۔(۷)

جس جاندار میں خون نہیں ہوتا مثلاً مکھی،مچھر،شہد کی مکھی وغیرہ،اگر یہ جاندار کسی کھانے یا پینے والی شے میں پڑ کر مرجائیں،یامرکران میں پڑ جائیں،وہ شے ناپاک نہ ہوگی،وہ پاک رہے گی،اس کا کھانا پینا اور دیگر استعمال جائز ہے۔(۸)

﴿۳﴾ لذیذ اور عمدہ کھانے اوراسی طرح عمدہ لباس،مکان،سواری وغیرہ اگر اسراف سے خالی ہوں،توان کا استعمال جائز ہے،توکل کے خلاف نہیں۔اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے شہد کو مرغوب غذا اوردوا بنا کر بندوں پراحسان فرمایا ہے،تاکہ بندے اسے استعمال کریں۔اگر مرغوب،عمدہ اور قیمتی اشیاء کا استعمال ناجائز ہوتا توان کو پیدا کر کے بندوں کو احسان نہ جتاتا۔(۹)

(بقیہ۶) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ،ج۴ص۴۶۷

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص۵۱۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۴۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۱۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ ،ج۲ص۳۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص۱۳۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص۱۳۳

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ص۲۱۱

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۱۸۵

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ص۲۱۲

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۱۸۵

(۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۵۲

﴿۴﴾ شہد اور دیگر ادویات سے علاج کرنا جائز اور سنت ہے۔علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں ۔شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے،اور شفاء دوا کے بالعموم استعمال کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔حدیث شریف میں دوا کے استعمال کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔

لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءَ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (۱۰)

ہر مرض کی دوا ہے،پس جب بیماری کا علاج دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا مل جاتی ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نبی پاک،صاحبِ لولاک ﷺ کی ایک مجلس کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُّ فَجَآءَ الْاَعْرَابُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا،فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَدَاوٰى،فَقَالَ تَدَاوُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ،اَلْهَرَمُ (۱۱)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ عرش پناہ،دربارِ نبوت میں حاضر ہوا، صحابہ کرام اس حال میں وقار اور تعظیم کی خاطر اس طرح سکون سے بیٹھے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں (کہ اگر وہ حرکت کریں تو وہ اڑ جائیں گے) سلام عرض کرنے کے بعد میں بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اِدھر اُدھر سے اعرابی آنے لگے۔انہوں نے عرض کی۔یارسول اللہ! کیا ہم دوا استعمال کریں؟ آپ نے فرمایا،ہاں،دوا استعمال کرو،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کی دوا نہ بنائی ہو،البتہ ایک بیماری یعنی بڑھاپے کی دوا کوئی نہیں۔(۱۲)

﴿۵﴾ کسی بیمار کو دم کرنا بھی جائز ہے۔دم کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کے کسی حصہ،حدیث شریف کے

---

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن جابر ورواہ احمد عن جابر/بحوالہ جامع صغیر،ج ۲ ص ۲۱۱

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن اسامہ بن شریک،ج ۲ ص ۱۸۳

☆ ومثلہ رواہ الترمذی عن اسامہ بن شریک،ج ۲ ص ۲۳

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان،ج ۱۰ ص ۱۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج ۵ ص ۵۲

کلمات سے دم کرے، یا ایسے کلمات سے دم کرے جن کے معنی معلوم ہوں اور وہ شرکیہ نہ ہوں۔ جن کلمات کے معنی معلوم نہ ہوں یا کلمات شرکیہ ہوں تو ان سے دم کرنا جائز نہیں۔ دم کرنے کی تعلیم حضور سیدِ عالم ﷺ نے دی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دم فرمایا کرتے تھے۔ ائمہ دین اور سلف صالحین سے لے کر آج تک امت کا یہی معمول رہا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج کرنا جائز ہے۔ ان میں کسی ایک کو مطلقاً ترک کر دینا جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں طرح کے علاج کی اجازت دی ہے۔ ارشادِ نبوی (علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات) ہے۔

عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ، اَلْعَسْلِ وَالْقُراٰنَ (۱۴)

شفا دینے والی دونوں اشیاء کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن مجید۔ (۱۵)

﴿۷﴾ شہد میں عشر ادا کرنا واجب ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ اس کا نصاب مقرر نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوسیارہ المتعی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ نَحْلًا قَالَ اَدِّ الْعُشْرَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ) اِذَ الْعُشُوْرُ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِحْمَھَالِیْ فَحَمَھَالِیْ (۱۶)

یارسول اللہ! میرے پاس ایسی زمین ہے کہ اس میں شہد بنتی ہے، آپ نے فرمایا، اس کا عشر ادا کرو۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اسے میری چراگاہ قرار دے دیجئے۔ تو آپ نے اسے میری چراگاہ قرار دے دیا۔ (۱۷)

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۱۳۶

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ، ص۲۵۵

(۱۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۷۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۷۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۲۱۱

(۱۶) ☆ رواہ ابن ماجہ، ص۱۳۳ ☆ ورواہ احمد والبیھقی ایضًا

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۱۳۷

فائدہ جلیلہ:

شہد کی مکھی مختلف پتوں، درختوں، پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی ہے۔ یہ رس مختلف ذائقوں کے ہوتے ہیں، کڑوا، پھیکا، کسیلا، بے ذائقہ، مگر جب ان مختلف ذائقوں کے رس کو چھتے میں جمع کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے سب میٹھا شہد بن جاتا ہے۔ عارفِ ربانی، کاشفِ اسرارِ رحمانی، مولائے روم، مرشدِ انام مولانا جلال الدین رومی نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ شہد کی مکھیوں کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

چون بر احمد می خوانیم دُرُود

می شود شیریں و تلخی را ربُود

اس کو اکٹھا کر کے ہم اس پر اپنے اور تمام جہاں کے نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہیں، اس کی برکت سے اس کی تلخی زائل ہو جاتی ہے، اور شیریں شہد بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۴۴) ﴿عائلی زندگی کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت ۷۲)

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں، اور تمہارے لئے تمہاری عوتوں میں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے، اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی، تو کیا جھوٹی بات پر یقین لاتے ہو، اور اللہ کے فضل کے منکر ہوتے ہو۔

"مِنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا": اَنۡفُسٌ جمع ہے، اس کا واحد نَفۡسٌ ہے۔ نَفۡسٌ کے بہت سے معانی ہیں، مگر یہاں مراد جنس، نوع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے تمہاری بیویاں تمہاری ہی جنس (انسان) سے تمہارے لئے پیدا کیں، تاکہ تم ہم جنس بیبیوں سے انس، الفت اور نفع حاصل کرسکو۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۷۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۸۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۸

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۰

"وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً": اور تمہارے لئے تمہاری اپنی منکوحہ بیویوں سے بیٹے اور پوتے اور نواسے پیدا کئے۔

بَنِيْنَ جمع ہے اس کا واحد اِبْنٌ ہے، بمعنی بیٹا، اس سے مراد صلبی اولاد ہے، خواہ بیٹا ہو یا بیٹی۔

حَفَدَةً جمع ہے اس کا واحد حافِدٌ ہے، یہ کلمہ کئی معنوں میں مشترک ہے، اولاد کی اولاد یعنی پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں، خادم، مددگار، تیزی سے خدمت کرنے والا، داماد، عورت کی طرف سے رشتہ دار، سُسر، اپنی بیوی کی پچھلے خاوند سے اولاد۔

لغت میں حَافِدٌ...... حَفَدَ (از باب ضَرَبَ) حَفْدًا و حُفُوْدًا و حَفْدَانًا سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، کام جلد کرنا، خدمت کرنا، ثواب سمجھ کر خدمت کرنا، دعائے قنوت میں یہ کلمہ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ

یعنی ہم طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے احکام بجالانے میں جلدی کرتے ہیں۔ (۲)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۹

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۸۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۶۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۲۴۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۴۱۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۶۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۲۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۷۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۴۴

آیت مبارکہ میں حَفَدَةً سے مراد اولاد کی اولاد ہے، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں۔ مذکورہ تمام معانی مراد لینا بھی جائز اور ممکن ہے۔ (۳)

"وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ": نِعْمَتِ اللّٰهِ سے مراد ہمارے پیارے آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ ہیں۔ اسلام اور قرآن بھی نعمت اللہ ہے۔ ان کا نعمت ہونا بھی حضور پرنور ﷺ کے وسیلے سے ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرد کا نکاح اپنی ہم جنس عورت (نوعِ انسان) سے ہی ہوسکتا ہے۔ غیر جنس مثلاً جن وغیرہ سے نکاح نہیں ہو

(۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۶۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۷

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۹۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۳۱۴

(۴) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۹۱

سکتا۔رب تعالیٰ نے عورت کو مرد کی ہم جنس سے ہونا بیان فرمایا ہے۔جائداد، زمین وغیرہ کے حریص بعض باپ اور بھائی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح ''قرآن مجید'' سے کر دیتے ہیں، تا کہ ان کی جائداد تقسیم ہو کر دوسرے خاندان میں نہ چلی جائے، مذکورہ بالا شرعی حکم کی روشنی میں ان حریص حضرات کو چہرہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح غیر شرعی کام میں مبتلا ہیں۔(۵)

﴿۲﴾ مرد اور عورت کے نکاح میں دونوں کا مسلمان ہونا شرط ہے۔دونوں یا دونوں میں سے ایک بھی اگر مسلمان نہ ہوا تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔رب تعالیٰ نے عورت اور مرد کا ہم جنس ہونا بیان فرمایا ہے۔کافر مسلمان کی جنس سے نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ اولاد اپنی منکوحہ بیوی کی مولود ہی ہو سکتی ہے۔منکوحہ کے علاوہ کسی اجنبی عورت سے زنا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچے مرد کی اولاد شمار نہیں ہوتے۔ایسے ولد الزنا بچے ماں کے سپرد ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی منکوحہ زوجہ کے پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد کو مرد کی اولاد قرار دیا ہے۔ وَجَعَلَ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً فرمایا ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۷)

ولد الزنا ماں کی طرف منسوب ہوگا اور زانی کو رجم کیا جائے گا۔(اولاد اس کے حصے میں نہ آئے گی)(۸)

---

(۵) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۸
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۸۹

(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵

(۷) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ عن عائشہ
☆ ورواہ احمد و البخاری ومسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ
☆ ورواہ ابو داؤد عن عثمان ☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن ابی الزبیر
☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی سلمہ/ بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۵۲

(۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۸
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۹۰

﴿۴﴾ خلقت اور فطرت کے اعتبار سے اصل مرد ہے، اور عورت اس کے تابع۔ آیت مبارکہ میں زوجہ کو مرد کی طرف مضاف کیا گیا ہے یعنی اَزْوَاجِکُمْ، ام البشر حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود مقدم ہے۔

خاوند متبوع و مخدوم ہے، اور عورت تابع و خادم ہے۔ اگر یہ حیثیت برقرار رہے تو عائلی زندگی خوشگوار رہے گی، ورنہ انجام بے سکونی، اضطراب و افتراق ہے۔ مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے کہ خلقت، فطرت اور شریعت کے اصولوں کی پاسداری کریں۔(۹)

﴿۵﴾ بیوی اور اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا قدر کرتے ہوئے بیوی اور اولاد کے حقوق ادا کرنا خاوند اور باپ پر فرض ہیں۔(۱۰)

﴿۶﴾ اولاد اور اولاد کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باپ دادا، نانا، ماں، دادی، نانی کے لئے معاون اور خادم بنایا ہے۔ اولاد کے ذمے ماں باپ کی خدمت کرنا اور اگر محتاج ہو تو مالی امداد کرنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر باپ خدمت کا محتاج ہو اور اس نے اولاد میں سے کسی کو اجرت پر خدمت کے لئے مامور کیا، اولاد نے والدین کی خدمت کی تو بھی مقررہ اجرت کا حق دار نہیں۔ اس لئے کہ اس کے لئے از خود والدین کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ آیت مبارکہ میں "حَفَدَةً" کے کلمہ اور اس کی تفسیر نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔(۱۱)

﴿۷﴾ اولاد پر والدین کی خدمت کی طرح بیوی پر خاوند کی خدمت کرنا بھی قرآن مجید اور حدیث شریف نے فرض قرار دیا ہے۔ عرب و عجم کی عورتیں اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہیں۔ عرف اور عادت یہی ہے۔ زمانہ قدیم سے آج تک عائلی زندگی میں یہی معمول رہا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۱۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۶

دَعَـا اَبُوْ اُسَيْدِ ۔ السَّـاعِـدِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ عُـرْسِـهٖ وَكَـانَـتْ اِمْـرَاَتُهٗ خَادِمَتَهُمْ وَهِیَ الْعُرُوْسُ ......الحدیث (۱۲)

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کی تقریب (ولیمہ) میں نبیِ اکرم، رسولِ معظم ﷺ کو دعوت دی۔ حضرت ابو اسید کی بیوی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی۔ جبکہ وہ ابھی دلہن (کے لباس میں) تھی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَنَافَتَلْتُ قَلَائِدَهَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَیَّ......الحدیث (۱۳)

حضور انور ﷺ کے قربانی کے جانور کے گردن کے ہار میں اپنے ہاتھ سے بُنتی تھی۔ (۱۴)

(۸) خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض کا تعین عرف و عادت پر ہے۔ حقوق و فرائض کی حدود کا تعین ہر زمانہ، علاقہ، زوجین کی مالی اور معاشرتی حالت، عرف و عادت کے مطابق ہی متعین کیا جا سکتا ہے۔ بعض علاقوں اور گھروں میں بیوی خاوند کے کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ زمیندارہ ماحول میں عورتیں جانور کا چارہ لاتی ہیں، خاوند کے ساتھ کھیت میں کام کرتی ہیں، فصل کی کاشت و برداشت میں برابر شریک ہوتی ہیں، صنعت و حرفت کے ماحول میں عورتیں خاوند کے لئے ابتدائی امور سر انجام دیتی ہیں، بعض عورتیں دوسرے گھروں میں اجرت پر کام کر کے خاوند کے گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں، مالدار گھرانوں کی عورتیں خود کام کاج نہیں کرتیں بلکہ ان کے لئے خادمہ کا تقرر کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں خادمہ کی اجرت مرد کے ذمہ ہوتی ہے۔

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن سهل بن سعد، ج ۲ ص ۷۷۸ ☆ رواہ احمد عن سهل بن سعد، ج ۵ ص ۲۰۷

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عمرہ بنت عبد الرحمٰن، ج ۱ ص ۲۳۰ ☆ ورواہ مسلم فی کتاب الحج

☆ ورواہ ابو داؤد فی المناسک ☆ ورواہ النسائی فی المناسک

☆ ورواہ احمد، ج ۶ ص ۷۸، ۲۴، ۲۳۸

(۱۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۴

عائلی زندگی میں ایک اصول ہمیشہ مدِنظر رہنا چاہئے، جسے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ بیوی کو گھر میں ایسا ماحول بنانا ہوگا جس سے خاوند سکون حاصل کر سکے، اور نکاح کے اغراض و مقاصد سے فائدہ اٹھا سکے، اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور ہو سکے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَالَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ☆

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۹)

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔ پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھرا کی، پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی، ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہئے بچہ دے گا بیشک ہم شکر گزار ہوں گے۔

گھر کا سکون اور خاوند کی جائز خواہشات پورا کرنا بیوی کے ذمہ شرعی فرض ہے۔ اس کے لئے بیوی مرد کا بچھونا بچھائے۔ اس کے لئے کھانا تیار کرے اور اس کا گھر سنبھال رکھے۔ امہات المومنین حضور نبی اکرم ﷺ کی ہر طرح سے خدمت بجالاتیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کی حالت میں حضور نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک دھوتیں اور کنگھی کرتیں۔ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا گھر کا کام خود ہاتھ سے کرتیں، مولائے کائنات سیدنا حضرت علی اور جنتی جوانوں کے سردار امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کا کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتیں، چکی میں آٹا پیستیں، پانی کا مشکیزہ خود بھر کر لاتیں۔ اسی طرح دیگر صحابیات اور سلف صالحین کی بیویاں اپنے خاوندوں کی آسائش کے لئے گھر کے کام کاج خود کرتیں۔ آج کی عورتوں کے لئے یہ بہترین نمونہ ہے۔ اسی نمونہ کو اپنانے میں گھر جنت نظیر بن سکتے ہیں۔ (۱۵)

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۵

﴿۹﴾ خاوند گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ کا اسوہ حسنہ یہ تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَصْنَعُ فِىْ بَيْتِهِ، قَالَتْ. كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مِهْنَةِ اَهْلِهِ تَعْنِىْ خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ (۱۶)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا، گھر والوں کے کام میں ان کا ساتھ دیتے تھے، اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے گھر سے برآمد ہوتے۔

حضور سیدِ عالم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ میں یہ امور شامل تھے کہ آپ گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے، کپڑے سی لیتے، مریض کی عیادت کرتے، جنازہ میں شرکت فرماتے، گدھے پر سواری فرما لیتے، غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔ بندۂ مومن اور پیارے نبی کے امتی پر لازم ہے کہ وہ آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہ کرے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ پاکیزہ، حلال اور لذیذ کھانے جائز ہیں۔ ان کا استعمال توکل کے خلاف نہیں۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ حضور سید الانام، خیر الورٰی، باعثِ تخلیق کائنات، اصلِ موجودات، نبی اکرم، رسولِ معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں، بلکہ سب سے بڑی نعمت ہیں، بلکہ تمام جہانوں کی نعمتوں کی اصل ہیں۔ آپ ہی کی برکت، وسیلہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا و مافیہا کی تمام نعمتیں بنائی ہیں، بلکہ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار نہ ہوتا۔

---

(۱۶) ☆ رواہ البخاری عن الاسود، ج ا ص ۹۳
☆ ورواہ الترمذی فی القیامۃ
☆ ورواہ احمد، ج۶ ص ۴۹، ۱۲۶، ۲۰۶

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۶۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۱۴۵

(۱۸) ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۷۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۵۸
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۴۱۵

حدیث قدسی میں ہے۔

لَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ النَّارَ(۱۹)

(وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَسَاکِر)لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا(وَفِیْ رِوَایَةٍ) لَوْلَاکَ لَمَاأظْهَرْتُ الرُّبُوْبِیَّةَ(۲۰)

اے محبوب اگر آپ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو میں جنت پیدا نہ کرتا۔اگر آپ نہ ہوتے تو میں دوزخ پیدا نہ کرتا۔اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا۔

لہٰذا بندۂ مومن اور نیاز مند امتی کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرے۔اس پر رب تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اس نعمت کا خوب چرچا کرے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ انسان کے بہترین اعمال میں سے رب کریم کی عبادت وطاعت ہے۔اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ اس بہترین عمل پر کار بند رہے اور اس بہترین عمل کو ترک کر کے غیر ضروری اور فضول کاموں میں مشغول نہ رہے۔(۲۲)



(۱۹) ☆ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعًا

(۲۰) ☆ موضوعات کبیر از ملا علی قاری .مطبوعہ مجتبائی دھلی(۱۳۴۶ھ)،ص ۵۹

(۲۱) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۱۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص ۲۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۴۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ صص ۱۹۱

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۲۱۵

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۶۴

باب (۲۴۵)

جانوروں کی کھال، بال، اُون اور ہڈی وغیرہ

کے استعمال کا جواز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَاَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ☆ (سورۃ النحل آیت ۸۰)

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو، اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن، اور ان کی اُون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔

حل لغات:

"بُیُوتِکُم": بُیُوت جمع ہے بَیۡتٌ کی، بمعنی گھر، ہر شے جو بلند ہو اور سایہ کرے چھت کہلاتی ہے۔ ہر شے جو پاؤں تلے ہے زمین کہلاتی ہے۔ ہر شے جو چاروں سمتوں سے پردہ کرے دیوار کہلاتی ہے۔ جب یہ تینوں (زمین،

دیوار اور چھت) منتظم اور مرتب ہوں گھر کہلاتا ہے۔(۱)

"سَکَنًا": جس سے سکون ملتا ہو اور انسان کے جوارح وہاں آ کر حرکت سے سکون میں آ جائیں۔ گھر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملہ سے حفاظت کرتا ہے، اس میں اہل وعیال سمیت خود محفوظ رہتا ہے۔ پردہ داری کا کام دیتا ہے۔ اس میں سکون اور الفت اور ہر قسم کا دنیوی و دینی نفع ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا چاہتا تو انسان ہمیشہ اضطراب اور حرکت میں رہتا اور اگر چاہتا تو ہر وقت سکون اور انجماد میں رہتا۔ ان دونوں حالتوں میں نظام معاشرت معطل ہو جاتا۔ اس نے اپنی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے انسان کو دونوں حالتوں کے درمیان پیدا کیا۔ کبھی یہ حرکت میں ہوتا ہے (کام کرتا ہے)، اور کبھی سکون میں۔(۲)

"لَکُمْ": تمہارے نفع کے لئے۔ لام منفعت کے لئے ہے۔(۳)

"وَمِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ": چوپایوں کی کھالوں سے خیمے، قُبّے، چھولداریاں، ڈیرے بنائے۔(۴)

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۱۵۲

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۱۵۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص۴۷۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص۹۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی. ۴۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۶۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص۲۰۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۵۸۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص۵۲۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص۵۸۰

(۳) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص۲۰۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۱۵۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی. ۴۴۹

"تَسْتَخِفُّوْنَهَا": جنہیں تم ہلکا جانتے ہو، خَفِیْفٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے ہلکا۔

"یَوْمَ ظَعْنِکُمْ": پانی اور گھاس کی تلاش میں صحرا میں سفر کرنا، سفر کرنا، ہودج۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ چمڑے وغیرہ کے بنے ہوئے گھروں کو سفر وحضر میں تم استعمال کرتے ہو اور یہ ہلکے ہونے کے باعث تمہاری سہولت کا باعث ہیں۔ یہ چلتے پھرتے گھر بھی اللہ تعالیٰ جل وعلا کی نعمت ہے۔

"وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا":

صُوْفٌ (اُون) بھیڑوں اور دنبوں کا ہوتا ہے۔

وَبْرٌ (اُون) اونٹوں کے بال۔

اَشْعَارٌ (بال) بکری کے بال۔

اَثَاثًا گھر کا سامان، فرش، بستر، چادر، کمبل، لباس وغیرہ ہر طرح کا مال۔ اس کلمہ کا مفرد استعمال نہیں ہوتا۔

(بقیہ۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۶ ص ۲۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۴

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۸۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۴۹

☆ تفسیر جلالین، از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه' مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامه محمد بن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۵ ص ۵۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، از هر، ج۲۰ ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۴ ص ۲۰۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ ص ۷۹

☆ حاشية الجمل علی الجلالین. تالیف علامه سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۳ ص ۵۵۰

مَتَاعًا سامان، سامانِ تجارت۔(٦)

مسائل شرعیہ:

﴿١﴾ ایسی رہائش بنانا، جس میں ہر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملے سے حفاظت کا سامان ہو، اہل وعیال کی حفاظت ہو سکے، چاردیواری سے پردہ داری ممکن ہو، اس میں رہ کر سکون والفت حاصل ہو سکے اور انسان ہر قسم کے دینی ودنیوی مفاد حاصل کر سکے، جائز ہے، یہ توکل اور تقوی کے خلاف نہیں۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے لئے مسجدِ نبوی کے قریب رہائشیں بنائیں۔ صحابہ کرام، تابعین، تبعِ تابعین سے لے کر آج تک جملہ مومنین اپنی استطاعت کے مطابق رہائشیں بناتے ہیں۔ مسلمانوں میں رہائش بنانا متعارف ہے۔ رہائش میں ہر شخص کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، اس لئے ایک ہی قسم کی رہائش بنانے کی پابندی نہیں۔ ہر شخص اپنی ضروریات اور استطاعت کے پیشِ نظر اپنی رہائش بنانے کا مجاز ہے۔ البتہ ضروریات سے زائد رہائش پر صرف کرنا اسراف ہے۔(٧)

---

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج١٠ ص١٥٢

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج٢ ص٥٨٣

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٤٤٩

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج٢ ص٢٢٢

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج٢ ص٢٢٢

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج٣ ص٩٠

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ ص٦٥

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٤ ص٢٠٤

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج٣ ص١٣٧

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج٢٠ ص٩٢

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٦ ص٣٢٠

(٧) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج٣ ص٧٠

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج١٠ ص١٥٢

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٦ ص٣٢٠

﴿۲﴾ انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اتنی دیر کام کرے جتنی دیر اس کا وجود برداشت کرے۔قوتِ برداشت یا ضرورت سے زیادہ محنت کرنا ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔اسی طرح انسان کو محض بیکار بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ حرکت اور سکون میں اعتدال کو اللہ تعالیٰ جل وعلا پسند فرماتا ہے۔(۸)

﴿۳﴾ چمڑے، اُون، بال، کپاس، پٹ سن اور دیگر بُننے کے قابل اشیاء سے خیمے، قبے، چھولداریاں، ڈیرے، سائبان، فرش، لباس اور سامانِ تجارت بنانا جائز ہے۔ان کی خرید و فروخت جائز ہے۔قرآن مجید نے ان اشیاء کو بطور نعمت کے بیان فرمایا ہے، اور نعمت جائز اشیاء میں ہی ہوتی ہے، حرام اشیاء نعمت (بلاواسطہ) نہیں۔(۹)

﴿۴﴾ بکری کے بالوں، بھیڑ اور مینڈھے کی اُون، اونٹ کی اُون، ان کی ہڈیوں، سینگوں اور دانتوں سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔یہ اشیاء پاک ہیں۔ان جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔اسی طرح کپاس، پٹ سن سے بھی نفع حاصل کرنا جائز ہے۔بالوں سے نفع حاصل کرنا ہر حال میں جائز ہے، خواہ زندہ جانور سے حاصل کئے ہوں یا مردہ سے، حلال جانور کے بال ہوں یا حرام جانور کے۔سوائے خنزیر کے، کہ یہ نجس العین ہے، اس کے کسی بھی جزو سے نفع حاصل کرنا حرام ہے۔(۱۰)

(بقیہ۷) ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۴۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۶۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۹۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۵۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۳۶
(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۲
(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۳
(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۸
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۵،۱۵۴
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۸۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص ۱۳۶
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۷۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۶۶
☆ تفسیر مظهری، ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۴۲۰

﴿۵﴾ ہر جانور کا چمڑا رنگنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، جانور حلال ہو یا حرام، سوائے خنزیر اور آدمی کے، خنزیر نجس العین ہے، اس کے تمام اجزاء کی حرمت قطعی ہے، اور انسان کی کھال اس کے احترام کے پیشِ نظر استعمال کرنا حرام ہے۔ دباغت (رنگنے) کے بعد چمڑے سے ہر نوع کا نفع لینا جائز ہے۔ اس کا فروخت کرنا، اس کے برتن، مشکیزے سے وضو کرنا، اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حلال جانور کا چمڑا ذبح کرنے سے ہی پاک ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا دُبِغَ اِهَابٌ فَقَدْ طَهُرَ (۱۱)

چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَاَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِالْمَيْتَةِاِذَادُبِغَتْ (۱۲)

رسولِ اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کے چمڑے کو رنگنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ ہر وہ شے جس سے چمڑا رنگا جا سکے، اس سے دباغت (رنگنا) جائز ہے۔ مثلاً نمک، درخت کے پتے، درخت کی چھال، پھٹکڑی، چونا اور دیگر ادویات۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ رواه مسلم عن ابن عباس ، ج ۱ ص ۱۵۹
☆ ورواه ابو داؤد عن ابن عباس ، ج ۲ ص ۲۱۵
☆ ورواه الترمذی عن ابن عباس ، ج ۱ ص ۲۴۳
☆ ورواه النسائی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۹۰
☆ ورواه الدارمی عن ابن عباس ، ج ۲ ص ۱۱۷
☆ ورواه احمد ، ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۲۷، ۲۶۲، ۲۷۰، ۳۲۷، ۳۴۳، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۷۲

(۱۲) ☆ رواه ابو داؤد عن عائشة، ج ۲ ص ۲۱۵

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۸

﴿۷﴾ پانی، گھاس، غلہ اور دیگر معاشی ضروریات کے تحت ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اس سفر کی اجازت دی ہے۔ (۱۵)



(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۱۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ ص۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ ص۱۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص۲۰۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص۵۲۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص۵۸۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۷۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص۲۵۵

باب (۲۴۶)

﴿شوقِ شہادت، توکّل اور آلاتِ حرب کا استعمال﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ☆ (سورة النحل آیت ۸۱)

اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے، اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی، اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں، اور کچھ پہناوے کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں، یونہی تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے کہ تم فرمان مانو۔

حل لغات:

"ظِلٰلًا": جمع ہے ظِلّ کی، بمعنی سایہ۔ کبھی اس سے مراد عزت، منفعت ہوتی ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۷۶
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۳۱۴
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۰۹
☆ الفروق اللغویة، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۲۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۳۲۳

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور صنعت سے تمہارے لئے دھوپ سے بچاؤ کے لئے کئی چیزیں بنائی ہیں، مثلاً درخت، بادل، دیوار، پہاڑ وغیرہ۔

"اَکْنَانًا": جمع ہے کِنٌّ کی، بمعنی ہر چیز کی حفاظت اور اس کا چھپانا، گھر۔(۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنی قدرت وصنعت سے پہاڑوں اور ان کی غاروں کو بارش، طوفان اور دھوپ سے تمہارے بچاؤ کے لئے بنایا ہے۔ یہ بھی اس کی نعمت ہے کہ بلا تکلف وتکلیف تمہیں میسر ہے۔(۳)

"سَرَابِیْلَ": جمع ہے سِرْبَالٌ کی، بمعنی قمیص، ہر پہننے والا لباس، پہناوا، زرہ۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے تمہارے لئے گرمی سردی، موسموں کی شدت، بارش سے بچاؤ

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۱۱۲۰
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،ص ۴۴۲
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر،ج۲،ص۹۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت،ص ۴۰۹
☆ الفروق اللغویة،ازابوهلال الحسن بن عبداللّٰه بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه،ص ۳۲۱
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر،ج۹،ص ۳۲۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان،ج۱۰ ص ۱۵۹
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللّٰه بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۴۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص ۱۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللّٰه نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص ۱۳۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعه المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص ۴۷۸
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه،ج۵ص ۶۷
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۶ ص ۴۲۱

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،۵۵۷
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،۲۲۹
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر،ج۱ ص ۱۳۱
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت،۲۲۴
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر،ج۷ص ۳۷۴

کے لئے کئی اقسام کے لباس بنائے ہیں، جوتم پہنتے ہو۔ اسی طرح جہاد کی صورت میں زرہ، خود وغیرہ پہن کر اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہو، جہاد میں دشمن پر حملہ کے ساتھ ساتھ اس کے حملہ سے بچاؤ کی تدابیر بھی کرتے ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہیں۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کپاس، اُون، صُوف اور ہر وہ شے جس سے لباس بنانا ممکن ہو، کا لباس بنانا، پہننا، فروخت کرنا جائز ہے۔ ریشم کا استعمال صرف عورتوں کے لئے جائز ہے، مرد کو اس کا لباس پہننا حرام ہے۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت وانعام ہے کہ ہر قسم کے لباس سے انسان موسموں کی شدت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ سترِ عورت اور زینت کے علاوہ بیرونی ایذا دینے والے عوامل (مثلاً شدتِ گرمی، شدتِ سردی، بارش وغیرہ) سے لباس بدن کی حفاظت کا کام دیتا ہے۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان الدلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۹۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۷۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۶۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵

☆ حاشیۃالجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ص ۱۵۶

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۲۰

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۱

﴿۲﴾ جہاد میں مومن کے لئے اپنے جسم کی حفاظت کی خاطر زرہ اور خود وغیرہ پہننا جائز ہے۔اسی طرح گولی سے بچاؤ کا لباس (بولٹ پروف جیکٹ) پہننا بھی جائز ہے، ایسا لباس بنانا جائز ہے۔اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ایسا لباس بنانے کی تعلیم دی ہے۔ارشادِ خداوندی ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ☆

(سورۃالانبیاء آیت ۸۰)

اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے، تو کیا تم شکر کرو گے۔

حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زرہ بنانا سکھایا۔اس نعمت کا ذکر ارشادِ باری تعالیٰ میں میں یوں ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۔ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۔ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ☆اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۔ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ☆ (سورۃ سبا آیت ۱۰، ۱۱)

اور بے شک ہم نے داؤد کو بڑا فضل دیا۔اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور اے پرندو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور اے پرندو! اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ، اور تم سب نیکی کرو، بے شک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں۔

بقیہ۲)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۲۰
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری.مطبوعہ کراچی. ج۲ ص ۵۸۴
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود نفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۲۴
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر.تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص۴۷۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۲۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۲۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۶
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)اردو ترجمہ،مطبوعہ دہلی. ج۱ ص ۲۰۲

حضور سیدِ عالم ﷺ نے غزوۂ احد میں زرہ استعمال فرمائی، اسی کے ایک حلقہ سے چہرہ اقدس پر زخم آیا۔ للہذا لباس کے لئے ہر نوع کا کپڑا اپنانا اور آلاتِ جہاد تیار کرنا جائز ہے۔ ان کی صنعت اور خرید و فروخت جائز اور مباح ہے۔ (۷)

﴿۳﴾ موسم کی شدت اگر برداشت نہ کر سکے تو اس سے بچاؤ کی تدابیر کرنا جائز ہے۔ مثلاً گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے درخت، چھت، دیوار وغیرہ کے سایہ میں آجانا۔ اسی طرح پنکھا وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ سردی سے بچاؤ کے لئے گرم اونی لباس، کوٹ، کمبل وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اسی طرح شدتِ سردی سے بچاؤ کے لئے آگ تاپنا اور جدید طریقوں سے گرمی حاصل کرنا مثلاً ہیٹر (بجلی یا گیس وغیرہ) بھی جائز ہے۔ (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۲۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۱۰۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۰۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۴ ص ۲۵۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۲۲۰

﴿۴﴾ ضرورت اور خوف کے وقت پہاڑ کے سایہ میں آنا، اس کی غار میں پناہ لینا جائز ہے۔ سابقہ قومیں پہاڑوں کی غاروں میں رہائش کرتی تھیں۔ ربِ کریم نے ان کا ذکر بغیر تردید کے فرمایا ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے کئی روز غارِ حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت تین روز غارِ ثور میں پوشیدہ رہے۔ (۹)

﴿۵﴾ زرہ کی طرح جہاد میں دشمن سے مقابلہ اور اپنی حفاظت کے لئے تیر، کمان، تلوار، ڈھال، خود، بندوق، توپ، مورچہ اور جدید آلاتِ حرب، میزائل، بم، جنگی جہاز، جنگی آبدوز وغیرہ بنانا اور ان کا استعمال کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بچاؤ کے لئے تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور حملہ کرنے کے لئے ہر قسم کے آلاتِ حرب بنانے اور استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا شوقِ شہادت کے باوجود دشمن کے مقابلہ میں تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور ہر طرح سے حملہ کرنا حتی المقدور لازم ہے، ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین باوجود شوقِ شہادت کے تمام دستیاب آلاتِ حرب جہاد میں استعمال کرتے تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند رہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ چاہے، ہوگا۔ (۱۰)

﴿۶﴾ قرآن مجید نے بعض اشیاء کا ذکر نہ کیا لیکن احکام میں وہ مراد ہوتی ہیں۔ مثلاً شدتِ گرمی سے بچاؤ کے لئے لباس اور سایہ کا ذکر فرمایا مگر شدتِ سردی کا ذکر نہ فرمایا، اس کے باوجود اس موقعہ پر شدتِ گرمی کے ساتھ شدتِ سردی بھی مراد ہے۔ اسی طرح اپنی حفاظت کے لئے پہاڑوں کا ذکر فرمایا، مگر میدانوں کا ذکر نہ فرمایا، حالانکہ اس مقام پر پہاڑوں کے ساتھ میدان بھی مراد ہیں۔ یہ چیزیں اگرچہ عبارۃ النص میں موجود نہیں، مگر اشارۃ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص کے اعتبار سے مفہوم و مراد ہوتی ہیں۔ اس لئے نص کی ان اقسام سے

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۵۹

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۱۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۷

بھی احکام ثابت ہوتے ہیں۔ان کا انکار جہالت،سفاہت،ضلالت،ہٹ دھرمی ہے۔(۱۱)



(۱۱)
- ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۰۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ ص۱۶۰
- ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۲ص ۵۸۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۳۷
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۳۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص ۵۸۴
- ☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۸۰
- ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ ص ۹۴
- ☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۰
- ☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص ۲۴۲
- ☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص ۲۴۲
- ☆ زادالمسیرفی علم التفسیر .تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت، ج۴ص ۴۷۸
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص ۲۶
- ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۴ ص۲۰۵
- ☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۶ ص ۴۲۱



باب (۲۴۷)

﴿ادلّہ ءِ شرعیہ، کتابُ اللہ، سنت، اجماع، قیاس﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ شَہِیۡدًا عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ جِئۡنَا بِکَ شَہِیۡدًا عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ☆ (سورۃ النحل آیت،۸۹)

اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔

حل لغات:

"شَہِیۡدًا": شَہِدَ (از باب سَمِعَ) شھودًا کا معنیٰ ہے۔

......اَلۡمَجۡلِسَ مجلس میں حاضر ہونا۔

......الشئی معائنہ کرنا، اطلاع پانا۔

......الجمعۃ جمعہ پانا۔

......علی کذا گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شَاھِدٌ ہے، بمعنی حاضر، مُطّلِع شَھِدَ (از باب سَمِعَ) اور شَھُدَ (از باب کرُم) شَھَادَۃً ......

......عَلٰی فلان کسی کے خلاف گواہی دینا۔

......لِفلان کسی کے حق میں گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شَاھِدٌ ہے۔ بمعنی گواہ۔

شَھِدَ اللّٰہُ کا معنی ہے، اللہ واقف ہے، اللہ کو علم ہے، اللہ نے قبول فرمایا۔

شَھِدَ بِکُم قسم کھانا۔

اُشْھِدَ اُسْتُشْھِدَ اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔

شَھَادَۃٌ کا معنی ہے، گواہی، یقینی خبر، قسم، اللہ کی راہ میں موت، عالَمِ ظاہر (عالَمِ غیب کا مقابل)

شَھِیدٌ و شِھِیْدٌ حاضر، گواہی میں امین، جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، اللہ کے راستے میں مارا جانے والا۔

شَھَادَۃٌ اور شُھُوْدٌ کا معنی ہے، آنکھ یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے حاضر ہونا۔

یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ جمعہ کا دن، یومِ عرفہ، یومِ قیامت۔

تَشَھُّدٌ کلمہ شہادت کہنا۔ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

یہ کلمہ نماز کے التحیات پڑھنے میں متعارف ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۶۰

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۶۷ وما بعد

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۲ د

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۱۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۶۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۹۱ وما بعد

آیتِ مبارکہ میں شَهِيْدٌ سے مراد ایسا گواہ، جس کے علم سے کوئی شے مخفی نہ ہو۔ یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے روز کافر، مشرک، سرکش، نافرمان قومیں یہ کہہ کر اپنا دامن صاف کرنے کی کوشش کریں گی کہ ہمیں اے اللہ! تیرا پیغام نہ پہنچا، تیری ہدایت کسی نے ہمیں نہ دی۔ اس عالم میں ان قوموں کے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور ان قوموں کے خلاف گواہی دیں گے اور عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! ہم نے تیرے احکام ان تک بغیر کمی بیشی کے پہنچا دیئے ہیں۔

اس پر بھی وہ نافرمان قومیں انکار کریں گی۔ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام امتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی صفائی اور تائید میں پیش کریں گے۔ وہ مجرم قومیں پھر انکار کریں گی اور کہیں گی کہ امتِ مصطفیٰ تو ہمارے زمانہ میں نہ تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اپنے محبوب نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، سیدُ الکونین، نبی الثقلین ﷺ کو لائے گا اور آپ گواہی دیں گے کہ اے مولیٰ کریم! ان انبیائے کرام نے تبلیغ کا فریضہ پوری طرح ادا کیا ہے، اور میری امت نے ان کی جو تائید فرمائی ہے، وہ درست ہے۔ یہ قومیں واقعی مجرم نافرمان اور جھوٹی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ ان مجرموں قوموں کو عذابِ دوزخ میں مبتلا کر دے گا۔

سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳ اور سورۃ النساء آیت ۴۱ میں یہی مضمون مفصل بیان ہو چکا ہے۔ (۲)

"تِبْيَانًا": واضح بیان۔

تبیان میں بیان کی نسبت زائد حروف ہیں۔ اصول یہ ہے کہ حروف کی زیادتی معنیٰ میں زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں ہر علم اور ہر وہ شے ہے، جس کی انسان کو امورِ دین، امورِ دنیا، امورِ معاش اور امورِ معاد میں ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں تمام احکام، حدود، جمیع مامورات اور منہیات بیان کر دیئے گئے۔ گذرے واقعات اور آئندہ کی خبریں اس میں تفصیل و اجمال سے بیان کر دی گئیں۔ (۳)

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۶۴

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر ۔تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ص ۴۸۲

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ء)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۹۱

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۶۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دورِفترت (دونبیوں کے درمیانی مدت، جب کفر کا غلبہ ہوجاتا رہا) میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والے اور کفر وشرک سے بیزار حضرات موجود رہے ہیں۔ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قُس بن ساعدہ

زید بن عمرو ابن نُفیل (جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا۔ **یُبْعَثُ اُمَّةً وَّاحِدَةً** یعنی روز قیامت وہ اکیلے ہی ایک امت کے طور پر اٹھیں گے۔)

سطیح

ورقہ بن نوفل (جن کے بارے میں حضور نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **رَاَیْتُهٗ یَتَنَغْمَسُ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ** میں نے انہیں جنتی نہروں میں غوطہ لگاتے دیکھا۔

اسی طرح حضور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء واجداد، والد، دادا، پردادو غیرہ سب دینِ حنیف پر

(بقیہ۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ،از امام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج۴ ص ۴۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۹۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج۳ ص ۲۱۱

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۲۴

تھے۔سب اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔سب بتوں کی پوجا سے بیزار اور بری رہے۔آپ کے آباء واجداد میں سے ایک نے یوں فرمایا۔

تَرَکْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعًا

کَذٰلِکَ یَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِیْرُ

میں نے لات وعزیٰ (منات وہبل) کی پوجا نہیں کی،عقل مند آدمی ایسا ہی کرتا ہے۔

دورِ فترت کے ان حضرات کا تذکرہ رسائل امام سیوطی علیہ الرحمۃ میں ہے۔ان حضرات کو مُـوَحِّـد کہا جاتا ہے۔اس دور میں توحید پرستی ہی نجات کا مدار تھی۔مسلمان ان حضرات کو نجات پانے والا جانیں۔(۴)

﴿۲﴾ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔اس کتابِ عظیم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضرورت کی ہر شے تفصیل سے بیان فرمادی ہے۔اس میں امورِ دین،امورِ دنیا،امورِ معاش،امورِ معاد،احکام،حدود،عقائد،جمیع ماموراتِ،جمیع منہیات،گذشتہ کے تمام واقعات اور آنے والے تمام حوادث کو بیان فرمادیا ہے۔

آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید میں اس امر کی متعدد شہادتیں موجود ہیں۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ☆ (سورہ الانعام آیت ۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے بازوؤں پر اڑتا ہے،مگر تم جیسی امتیں۔ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا کر نہ رکھا۔پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کی ہدایت کو اپنائے،کیونکہ اسی کی ہدایت مدارِ نجات ہے۔(۵)

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۱ ص ۱۶۴

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج ۱۰ ص ۱۶۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر،ج ۲ ص ۵۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۵۸۱

☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج ۳ ص ۸۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی،ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی،مطبوعہ یوپی،۲۵۰

﴿۳﴾ قرآن مجید کے تفصیلی علوم اور احکام دو نوع پر ہیں۔

اول: نصِ صریح کے ذریعہ معلوم ہونے والے علوم اور احکام۔

دوم: نصِ خفی کے ذریعے معلوم ہونے والے احکام اور علوم۔

قسم دوم کے یہ احکام اور علوم اشارۃ النص، اقتضاء النص، دلالۃ النص وغیرہ کے ذریعے معلوم ہوتے ہیں۔

قسمِ دوم کے احکام کو سنت نے بیان کر دیا ہے۔ سنت کا بیان بھی گویا قرآن مجید کا ہی بیان ہے۔ ربِ کریم جل مجدہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

......وَمَاۤ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ☆

(سورۃ الحشر آیت ۷)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنت اور بیان کو صراطِ مستقیم فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ☆ (سورہ الشوری آیت ۵۲)

اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

رسولِ اکرم، نورِ مجسم ﷺ کے بیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیان اور وحی کا درجہ دیا۔ فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ☆ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ☆ (سورۃ النجم آیات ۳، ۴)

(بقیہ ۵) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ ج ۴ ص ۳۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر۔ ج ۲۰ ص ۹۹

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲ ص ۳۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲ ص ۳۲۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ج ۴ ص ۲۶۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج ۱۴ ص ۲۱۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج ۲ ص ۳۲۲

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی، جو انہیں کی جاتی ہے۔

قرآن مجید کے اجمال کو نبی اکرم ﷺ نے تفصیل سے بیان اور خفا کو ظاہر کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ بیان اور اظہار بھی مومنوں کے لئے واجب العمل ہے۔ اس کے بغیر قرآن مجید کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا، اس کے اوقات، تعدادِ رکعات، نماز کے فرائض واجبات کا بیان، سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دینے کا حکم دیا، مگر اس کا نصاب، فرضیت کا وقت وغیرہ سنت ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ حج کا حکم دیا، مگر مناسکِ حج سنت ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ سنت کو ترک کر کے قرآن مجید کے احکام پر عمل ناممکن ہے۔ (٦)

﴿٣﴾ قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ میں جو حکم واضح طور پر سمجھا نہ گیا لیکن ائمہ مجتہدین اور علمائے ربانین نے اسے بیان کر کے اس پر اجماع کر لیا تو وہ حکم بھی واجب ہے۔ قران مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ اس کے واجب العمل ہونے پر ناطق ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ☆ (سورہ النساء آیت ، ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے، اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے، اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

(٦) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،، ج۳ص ۱۹۰،۱۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان. ج۱۰ ص ۱۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۹۹

☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۲۴

رسول اللہ ﷺ نے اجماع کے لزوم اور وجوب کو بیان فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ اِخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ (۷)

میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔ (۸)

﴿۴﴾ چونکہ واقعات اور حالات ہر روز پیش آتے ہیں، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ملتا ہے، اور بعض وہ ہیں جن کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں علماء اعلام قرآن مجید، سنتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماع کے اصولوں کی روشنی میں نئے واقعہ اور حادثہ کا حکم معلوم کرتے ہیں، یہ جائز ہے اور اس اجتہاد و قیاس کو شریعت نے دلائلِ شرعیہ میں سے شمار کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ، قَالَ، کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَآءٌ، قَالَ، اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ، فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ، اَجْتَهِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهٗ، فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ (۹)

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا،

---

(۷) ☆ رواہ ابن ماجه عن انس بن مالک، ص ۲۹۲

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۳ص۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ص۱۶۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص۵۸۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص۵۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ص۹۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ص۲۱۳، ۲۱۵

☆ حاشیةالجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل(م۱۲۰۴ھ)، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، ج۴ص۲۱۱

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن معاذ بن جبل، ج۲ص۱۴۹

☆ رواہ احمد، ج۵ص۲۲۰، ۲۲۶، ۲۴۲

جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو اس کا فیصلہ کیسے کرو گے؟ تو آپ نے عرض کی، کتاب اللہ کے ساتھ (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر کتاب اللہ میں اس کا واضح بیان نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر وہ سنتِ رسولِ اللہ ﷺ میں نہ پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں تو (فیصلہ کیسے کرو گے؟) آپ عرض کیا، تو اپنی رائے سے کوشش کر کے (فیصلہ کروں گا) اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور عرض کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس امر کی توفیق دی جس پر رسول اللہ ﷺ راضی ہیں۔

گویا اجتہاد اور قیاس بھی دلائل شرعیہ میں سے ہے۔ اجتہاد اور قیاس کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں ہو۔ بندۂ مومن کے لئے اس پر بھی عمل واجب ہے۔ (۱۰)

﴿۵﴾ قیاس، اجتہاد اور استدلال کے دیگر تمام انواع، استحسان، خبرِ واحد کا مقبول ہونا، یہ سب کتاب اللہ قرآن مجید کا بیان ہیں، لہٰذا ان پر عمل کرنا بھی لازم ہے۔ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۹۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت ، ج۴ص ۴۲۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۱۵

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

نوٹ: اَدِلّہِ شرعیہ، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس کے چند احکام سورۃ النساء آیت ۱۱۵ اور سورۃ الاعراف آیت ۳ میں گذر چکے ہیں۔

﴿٦﴾ بروزِ قیامت نبیِ اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ مکرم، شفیعِ اعظم، حضور پُر نور، تاجدار عرب وعجم، مالک کونین، عالم ماکان وما یکون ﷺ تمام امتوں اور اپنی امت کے احوال کی گواہی دیں گے اور یہ گواہی چشم دید ہوگی۔ اس لئے آپ کی ذاتِ کریم امت اور دیگر امتوں کے جمیع احوال پر مطلع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلوں پچھلوں کے جمیع احوال پر اطلاع دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَیُحَدِّثُ لَکُمْ فَاِذَا اَنَا مِتُّ کَانَتْ مَمَاتِیْ خَیْرًا لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَاِنْ رَاَیْتُ شَرًّا اِسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ (۱۲)

میری دنیوی ظاہری حیات تمہارے لئے بہتر ہے (تم میرے حضور آکر) عرض پیش کر لیتے ہو اور میرے فرمان تمہیں سنائے جاتے ہیں۔ جب میں وصال کر جاؤں گا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہوں گے، اگر ان میں سے مَیں بہتر عمل دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور اگر بُرے اعمال دیکھوں گا تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے بخشش چاہوں گا۔

اس لئے بندۂ مومن پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور اس کے محبوب رسولِ کریم ﷺ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ وافر مقدار میں جمع کرے۔ بُرے اعمال سے بچے۔ ان پر عذاب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کی ناراضی مُستزاد ہے۔ (۱۳)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ الْاَکْرَمِ وَحُبَّ مَنْ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّرْضِکَ وَیُرْضِیْ حَبِیْبَکَ الْاَکْرَمَ ﷺ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

---

(۱۲) ☆ رواہ ابن سعد عن بکر بن عبداللہ مرسلاً/ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۵۶

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۳

باب (۲۴۸)

﴿عدل، احسان، صلہ رحمی، اور گناہوں سے اجتناب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآئِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡىِ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ☆

(سورہ النحل آیت ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا، اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

حل لغات:

"بِالۡعَدۡلِ": عَدَلَ (ازباب ضَرَبَ) عَدۡلًا کا معنی ہے، تیر کو سیدھا کرنا، برابری کرنا۔ا

اور عَدَلَ (ازباب ضَرَبَ) عَدۡلًا و عَدَالَةً و عُدُوۡلَةً و مَعۡدِلَةً و مَعۡدَلَةً کا معنی ہے، انصاف کرنا۔

عَدُلَ (ازباب کَرُمَ) عَدَالَةً کا معنی ہے، عادل ہونا۔ گواہی کے قابل ہونا۔

عَدِلَ (ازباب سَمِعَ) عَدَلًا کا معنی ہے، ظلم کرنا۔ نیز امور میں میانہ روی (ظلم کا مقابل)، راستہ سے ہٹنا، (عدول کرنا)، جنس اور مقدار میں مماثلت، قائم مقام ٹھہرانا، فدیہ اور مساوات کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔(۱)

(۱) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۸۲

آیت کریمہ میں عَدۡلٌ سے مراد کلمہ توحید، فرائض، انصاف، حق ادا کرنا، مساوات، اعتقاد اور عمل میں افراط و تفریط سے بچنا اور اعتدال اختیار کرنا، ادائے امانات، ترکِ ظلم وغیرہ، امورِ خیر اس میں شامل ہیں۔ (۲)

"وَالۡاِحۡسَان": نیکی (اساءت کا مقابل)، دوسرے کو حق سے زائد ادا کرنا اور دوسرے سے حق سے کم وصول کرنا، مشاہدۂ حق کا مراقبہ۔ (۳)

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۳۲۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۸

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ۱۷۵، ۲۶۲، ۲۶۳، ۳۳۳

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲–۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۶

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۴۲۵

(۳) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۱۷۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۱۱۹

آیتِ مبارکہ میں احسان سے مراد ہر مندوب فعل، نوافل، باطن کو ظاہر سے عمدہ بنانا، اپنی رضا پر رب تعالیٰ کی رضا کو غالب رکھنا، عبادت کو مکمل طور پر ادا کرنا، عبادت کے شروع اور درمیان میں اللہ تعالیٰ معبودِ حقیقی کی عظمت و جلالت کا استظہار، برائی کا بدلہ نیکی سے دینا اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا وغیرہ ہے۔ عدل کی طرح احسان میں بھی ہر نیکی شامل ہے۔ (۴)

"وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی": اور قرابت داروں کا حق ادا کرو۔ قرابت داروں میں دور و نزدیک کے قرابت دار، قرابت دار وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے، چچا، چچی، خالہ، خالو، ماموں، ممانی اور ان کی اولاد، سب کو ان کے مالی، بدنی، ایمانی حق ادا کرنا اس میں شامل ہیں۔ (۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۱۰۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص۵۲۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۲۴

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۱۰۱،۱۰۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی،مطبوعہ المکتب الاسلامی،بیروت ، ج۴ص۴۸۳

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص۳۲۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۲ص۵۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۷۱،۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ص۲۱۸

''اَلْفَحْشَاء'': اَلْفُحْشُ، اَلْفَحْشَآءُ اور اَلْفَاحِشَةُ کا معنی ہے، افعال اور اقوال میں برائی کا حد سے بڑھ جانا۔ ہر امر، جو حق کے موافق نہ ہو، ہر وہ کام جس سے اللہ نے روک دیا ہو۔(٦)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد ہر قبیح فعل وقول، بُرا عقیدہ، زنا، لواطت، بخل، کذب، بہتان اور احکامِ شرع کی اہانت ہے۔(٧)

''اَلْمُنْكَر'': ہر وہ کام جس کو شرعِ مطہر نے ناپسند کیا ہو اور عقلِ سلیم بھی اس کی تائید نہ کرے۔

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد تمام معاصی، رذائل، دناءت، شرک، جس فعل کا ذکر شریعت اور سنت میں نہ ہو اور گناہ پر اصرار ہے۔(٨)

---

(٦) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی ،مطبوعہ کراچی،٣-٣
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ٢ص ٥٤
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،٦٠٩
☆ الفروق اللغویة،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م٤٠٠ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،٢٦٠
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م١٢٠٥ھ)،مطبوعہ مصر،ج٤ص ٢٣١
☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،٣٥١
(٧) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج٣ص ١٩٠
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج٣ص ١١٧٣
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج١٠ص ١٦٧
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشھیرابن حیّان اندلسی (م٧٥٤ھ)مطبوعہ بیروت،ج٥ص ٥٣٠
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج١٠،١٠٣
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج٣ص ١٣٩
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تألیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق،ج٤ص ٤٨٢
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج٥ص ٧٢
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،،ج١٤،١٩٠ ٢١
☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م١٢٢٥ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج٦ ص ٥٢٦
(٨) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج٣ص ١٩٠
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج٣ص ١١٧٣
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج١٠ص ١٦٧

''اَلْبَغْیِ'': حدِ معتاد سے شدتِ طلب کے ساتھ بڑھنا، قدر (کمیت) میں ہو یا وصف (کیفیت) میں۔ ظلم، گناہ، حسد، زنا۔(۹)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد ظلم، تکبر، بغض، زیادتی، طعن، حق سے باطل کی طرف تجاوز، غیبت، عیب جوئی وغیرہ ہیں۔(۱۰)

(بقیہ۸) ☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۵۲۲

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۰

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۷۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مص، ج۱ ص ۳۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۱۰ ص ۳۸

☆ الفروق اللغویۃ،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۰

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جار اللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ شریعت مطہرہ نے جن اخلاقِ حسنہ کے اختیار کرنے پر تاکید کی ہے، ان میں سے اکثر وہ ہیں جو ہر دور میں، یہاں تک زمانہ جاہلیت میں بھی محمود سمجھے جاتے رہے۔ ان اخلاقِ حسنہ میں سے کچھ وہ ہیں جو کئے جانے والے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ آیتِ زیب عنوان نے ان اخلاقِ حسنہ کو نہایت بلیغ اور جامع اسلوب میں بیان فرمایا ہے، ان پر عمل کرنا بعض حالات میں فرض ہے، بعض حالات میں صرف مستحب ہے۔ حفظِ مراتب کے ساتھ ان پر عمل لازمی ہے۔ (۱۱)

﴿۲﴾ عدل اور انصاف فرض ہے۔ افراط وتفریط سے اجتناب عدل وانصاف ہے۔ عدل وانصاف اقوال میں بھی ہے اور افعال میں بھی۔ عدل کا احاطہ بڑا وسیع ہے، ہر نوع کا عدل فرض ہے۔ (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۳۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ۲۰ ص ۱۰۰
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۴
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴، ۳۲۵
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴، ۳۲۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۲۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۲
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۹
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۸۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۵۲۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱۰ ص ۱۶۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۲

﴿۳﴾ عقائد میں اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرنا فرض ہے۔ عقائد اور اعمال کے لحاظ سے دینِ اسلام اور مذہبِ اہل سنت و جماعت امرِ متوسط ہے۔ اس میں دہریت اور شرک کا، جبر و قدر کا، اہلِ بیت اور صحابہ کرام دونوں کی محبت و تعظیم کا، رہبانیت اور استغراق دنیا کا امر متوسط ہے۔

اسی طرح اعمال کا امرِ متوسط بھی دینِ اسلام اور اہلِ سنت و جماعت کو حاصل ہے۔ بخل اور اسراف کا امر متوسط سخاوت ہے۔ احمقانہ بے جا دلیری اور بزدلی کا امر متوسط شجاعت ہے۔ زنا، بے حیائی اور جائز قربت صنفی ترک کے درمیان عفت ہے۔ یہ تمام امورِ متوسطہ اہلِ سنت و جماعت کو ہی حاصل ہیں۔ لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اعتقاد اور اعمال میں دینِ اسلام اور مذہبِ اہل سنت و جماعت کو اختیار کرے۔ نجات صرف اسی میں ہے۔ دیگر تمام اعتقادات اور اعمال ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ سے رہبانیت، صیام الدھر اور قیام اللیل کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ و نَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّاوَّاِنَّ لِعَیْنَیْکَ عَلَیْکَ حَقًّاوَّاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّاوَّاِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا......(الحدیث)(۱۳)

(بقیہ ۱۲) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۳۸۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۱

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۵۲۱

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمرو بن العاص، ج ۱ ص ۲۶۵

☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۳۶۶

(بعض ایام میں) روزہ رکھو اور (بعض دنوں میں) افطار کرو، (رات کا کچھ حصہ) قیام کرو اور (بقدرِ حاجت) سو جاؤ، بیشک تجھ پر تیرے جسم کا حق ہے، تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے مہمانوں کا تجھ پر حق ہے۔ (یہ تمام حقوق بغیر افراط و تفریط کے ادا کرو)

ایک شب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بلند آواز سے قرأت سماعت فرما کر آپ نے انہیں فرمایا۔ ذرا دھیمی آواز سے قرأت کرو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نہایت پست آواز میں قرأت سن کر فرمایا کہ ذرا سی بلند آواز میں قرأت کرو، یعنی تلاوت قرآن مجید میں بھی درمیانہ آواز کا حکم دیا۔ (۱۴)

﴿۳﴾ عدل کا ایک ظاہری پہلو یہ بھی ہے فیصلہ کرتے وقت قاضی، حاکم مدعی اور مدعی علیہ کے ساتھ سلوک میں برابری کرے۔ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی روایات ایسی روشن ہیں کہ دنیا کی پوری تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ صحیحہ کا کثیر حصہ ان احکام پر مشتمل ہے۔ ذرا جبار و قہار مالک و مختار رب العزت جل جلالہ کا قہار اعلان سنئے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا، اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ☆

(سورہ المائدہ آیت ۸)

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے، اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۹۰۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۲ ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۲ ص ۔

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۲۲۵

عدل کی فرضیت واہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ جل سلطانہٗ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو فیصلوں میں عدل کا حکم دیا۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۔ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۵)

اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔

خلفاءِ راشدین اوران کے بعد عادل حاکموں نے عدل پرمبنی ایسے فیصلے کئے کہ دشمن بھی اعترافِ حق پر مجبور ہو گئے۔اور بعض دفعہ تو ان فیصلوں کو دیکھ کر غیر مسلم دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے۔اس لئے ہر حاکم اور قاضی پرعدل کے ساتھ فیصلہ کرنا فرض ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ حاکم اور قاضی کے علاوہ ہر شخص پر عدل کرنا فرض ہے۔شخصی عدل کی چند صورتیں ہیں۔

(ا) اپنے اور دیگر بندوں کے درمیان عدل کرنا،ان کے حقوق ادا کرنا،ان کے مال وامانت میں خیانت نہ کرنا،خواہ قلیل ہو یا کثیر،اس کی طرف سے کسی کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔امانات کو بروقت پوری حفاظت کے ساتھ ادا کرنا،اس کے کسی فعل سے یا قول سے،علانیہ یا خفیہ کسی کا کوئی نقصان نہ ہو،نہ عزت کا،نہ مال کا،نہ جان کا،نہ ایمان کا۔

(ب) انسان کا اپنے آپ سے عدل کرنا،ہلاک کرنے والی اشیاء سے اپنی حفاظت کرنا،طمع کو ترک کر کے اتباعِ احکامِ شرع کرنا،ہر حال میں قناعت کرنا،ارشادِ ربانی......

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ☆ اورنفس کو خواہش سے روکا۔ (سورۃ النٰزعٰت آیت ۴۰)

......پرمکمل عمل کرنا۔

(ج) دوسروں سے ساتھ سلوک میں مساوات،بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا،اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی سے دینا،ارشادِ ربانی ہے۔

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۱۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ص ۴۲۵

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰)

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔

(د) منعمِ حقیقی ربِ ذوالجلال جل وعلا کے انعامات کا اعتراف اور شکر ادا کرنا سب سے بڑا عدل ہے۔ عدل کی مذکورہ صورتیں بھی بندۂ مومن پر فرض ہیں۔(۱۶)

﴿۶﴾ احسان کے مختلف مدارج اور انواع ہیں۔ ان میں اکثر مستحب ہیں اور بعض واجب ہیں۔ احسان کی چند انواع یہ ہیں۔

۱ فرض عبادات کے علاوہ نفلی عبادات بجالانا، یادرہے کہ نوافل فرائض کی تقصیرات کو پورا کردیتے ہیں، اس لئے ان کو نہایت احتیاط اور حسنِ نیت سے ادا کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حَسِّنُوْا نَوَافِلَکُمْ تَکْمُلُ بِهَا فَرَائِضُکُمْ(۱۷)

اپنے نوافل کو خوبصورتی سے ادا کرو، ان سے فرائض مکمل ہوجائیں گے۔

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان. ج۳ص ۳-۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۶۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۲۲۵

(۱۷) ☆ اسرار المرفوعۃ لملا علی القاری ، ۱۸۶

☆ کشف الخفا للعجلونی ، ج۱ ص ۳۲۸/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ، ج۴ص ۵۴۴

اور ایک حدیث شریف میں نوافل کو "بندے کی طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ" کہا گیا ہے۔

اَلنَّافِلَةُ هَدِيَّةُ الْمُوْمِنِ اِلٰى رَبِّهٖ فَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ هَدِيَّتَهٗ وَلْيُطَيِّبْهَا (۱۸)

نوافل تمہاری طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ ہے، سوتم میں سے ہر ایک اسے خوبصورتی اور پاکیزگی کے ساتھ ادا کرے۔

مشاہدہ حق کا مراقبہ: اربابِ قلوب کا مراقبہ حق دو حال میں ہوتا ہے۔

اول مشاہدِ حق غالب ہو۔ اس حال میں ماسوا اللہ سے کامل اعراض اور ربِ غالب وقادر جل جلالہٗ کی طرف قلب، دماغ، ارادہ، زبان کا کامل رسوخ ہوتا ہے۔

دوم مشاہدۂ حق تو ہوتا ہے مگر غالب نہیں ہوتا۔ حدیث جبریٔل میں ان دونوں کیفیات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں سوال و جواب مذکور ہے۔

مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ، اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ......الحدیث (۱۹)

یارسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، تو اپنے رب کی عبادت اس حال میں کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (مشاہدہ کا غلبہ ہو) اور اگر تو ایسا نہیں کرسکتا تو پھر اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے۔

حضور سیدِ عالم ﷺ کا ارشاد......

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

---

(۱۸) ☆ تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ج۲ ص ۱۲۰

☆ کشف الخفاللعجلونی، ج۱ ص۴۲۸/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱۰ ص۹۸

(۱۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۱ ص۱۲

☆ ورواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج۱ ص۲۷

☆ ورواہ ابو داؤد عن عمر بن الخطاب، ج۲ ص۲۹۷

☆ ورواہ الترمذی عن عمر بن الخطاب، ج۲ ص۲۹۸

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمر، ص۷

☆ ورواہ احمد، ج۱ ص۲۷، ۵۱، ۵۳، ۲۱۹، ج۲ ص۱۰۷، ۴۲۶، ج۴ ص۱۲۹، ۱۶۴

......مشاہدہ حق کے غلبہ کی صورت ہے۔اور یہ احسان کا اعلیٰ درجہ ہے۔شریعتِ مطہرہ میں احسان کی پہلی یا پھر دوسری صورت پیدا کرنا مستحسنات میں سے ہے۔

(ج) دوسرے کی برائی کو معاف کردینا، بُرائی کا بدلہ نیکی سے دینا، اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا احسان ہے۔ یہ شرع مطہر میں اور عقلاً مستحسن ہے۔

(د) اپنے بھائی کے لئے وہ پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے، یہ احسان نقل وعقل دونوں اعتبار سے مستحسن ہے، اگر بھائی مسلمان ہے تو اس کے اسلام پر استقامت اور اگر کافر ہے تو اس کے اسلام لانے کو پسند کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (۲۰)

تم میں کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ہ) انسانوں کے علاوہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا، انہیں ضرورت کے وقت خوراک مہیا کرنا، ان سے طاقت کے مطابق کام لینا، بھی احسان ہے۔

اسلام نے جانوروں کے حقوق بھی مقرر فرمادیئے ہیں۔ان حقوق میں کوتاہی کرنے والا غضبِ ربِ جبار جل وعلا کا مستوجب ہے۔حدیث شریف کا صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ حَشَاشِ الْاَرْضِ (۲۱)

ایک عورت دوزخ میں اس جرم میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا، نہ اسے کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنی بھوک مٹا سکے۔(اس سے وہ بھوکی مرگئی۔)

(۲۰) ☆ رواه البخاری عن انس، ج ۱ ص ۶

(۲۱) ☆ رواه البخاری عن ابن عمر، ج ۱ ص ۲۶۷ ☆ ورواه مسلم عن ابی هریرة، ج ۲ ص ۳۵۷

☆ ورواه ابن ماجه نحوه عن ابی هریرة، ص ۳۲۴ ☆ ورواه احمد، ج ۲ ص ۲۶۱، ۲۶۹، ۲۱۷

(و) شریعتِ مطہرہ میں احسان کے مفہوم میں ہر نیکی شامل ہے۔ اوامر ونواہی پر صبر سے عمل کرنا، زواجر سے اجتناب، عبادات کو کامل صحت کے ساتھ ادا کرنا، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کی عظمت وجلالت، قدرت و طاقت مدنظر رکھنا، انسانوں کے علاوہ جانوروں کو ایذا دینے سے بچنا وغیرہ سب احسان ہیں۔ حدیث شریف نے احسان کے عمومی مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَاقَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَاذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ (۲۲)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہر شے میں احسان کو فرض کر دیا ہے۔ پس جب تم (قصاص میں) کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (قتل کرنے میں اسے ایذا دے کر قتل نہ کرو) اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو، چھری کو تیز کرلو اور جانور کو بغیر ایذا دیئے ذبح کرو۔ (۲۳)

---

(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۱۵۲ ☆ ورواہ ابو داؤد عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۳۳
☆ ورواہ ابن ماجہ عن شداد بن اوس، ج۲ ۲۳۶ ☆ ورواہ الترمذی عن شداد بن اوس، ج۱ ص ۲۰۴
☆ ورواہ النسائی عن شداد بن اوس، ج۲ ص ۲۰۶

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۸۷
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۴
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۳
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۲۴
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۰
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج[illegible] ص [illegible]
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۱۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۴۲۵

﴿۷﴾ قرابت داروں کے مالی، بدنی اور ایمانی حقوق ادا کرنا اسلام کے عمدہ اخلاق میں سے ہے۔ عام لوگوں کی نسبت قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی زیادہ مؤکدہ ہے۔ قرابت داروں کے مالی اور بدنی حقوق ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ان کے لئے دعائے خیر اور محبت کا اظہار کرے۔ یہ بھی حقوق میں داخل ہے۔

قرابت خواہ قریبی ہو یا بعیدی، وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں باپ کی طرف سے ہوں یا خاوند بیوی کی طرف سے، سبھی کے حق ہیں۔ البتہ بعض کے حق بعض سے مؤکدہ ہیں۔ صاحبِ حق کی ضرورت اور ادا کرنے والے کی استطاعت کے اعتبار سے بعض حق فرض ہوتے ہیں اور بعض مستحب۔ (۲۴)

﴿۸﴾ صلہ رحمی اسلام کے اعلیٰ ترین اخلاق میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اسے عزت اور قدر کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ حضور سیدِ عالم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے ہی جن اخلاقِ عالیہ اور اوصافِ حمیدہ سے متصف تھے، ان میں صلہ رحمی بھی شامل ہے۔ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب حضور غارِ حرا سے واپس گھر آئے، اس غیر معمولی واقعہ کے بعد آپ ذرا پریشان سے ہوئے، تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ

(۲۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۵۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۲۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۵۲۴

تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں ہونے دے گا، کیونکہ......

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُقْرِیءُ الضَیفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ......الحدیث (وفی روایۃ وتصدق الحدیث)(۲۵)

بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کرتے ہیں، بوجھ والے سے بوجھ اٹھاتے ہیں، غریب کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کی راہ میں پہنچنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

قارہ قبیلہ کے سردار ابن الدغنہ، کافر نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے یہی اوصاف گنوائے۔ ان میں صلہ رحمی کا خاص ذکر ہے۔(۲۶)

بندہ مومن پر صلہ رحمی کرنا فرض ہے، اور قطع رحمی حرام ہے، صلہ رحمی سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے، اور قطع رحمی سے رب تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے۔ اس کے گھر سے رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُ بِہٖ اَرْحَامُکُمْ فَاِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ(۲۷)

اپنی اولاد کو اپنا نسب اتنا بیان کرو جس سے صلہ رحمی ہو سکے، کیونکہ صلہ رحمی سے خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔(۲۸)

---

(۲۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۱ ص ۳ ☆ رواہ مسلم عن عائشۃ، ج ۱ ص ۸۸

☆ ورواہ احمد، ج ۶ ص ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۳۳

(۲۶) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۱ ص ۳۰۷

(۲۷) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس۔ ج ۲ ص ۲۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹

﴿۹﴾ اپنے خاندان کے افراد سے ملاقات کرنا، انہیں ہدیہ دینا، سلام بھیجنا، اپنے قول اور فعل سے مدد کرنا، دور کے رشتہ داروں سے خط وکتابت کرنا، جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیلی فون کرنا، فیکس کرنا وغیرہ یہ سب صلہ رحمی میں داخل ہیں۔ ملاقات، خط وکتابت اور ٹیلی فون وغیرہ کرنے میں شرع مطہر نے کوئی مدت متعین نہیں کی، اس کا مدار عرف وعادت پر ہے۔(۲۹)

﴿۱۰﴾ ہر وہ فعل، جس سے شرع نے منع فرمادیا ہو اور عقل اسے بُرا جانے، سے بچنا لازم ہے۔ بعض گناہ کبیرہ ہیں اور بعض صغیرہ، بہر حال ہر گناہ سے اجتناب لازم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب حرام ہے اور گناہ صغیرہ کا ارتکاب کراہت کے درجہ میں ہے۔ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سُوءِ عقیدہ، زنا، لواطت، شریعت کے کسی حکم کی اہانت، بُخل، کذب، دناءت، کِبر، ظلم، بُغض، غیبت، بہتان تراشی، سنت کا ترک، غرضیکہ تمام قبیح افعال، اقوال، اعمال سے اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے منع فرمادیا ہے۔ آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قراان مجید کی کثیر آیات اور احادیثِ طیبہ صحیحہ ان گناہوں کے ارتکاب سے منع فرماتی ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر گناہ سے کنارہ کش رہے اور اپنے دامن کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھے۔ اسی میں اس کے دین ودنیا کی بھلائی اور دنیا وآخرت میں نجات کا باعث ہے۔(۳۰)

(بقیہ۲۸) ☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیرو ت دمشق، ج۴ص ۳۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۴۲۵

(۲۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

(۳۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۱۶۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲ص ۵۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیرو ت دمشق، ج۴ص ۳۸۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

فائدہ جلیلہ:

(۱) زیبِ عنوان آیت احکام اور نواہی کی جامع ترین آیت ہے۔علماءِ کرام شکر اللہ علیھم فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید میں اس کے سوا کوئی اور آیت حکم یا نہی کی نہ ہوتی تو بھی یہ آیت تمام احکام ونواہی کے قائم مقام ہوتی۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا سبب یہی آیت بنی۔

(۲) خلفائے بنی امیہ کے دور میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر خطبات میں لعنت کا قبیح فعل جاری رہا، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس ملعون فعل کو بند کرادیا اور اس کی بجائے یہ آیتِ مبارکہ خطبہ میں پڑھنے کو رائج کیا۔

اس طرح آیت مبارکہ خطبہ میں پہلی مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شروع ہوئی۔(۳۱)

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۲۲۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۸

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۵۲۱

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۵

بقیہ ۳۱ ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴،۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۴،۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۱۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۵۲۱

باب (۲۴۹)

﴿وعدہ اور قسم کا پورا کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ☆

(سورۃ النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو، جب قول باندھو، اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو۔ بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

حل لغات:

"اَوۡفُوۡا": صیغہ امر ہے از باب اَوۡفٰی (اَفۡعَالٌ) اِیۡفَاءٌ، وعدہ پورا کرنا، نذر پوری کرنا، حق پورا ادا کرنا، اوپر سے جھانکنا۔ (مجرد از باب ضَرَبَ) وَفٰی یَفِیۡ وَفَاءٌ پورا کرنا۔ وفات بمعنی موت، یعنی عمر پوری ہونا۔ اللہ تعالیٰ مُتَوَفِّیۡ (وفات دینے والا) اور بندہ مُتَوَفّٰی ہے۔ قرآن مجید میں یہ مادہ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پورا کرنا، وعدہ پورا کرنا، نیند، آسمان کی طرف اٹھالینا، موت۔ (۱)

(۱) ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۴۹۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۸۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۲۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۹۴

آیتِ زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے، جو شے انسان پر لازم ہو یا وہ لازم کرے، اسے ادا کرنا۔(۲)

''عَھْدَاللّٰہِ'': عَھْد بمعنی وعدہ ہے۔

عہد اللہ، اللہ سے کیا ہوا وعدہ، یا اللہ کا نام لے کر کیا ہوا وعدہ، یہ لفظ عام ہے اس میں تمام وعدے شامل ہیں جو اللہ سے کئے ہوں، یا رسول اللہ ﷺ سے کئے ہوں، یا بندوں سے کئے ہوں۔ مثلاً نذر، قسم، بیع، صلہ، وقتِ نکاح کی شرائط، تمام تکالیفِ شرعیہ، مرشد سے بیعت کے وقت کئی گئی شرائط، جہاد، مالی حقوق وغیرہ۔

آیت گذشتہ (سورۃ النحل آیت ۹۰) کے اوامر اور نواہی کے احکام کو شامل ہے۔ جمہور مفسرین نے فرمایا ہے کہ عہد اللہ سے مراد قسم ہے۔(۳)

---

(۲) ☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، جج ۵ ص ۴۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۷

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،، ج ۵ ص ۵۳۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۴۵

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج ۴ ص ۲۴۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۴۲۷

"**اَلْاَیْمَانَ**": جمع ہے یَمِیْنٌ کی، بمعنی قسم۔

"**بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا**" بَتَوْکِیْد اور تَاکِیْد ہم معنی ہیں۔ یعنی قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔(۴)

"**کَفِیْلًا**": شاہی گواہ، ضامن، یعنی تم نے اللہ کے نام کی قسم کھا کر اپنی قسم پر اللہ کو شاہد بنالیا ہے۔(۵)

شانِ نزول:

آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں دو روایات مروی ہیں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ دو یا زیادہ قبائل آپس میں معاہدہ کر لیتے تھے، اکثر اوقات یہ معاہدہ مظلوموں کی

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۷۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ۱۰ ص ۱۷۰

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۸۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۴۲۷

امداد سے متعلق ہوتا، اسی نوعیت کا ایک معاہدہ تاریخِ عرب میں مذکور ہے جسے " حِلْفَ الْفُضُول" کا نام دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جو معاہدے نیکی اور حق پر ہوں ان کو پورا کرو۔(۶)

(۲) مسلمانوں نے حضور سیدِ عالم ﷺ سے بیعت کی کہ وہ اللہ کے دین پر قائم رہیں گے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کی خاطر ہر قربانی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے کی ہوئی بیعت کو "اللہ کا وعدہ" قرار دیا اور اس کی پاسداری اور وفا کا حکم دیا۔

آیتِ مبارکہ کے کلمات عموم پر دلالت کرتے ہیں۔ مذکورہ دونوں معاہدوں کے علاوہ ہر قسم کے وعدوں کو شامل ہے۔(۷)

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ج۴ص ۸۲

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ص ۵۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی. ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعه ملتان،، ج۳ص ۸۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰،ص ۱۰۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۱

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق. ج۴ص ۴۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ح۳ص ۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۴۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص ۳۵۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۲ص ۷۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۴ ص ۲۲۰

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ،کراچی، ح۴ص ۸۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قسم، نذر وغیرہ جو مسلمان اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے، اور احکامِ شرعیہ جن کا مسلمان مکلّف ہے اور بندوں سے کیا ہوا ہر وہ معاہدہ، جس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو، کو پورا کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدوں، معاہدوں اور عقود کو پورے کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ کی مبارک زندگی کا عملی نمونہ اور آپ کے ارشادات اس امر کو مزید پختہ کرتے ہیں۔ آیتِ زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات ان مواعید کی تاکید میں وارد ہیں۔ (۸)

﴿۲﴾ نکاح کے انعقاد کے وقت جو شرائط طے پائیں، زوجین کے لئے ان کی پاسداری لازم ہے۔ اسی طرح مرشدِ برحق سے بیعت کے وقت جو پابندیاں مرید قبول کرتا ہے ان کا بجالانا اور پورا کرنا بھی اس پر لازم ہے، کہ

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۳۔۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۰۔

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۸۸

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۸۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۳۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۲۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۲۱۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ص ۲۲۷

پابندیاں بھی معاہدوں کی طرح ہوتی ہیں۔(۹)

﴿۳﴾ حق کی نصرت اور مظلوموں کی اعانت کے معاہدے کرنا جائز ہے۔شریعتِ مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ ظالم سے بدلہ لیا جائے اور مظلوم کو حق دلایا جائے ۔ یہ امر مکلفین پر بقدرِ استطاعت واجب ہے۔مظلوم کو حق دلانے کی کوشش کو ربِ کریم جل وعلا نے جائز رکھا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ☆ (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۱)

اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں۔

زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی اعانت ونصرت کے معاہدہ ''حلف الفضول'' میں حضور سیدِ عالم ﷺ نے شرکت فرمائی۔اسلام نے ان معاہدوں کی پابندی کو لازم رکھا۔حدیث شریف میں ہے۔

لَاحِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً (۱۰)

برائی کا کوئی معاہدہ کرنا اسلام میں جائز نہیں، زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی مدد کا جو معاہدہ ہوا، اسلام نے اسے مزید مضبوط کر دیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور سیدِ عالم ﷺ نے چند بار انصار اور مہاجرین کے درمیان معاہدہ کرایا۔خادمِ مصطفیٰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِی الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ وَفِی روایة حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا (۱۱)

---

(۹) ☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن عاصم (مختصرًا)، ج ۱ ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن جبیر بن مطعم ، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم ، ج ۲ ص ۴۹ ☆ ورواہ بمعناہ الترمذی عن شعیب ، ج ۱ ص ۲۲۷

☆ ورواہ احمد ، ج ۱ ص ۱۹۰ ،۲۲۹،۲۱۷ ،ج ۲ ص ۱۸۰، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۱۳، ۲۱۵ ،ج ۳ ص ۱۲۲، ۲۸۱ ،ج ۴ ص ۸۲ ،ج ۵ ص ۶۱

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن انس ، ج ۱ ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن انس ، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ ورواہ ابو داؤد عن انس ، ج ۲ ص ۵۰ ☆ رواہ احمد ، ج ۳ ص ۱۱۱، ۱۴۵، ۲۸۱

ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ مہاجرین (قریش) اور انصار کے درمیان معاہدہ کرایا۔(۱۲)

﴿۴﴾ حق اور مظلوم کی نصرت و اعانت کے معاہدوں میں شرکت بھی باعثِ اجر و فخر و شرف ہے۔ حلف الفضول میں شرکت کو نبی اکرم ﷺ بڑے فخر اور اظہار شرف کے طور پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ حدیث شریف کے کلمات اس طرح ہیں۔

لَقَدْ شَهِدْتُ فِیْ دَارِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِهٖ حُمْرَ النَّعَمِ لَوْ اُدْعِیَ بِهٖ فِی الْاِسْلَامِ(۱۳)

جس وقت عبداللہ بن جدعان کے مکان پر معاہدہ ہو رہا تھا میں بھی وہاں موجود تھا، اور اگر اس تقریب میں شرکت کے بدلے مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو مجھے پسند نہ تھا، اور اگر زمانہ اسلام میں بھی مجھے اس نوعیت کی تقریب میں دعوت دی جائے تو میں قبول کر لیتا۔

اس لئے بندۂ مومن کو اگر ایسے معاہدوں میں عملی طور پر شرکت کرنے کو کہا جائے تو ثواب سمجھ کر ان میں حاضر ہو۔(۱۴)

﴿۵﴾ ہر مسلمان بھائی، مسلمان جماعت، بلکہ مسلمان حکمران کی اعانت و مدد فرض ہے، خواہ وہ مظلوم ہوں یا ظالم، یہ مدد بقدرِ استطاعت فرض ہے، اور عدمِ استطاعت کی صورت میں عملی مدد کی بجائے دعا سے مدد کر سکتے ہیں۔

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۸۲

(۱۳) ☆ رواہ ابن اسحق / بحوالہ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج۱۰ ص ۱۶۹

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۷۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۸۲

حضور سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا، قِیْلَ، کَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا، قَالَ تَحْجُزُہٗ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ (۱۵)

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا، یارسول اللہ! ظالم کی کیسے مدد کریں؟ فرمایا، اس کو ظلم کرنے سے روک دو، یہ اس کی مدد ہے۔ (۱۶)

﴿۶﴾ ظالم کو ظلم سے روکنا ہر مسلمان پر بقدرِ استطاعت فرض ہے۔ اگر ظلم کو ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے، اور اگر زبان سے روکنا بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم دل سے اسے برا جانے۔ اگر ظالم کو ظلم سے روکا نہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْ شَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ (۱۷)

جب لوگ کسی ظالم (کو ظلم کرتا) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب عام میں گرفتار کر دے گا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ وعدہ پورا کرنا فرض ہے، خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔ (۱۹)

---

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۳۳۱ ☆ ورواہ مسلم فی کتاب البر

☆ ورواہ الترمذی فی ابواب الفتن ☆ ورواہ الدارمی فی کتاب الرقاق

☆ ورواہ احمد، ج۳ ص ۹۶، ۲۰۱، ۳۲۴

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۱۲۹

(۱۷) ☆ رواہ الحمیدی عن ابی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۳ .....

☆ (مسند حمیدی، تالیف الامام الحافظ الکبیر ابی بکر عبد اللہ بن النربیر الحمیدی، م ۲۱۹ھ مطبوعہ، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ)

☆ ورواہ الترمذی عن ابی بکر الصدیق، ج ۲ ص ۱۵۳ ☆ ورواہ ابن حبان عن ابی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۵۳۹

☆ (صحیح ابن حبان تالیف الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی (م ۷۳۹ھ)، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ، بیروت)

☆ ورواہ ابو داؤد عن ابی بکر الصدیق، ج ۲ ص ۲۴۸ ☆ ورواہ احمد، ج ۱، ص ۷

☆ ورواہ ابن ابی شیبہ، ج ۸ ص ۱۴۱ (مصنف الامام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی (م ۲۳۵ھ)، مطبوعہ بیروت)

(۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۷۰

(۱۹) ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۳۸۴

﴿۸﴾ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنا سب سے افضل بیعت ہے۔ اس بیعت کا کوئی متبادل نہیں۔ البتہ اگر آج بھی کوئی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو وہ حجرِ اسود کو بوسہ دے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِه فَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ بَيْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ الْحَجَرَ فَقَدْ بَايَعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حجرِ اسود زمین میں اللہ کا دایاں ہاتھ ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہ کر سکا وہ حجرِ اسود کو چھو لے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اسی طرح جو شیخ طریقت فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو اور فنا فی الرسول ہو یا فنا فی الشیخ ہو اس کی بیعت یوں ہے گویا اس نے رسول اللہ سے بیعت کی۔ بندہ مومن کو ایسے شیخ کے ہاتھ بیعت کر لینا دارین کی سعادت کا باعث ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ جب کوئی اپنی بظاہر کرامت سے پانی پر چلتا ہو، یا ہوا میں اڑتا ہو، مگر وہ حدودِ الٰہی کی حفاظت نہیں کرتا، ایفائے عہد اور احکامِ شریعت کی پاسداری نہ کرتا ہو تو ایسے کی کرامت کا کوئی اعتبار نہیں اور اس کی بیعت کرنا جائز نہیں۔ ایفائے عہد نہ کرنے سے وہ درجہ ولایت سے گر گیا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ اگر ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی جس کا کرنا شرعاً ضروری ہو تو ایسی صورت میں قسم توڑ کر وہ کام کرنا ضروری ہے۔ قسم توڑنے کا کفارہ دے، مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھوں گا، یا والدین کے ساتھ کلام نہ کروں گا۔ حضور سیدِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ (وفى رواية يِمِيْنًا) ثُمَّ رَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ

(بقیہ ۱۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۸۲

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۴

مِنْهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ (٢٢)

جو کوئی قسم کھالے پھر اسے معلوم ہو کہ اس کا غیر بہتر ہے تو قسم توڑ کر وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ اگر قسم کا تکرار کرے، مثلاً دو یا تین بار کہے کہ اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، یا یہ کام نہیں کروں گا۔ اب قسم توڑنے پر اتنی مرتبہ کفارہ دے، جتنی مرتبہ قسم کا تکرار کیا تھا۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں ایسا کروں گا تو یہ قسم ہے، ایسی قسم پوری کرنا لازم ہے، اور اگر پوری نہ کرے گا تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔ (۲۵) -

﴿۱۳﴾ جس نے اپنے آپ پر کوئی عہد کیا، یا کسی نفل عبادت کو لازم کر لیا، یا کوئی نفل عبادت شروع کر لی تو اب اس کو پورا کرنا واجب ہے، اگر توڑے گا تو واجب ادا کرنا لازم ہوگا۔ شروع کرنے یا عہد کرنے سے نفل واجب ہو جاتا ہے۔ (۲۶)

---

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عبد الرحمٰن بن سمرة، ج۲ص ۹۹۵ ☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرة۔ ج۲ص ۴۸
☆ ورواہ ابو داؤد عن عبد الرحمٰن بن سمرة، ج۲ص ۱۰۹ ☆ ورواہ النسائی عن عبد الرحمٰن بن سمرة۔ ج۲ص ۱۴۴
☆ ورواہ ابن ماجہ عن عدی بن حاتم، ۱۵۳ ☆ وواہ الدارمی فی کتاب النذور
☆ ورواہ احمد، ج۴ص ۱۸۵، ۲۰۴، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۶۱، ج۳ص ۷۱، ج۴ص ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۹۸، ج۵ص ۶۱، ۶۲
(۲۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۸۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲ص ۱۰۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۳۸۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۴۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۲۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۸۲
(۲۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۴
(۲۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰
(۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۰

﴿۱۴﴾ عہد پورا کرنا لازم ہے، اگر پورا نہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں، البتہ ربِ کریم وقادر کا عذاب اس کے لئے تیار ہے، اور آخرت کی رسوائی اس پر مزید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اِسْتِهٖ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ فَيُقَالُ، هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ(۲۷)

قیامت کے روز ہر عہد توڑنے والے کی سُرین پر اس کی بدعہدی کے مقدار ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی بدعہدی کی علامت ہے۔

اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ دنیا وآخرت کی رسوائی اور عذابِ الٰہی سے بچنے کے لئے عہد کو پورا کرے۔ عہد اللہ سے ہو یا بندے سے۔(۲۸)

نوٹ: ایفائے عہد کے مزید احکام سورہ مائدہ (آیت ۱) میں گذر چکے ہیں۔



---

(۲۷) ☆ ورواه البخاری عن عبد الله بن عمر ، ج۲ ص ۱۰۵۳،۳۰۱۰
☆ ورواه مسلم عن عبد الله بن عمر ، ج۲ ص ۸۳
☆ ورواه ابو داؤد عن عبد اللهبن عمر ، ج۲ ص ۲۳
☆ ورواه الترمذی عن عبد الله بن عمر ، ج۱ ص۲۲۷
☆ ورواه ابن ماجه عن عبد الله بن عمر ، ۲۱۲
☆ ورواه الدارمی فی کتاب البیوع
☆ ورواه احمد، ج۱ ص ۴۱۱، ۴۱۷، ۴۴۱، ج۲ ص ۱۶، ۲۹، ۴۸، ۴۹، ۵۶، ۷۰، ۷۵، ۹۶، ۱۰۳، ۱۱۲، ۱۱۶، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۴۲، ۱۵۶
☆ ...... ج۳ ص۷، ۱۹، ۳۵، ۳۹، ۴۶، ۶۱، ۶۴، ۷۰، ۸۴، ۱۴۲، ۱۵۰، ۲۵۰، ۲۷۰
☆ وفی الباب عن علی وعن عبد الله بن مسعود وعن ابی سعید الخدری وعن انس وقال الترمذی، حسن صحیح

(۲۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۶۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۰

باب (۲۵۰) ﴿قرأت کے وقت تعوذ پڑھنا مستحب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَاِذَا قَرَأۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ☆

(سورۃ النحل آیت ، ۹۸)

تو جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

حل لغات:

قرأت : قَرءَ (از باب نَصَرَ و فَتَحَ) قَرۡءً اور قِرَاءۃً و قُرۡاٰنًا کا معنی ہے ملانا، جمع کرنا، کتاب کا پڑھنا، قرآن مجید کے بعض حروف کو بعض سے ملانا۔ تلاوت اور قرأت عام طور پر ہم معنی سمجھے جاتے ہیں مگر ان میں باریک فرق ہے۔ تلاوت کا لغوی معنی ہے ایک شے کا دوسری کے پیچھے آنا۔ قرآن مجید میں یہ معنی موجود ہے۔

وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا ☆

(سورۃ الشمس آیت ، ۲)

اور چاند کی (قسم) جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔

اور قرأت کا معنی ہے بعض حروف کو بعض سے ملانا، (تا کہ کلمہ یا کلمات بن جائیں) یہ معنی بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَقُرۡاٰنَہٗ ☆ فَاِذَا قَرَاۡنٰہُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَہٗ ☆

(سورۃ القیامہ آیت ،۱۷، ۱۸)

بے شک اس کو محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔

تلاوت میں دو یا زیادہ کلمات پڑھنا ہے اور ایک کلمہ پڑھنا بھی تلاوت ہے۔ پس ہر تلاوت قرأت ہے مگر ہر

قرأت تلاوت نہیں۔(۱)

"اَلْقُرْاٰنَ": لغوی معنی ہے پڑھاہوایا جمع کیا ہوا۔ (قرأت کے ضمن میں یہ معنی گذر چکا ہے)

چونکہ قرآن مجید میں قصص، اوامر، نواہی، وعدے، وعیدیں، آیات اور سورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملادی گئیں ہیں اس لئے اسے قرآن کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں یہ اس کتاب کا اسم علم ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر جبرئیل امین علیہ السلام کے واسطے سے نازل ہوئی۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم تورات ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم انجیل ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں تمام کتابوں کے علوم بلکہ جمیع علوم جمع کردیئے گئے ہیں اس لئے اس کا نام "قرآن" ہے۔(۲)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم قرآن مجید کے کسی حرف، کلمہ، آیت یا سورت پڑھنے کا ارادہ کروتو پہلے تعوذ پڑھ لو۔(۳)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،۹۷۸
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۴۰۲،۷۵
☆ الفروق اللغویة،ازابوھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری(م۴۰۰ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،۷۵
☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۷۳
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۲

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۴۰۲
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۳

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۱۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱ ص ۱۰۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۹۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۱۴
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ص ۴۸۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۵
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۲

"**فَاسْتَعِذْ**": عَاذَ یَعُوْذُ (از باب نَصَرَ) عَوْذًا و مَعَاذًا و عِیَاذًا و مُعَاذَةً اور تَعَوَّذَ (باب تَفَعَّلَ) اور اِسْتَعَاذَ (باب استفعال) کا معنی ہے پناہ مانگنا۔ (۴)

"**اَلشَّیْطَانِ**": لفظ شیطان کے مادہ اشتقاق میں دو قول ہیں۔

(۱) شَطَنَ بمعنی دور ہوا۔

یعنی شیطان حق سے، رشد و ہدایت سے اور اللہ کی رحمت سے دور ہوا۔

(۲) شَاطَ یَشِیْطُ شَطْنًا بمعنی باطل ہونا، ہلاک ہونا، غضب سے جل جانا۔

شیطان باطل کا نمونہ اور ہلاکت کا باعث ہے۔ قوت غضبیہ اور صفات ذمیمہ کے باعث حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت، رفعت اور خلافت الٰہیہ کا منصب دیکھ کر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ (۵)

آیت مبارکہ میں شیطان سے مراد ابلیس اور اس کے ساتھی مددگار ہیں۔ (۶)

(بقیہ ۳) ☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۸، ۲۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۸

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۳۲۳

(۴) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۸۵۳

(۵) ☆ المنجد از لونیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۴۳۸، ۴۶۳،

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۲۶۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۲۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱ ص ۱۲۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱ ص ۱۴

(۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۴۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۳۰

"**الرَّجِیۡمِ**": بارگاہِ رب العزت سے راندہ ہوا، مردود، رَجَمَ (از باب نَصَرَ) رَجْمًا کا معنی ہے پتھروں سے مارنا، سنگ سار کرنا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑنا، دھتکارنا۔

اسی سے صفت مشبہ رَجِیۡمٌ ہے۔ رجم کیا ہوا، مردود، مطعون، عزتوں سے محروم، ملاءِ اعلیٰ کی منازل سے راندہ ہوا۔ (۷)

ابلیس لعین حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور خلافتِ الٰہیہ کے عظیم منصب سے حسد کے باعث ملاءِ اعلیٰ کے بلند مناصب اور بارگاہِ رب العزت جل سلطانہ سے راندہ گیا ہے، اس پر اس نے قسم کھائی کہ وہ بندوں کو گمراہ کرنے اور ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش قیام قیامت تک کرتا رہے گا۔ اسی لئے بندۂ مومن کو اس کے وسوسوں سے بچنے کی تاکید اکید ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید کی قرأت افضل اعمال میں سے ہے۔ قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔ صاحبِ قرآن حاملِ وحی حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنۡ قَرَءَ حَرۡفًا مِنۡ کِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالۡحَسَنَةُ بِعَشۡرِ اَمۡثَالِهَا لَا اَقُوۡلُ الٓمٓ حَرۡفٌ وَلٰکِنۡ اَلِفٌ حَرۡفٌ وَلَامٌ حَرۡفٌ وَمِیۡمٌ حَرۡفٌ (۸)

جس نے کتاب اللہ، قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے نیکی ہے اور وہ نیکی دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" ایک حرف ہے اور "میم" ایک حرف ہے۔

---

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۳۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفهانی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۳۰۴

(۸) ☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۵ ☆ ونحوہ رواہ الدارمی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۵۲۱

لہٰذا بندۂ مومن کو چاہیے کہ قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت کو ہمیشہ لازم سمجھے اور جتنا حصہ قرآن مجید کی تلاوت ممکن ہو اسے اپنی زندگی کا معمول بنالے۔(۹)

﴿۲﴾ قرآن مجید کی قرأت وتلاوت سے پہلے تعوذ پڑھ لے تاکہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا مستحب امر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ تلاوت کے وقت تعوذ پڑھا کرتے اور بعض اوقات ترک کردیتے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاءَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ (۱۰)

میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ پھر آپ نے آرام فرمایا، جب رات کا آخری تیسرا حصہ رہ گیا تو آپ بیدار ہوئے، آپ نے آسمان کی طرف نظر فرمائی پھر پڑھا۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......الاٰیة (سورہ اٰل عمران آیت ۱۹۰)

پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، آپ نے مسواک فرمائی اور پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر بلال نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر مسجد کی طرف نکلے اور صبح کی نماز ادا کی۔

مذکورہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے قرأت سے پہلے تعوذ نہیں پڑھا۔(۱۱)

(۹) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۳۵
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۷
(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عباس، ج۲ ص ۶۵۷
(۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۱
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۵

﴿۳﴾ نماز میں تعوذ ثناء کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے پہلے ہونا مستحب ہے۔(۱۲)

﴿۴﴾ تعوذ قرأت کے تابع ہے، ثنا کے تابع نہیں۔لہٰذا نماز باجماعت میں مقتدی نہ پڑھے۔البتہ مسبوق کو پڑھنا چاہئے۔(۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں صرف پہلی رکعت میں تعوذ پڑھے۔باقی رکعات میں تعوذ نہ پڑھے۔(۱۴)

(بقیہ ۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۲ ص۵۸۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامه محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵ ص۵۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ ص۱۴۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۳ ص۸۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمحشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص۵۹۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۴ ص۴۸۹

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ارقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۲

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص۳۲۷

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص۳۲۷

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص۷۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ ص۲۲۸، ۲۲۹

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص۳۳۳

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۱۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۱۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۳ ص۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی ،مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی،قم ،ایران، ج۵ ص۱۶۵

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ ص۲۲۹

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص۳۳۴

(۱۴) ☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۴ ص۲۲۹

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۶ ص۳۳۴

﴿۶﴾ نماز جہری ہو یا سرّی، تعوذ کا سرّی ہونا مختار ہے۔ اور نماز کے علاوہ تلاوت اگر جہری ہو تو تعوذ بھی جہری ہو اور اگر تلاوت سری ہو تو تعوذ بھی سری ہو۔ یہی مختار ہے۔(۱۵)

﴿۷﴾ تعوذ کے متعدد صیغے ہیں، مگر ان میں سے مختار صیغہ یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۶)

﴿۸﴾ تعوذ شیطان کو وسوسہ ڈالنے سے روکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی قرأت و تلاوت کے علاوہ ہر کام کی ابتدا میں تعوذ پڑھنا مستحب ہے۔(۱۷)

---

(۱۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۷۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۷۵

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۵

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۴۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص ۱۴۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص ۱۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۴۳۶،۴۳۴

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۱۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ص ۵۳۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۷۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۴، ۲۲۸

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۲۶۸

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ص ۱۲۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۴۳۵

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۱۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ص ۱۴۲

﴿۹﴾ جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ کام ضرور کرے۔ایسا نہ ہو کہ اس کا ارادہ ارادہ ہی رہ جائے۔آیت مبارکہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ کسی نیک عمل کو کر لینے کے بعد اس کے حسنِ قبولیت کی امید رکھنی چاہئے۔شیطانی وسوسہ کو اس میں دخل نہ دے کہ قبول ہوئی یا نہیں۔وسوسہ سے عملِ صالح ضائع ہو جائے گا۔(۱۹)

فائدہ:

حضور سیدِ عالم ﷺ کو شیطان وسوسہ نہیں ڈال سکتا۔شیطانی وسواس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفوظ و معصوم ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

مَـامِـنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَعَهُ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ، قَالُوْا،وَاِيَّاكَ؟قَالَ،نَعَمْ وَاِيَّایَ،وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ (۲۰)

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جن یا فرشتوں سے ایک ساتھی ہوتا ہے۔(جو تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ہاں لیکن وہ میرے تابع ہو چکا ہے۔(اب وہ مجھے وسوسہ نہیں ڈال سکتا)

اس لئے حضور سید عالم ﷺ کا تعوذ پڑھنا تعلیمِ امت کے لئے ہے۔آپ استعاذہ کے محتاج نہیں۔(۲۱)

---

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۲ ص ۳۳۳

(۱۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج ۲۰ ص ۱۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳ص ۱۴۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ص ۳۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی،ج۴ص ۴۲۸

(۲۰) ☆ رواہ مسلم فی کتاب صلوۃ المسافرین

☆ رواہ الدارمی عن عبداللہ،ج۲ص ۲۹۶

☆ رواہ احمد ،ج ا ص ۳۸۵،۳۹۷،۴۰۱،۴۶۰

(۲۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳ص ۱۴۲

باب (۲۵۱) ﴿اِکراہ کے درجات اور ان کے احکام﴾

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

مَنْ کَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆

(سورہ النحل آیت، ۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہوا، سوا اس کے جو مجبور کیا جاوے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

"مَنْ کَفَرَ بِاللهِ": جو اللہ کا منکر ہو، ایمان لا کر انکار کرے یا شروع سے ہی انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا انکار وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال، اسماء کا انکار، شرک، کفر اختیار کرنا، اسلام کے سوا کوئی اور دین اپنانا، کسی نبی کا انکار، کسی نبی کی توہین، کسی آسمانی کتاب کا انکار، فرشتوں کا انکار، حشر نشر کا انکار، غرضیکہ ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا انکار "کفر باللہ" ہے۔ (۱)

"مَنْ اُکْرِهَ": انسان کو ایسی شے کرنے یا ایسا کہنے پر مجبور کیا جائے جو وہ نہ کرنا یا کہنا چاہے "اکراہ" ہے۔ اکراہ کے مختلف مدارج ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ حکم ہے۔ (۲)

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۴

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۰۸۹

"وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ": مطمئن کا معنی ہے ساکن، قرار پکڑا ہوا۔ (۳)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد جس نے کفر کیا اور کفر پر وہ راضی ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جسے کفر کہنے پر مجبور کیا گیا اس طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کرے تو اسے جان سے مار دیں گے۔ یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر اسے مفلوج کر دیں گے، اس مجبوری کی حالت میں اگر اس نے کفر کیا بشرطیکہ اس کے دل میں ایمان جما ہوا اور وہ ایمان کی حقانیت کا صدقِ دل سے اقرار کرتا ہو، ایسا آدمی اللہ کے غضب اور عذاب سے محفوظ ہے۔ اس پر دنیا میں کفر کے احکام نافذ نہ ہوں گے اور نہ وہ آخرت میں کافروں کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

شانِ نزول:

آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں۔ ممکن ہے تمام واقعات کے بعد آیت نازل ہوئی ہو۔

﴿۱﴾ مشرکینِ مکہ نے حضرت عمار، ان کے والد یاسر، ان کی والدہ سُمیّہ اور صہیب، بلال، حبیب، سالم رضی اللہ عنہم کو پکڑ کر سخت ترین جسمانی ایذائیں دیں۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو دو اونٹوں کے درمیان باندھ کر ان کو مخالف سمتوں میں ہنکایا گیا۔ ان کی اندام نہانی میں ابوجہل لعین نے نیزہ مارا کہ ان کے حلق سے باہر نکل آیا۔

(بقیہ ۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۳۲۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۸۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۳۰۳

☆ الفروق اللغویة، ازابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری(م ۴۰۰ ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۴۷

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۷۵۴

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۳۰۷

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی ،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی ،مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت، ۲۹۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۲۷۰

حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا، انہیں یہ سزائیں اسلام سے برگشتہ نہ ہونے پر دیں۔ اسلام میں یہ دونوں خاوند اور بیوی سب سے پہلے شہید ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں گرم پتھروں پر لٹایا جاتا اور ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا۔ کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ کبھی پاؤں میں رسی ڈال کر بچوں کو دی جاتی کہ انہیں گلیوں میں گھسیٹیں۔ یہ سزائیں انہیں اسلام سے پھر جانے کے لئے دی جاتیں، مگر ان کی زبان پر ہمیشہ ''احد، احد'' ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ مشرکین کے بت معبودان باطلہ ہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ جسمانی طور پر ناتواں تھے، مشرکین کی ایذا کی تاب نہ رکھتے ہوئے انہوں نے مجبوری سے وہ بات کہہ دی جو مشرک چاہتے تھے۔ لیکن ان کا دل اس سے نفرت کرتا تھا۔ وہ ایمان پر قائم تھے۔ کسی نے جا کر حضور سید عالم ﷺ کو اطلاع دی کہ عمار کافر ہو گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ عمار تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہے۔ ان کے گوشت پوست میں ایمان سرایت کر چکا ہے۔ آخر حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی؟ عرض کی یا رسول اللہ! بُری بات ہوگئی۔ میں نے مشرک کے جبر سے مجبور ہو کر آپ کو بُرا بھلا کہہ دیا تھا۔ فرمایا۔ اس وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی۔ عرض کیا۔ دل تو ایمان پر مطمئن تھا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا۔ اگر وہ دوبارہ تمہارے ساتھ ایسی حرکت کریں تو تم وہی کلمات لوٹا سکتے ہو۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

---

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۴۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۴۹۵

﴿۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمادیا، تم بھی خفیہ طور پر ہجرت کر جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں فلاں مقام پر پہنچ چکا ہوں وہاں آجانا۔ حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہم نے مشرکینِ مکہ سے چھپ کر ہجرت کی مگر مشرکین نے انہیں پکڑ لیا۔ مشرکین نے انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے وہ کلمہ کہہ دیا جو مشرکوں کو پسند تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو واقعہ بیان کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کلماتِ کفریہ کہتے وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی؟ عرض کی۔ دل تو ایمان پر مضبوط اور مطمئن تھا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۵)

﴿۳﴾ بعض صحابہ کرام نے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ میں رہ جانے والے صحابہ کرام کو خط لکھا کہ جب تک تم ہجرت کر کے مدینہ منورہ نہ آؤ ہم تمہیں اپنے میں سے شمار نہیں کریں گے۔ (یاد رہے اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنا فرض تھا) اس تحریر پر وہ لوگ مکہ چھوڑ کر مدینہ چل دیئے۔ راستہ میں مشرکین مکہ نے انہیں پکڑ لیا اور

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۹۵

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۴

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۲۷۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج [illegible] ص ۲۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵ ص ۱۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵ ص ۴۴۰

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۴۱

سخت ایذادی۔مجبوراً بفرت خاطر ناگواری انہوں نے وہ کلمات کہہ دیئے جو مشرکین کہلوانا چاہتے تھے۔اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۶)

﴿۴﴾ عامر بن حضرمی یہودی کے غلام ''جبر'' کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ان کے مالک نے ان کو ایذادی اور کلماتِ کفر کہنے پر مجبور کیا۔بعدازاں جبر کا آقا بھی مسلمان ہوگیا اور جبر کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔(۷)

﴿۵﴾ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے دو صحابہ کرام کو گرفتار کرلیا اور ایک سے کہا کہ محمد ﷺ کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا۔وہ اللہ کے رسول ہیں۔مسیلمہ کذاب نے کہا۔میرے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔اس نے کہا۔آپ بھی۔مسیلمہ نے دوسرے سے پوچھا میرے متعلق تو کیا کہتا ہے۔اس نے جواب دیا۔میں بہرا ہوں۔مسیلمہ نے یہی بات تین بار دہرائی،اس نے وہی جواب دیا،آخر مسیلمہ نے اسے قتل کردیا۔رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی۔تو فرمایا۔پہلے نے اللہ کی دی ہوئی اجازت کو اختیار کیا اور دوسرے نے بلند آواز سے کلمہ حق ادا کیا۔اس کو مبارک ہو۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص ۱۱۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص ۱۸۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۸۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۴۴

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ص ۴۴۱

(۷) ☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵ص ۵۴۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق،ج۴ص ۴۹۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۸۶ .

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۱۴۴

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۴ص ۴۴۱

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص ۱۸۹

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر ،ج۲ص ۵۸۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۵۳

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ص ۱۲۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کو ایسے کام پر مجبور کرنا، جس کو وہ دل سے گوارا نہ کرتا ہو، اکراہ کہلاتا ہے۔ اکراہ کی دو صورتیں ہیں اور ان کے احکام بھی الگ ہیں۔

اول کسی کو ناگوار کام کرنے پر اس طرح مجبور کرنا کہ اگر وہ انکار کردے تو اس کو اذیت اور دکھ اٹھانا پڑے۔ لیکن یہ ایذا اور دکھ اس کو بے اختیار نہ کردے۔ مثلاً انکار کی صورت میں مار پیٹ یا قید کردینا۔ ظاہر ہے کہ پٹنے اور قید ہوجانے کے بعد بھی مضروب اور قیدی بے اختیار نہیں ہوتا۔ صرف جسمانی اذیت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اسے اکراہ غیر ملجی کہتے ہیں۔

دوم انکار کی صورت میں مجبور آدمی اپنے اختیار کا مالک نہ رہے۔ مثلاً ہاتھ پاؤں یا کوئی اور عضو کاٹ دینا، قتل کر دینا۔ اس کو اکراہ ملجی کہتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں میں اکراہ کا حکم اس وقت جاری ہوگا کہ......

(ا) مجبور کرنے والا اس اذیت دینے پر قدرت رکھتا ہو۔ جس کی دھمکی دے رہا ہے۔

(ب) جس کو مجبور کیا جارہا ہے اس کا بھی غالب گمان ہو کہ اگر میں انکار کروں گا تو اس شخص کی طرف سے مجھ کو یہ اذیت پہنچ جائے گی۔(۹)

(بقیہ۸) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۴ص ۲۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۴۴۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمحشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۵۹۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۲۷۱

(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۱۷۷

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ج۱۰ص ۱۹۹

(۲) اکراہِ غیر مُلجی کا اثر خرید و فروخت، اقرارِ دین، کسی جائداد کے اجارہ کے لین دین وغیرہ پر ہی پڑتا ہے۔ اس صورت میں جب خوفِ اذیت نہ رہے اور ایذا رساں طاقت سے آزادی مل جائے تو مجبوری (اکراہ) کی حالت میں جو عقد، اقرار، اجارہ وغیرہ لین دین کیا ہو اس کو فسخ کر دینا جائز ہے۔ چاہے قائم رکھے یا فسخ کر دے۔(۱۰)

(۳) تجارت، لین دین وغیرہ ایسے عقود ہیں جن کے لئے فریقین کی رضا مندی ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا☆ (سورہ النساء آیت ۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری رضا مندی کا ہو، اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

اکراہ کی صورت میں مجبور کی رضا مندی نہیں ہوتی۔ اس لئے اسے جبر ختم ہونے کے بعد اختیار ہے، چاہے معاملہ کو فسخ کر دے چاہے تو قائم رکھے۔ اگر قیمت پر خوشی سے قبضہ کر لے تو بیع کو نافذ سمجھا جائے گا۔ قبولِ قیمت علامتِ رضا مندی ہے۔(۱۱)

(۴) جس تصرف کا حکم الفاظ پر جاری ہوتا ہو، دل کی رضا مندی پر موقوف نہ ہو، وہ حکم اس وقت بھی مرتب ہوگا جب وہ تصرف جبر کی حالت میں کیا گیا ہو۔ اس قسم کے تصرفات، جو محض الفاظ پر مبنی ہوں، دل کی رضا مندی ضروری نہ ہو، دس ہیں۔

نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع، ایلاء، فئی، ظہار، غلام کی آزادی، قصاص کی معافی، نذر اور قسم۔

(بقیہ ۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۴۲

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۶ ص ۳۴۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۴۲

ان سب کے احکام صرف زبانی کہہ دینے سے نافذ ہو جائیں گے۔ زبانی ایجاب وقبول سے نکاح ہو جائے گا، زبان سے لفظ طلاق کہہ دینے سے طلاق ہو جائے گی۔ صرف زبان سے آزاد کرنے سے غلام آزاد ہو جائے گا۔ وغیرہ، ان احکام کے مرتب ہونے کے لئے دل کی رضامندی ضروری نہیں۔ پس کسی نے جبراً اگر طلاق، یا نکاح میں ایجاب وقبول یا قصاص کی معافی یا قسم وغیرہ کے الفاظ کہلوائے تو احکام مرتب ہو جائیں گے۔

ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ☆ (سورہ البقرہ آیت ۲۲۹)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

نیز ارشادِ ربانی......

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ ☆ (سورہ النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو۔

......وغیرہ آیات میں مجبور اور مختار کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ارشادِ مصطفوی......

كُلُّ طَلَاقٍ جَآئِزٌ اِلَّا طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ (۱۲)

سوائے مدہوش کی طلاق کے ہر طلاق نافذ ہوتی ہے۔

......میں مدہوش کے علاوہ ہر مختار اور مجبور کی طلاق کو نافذ رکھا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ، اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرُّجْعَةُ (۱۳)

تین چیزوں میں سنجیدگی تو سنجیدگی ہے مگر مذاق بھی بمنزلہ سنجیدگی کے ہے۔ نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع کرنا۔

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن علی ج ۲ ص ۷۹۴ ☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج ۱ ص ۱۴۲

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۰۵ ☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۷۵

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۴۸

ظاہر ہے کہ سنجیدگی سے گفتگو کرنے والا الفاظ اور حکم دونوں کا ارادہ کرتا ہے، مگر مذاق کرنے والا تو صرف لفظ کا ارادہ کرتا ہے حکم کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مگر شریعتِ مطہرہ میں مذاق کرنے والے کی عدمِ رضا اور عدمِ ارادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ ارادہ نہ ہونے کے باوجود اس کے الفاظ پر حکم نافذ ہوگا۔

نفیِ حکم میں اکراہ اور عدمِ ارادہ کو دخل نہیں۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے یہی حکم دیا۔ غزوۂ بدر کے موقعہ پر ایک مشہور واقعہ یوں پیش آیا کہ مکہ مکرمہ سے حضرت حذیفہ اور ان کے والد رضی اللہ عنہما نکلے کہ مشرکین نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان سے قسم لی کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مجاہدین میں شامل نہ ہوگے۔ اس پر انہوں نے مجبوراً قسم کھالی اور حضور کی بارگاہ میں پیش ہوکر صورتِ حال عرض کی۔ اس پر آپ فرمایا کہ ہم کافروں کی طرف سے لئے گئے اقرار، عہد اور قسم کو پورا کریں گے اور اللہ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔ آپ کا ارشاد یوں ہے۔

تَفِيْ لَهُمْ عَهْدَهُمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ (۱۴)

تم ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔

اس حدیث شریف نے بتایا کہ قسم خوشی سے کھائی ہو یا جبر سے دونوں حالتوں میں اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جس شخص کو کلمہ کفر کہنے یا کفریہ حرکات کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، بایں طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کہے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر مفلوج کر دیا جائے گا۔ ایسے بے بس اور مجبور کو ظاہری طور پر کفر اختیار کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ دل میں ایمان راسخ ہو اور وہ دلی طور پر ایمان پر مطمئن ہو۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ قرآن

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن حزیفہ بن الیمان، ج ۲ ص ۱۰۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۲

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱ ص ۴۴۴

مجید کی مذکورہ آیت مبارکہ اسی پر دلالت کر رہی ہے۔ اکراہ ملجی کی صورت میں کلمہ کفر زبان سے کہنے والا کافر نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اس پر کافروں کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوتی۔ اس کی نیکیاں برباد نہیں ہوتیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِهُوْا عَلَیْهِ (۱۶)

میری امت سے خطا، بھول اور مجبور شخص سے گناہ اٹھا لیا گیا ہے۔ (یہ اپنے فعل میں گناہ میں ماخوذ نہ ہوں گے)

البتہ اگر ایسا مجبور شخص کلمہ کفر کہنے سے انکار کر دے اور اپنی جان کی قربانی دے دے، تو افضل ہے۔ عزیمت پر عمل کرنے والا اعزازِ دین اور غیظِ مشرکین کا باعث ہوتا ہے۔ گویا اس نے مشرکین سے قتال کیا، پھر خود شہید ہو گیا۔ حضرت عمار کے والدین حضرت یاسر اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم، مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والوں کا عمل اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور حضرت عبد اللہ بن طارق رضی اللہ عنہم نے مشرکینِ مکہ کی قید میں اس حال میں جان، جان آفرین کے سپرد کر دی کہ وہ انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کرتے رہے۔ اس روز لوگوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خبیب اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے سلام کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔

وَعَلَیْکُمَا السَّلَامُ (۱۷)

---

(۱۶) ☆ رواہ الطبرانی عن لوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۴۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳

﴿۶﴾ اکرہ ملجی کی صورت میں مجبور شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ حتی المقدور تعریض سے کام لے اور اگر تعریض ممکن ہو اور وہ ایسا نہ کرے تو کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو جائے گا۔ مثلاً کسی نے مجبور کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالی دے، اس کے لئے ممکن ہے کہ کسی ''محمد'' نامی دوسرے شخص کو گالی دے لے اور اگر باوجود وسعت کے اس نے ایسا نہ کیا تو حتمی طور پر کافر ہو گیا۔(۱۸)

﴿۷﴾ تقیہ اور تعریض میں فرق ہے۔ جان بچانے کے لئے کلمہ کفر اس طرح ادا کرنا کہ مخاطب جانے کہ میرا مقصد پورا ہو گیا مگر بولنے والے نے کلمہء کفر کسی اور انداز میں ادا کیا۔ مگر تقیہ تو دوسرے کو محض دھوکا دینا ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ اس سے احتراز فرض ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ مجبور کے لئے حکم ہے کہ وہ جبر و اکراہ زائل ہوتے ہی فوراً وہاں سے چلا جائے اور مجبوری دور ہوتے ہی اپنے

(بقیہ۱۷) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۸۶

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۳۸،۲۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۷۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۵ ص ۱۷۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۴۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۳۸

(۱۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

ایمان کا اعلان کرے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہی عمل تھا۔ (۲۰)

﴿۹﴾ مرتد کی سزا قتل ہے۔ مرتد کی تمام عبادات ارتداد سے باطل ہو جاتی ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ یہ کافر اصلی سے بدتر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ (۲۱)

جس نے دین اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اپنایا اس کی سزا قتل ہے۔ (۲۲)

نوٹ: مرتد کے احکام سورہ مائدہ، آیت، ۵۰ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۱۰﴾ اگر کسی نے بھول کر یا خطا سے کلمہ کفر کہہ دیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ ایسا شخص مجبور کی طرح معذور ہے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی سے اگر کسی شخص کو شراب پینے یا مردار کھانے پر مجبور کیا گیا تو باتفاق علماء اس مجبور کو ایسا کر لینا جائز ہے۔ ان چیزوں کے کھانے سے انکار کے باعث جان دینا جائز نہیں۔ گناہ گار تو مجبور کرنے والا ہوگا۔ حرام شے جان بچانے کے لئے کھانی جائز ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (سورہ البقرہ آیت ۱۷۳)

تو جو ناچار ہو، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲ ص ۱۰۲۳ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج۲ ص ۲۵۰

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج۲ ص ۲۱۱ ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج۲ ص ۱۶۹

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ۱۸۵ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۲، ج۷ ص ۲۸۲، ۸۲۳، ج۵ ص ۲۳۱

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۸۴

(۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۲

اور بلاضرورت اپنی جان کھو دینے میں اس جابر کا مددگار سمجھا جائے گا۔ایسی صورت میں جان بچانا مباح ہے۔
البتہ اگر غیر کا مال کھانے پر مجبور کیا گیا اور انکار کی صورت میں مارا گیا تو باتفاقِ علماء اجر پائے گا۔کیونکہ غیر کا مال کی حرمت ہر حال میں قائم ہے۔کھالینے کی صرف رخصت ہے۔(۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کسی مسلمان کا مال تلف کرنے پر کسی کو مجبور کیا جائے تو اس کا مال تلف کرنا اس کے لئے جائز ہے۔کیونکہ ضرورت کے وقت غیر کا مال مباح، ہو جاتا ہے۔سخت بھوک کے وقت کسی کا مال کھالینا جائز ہے۔لیکن صاحبِ مال مجبور کرنے والے سے تاوان وصول کرے گا۔اس لئے کہ مجبور شخص کا محض آلہءِ کار ہے۔جس صورت میں آلہ کار بننا درست ہو اس میں تاوان آلہ کار بنانے والے سے لیا جاتا ہے۔(۲۵)

﴿۱۳﴾ اگر کسی کو قتل کرنے یا زنا پر مجبور کیا گیا تو مجبور کو ایسا کرنا جائز نہیں۔کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے ہے اور بندوں کے حقوق ضائع کرنا جائز نہیں۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ اگر غیر مجبور استہزا یا جہالت سے کلمہ کفر کہے گا کافر ہو جائے گا۔(۲۷)

﴿۱۵﴾ ایمان تصدیق قلبی اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔دونوں ایمان کے رکن ہیں۔البتہ بعض اوقات زبان کا اقرار ساقط ہو جاتا ہے۔مگر تصدیق قلبی ساقط نہیں ہوتی۔(۲۸)

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۲ ص ۱۹۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۳

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۴۴۳

(۲۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۱۷۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۱۸۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۰ ص ۱۲۳
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۳۸

(۲۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱

(۲۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۴ ص ۲۳۱
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۴۱

﴿۱۶﴾ بھول کر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، مگر بھول کر کلمہ کفر کہا تو کافر نہ ہوا۔(۲۹)

﴿۱۶﴾ کلمہ کفر الفاظ طلاق سے نہیں نہ طلاق کا کنایہ ہے۔ البتہ حالتِ کفر نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس سے نکاح باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا اگر مجبور شخص کلمہ کفر کہہ لے تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی۔(۳۰)

﴿۱۷﴾ جو شخص سنجیدگی سے یا مذاق سے کفر کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، اگرچہ ابھی کلمہ کفر نہ کہا۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ طلاق دینے کا ارادہ کیا ابھی طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا طلاق واقع نہ ہوئی۔ کیونکہ وقوعِ طلاق کے لئے زبان سے طلاق کا لفظ یا طلاق کا کنایہ استعمال کرنا لازم ہے۔(۳۲)

فائدہ جلیلہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب ومقبول بندوں کے کلمات، حرکات وسکنات بھی محبوب ومقبول ہوتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی خطا واقع ہو جائے تو اس سے نہ صرف درگذر فرماتا ہے بلکہ اوروں کی عطا کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اگر وہ کسی جبر سے مجبور ہو جائیں اور ان سے کلمہ کفر سرزد ہو جائے تو وہ انداز اوروں کے ایمان کا باعث بنا دیتا ہے۔

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اکراہ ملجی میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دیا۔ رب تعالیٰ جل وعلا نے نہ صرف ان کی اس حرکت کو معاف فرما دیا۔ بلکہ قیامت تک یہ اصول بنا دیا کہ ایسی حالت میں ادا کیا ہوا کلمہ کفر، کفر کا باعث نہیں، بلکہ ایسے کا ایمان سالم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی خطا اوروں کے لئے عطا بن جاتا ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو کتنے جامع اور مکمل کلمات میں بیان کر دیا ہے۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود　　　　کفر گیرد ملتی ملت شود

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ

(۲۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۳

(۳۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۳

(۳۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۳

(۳۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۹۳

باب (۲۵۲)

﴿اسلامی سزاؤں کی مشروعیت اور ان کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ☆

(سورہ النحل آیت ۱۲۶)

اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کو سب سے اچھا۔

حل لغات:

"عَاقَبۡتُمۡ": عَاقَبَ، عِقَابًا و مُعَاقَبَةً کا معنی ہے مؤاخذہ کرنا، سزا دینا، جرم کی پوری سزا دینا۔(۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم سزا دینا چاہو تو صرف اتنی ہی اور ایسی ہی سزا دو جتنی اور جیسی اس نے تم کو دی۔ مقدار اور کیف میں سزا کا زیادہ دینا جائز نہیں۔(۲)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۲۲
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۴۰
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۳
☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۲۹
☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۸۹

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۲

شانِ نزول:

غزوۂ احد میں انصار کے (۶۴) اور مہاجرین کے (۶) افراد (کل ستر) حضرات شہید ہوئے۔ان شہیدوں میں حضور سید عالم ﷺ کے عمِ محترم حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔مشرکینِ مکہ نے آپ کی نعش مبارک کا مُثلہ کر دیا۔ناک،کان وغیرہ کاٹ دیئے،صورت بگاڑ دی۔ ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبانا چاہا مگر ناکام رہی۔حضور سید العالمین ﷺ نے یہ المناک صورتِ حال ملاحظہ فرمائی تو انتہائی رنجیدہ خاطر ہوئے۔ایک انصاری نے اپنی چادر سے نعش کو ڈھانپ دیا۔چونکہ آپ کا قد مبارک دراز تھا اس لئے چادر کافی نہ ہوئی،اس لئے پاؤں پر اِذْخر گھاس رکھ دی گئی۔ سرورِ عالم رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا۔

''اے چچا! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔جس طرح میں تجھے جانتا ہوں تو بڑا نیکوکار کنبہ پرور تھا۔''

پھر فرمایا۔

''اگر عورتوں کے رنج کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے یونہی (بغیر دفن کے) چھوڑ دیتا کہ تیرا حشر درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں سے ہوتا''

پھر فرمایا۔

''مجھے جبرئیل نے آکر یہ اطلاع دی ہے کہ ساتوں آسمان والوں میں حمزہ کے متعلق یہ کلمات لکھ دیئے گئے ہیں۔

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُرَسُوْلِ اللّٰهِ

حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر ہے''

(بقیہ ۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ ص ۶۰۱

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵ ص ۵۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج ۵ ص ۹۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج ۳ ص ۱۲۴۹

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت اور مثلہ شدہ نعش دیکھ کر مزید فرمایا۔

''اگر آئندہ کسی مقام پر اللہ نے مشرکینِ قریش پر فتح یاب کیا تو تیری بجائے ان کے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹ دوں گا۔''

رسول اللہ ﷺ کے غم اور رنج کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کہا کہ اگر ہم کو کبھی فتح عنایت ہوئی تو ہم ان کے ستر آدمیوں کی اسی طرح شکلیں بگاڑ دیں گے کہ کسی عرب نے ایسا نہ کیا ہوگا۔

اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔(۳)

(۳)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۹۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۲
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۹۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۴۱
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۵۰۷
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۳
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی: از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۲
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۴۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۹۹
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۵۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۸۲
☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۱۷۸
☆ اسباب النزول للسیوطی، ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۴۱۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ظلم اور زیادتی کا بدلہ لینا جائز ہے۔ بدلہ اگر چہ صورۃً ظلم اور زیادتی ہوگا مگر اسے ظلم اور زیادتی کہنا مجاز ہے، حقیقت میں یہ ظلم اور زیادتی نہیں۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کے جواز کا ذکر ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان میں اس کے جواز کا واضح ذکر ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ☆

(سورہ البقرہ آیت، ۱۹۴)

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے۔

لہٰذا قصاص اسلامی حدود اور سزاؤں کو غیر انسانی، غیر مہذب اور ظالمانہ کہنا آیاتِ قرآنیہ کا انکار اور کفر ہے۔ (۴)

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۴۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۲

☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ ص ۵۰۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۹۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱ ص ۴۵۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۳۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۵۴۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۲ ص ۲۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۵۵

﴿۲﴾ قصاص اور بدلہ لینے میں مقدار میں برابری ضروری ہے۔ظلم اور جرم سے زیادہ بدلہ لینا خود ظلم ہے۔البتہ بدلہ لینے میں کمی کر لینا اور اپنے حقوق سے دستبرداری جائز ہے۔آیت مبارکہ کے کلمہ ''مثل'' نے واضح فرما دیا ہے۔(۵)

﴿۳﴾ قصاص میں ایک کے بدلے ایک کو ہی قتل کیا جائے گا۔ایک کے بدلے ایک سے زیادہ کو قتل کرنا ظلم ہے۔مقتول خواہ کس حیثیت کا مالک ہو۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا ورسول کے بدلہ میں ایک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔

یاد رہے اگر ایک مسلمان کے قتل میں چند قاتل شریک ہوں تو ان سب کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔(۶)

﴿۴﴾ اگر کسی کو باندھ کر مارا، پھر قتل کر دیا تو اب اس کے لئے قصاص میں صرف قتل ہے۔ضرب کی مماثلت اور مقدار معلوم نہیں۔اس لئے قصاص میں قتل سے پہلے مارا نہ جائے گا۔(۷)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۹۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۶
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۰۲
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۲
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۳
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۳
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۴ص ۵۰۸
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ص ۲۵۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۹۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ص ۴۱۱

(۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۰۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ص ۵۹۲

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

﴿۵﴾ اگر کسی نے کسی کا مال ہلاک کر دیا تو اس کی مثل دینا لازم ہوگا۔(۸)

﴿۶﴾ امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں، لہٰذا ظالم کی امانت میں سے بقدر زیادتی مال از خود لینا جائز نہیں۔ یہ خیانت ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ(۹)

امانت والے کی امانت کو (بحفاظت) ادا کرو اور خیانت کرنے والے کے مال میں خیانت نہ کرو۔(۱۰)

﴿۷﴾ جس نے کسی کا غلہ غصب کر لیا اور اس کا آٹا بنالیا اب اس کی مثل غلہ یا غلہ کی قیمت دینا لازم ہوگا۔(۱۱)

﴿۸﴾ کسی نے دوسرے کی لکڑی چرا کر چھت میں ڈال لی۔ اب اس کی مثل لکڑی یا اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگی۔(۱۲)

﴿۹﴾ غلہ میں مثل اسی جنس کے غلہ سے ماپ یا تول کر اور لکڑی میں اس کی مثل اس کی جنس سے قیمت یا اصل دینا لازم ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ قصاص میں مُثلہ کرنے کی اجازت نہیں، مثلہ کرنا انسانیت کے وقار کے خلاف ہے۔(۱۴)

---

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،، ج۳ص ۱۹۴

(۹) ☆ رواہ البخاری فی التاریخ

☆ رواہ ابو داؤد ☆ رواہ الترمذی

☆ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

☆ ورواہ الدار قطنی والضیاء عن انس

☆ ورواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

☆ ورواہ ابو داؤد عن رجل من الصحابۃ

☆ ورواہ الدار قطنی عن ابی بن کعب/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۱

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۴

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۰۰

﴿۱۱﴾ قاتل اور مجرم کو معاف کر دینا سزا دینے سے افضل ومندوب ہے۔ آیت زیب عنوان نے اس کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔(۱۵)

﴿۱۲﴾ قومی ملکی اور دینی دشمن، مجرم کو معاف کرنا جائز نہیں۔ کیوں کہ انہیں کھلا چھوڑ دینا قوم، ملک اور دین میں فساد کا باعث ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فتح مکہ کے روز تمام قریش مکہ کو معاف فرما دیا۔ مگر اس روز بھی چار اشخاص کو معاف نہ فرمایا کیوں کہ وہ قومی ودینی مجرم تھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً (۱۶)

چار کے سوا قریش کے کسی فرد کو سزا نہ دو۔(۱۷)

فائدہ جلیلہ:

سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چبایا لیکن تھوک دیا۔ حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا اگر وہ کھا لیتی تو دوزخ میں کبھی نہ داخل ہوتی۔ شیرِ خدا ورسول (جل وعلا و ﷺ) کی شان یہ ہے کہ ان کا کوئی ٹکڑا دوزخ میں نہیں جائے گا۔(۱۸)

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے تو حضور سید العالمین ﷺ کی نسل پاک اور اصل مبارک کی کیا شان ہو گی۔ آپ کے والدین کے ایمان میں شک کرنے والے اور آپ کے آباؤ اجداد کو (نعوذ باللہ) ناری کہنے والے اس نکتہ

---

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۹۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۴ ص ۲۵۸

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۴

(۱۶) ☆ رواہ الترمذی عن ابی بن کعب، ج۲ ص ۲۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

(۱۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۲

کودھیان مین رکھیں۔کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سورۃ النحل کے احکام کی تسوید،ترتیب و تالیف سے آج ۷رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/۲۴/اگست ۲۰۰۴ء بروز منگل فراغت پائی۔سورہ ہذا کی آخری آیت کے احکام کی تالیف و ترتیب کے دوران ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ضعفِ قویٰ اور غلبہ امراض کے باعث لکھنے پڑھنے سے مجبور رہا۔اس ضعف کا اثر اگرچہ ابھی باقی ہے۔مولا کریم اپنے حبیب کریم کے صدقے بقیہ احکام کی تالیف کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمِیْنَ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

☆☆☆☆☆☆

سورہ بنی اسرائیل

باب (۲۵۳) ﴿نماز کی فرضیت اور معراج﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِالْاَقْصَاالَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ، ۱)

پا کی ہے اسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک ، جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی ، کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

حل لغات:

"سُبْحٰنَ" : اسم غیر متمکن ہے۔ وجوہِ اعراب اس پر جاری نہیں ہوتے اور اس پر الف لام بھی داخل نہیں ہوتا۔ اس سے فعل جاری نہیں ہوتے ۔ یہ غیر منصرف ہے۔ اسم علم بمنزلہ مصدر ہے۔ اس کا معنی ہے تنزیہ، ہر نقص، عیب اور عجز سے ذاتِ باری تعالیٰ تقدس ذاتہٗ کی پاکی، پاک جاننا، پاکی کا اقرار کرنا۔

سَبَحَ (از باب فَتَحَ) سَبْحًا کا معنی مختلف صلوں کے اختلاف سے بدلتا ہے۔ مثلاً ......

سَبَحَ الرَّجُلُ   معاش کے سلسلہ میں تصرف کرنا، سونا، آرام لینا، دور تک نکل جانا۔

عَنِ الْاَمْرِ   فارغ ہونا

......فِی الْکَلَامِ بہت کلام کرنا۔

......فِی الْاَرْضِ زمین کھودنا۔

......اَلْقَوْمُ قوم کا پھرنا اور پھیلنا۔

سَبْحًا وَسَبَاحَةً فِی الْمَآءِ وَبِالْمَآءِ پانی میں تیرنا۔

......سُبْحَانًا سبحان اللہ کہنا۔

سَبَحَ سَبْحًا وَسِبَاحَةً کا معنی ہے آسمان میں ستاروں کا چلنا۔ اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (سورہ یٰس آیت ۴۰)

اور ہر ایک، ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

اسی معنی میں ہے۔ گھوڑوں کا تیز دوڑنا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

فَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ☆ (سورہ النزعت آیت ۳۰)

اور آسانی سے پیریں۔

کام میں تیزی دکھانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ☆ (سورۃ المزمل آیت ۷)

بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

سَبَّحَ (از باب تفعیل) تسبیح متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اول تنزیہ باری تعالیٰ (اس کا اصل اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مرد سریع ہے) تسبیح عبادات میں عام ہے، قولی ہو یا فعلی یا قلبی۔

دوم استثناء: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہنا، مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ☆ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ☆

(سورۃ القلم آیت ۱۸،۱۷)

بے شک ہم نے انہیں جانچا جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کھیت کو کاٹ لیں گے اور ان شاء اللہ نہ کہا۔

اس پران میں سے ایک نے کہا۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ☆ (سورۃ القلم آیت ۲۸)

ان میں سے جو سب سے غنیمت والا تھا، بولا، کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے (ان شاء اللہ کیوں نہیں کہہ لیتے)

سوم ذکر اور نماز، اس معنی میں یہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ☆ (سورۃ الروم آیت، ۱۷)

تو اللہ کی پاکی بولو (ذکر کرو) جب شام کرو اور جب صبح ہو۔

چھارم بمعنی تحمید، حمد بیان کرنا، اسی معنی میں ارشادِ ربانی ہے۔

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ☆ (سورہ الزخرف آیت، ۱۳)

کہ تم ان کے پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو۔ جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو۔ پاکی ہے اسے (اس کی تعریف ہے) جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتہ کی نہ تھی۔

اسی معنی میں ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ. میرے عظمت والے رب کی تعریف ہے۔

پنجم بمعنی تعجب اور تعظیم، کیونکہ کلام بعض اوقات انہی معنوں کو متضمن ہوتا ہے۔ آیت زیب عنوان انہی معنوں میں ہے۔

ششم لکڑی، پتھر وغیرہ کے شمارے ایک دھاگے میں پرو دیئے جاتے ہیں تاکہ اذکار کا شمار آسانی سے ہو سکے۔ ان منظم شماروں کو بھی تسبیح کہتے ہیں۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۳۵

سُبحان اگرچہ اسم مصدر ہے مگر بجائے فعل کے استعمال ہوتا ہے۔اس لئے اس کا فاعل ذکر ہی نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں اور وہ ذات قادر ومقتدر ہے،اسے وہ کام کرتے کوئی روک نہیں سکتا۔(۲)

''اَسرٰی'': سَرَی یَسْرِیْ (از باب ضَرَبَ) سُرًی وَسَرْیَةً وَسُرْیَةً وسِرَایَةً وسِرْیَانًاومَسْرٰی کا معنیٰ ہے رات کو چلنا۔

اسی طرح اَسْرٰی(از باب اِفْعَالٌ) اِسْرَآءٌ کا معنیٰ بھی رات کو چلنا،کسی کا کشادہ اوراونچی زمین کی طرف جاتا ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی،۲۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر،ج۱ ص۱۲۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعه بیروت،۲۲۵

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفي(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر،ج۲ ص۱۵۲

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان،ج۳ص۱۱۹۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان،ج۱۰ ص۲۰۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمخشری،مطبوعه کراچی،ج۲ ص۲۰۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر،ج۳ص۲

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر،ج۲۰ ص۱۴۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان،ج۲ ص۹۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی،۴۵۶

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج۲ص۲۳۳

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه،ج۲ ص۳۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۵۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور،ج۳ص۱۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه،کوئٹه،ج۵ص۱۰۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ،ج۱۵ ص۳

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور،۵۰۲

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۷ص۱۷

(۲) ☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۷ص۱۷

مجرد اور باب افعال دونوں لازم ہیں۔اس کو حرف جار ''بہٖ'' سے متعدی بناتے ہیں۔ (۳)

''بِـعَبْـدِهٖ'': اس عبدہٖ سے مراد باجماعِ اہلِ علم حضور، محبوب رب العزت کا اشرف وافضل اسم مبارک ہے۔ہ ضمیر کا مرجع ذات باری تعالیٰ وتقدس ہے۔اسم ذات کی طرف اضافت، تشریف وتعظیم، تجیل، تکریم اور تفخیم کے لئے ہے۔حضور نبی اکرم ﷺ کے بے شمار اسمائے حسنیٰ ہیں۔

حضور جب بارگاہ رب العزت جل وعلا میں حاضر ہوں تو ''عبدہ'' اور جب مخلوق کی طرف متوجہ ہوں تو ''رسول''۔

هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ میں یہی شان جلوہ گر ہے۔(۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانه کراچی، ۵۶۲

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۲۲۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر، ج۱ ص ۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۰۵

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ ص ۲۳۵

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ ص ۳۳۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۵۶

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۲ ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۵۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبداللہنسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص ۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہزمخشری،مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۴۰۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۰۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۵ ص ۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۷ص ۱۸

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبداللہالمعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ ص ۱۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۵۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۱۰۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۵ ص ۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور ۵۰۲

"لَیۡلًا": لَیۡلٌ بمعنی رات۔ اس پر تنوین تنکیر تقلیل کے لئے ہے۔ یعنی رات کے قلیل ترین حصہ میں واقعہ معراج ہوا۔ پل بھر اس کی مقدار بیان کی گئی۔ (۵)

"مِنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ": حرمت والی مسجد سے واقعہ معراج کی ابتدا ہوئی۔ مسجدِ حرام سے مراد جمہور مفسرین کی تصریح کے مطابق پورا حرم شریف ہے۔ کیونکہ معراج کی شب حضور سید العالمین ﷺ اپنی چچازاد ہمشیرہ حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے مکان میں آرام فرما تھے۔ واقعہ معراج کی ابتدا وہاں سے ہوئی۔ یاد رہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے روز مشرف با ایمان ہوئیں۔ (٦)

---

(۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴٦

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵٦

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۱۸

(٦) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۵

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵٦

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱٦۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۱۹

"اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى": مسجدِ اقصیٰ تک۔ مسجدِ اقصیٰ کا لغوی معنی ہے دور کی مسجد، اس سے مراد بیت المقدس ہے۔ کیونکہ اس وقت تک بیت المقدس سے دور کوئی اور مسجد نہ تھی۔ بعض علماء نے مسجدِ اقصیٰ کا لغوی معنی مراد لیا ہے۔ یعنی آخری سجدہ گاہ، آخری سجدہ گاہ بیت المعمور ہے، جو آسمان کے اوپر ہے۔(۷)

"اَلَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ": وہ مسجد جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی۔ اس سے مراد ظاہری اور باطنی برکات ہیں۔ ظاہری برکات باغات، پھل، نہریں، سرسبز و شاداب کھیت، اور باطنی برکات سے مراد یہ ہے کہ وہاں انبیاء و صالحین کے مزارات ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک وحی الٰہی یہیں اترتی رہی۔ انبیائے کرام کا قبلہ رہا۔ اس لئے یہ مسجد مقدس ہے۔(۸)

"لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا": تاکہ ہم اپنے محبوب کریم کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

آیت کے اس حصہ میں معراج کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ بیت المقدس میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور ان کی امامت، راستہ میں بعض انبیاء کرام کو مزارات میں ملاقات اور زیارت، آسمانوں میں انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور ہم کلامی آسمانوں، عرش، کرسی، لوح و قلم، مستوی، سدرہ، جنت، دوزخ کی سیر، ملائکہ مقربین کو شرفِ ملاقت عطا کرنا اور پھر رب تعالیٰ و تقدس کی ذات بابرکات قدسی صفات کی بلاحجاب زیارت اور بلاواسطہ ہم کلامی کا شرف، رب تعالیٰ کی عظیم نشانیاں ہیں۔ جن

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ ص ۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ. کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۱۹

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۴۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۰۵

سے محبوب کریم اور عبدہٗ کو ممتاز و مشرف فرمایا گیا۔(۹)

"**اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ**": بے شک وہ (ہمارا محبوب) سنتا دیکھتا ہے۔ھُوَ ضمیر کا مرجع حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بتایا گیا ہے کہ انہی کا ذکر قریب ہے۔اور مرجع کا قریب ہونا ہی بہتر ہے۔معنیٰ آیت کا یہ ہے کہ وہ ہمارا خاص بندہ ہمارا کلام سنتا اور ہماری ذات کو دیکھتا ہے۔(۱۰)

وصل اول: اخص خصائص، اشرف فضائل و کمالات، اَبہر معجزات و کرامات میں سے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کو اِسرٰی و معراج کے ساتھ مخصوص و مشرف فرمانا ہے۔کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس سے مشرف و مکرم نہ کیا گیا ہے اور جس مقامِ عُلیا پر آپ کو پہنچایا گیا اور جو کچھ وہاں دکھایا گیا کوئی ہستی وہاں تک کبھی نہ پہنچی اور نہ کسی نے وہ کچھ دیکھا ہے۔ (مدارج النبوت)

وصل دوم: معراج مبارک کے واقعہ کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کیا ہے۔یہ حدیث تواتر معنوی کے درجہ میں ہے۔تمام محدثین نے اپنی جمیع مصنفات میں حدیثِ معراج روایت فرمائی ہے۔ہر علاقہ، ہر دور میں حدیث معراج کا ذکر و شہرت رہی ہے۔اس واقعہ کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔(۱۱)

---

(۹) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ج ۱۰ ص ۲۱۲

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ۱ ص ۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

(۱۰) ☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۲

وصل سوم: واقعہ معراج ہجرت سے ایک سال قبل ۲۷ ررجب المرجب بروز پیر کو وقوع پذیر ہوا۔

یاد رہے پیر کا روز سیرت النبی ﷺ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ولادتِ باسعادت، بعثت مبارکہ، ہجرتِ مدینہ منورہ، ورودِ مدینہ منورہ، معراج اور وصال مبارک بروز پیر ہوا۔ (۱۲)

حُسنِ اتفاق یہ ہے کہ یہ سطور ۲۷ ررجب المرجب ۱۴۲۵ھ بروز پیر لکھی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے معراج کی برکتوں سے اپنی شان کے لائق، وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ راقم السطور فقیر قادری عفی عنہ کو اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الطاف کریمانہ کا مورد بنائے۔

بادشاہا! شکرِ سلطانی خویش
یک نگاہے بر گدائے سینہ رَیش

وصل چہارم: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونتیس مرتبہ معراج سے مشرف فرمایا گیا۔ ان میں ایک جسمانی معراج ہے اور باقی منامی (خواب میں) ہیں۔

۲۷ ررجب المرجب کی شب کو ہونے والی معراج جسم اور روح کے ساتھ حالتِ بیداری و ہشیاری میں ہوئی۔ یہ معراج مکہ مکرمہ سے شروع ہوئی۔ براق پر سوار ہو کر آپ بیت المقدس جلوہ افروز ہوئے، وہاں سے ساتوں آسمانوں، لوح و قلم، عرش و کرسی، سدرہ، مستوی، اور پھر لامکان تک سیر ہوئی۔ اس معراج کا منکر ملحد ہے۔ (۱۳)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۸

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲

وصل پنجم: حرمِ مکی سے لے کر بیت المقدس تک معراج کی سیر نصوصِ قطعیہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ آسمانوں تک معراج احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے، اس کا منکر بدعتی گمراہ، فاسق اور مخذول ہے اور اس سے اوپر لامکان تک اخبارِ احاد سے ثابت ہے۔ اس کا منکر جاہل اور محروم ہے۔ (۱۴)

وصل ششم: زمین میں سب سے پہلی بننے والی مسجد، مسجدِ حرام ہے، اس کے چالیس برس بعد بیت المقدس تعمیر ہوئی۔ (۱۵)

وصل ہفتم: موجودہ مسجد حرام میں ترکی تعمیر کے برآمدوں کے اندر مطاف ہے۔ آج (۱۴۲۵ھ) سے ربع صدی پہلے موجودہ مطاف کا قریباً ایک تہائی حصہ مطاف تھا۔ وہ مقدار مطاف سرور انبیاء علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کے زمانہ پاک میں مسجد حرام تھی۔ اس میں پہلی توسیع امیر المومنین سیدنا عمر فاروق نے کی۔ آپ نے مسجد کے اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد کو وسیع کیا۔ اس کے بعد متعدد مرتبہ توسیع ہو چکی ہے۔ (۱۶)

وصل ہشتم: ملک شام، فلسطین اور بیت المقدس روزِ قیامت میدان حشر ہوگا۔ شبِ معراج آقا و مولیٰ سرور و سید عالم ﷺ نے قدومِ میمنت فرما کر اس جگہ کو مشرف فرمایا تا کہ امت مسلمہ پر حشر آسان ہو جائے۔

(بقیہ۱۳) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج۳ص ۱۵۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی۔ ج۷ص ۲۱

(۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر۔ ج۲۰ص ۱۴۷تا۱۵۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ بوبی۔ ۴۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ص ۱۰۳، ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۳

☆ مدارج النبوت ، ج۱ ص۲۸۷

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص۱۲

(۱۶) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۳۵

مقامش عبدہٗ آمد و لیکن

جہاں شوق راپروردگار است (۱۷)

وصل نہم: سیر معراج رات کے ایک قلیل حصہ میں واقع ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک، اور پھر وہاں سے آسمانوں، عرش وکرسی، سدرۃ المنتہٰی، مستوٰی اور لامکان تک محبوب کا آنا اور جانا واقع ہوا۔ اتنا طویل سفر اتنے قلیل وقت میں محال نہیں بلکہ ممکن بلکہ واقع ہے۔ آفتاب کے دونوں کناروں کے درمیان کی مسافت، زمین کے دونوں کناروں کی مسافت سے کچھ اوپر ایک سو ساٹھ گناہ زیادہ ہے۔ ایک سیکنڈ میں آفتاب کا نچلا کنارہ بالائی کنارہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ علم کلام میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام اجسام میں ''اعراض'' قبول کرنے کی صلاحیت ایک جیسی ہے۔ پھر کیا محال ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ جل اسمہٗ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کے بدن یا بدنی قوتوں میں آفتاب جیسی یا اس سے زیادہ حرکت پیدا کر دی ہو۔ اور جب یہ سرعت وحرکت ممکن بلکہ بعض اجسام میں واقع ہے تو اللہ تعالیٰ عز شانہ کے لئے ناممکن نہیں کہ جو کچھ اور جیسا کچھ چاہے پیدا کر دے۔ رہا تعجب، تو وہ معجزات میں ہوا ہی کرتا ہے۔ وہ معجزہ ہی کیا؟ جس پر تعجب نہ ہو۔

نیز جبرئیل امین علیہ السلام کا آنِ واحد میں سدرہ سے فرش زمین پر آنا جانا ہے۔ اور یہ طے ہے کہ حضور انور نبی مکرم ﷺ تمام انبیاء، مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل واعلیٰ ہیں۔ کوئی وصف عالی جو کائنات کے کسی فرد میں پایا جاتا ہے، وہ وصف بلکہ اس سے اعلیٰ محبوب کریم کی ذات میں جمع ہے۔

اس سے بھی نیچے اتریئے۔ شیطان لعین روئے زمین کے تمام انسانوں کے دلوں میں آن واحد میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ تو رب کریم کے محبوب کریم کے سیر معراج کے بارے میں وسوسہ کیوں ہو۔ (۱۸)

---

(۱۷) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵

(۱۸) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۸

وصل دھم: سیر معراج کا واقعہ اگر چہ کافی طویل ہے اور ہماری اس کتاب احکام القرآن (جس میں صرف وہ احکام بیان ہوتے ہیں جن کا تعلق اعمال سے ہے) میں اس واقعہ کا بیان ہمارے بنیادی مقاصد میں شامل نہیں۔ تاہم ادب اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے یہاں بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کی چند جزئیات کا بیان کیا جاتا ہے۔ تا کہ اختصار بھی رہے اور بیان بھی ہو جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس رات کا واقعہ بیان فرمایا جس میں آپ کو معراج ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ ''جس وقت میں حطیم (اور ایک روایت کے مطابق ام ہانی کے مکان) میں لیٹا ہوا تھا، اچانک میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا۔ (حلقوم سے ناف تک)، پھر میرا دل نکالا۔ پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا۔ پھر میرا دل دھویا گیا۔ پھر اس کو ایمان اور حکمت سے لبریز کر دیا گیا۔ پھر اس دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس براق لایا گیا۔ جس کو لگام ڈالی ہوئی تھی، اور اس پر زین چڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے میرے سامنے شوخی سے اچھل کود کی تو اس سے جبرئیل نے کہا۔ کیا تم سیدنا محمد ﷺ کے سامنے اس طرح کر رہے ہو؟۔ سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر مکرم کوئی شخصیت آج تک، تم پر سوار نہیں ہوئی۔ تب براق تھم گیا، اور اس کا پسینہ بہنے لگا۔ پھر مجھے اس براق پر سوار کرایا گیا۔ براق منتہائے نظر پر قدم رکھتا تھا۔ جبرئیل لے کر مجھے چلے۔ براق کے ایک طرف جبرئیل اور دوسری طرف میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے پیچھے چل رہے تھے۔ براق بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا۔ راستہ میں میرا گزر کثیب احمر کے پاس سے ہوا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ موسیٰ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ راستہ میں دیگر عجائبات بھی مشاہدہ کئے۔ میرا براق بیت المقدس پہنچ گیا۔ میں نے براق کو ایک حلقہ میں باندھ دیا۔ پھر میرے سامنے دو برتن پیش کئے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ میں نے دودھ کا برتن لیا اور پی لیا۔ شراب کا برتن چھوڑ دیا۔ جبرئیل نے کہا۔ آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ بیت المقدس میں تمام انبیاءِ کرام حاضر تھے۔ وہ صفیں باندھے کسی امام کی انتظار میں تھے۔ آذان ہوئی۔ جبرئیل نے میرا بازو پکڑا اور مصلّٰی امامت پر کھڑا کر دیا۔ میں نے انبیاء کرام اور ملائکہ کو نماز پڑھائی''۔

مروی ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بعد رب تعالیٰ و تقدس کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی تھے۔ ان کی یہ ثنا گستری اور بلیغ خطبہ خوانی ان فضائل، کرامات اور معجزات پر مشتمل تھی جن سے حق تعالیٰ نے انہیں مخصوص و سرفراز فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضور سید عالم خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

"تمام تعریفیں اس خدائے عز و جل کو، جس نے مجھے جہاں بھر کے لئے رحمت اور سب لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر وہ فرمان اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، اور میری امت کو درمیانی امت بنایا، اور میری امت کو اول و آخر بنایا۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ دور کر دیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرما دیا اور مجھے فاتح اور سلسلہ نبوت کا آخری نبی بنایا"

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ "اسی بنا پر حق تعالیٰ نے تم کو سب سے افضل قرار دیا"

اس کے بعد جنت الفردوس سے ایک نورانی سیڑھی (معراج) لائی گئی۔ جس کے دائیں بائیں فرشتے تھے، اس پر آپ آسمانوں پر پہنچے۔ وہاں آپ نے انبیاء کرام کو دیکھا۔ آپ نے انہیں اس طریق پر سلام کیا جس طرح حدیثوں میں مذکور ہے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کی جانب لے جایا گیا۔ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امرِ الٰہی نزول فرماتا ہے۔ یہیں سے احکام حاصل کئے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب و تواں نہیں۔ یہیں پر سب رک جاتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو عالم سفلی سے اوپر جاتی ہے اور عالم علوی سے از قسم اوامر و احکام الٰہی نزول فرماتے ہیں، سب کی منتہا یہی ہے۔ اس سے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا، بجز سید المرسلین ﷺ کے۔ جبرئیل بھی اس جگہ رک گیا اور آپ سے جدا ہو گیا۔

حضور نے جبرئیل سے فرمایا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور جدا ہونے کا کون سا مقام ہے۔ یہ جگہ تو ایسی نہیں کہ دوست، دوست کو چھوڑ کر جدا ہو جائے۔ جبرئیل نے عرض کی کہ اگر ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی نزدیک ہو جاؤں تو میں جل جاؤں۔

بدو گفت سالار بیت الحرام · کہ اے حامل وحی برتر خرام

بگفتا فراتر مجالم نماند · بماندم کہ بیروی یا لم نماند

اگر یک سرِ موئے بر تر پرم · فروغ تجلی بسوزد پرم

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری اور بلند ہوئی اور بیت المعمور سے ہوتے ہوئے یہاں تک بلند ہوئے۔ ان قلموں کی آواز سنائی دی جانے لگی جن سے فرشتے حق تعالیٰ کے حکم سے تقدیر کی کتابت کرتے ہیں۔ اس کے بعد سیدِ عالم ﷺ کے ملاحظہ میں جنت اور دوزخ لائی گئی۔ آپ نے جنت کو رحمتِ الٰہی کا مظہر اور دوزخ کو غضب کی جگہ پایا۔ یہیں آپ نے رب کریم کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں۔ دوزخیوں اور اہلِ فسق و فجور کو عذاب ہوتے ملاحظہ فرمایا۔ جب سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرما چکے تو اب قرب و اختصاص میں باریابی ہوئی اور آپ آخر تک پہنچے اور تمام سے انقطاع تام ہو گیا۔ کوئی فرشتہ اور انسان آپ کے ساتھ نہ رہا۔ اب ستر ہزار حجاب طے فرمائے۔ آپ نے ان کو رب تعالیٰ کی اعانت سے طے کیا۔ اس وقت خاص قسم کی حیرت وحشت اور حق تعالیٰ کی جلالت وعظمت پیش آئی۔ منادی نے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہم آواز میں ندا دی۔

قِفْ یَامُحَمَّدُ! فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ

اے محمد ٹھہریئے! آپ کا رب صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

اس آواز سے ایک انس محسوس ہوا پھر حق تعالیٰ سے آواز آئی۔

اُدْنُ یَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ، اُدْنُ یَااَحْمَدُ، اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ

اے ساری مخلوق سے بہتر و افضل! قریب ہو جایئے، اے احمد! قریب ہو جایئے، اے محمد! قریب ہو جایئے۔

پھر رب تعالیٰ وتقدس نے مجھے اپنے سے اتنا قریب کیا اور میں اتنا نزدیک ہو گیا جیسا کہ خود فرماتا ہے۔

ثُمَّ دَنَافَتَدَلّٰی ☆ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ☆

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اترا تو اس جلوے اور محبوب میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے

بھی کم۔

پھر میرے رب نے مجھ سے کچھ دریافت فرمایا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے سکتا۔ اس وقت اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد بڑھایا۔ اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینۂ گنجینہ میں محسوس کی۔ اس وقت مجھے تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا اور طرح طرح کے علوم عطا فرمائے، جن سے ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر نہ کرنے کا مجھ سے عہد لیا گیا کہ اسے کسی سے نہ کہوں اور کوئی میرے بغیر اس کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر کرنے اور چھپانے کا مجھے اختیار دیا گیا، اور ایک علم ایسا تھا جس کو اپنی امت کے ہر عام و خاص میں تبلیغ کرنے کا حکم فرمایا۔

پھر حضور نے فرمایا۔ اس کے بعد میرے لئے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی۔ مجھے اس رفرف پر بٹھایا گیا۔ وہ لے کر مجھے روانہ ہوا یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔ یہاں ایک بے حد شیریں قطرہ میرے قریب آیا۔ وہ میری زبان پر گرا۔ اس سے مجھے اولین وآخرین کی خبریں حاصل ہوئیں۔ اس وقت میں اپنے پسِ پشت بھی ایسا ہی دیکھنے لگا جیسا اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

مقامِ قرب خاص، جو تمام جہات، مکانیات، جسمانیات سے ماورا ہے، میں کہ بارگاہِ ربوبیت میں ہے اتم، کمال اور غایت ادب و اجلال، حد عبودیت کی نگہداشت ہے اور سکونِ قلب وطمانیتِ باطن اور علوِ ہمت کی نہایت، بصر وبصیرت کی موافقت ہے۔ اس کے باوجود بے شمار آیات وکرامات کے ظہور ہوئے مگر کسی ایک جانب توجہ والتفات نہ فرمائی۔ اور رغبت ومیلانِ اظہار نہ فرمایا۔ چنانچہ حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم)

اور نہ تو آنکھ جھپکی اور نہ بے راہ ہوئی۔

مقامِ قرب میں ادب کی رعایت دور ہو جاتی ہے مگر ہمارے آقا ومولیٰ سید عالم ﷺ جب مقامِ قرب پر فائز ہوئے تو اس مقام کے حقوق کو پورا فرمایا۔ اسی وجہ سے کسی چیز کی جانب اپنی بصر وبصیرت سے التفات نہ فرمایا۔ سوائے

اس مقام کے جس پر آپ جلوہ افروز تھے اور کسی بات کی خواہش وتمنا نہ فرمائی۔ لہٰذا مراتب ودرجات کے تمام منازل طے فرمائے اور ان میں سب سے بلند واعلیٰ مرتبہ دیدارِ الٰہی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس میں حضور محبوب رب العالمین ﷺ نے اقامت فرمائی۔ کلامِ مجید میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (سورۃ النجم)

جو آنکھ نے دیکھا دل نے اسے نہ جھلایا۔

دیدارِ رب الاعلیٰ جل مجدہ الکریم کے وقت طالب ومطلوب اور حبیب ومحبوب میں بے شمار کلام ہوئے۔ ان کی تعداد نوے ہزار بیان کی گئی ہے۔ آیت کریمہ:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی (سورۃ النجم)

پھر وحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو وحی فرمائی۔

تمام علوم ومعارف، حقائق وبشارات، اشارات واخبار، آثار وکرامات اور تمام کمالات اس ابہام کے احاطہ میں داخل ہیں۔ ان سب پر سوائے محبوب اکرم ﷺ کوئی احاطہ کرنے والا نہیں۔ حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ جب مرتبہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی پر فائز ہوئے تو آپ نے اپنے رب کریم کے حضور اپنی امت کے احوال پیش کئے۔ عرض کی۔

"اے رب! تو نے بہت سی امتوں پر عذاب فرمایا، کسی کو پتھروں سے، کسی کو خسف سے (زمین مین دھنسا کر) اور کسی کو مسخ سے (صورتیں بدل کر)"

رب تعالیٰ نے اپنے کرم ورحمت سے وعدہ فرمایا۔ میں ان پر (تیری امت) رحمت نازل کروں گا اور ان کی بدیوں کو نیکی سے بدل دوں گا۔ اور جو کوئی مجھ سے دعا کرے گا میں اسے لَبَّيْكَ کہوں گا اور جو کوئی مانگے گا میں عطا فرما دوں گا۔ اور جو مجھ پر توکل کرے گا میں اسے کفایت کروں گا۔ اور دنیا میں اس کے گناہ چھپاؤں گا اور آخرت میں تمہیں اس کا شفیع بناؤں گا۔

اسی شب رب تعالیٰ نے امت مرحومہ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں مگر حضرت موسیٰ کے بار بار عرض کرنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض داشت سے پانچ رہ گئیں۔ نمازیں تحفہ معراج ہیں۔ معراج سے واپسی پر جو واقعات

پیش آئے وہ بھی معجزات ہیں، کتبِ احادیث اور کتبِ سیَر میں تفصیل سے وہ ذکر ہیں۔(۱۹)

وصل یازدھم: حضور محبوب رب العالمین اور رب العالمین عزاسمہ کے درمیان شبِ معراج نوے ہزار کلام ہوئے۔تیس ہزار اسرار، تیس ہزار اخبار اور تیس ہزار احکام ہیں۔(۲۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز پنجگانہ (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) فرض ہے۔شبِ اسرا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج کا تحفہ نماز ملا۔پانچ وقت کی نمازیں باقاعدگی سے پڑھنے والا پچاس نمازوں کا ثواب پائے گا۔(۲۱)

---

(۱۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳ وما بعد
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۰۵
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۵۴ وما بعد
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۶
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۱۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵ وما بعد
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۶
☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ ص۱۸۲ وما بعد
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۹۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۱۸
☆ مدارج النبوت، حصہ اول، ص ۲۹۱ وما بعد

(۲۰) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۶

(۲۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۱۹۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۸
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲ ص۹۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۵۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۲۳
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۸
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

﴿۲﴾ حَضَر (مقیم ہونے کی صورت میں) نماز پنجگانہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت فرض ہیں اور سفر شرعی میں چار رکعتوں والی نماز میں قصر ہو جاتا ہے۔ اور بجائے چار کے دو رکعت فرض رہ جاتے ہیں۔ قصر کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی سفر شرعی میں قصر نہ کرے گا۔ اس کی نماز نہ ہوگی۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (۲۲)

﴿۳﴾ کلمہ سُبْحَانَ عظمتِ الٰہی کا مُظہر ہے۔ یہ ذکر عظیم خاص ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ (۲۳)

﴿۴﴾ شب اسراء حضور سید العالمین ﷺ کو تمام کواکب اور ستاروں کے تمام نظاموں سے بلند کیا گیا۔ مقام قربِ خاص عطا ہوا۔ یہ مقام آپ کے سوا کسی اور کو عطا نہ ہوا، نہ ہوگا۔ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حضور پُر نور ﷺ کا نور انوار قرب خاص بارگاہِ رب العزت جل وعلا میں رہا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَتْ رُوْحُہٗ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ یُسَبِّحُ ذٰلِکَ النُّوْرُ الحدیث (۲۴)

نبی اکرم ﷺ کا جسد انور نور تھا۔ اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے مقامِ قربِ خاص میں تھا۔ (اسے لامکاں ہی تو کہتے ہیں)

شبِ اسرا حضور سیدِ عالم ﷺ کو اسی قربِ خاص پر فائز کیا گیا۔ کائنات کی ہر شے پیچھے رہ گئی۔ اس لئے ہزاروں لاکھوں سالوں دور ستاروں پر عام انسان کا پہنچ جانا ممکن ہے۔ البتہ جمیع کواکب سے آگے صرف مصطفیٰ کریم ﷺ کی منزل ہے۔ (۲۵)

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱

(۲۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱

(۲۴) ☆ رواہ القاضی عیاض عن ابن عباس فی الشفا ج ۱ ص ۸۳

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

﴿۵﴾ بیت اللہ الحرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی سمیت دنیا کی ہر مسجد بلکہ ہر پاک جگہ جانا جائز ہے۔ یہ جانا خواہ حصولِ عبادت وثواب کے لئے ہو مثلاً نماز ادا کرنا، زیارت کرنا، تعلیم حاصل کرنا، عمرہ وحج کرنا، مقربانِ خدا ومصطفیٰ (جل وعلا ﷺ) کی زیارت کرنا، ان سے استفادہ، استفاضہ کرنا ہو، یا دنیوی جائز کاموں کے لئے ہو، مثلاً تجارت کرنا، دنیوی تعلیم حاصل کرنا، جب تک کسی خاص جگہ، خاص وصف، خاص حالت میں جانے کی پابندی نہ ہو جانا جائز ہے۔(۲۶)

﴿۶﴾ آیت مبارکہ زیب عنوان میں مسجدِ حرام سے پورا حرم شریف مراد ہے، کیونکہ معراج کی ابتداءِ اُم ہانی کے مکان سے ہوئی، جو اس وقت مسجد حرام سے باہر تھی۔ (مسجد حرام کی ترکی تعمیر کے وقت سے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا مکان مسجد میں شامل ہے) اسی لئے پورے حرم شریف کا ثواب یا عقاب کے اعتبار سے ایک ہی حکم ہے۔(۲۷)

﴿۷﴾ حدودِ حرم کو نبی اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ ان حدود میں غیر مسلم داخل نہیں ہوسکتا۔ یہاں سے شکار کرنا جائز نہیں۔ حدود حرم یہ ہیں۔

جہتِ مدینہ منورہ سے تین میل (شرعی)

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۱۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۱

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۴

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۹۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی ج۲ ص ۱۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۸۱

جہتِ عراق سے سات میل

جہتِ جعرانہ سے نومیل

جہتِ طائف سے سات میل

جہتِ جدہ سے دس میل (۲۸)

نوٹ: حرم کی حدوداور اس کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، میں گزر چکے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ نمازِ جمعہ اور نمازِ جنازہ، نمازِ پنجگانہ کے بعد فرض ہوئے۔ یہ نمازیں بھی فرض ہیں۔ان کا انکار کفر اور تارک فاسق ہے۔(۲۹)

﴿۹﴾ کسی کے ہاں جا کر ملاقات سے پہلے اجازت طلب کرنا آدابِ ملاقات سے ہے۔طلبِ اجازت کے لئے دستک دینا، کسی کے ہاتھ پیغام بھیجنا، گھنٹی بجانا اور دیگر طریقِ اجازت کا استعمال مستحب ہے۔(۳۰)

﴿۱۰﴾ کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا جائز ہے۔جبکہ سننے والا عُجب وتکبر سے امن میں رہے۔انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے شب اسرٰی حضور سیدِ عالم ﷺ کی تعریف ان کی موجودگی میں کی۔شعراء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حضور کے سامنے نعتیں پڑھیں، قصائد پڑھے۔حضور سیدِ عالم ﷺ نے انہیں منع نہ فرمایا۔(۳۱)

﴿۱۱﴾ اہلِ فضل وصلاح کی ملاقت کے لئے سفر کر کے جانا، ان کا استقبال کرنا، انہیں مرحبا، خوش آمدید کہنا، ان سے نرم کلام کرنا جائز ہے۔اگر چہ زائر مزور سے افضل ہو۔شب اسرا انبیاءِ کرام نے حضور ﷺ شب اسرا کے دولہا کو مرحبا کہا۔حضور باوجود افضلیت قطعیہ پر فائز ہونے کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ملاقت کے لئے تشریف لے گئے۔(۳۲)

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۰۴

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷

(۳۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۹

(۳۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۹

(۳۲) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۵۹

﴿۱۲﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سبھی وصال کے بعد حیاتِ حقیقیہ دنیویہ کے ساتھ زندہ ہیں۔شبِ اسرااس کا کمال مظاہرہ ہوا۔انبیاء کرام سے مزارات میں ملاقات ہوئی۔پھر بیت المقدس میں ملاقات ہوئی۔انہوں نے شبِ اسرا کے دولہا کی امامت میں نماز ادا کی۔آسمانوں پر ان سے ملاقات ہوئی۔امتِ مرحومہ پر پچاس نمازوں کی تخفیف،حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہوئی۔حضور سیدِ عالم ﷺ نے حجۃ الوداع میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا سنا۔خود تاجدارِ کونین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِ هِمْ یُصَلُّوْن(۳۳) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز ادا فرماتے ہیں۔(۳۴)

﴿۱۳﴾ حضرت محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰات واکمل التسلیمات تمام انبیاء ومرسلین، جن وانس، ملائکہ ومقربین بلکہ تمام مخلوق میں سے سب سے افضل واعلیٰ، برتر وبالا ہیں۔آپ کی مانند کائنات میں کوئی شے نہیں۔یہ مسئلہ قطعیات،ضروریاتِ دین سے ہے۔نصوصِ قطعیہ کثیرہ وافرہ اس پر ناطق ہیں۔کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور اکرم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ کی مثلیت کا دعوی کرے۔آپ کی مثلیت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ربّ کریم جل وعلا نے باوجود عظمت وجلالت کے اپنے محبوب کو نہایت ہی پیارے کلمات سے یاد فرمایا ہے۔آیت زیب عنوان میں آپ کو''عبدہ''فرمایا یعنی قرب خاص پر فائز بندہ۔عام بندوں اور آپ میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔آپ ﷺ کی نعت میں وارد ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عارف بوصیری علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

---

(۳۳) ☆ رواہ ابو یعلی فی مسندہ عن انس /بحوالہ جامع صغیر، ج ا ص ۲۱۲

(۳۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰

شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے یوں کہا۔

پیش او گیتی جبیں فرسودہ است — خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است

عبدہٗ از فہم تو بالا تر است — زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است

جوہرِ اُو نے عرب، نے اعجم است — آدم است و زہم آدم اقدم است

عبدہٗ صورت گر تقدیر ہا — اندر و ویرانہ ہا تعمیر ہا

عبدہٗ ہم جاں فزا، ہم جاں ستاں — عبدہٗ ہم شیشہ، ہم سنگِ گراں

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر — ماسراپا انتظار، او منتظر

عبدہٗ دہرست و دہر از عبدہٗ ست — ماہمہ رنگیم، او بے رنگ و بوست

عبدہٗ با ابتدا بے انتہا ست — عبدہٗ صبح وشام ما کجا ست

کس ز سرِّ عبدہٗ آگاہ نیست — عبدہٗ جز سرِّ اِلّا اللہ نیست

لَآاِلٰــــــہَ تیغ ودم او عبدہٗ — فاش تر خواہی بگو ھُو عبدہٗ

عبدہٗ چند و چگون کائنات — عبدہٗ رازِ درونِ کائنات

مدّعا پیدا نگر دو زیں دو بیت — تانہ بینی ازمقامِ مَــــا رَمَیْــــتَ (۳۵)

---

(۳۵) ☆ جاوید نامہ ص ۱۴۹۔۱۵۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ص ۱۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۵۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ص ۱۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۵ ص ۲

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ۳۳۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

باب (۲۵۴)

﴿والدین کے ساتھ حسن سلوک﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۳، ۲۴)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا، اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے، اور عرض کر اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

حل لغات:

"قضی": آیت میں اس سے مراد ہے حکم فرمایا، لازم کیا، واجب کیا، یہ حکم، حکمِ قطعی ہے۔ لغات میں قضی متعدد

معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بمعنی اَمَرَ، حکم کیا۔جیسا آیت زیب عنوان میں ہے۔

(۲) بمعنی خَلَقَ، پیدا کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ (سورہ حم السجدہ آیت ۱۲)

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں۔

(۳) بمعنی حَكَمَ، فیصلہ کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

..........فَاقْضِ مَآاَنْتَ قَاضٍ (سورہ طٰہٰ آیت ۷۲)

تو کر چک جو تجھے کرنا ہے۔

(۴) بمعنی فراغ، یعنی فیصلہ ہو چکا ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ☆ (سورہ یوسف آیت ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

(۵) بمعنی ارادہ، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ☆ (سورہ ال عمران آیت ۴۷)

جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(۶) بمعنی عَهِدَ، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ☆

(سورۃالقصص آیت ۴۴)

اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا (نبوت کا عہد دیا) اور اس وقت تم حاضر نہ تھے۔

(۷) بمعنی موت آنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ☆ (سورۃالقصص آیت ۱۵)

تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کردیا (اس پر موت اتاردی)

(۸) خبر دینا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآئِيلَ فِى الْكِتَابِ ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں وحی بھیجی (خبردار کردیا)

(۹) بمعنی لکھنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا☆ (سورہ مریم آیت ۲۱)

اور یہ کام ٹھہر چکا ہے (لوحِ محفوظ میں لکھا جا چکا ہے)

(۱۰) بمعنی پورا کرنا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ ......الآية (سورۃالقصص آیت ۲۹)

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی۔

(۱۱) بمعنی بیان کردینا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا☆

(سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۴)

اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو لے (قرآن کی وحی کا بیان پورا نہ ہو لے) اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ کر۔

(۱۲) ادا کرنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا الآية

(سورۃالبقرہ آیت ۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو (ادا کر چکو) تو پھر اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، بلکہ اس سے زیادہ۔

فقہاءِ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک قضا اور ادا میں فرق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عبادت کو شرعاً محدود

وقت میں پورا کیا جائے تو وہ ادا کہلاتی ہے اور اگر عبادت کو شرعاً محدود وقت کے بعد ادا کیا جائے تو قضا کہلاتی ہے۔ اگر چہ یہ تعریف وضع لغوی کے خلاف ہے تاہم وقت پر اور وقت کے بعد ادا کرنے کے لئے تمیز کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور فقہاء کے نزدیک یہی معتبر ہے۔

لغت میں قضاء کئی طور پر ہے مگر سب کا مرجع انقطاع شے اور اس کا پورا ہونا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تیرے رب نے قطعی طور پر واجب کر دیا ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔(۱)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی [illegible]

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی [illegible]

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر [illegible]

☆ الفروق اللغویة، از ابوهلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ [illegible]

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر [illegible]

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت [illegible]

☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت [illegible]

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت [illegible]

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب [illegible]

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی [illegible]

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر [illegible]

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاهرہ [illegible]

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی [illegible]

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ [illegible]

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ [illegible]

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م [illegible]ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ [illegible]

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان [illegible]

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی [illegible]

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی [illegible]

"اُفٍّ": ایسا کلمہ جو کراہت اور تنگ دلی پر دلالت کرتا ہو۔ اُفِ دراصل اسم فعل ہے۔ یعنی تنگدل ہوتا ہوں، بیزار ہوتا ہوں۔ لغت کے اعتبار سے اُفّ اور تُفّ اس میل کو کہتے ہیں جو انگلیوں پر جم جاتا ہے۔ یا ناخن کا میل، یا کان کا میل، اور وہ ذرا سی لکڑی جو تم زمین سے اٹھالو۔ کھپاچ، قِلّت۔

اس کا ایک معنی یہ بھی یہاں کیا گیا ہے کہ جب انسان کو گرد لاحق ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے زبان سے پھونک مارتا ہے۔ اسے اُفِ کہتے ہیں۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ والدین کو کوئی ایسی ادنیٰ سی بات بھی نہ کہو جس سے تمہاری طرف سے نفرت یا تنگدلی ظاہر کرتی ہو۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین جب دونوں یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں حالتِ ضعیفی میں وہ تمہاری نگہداشت کے محتاج ہو جائیں، اپنی معاش اور معیشت میں تمہارے سہارے پر ہو جائیں تو ان کی ہر طرح نگہداشت کرو، ان کی معاشی کفالت کرو اور اگر بڑھاپے کے باعث کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو تو تم ہرگز ناگوری محسوس نہ کرو۔ ان کی بات رد نہ کرو، بلکہ پوری کرو۔ انہیں اف یا ہوں تک نہ کہو۔ ان سے ہر قسم کی ایذا رسانی حرام ہے۔ ایذا کے تمام ذرائع حرام ہیں۔ (۲)

---

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج۱۰ ص ۲۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۱۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۲،۷ ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۸۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۹۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۳۴۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۳۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ ص ۳۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۵۵

"وَلَا تَنْهَرْهُمَا": نَهَرَ یَنْهَرُ (از باب فَتَحَ) نَهْرًا کا معنی ہے، خون کا زور سے بہنا، پانی کا زمین پر بہہ کر اپنے لئے نہر بنالینا، نہر کھود کر جاری کرنا، سائل کو جھڑکنا۔ آیت زیب عنوان میں جھڑکنا ہے۔(۳)

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین کو بڑھاپے میں (بلکہ کسی حالت میں بھی) مت جھڑکو۔ ان سے سخت کلام نہ کرو۔ بلکہ نہایت دھیمے لہجے میں ان سے گفتگو کرو۔(۴)

"عِنْدَكَ": تیرے پاس، تیرے ہاں، تیری کفالت میں، تیری نگہداشت میں۔

مراد یہ ہے کہ والدین اس حال میں ہوں کہ بڑھاپے کی وجہ سے معیشت میں تیرے محتاج ہوں، اگرچہ تجھ سے الگ رہتے ہوں۔ عِنْدَكَ کی قید اتفاقی ہے، احترازی نہیں۔(۵)

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۷۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص۶۰۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص۲۱
(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۲۵
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۰۷
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲ ص۳۴۱
(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۴۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۵۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۰
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۷۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص[illegible]
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص[illegible]
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۷
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۷
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۷
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۲ ص۳۰۷
(۵) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۳۲۷

"وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا": اور والدین سے نرم ولطیف بات کرے۔ایسی بات کہے، ایسے کلمات کہے اور ایسے لہجے میں بات کرے جس میں لطف ومہربانی اور نرمی ومحبت ہو۔(۶)

"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ": اوران کے لئے عاجزی کا بازو پھیلاؤ۔

والدین کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنے کا استعارہ ہے۔والدین کے سامنے اس طرح پیش آئے جس طرح رعیت امیر کے سامنے، اور گنہگار غلام اپنے سخت مزاج آقا کے سامنے پیش آتے ہیں۔(۷)

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۵
حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۳۰۲
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳
الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
تفسیر کبیر، امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی، (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۰
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۸
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸
الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۰
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹
تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۴۷
تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۴۷
[illegible] عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ [illegible] ۲۱۰
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص [illegible]
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص [illegible]
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۷
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۸

"مِنَ الرَّحْمَةِ": فرطِ رحمت سے۔ انتہائی رحمت سے۔

اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ والدین کی خدمت نہایت محبت وشفقت سے کرے۔ کسی ننگ وعار یا طعن وتشنیع کے خوف سے نہ کرے۔ ان کے لئے نعمتِ باقیہ کے لئے دعا کرتا رہے۔ (۸)

"وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا":

اور عرض کر، اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیا کہ والدین کے ساتھ رحمت وشفقت سے پیش آئے۔ ان کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔ اور ان پر اس طرح نرمی ورحم کرے جیسا کہ انہوں نے اس کے بچپنے میں رحم کیا تھا۔ جب یہ بچہ تھا، جاہل اور محتاج تھا۔ اپنی ضروریات پوری کرنا تو کجا، ان سے بے خبر بھی تھا، تو اس وقت والدین نے اس کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دی، راتوں کو وہ خود جاگے مگر اس کی نیند میں خلل نہ آنے دیا۔ خود بھوکے رہے مگر اسے کھلایا۔ خود کپڑوں کے محتاج رہے مگر اسے پہنایا۔ تو اب بڑھاپے میں یہ انسان کے بچپنے کی طرح محتاج ہیں۔ تو اب بچہ (جواب جوان ہے) ان کی ضروریات کو اسی طرح پورا کرے جیسا انہوں نے کیا۔ ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔ خود بھوکا رہے۔ انہیں کھلائے۔ خود محتاج رہ کر ان کی ضروریات کو خوش دلی، رحمت وشفقت سے پورا کرے۔ ان کے بول وبراز اور تھوک وغیرہ غلاظت کو بغیر نفرت کے صاف کرے۔ ایسا کر لینے کے بعد ان کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اب وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کرتا رہے۔ (۹)

---

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۰۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص [illegible]

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ وتقدس وحدہٗ لاشریک لہٗ معبودِ حقیقی ہے۔عبادت کے لائق صرف وہی ایک ذات ہے۔کوئی اورعبادت کے لائق نہیں۔اس کے ساتھ کسی اورکوعبادت میں شریک کرنا حرام قطعی حرام ہے۔اس کی وحدانیت کی تصدیق اوراسی کی عبادت فرض،امرِ قطعی ہے۔چونکہ عبادت غایت تعظیم ونہایت انعام کا تقاضا کرتی ہےاور رب تعالیٰ جل سلطانہٗ سے زیادہ تعظیم کا کوئی اورحقدارنہیں اوروہی سب سے زیادہ انعام فرمانے والا ہے۔وہی اورصرف وہی عبادت کے لائق ہے۔قرآن مجید میں جابجااسی کے استحقاق کابیّن ذکر ہے۔(۱۰)

﴿۲﴾ توحیدِ خداوندی کے اقرار وتصدیق میں حضورسیدالمرسلین حضرت محمدرسول اللہﷺ کی رسالت کااقراراوران سے محبت وتعظیم داخل ہیں۔اس لئے کہ توحیدورسالت کااقراروتصدیق لازم وملزوم ہیں۔جوشخص توحید کااقرار کرتا ہےاوررسالت کے بارے میں اس کے ایمان میں کمی ہے یا آپ کی تعظیم کامنکر ہےوہ درحقیقت توحیدِ خداوندی اوراس کے تقاضوں کامنکر ہے۔قرآن مجید میں جابجااللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پرایمان کے ساتھ

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان ، ج۳ص۱۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص۲۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۱۴، ۲۱۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۳ص۴۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفرا البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص۱۱۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ص۱۸۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۱۷۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳ص۲۴۱

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۳ص۲۴۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۱۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۱۴۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ص۵۴

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص۱۷

حضور خاتم المرسلین ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضور کی طاعت کو اللہ نے اپنی طاعت قرار دیا ہے۔ اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ توحید خداوندی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نیکی کرنا بندۂ مومن پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

یاد رہے والدین کے احسانات کا بدلہ ادا کرنا بندہ کے لئے ممکن ہی نہیں۔ ان کے احسانات حد و حساب سے باہر ہیں۔ بندہ اگر تمام عمر والدین کے احسانات ادا کرنے کے لئے سخت سے سخت مشقت برداشت کرے پھر بھی بدلہ ممکن نہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان، نیکی اور حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اولاد والدین کے ساتھ ہر حال میں اور ہر وقت حتی المقدور نیکی اور احسان سے پیش آئے۔ آیت زیب عنوان کے علاوہ دیگر متعدد آیات میں اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ......الآية (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔

نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۚ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ☆ (سورہ لقمن آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا ہے۔

(۱۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۶

احادیثِ طیبہ صحیحہ مرفوعہ و غیر مرفوعہ کثیرہ میں والدین کی خدمت، نیکی اور حسنِ سلوک کا واضح بیان ہے۔ والدین کی خدمت کرنے کے فضائل، اہمیت اور نافرمانی کا وبال، عذاب وعتاب کا بیان موجود ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ، قَالَ، اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا، قَالَ، ثُمَّ اَیٌّ، قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ، قَالَ، ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ (۱۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اس کے بعد (کون سا عمل پسندیدہ ہے؟) آپ نے فرمایا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ اس کے بعد؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں، آپ نے مجھ سے یہ چیزیں بیان کیں۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مزید پسندیدہ افعال کا بیان فرماتے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

بِرُّ الْوَالِدَیْنِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (۱۳)

والدین سے نیکی کرنا نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ (۱۴)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ . ج۲ ص ۸۸۲ ☆ ورواہ احمد عن عبد اللہ، ج۲ ص ۲۲

(۱۳) ☆ المغنی عن حمل الاسقار للعراقی، ج۲ ص ۲۱۶ ☆ اتحاف السادة المتقین للزبیدی، ج۶ ص ۳۱۴

☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۲۰۱ ☆ الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۲۵۷

☆ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۴ ص ۲۴۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۹۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۴

﴿۴﴾ بندہ مومن پر فرض ہے کہ والدین کی خدمت کر کے انہیں راضی کرے۔ اگر والدین راضی ہو گئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا ہی کامیاب زندگی کی منزل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رِضَاءُ الرَّبِّ فِی رِضَاءِ الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُهٗ فِیْ سَخَطِهِمَا (۱۵)

وفی رِضَآءِ الْوَالِدِ (۱۶)

ماں باپ کی رضا میں رب کریم راضی ہے اور ماں باپ ناراض ہوں تو رب تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ وَمَعْصِیَةُ اللّٰهِ مَعْصِیَةُ الْوَالِدِ (۱۷)

باپ کی فرمانبرداری میں اللہ کی اطاعت ہے اور باپ کی نافرمانی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ہے۔ (۱۸)

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۸۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۲۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۲۷

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ ص ۲۵۷

(۱۵) ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۶) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمرو، ج۲ ص ۲۰

☆ ورواہ البزار عن ابن عمر / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۱۷) ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۸۷

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۲۹

﴿۵﴾ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، نیکی اور محبت میں کثیر امور شامل ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(ا) والدین کے ساتھ دلی طور پر محبت کرے۔

(ب) والدین کے ساتھ نہایت ادب و تعظیم سے اس طرح پیش آئے جس طرح رعایا اپنے امیر کے سامنے اور گناہگار غلام اپنے سخت مزاج، ترش رو اور سخت گیر آقا کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

(ج) والدین کے ساتھ گفتگو کرتے وقت نرم لہجے اور پست آواز میں گفتگو کرے۔

(د) والدین کو رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے۔ غضب آلود نظروں سے دیکھنا حرام ہے۔ والدین کے چہرے کو بنظرِ رحمت دیکھنا حج اور عمرہ کا درجہ رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلنَّظْرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ عِبَادَۃٌ، وَالنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ الْوَالِدَیْنِ عِبَادَۃٌ، وَالنَّظْرُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ (۱۹)

کعبہ مشرفہ کی زیارت عبادت ہے۔ ماں باپ کے چہرے کی زیارت عبادت ہے۔ قرآن مجید کی زیارت عبادت ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً، قَالُوْا: وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ؟ قَالَ: نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْثَرُ وَاَطْیَبُ (۲۰)

(حضور سید الانام رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا) جو بچہ اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اگر ایک دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو سو مرتبہ حج کا ثواب ملے گا؟) فرمایا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ کثرت سے عطا فرماتا ہے۔ اور وہ زیادہ پاکیزہ ہے۔

(ہ) والدین کی بات کو رد نہ کرے۔ اگر وہ غلطی پر ہوں تو نہایت نرمی اور حکمتِ عملی سے ان کی اصلاح کرے۔

---

(۱۹) ☆ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف / کنز العمال، ج ۱۲ ص ۴۲۷۱۴

(۲۰) ☆ رواہ الحاکم فی تاریخہ وابن البخاری عن ابن عباس / بحوالہ کنز العمال، ج ۱۶ ص ۴۵۵۳۵

(و) وہ چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلے۔البتہ اگر ضرورت ہوتو جائز ہے۔مثلاً راستہ صاف کرنا ہو،اندھیرا ہو، اس کا آگے جانا لازم ہو۔

(ز) والدین کی حتی المقدور امامت نہ کرے،اگر چہ بچہ ان سے زیادہ عالم ہو۔والدین کی اجازت سے ان کی امامت کرانا جائز ہے۔

(ح) مجلس میں ان سے بلند نشست پر نہ بیٹھے۔

(ط) ان کی طرف پیٹھ نہ کرے۔

(ی) اگر بچہ حاکم ہوتو والدین کو اطاعت کی بیعت سے مستثنٰی رکھے۔

(ک) کھانے پینے،کلام کرنے وغیرہ میں ان سے پہلے نہ کرے۔

(ل) والدین کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرے،کسی ملازم وغیرہ سے ان کی خدمت نہ لے۔البتہ اگر ضعف کی وجہ سے ان کے لئے ملازم رکھنے کی ضرورت ہوتو جائز ہے۔تاہم اس حالت میں بھی خود خدمت بجالائے تو سعادت مندی اور باعثِ برکت ہے۔

(م) والدین کو نام لے کر نہ پکارے،بلکہ تعظیم کے کلمات سے یاد کرے۔مثلاً ابا جی،امی جی وغیرہ۔

(ن) والدین اگر موجود نہ ہوں یا کسی کو ان کے اسماءِ گرامی بتانا ہوں تو اس ضرورت کے تحت والدین کا نام لے سکتا ہے۔

(س) بڑھاپے میں جب کہ والدین کے مزاج میں سختی،چڑ چڑا پن اور زود رنجی پیدا ہو جاتی ہے اس وقت خاص طور پر ان سے نرمی سے پیش آئے۔ان کی بات کو رد نہ کرے۔ان سے کرخت لہجے میں گفتگو نہ کرے۔

(ع) ضعف،بیماری اور بڑھاپے میں والدین کا بول و براز وغیرہ صاف کرتے وقت ناگواری محسوس نہ کرے۔ کیونکہ بچپن میں وہ تیرے بول و براز کو بغیر ناگواری کے صاف کرتے رہے۔(۲۱)

---

(۲۱) ☆ احکام القرآن،از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان،ج۳ص۴۹۲ وما بعد

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳ص۱۱۹۷ ومابعد

﴿۶﴾ والدین کی ضروریات صرف اسی حالت میں پورا کرنا لازم نہیں جب وہ تیرے مکان میں ہوں۔ بلکہ ان کی جملہ ضروریات کا حتی المقدور پورا کرنا ہر حال میں فرض ہے۔ اگر چہ وہ تجھ سے علیحدہ رہتے ہوں۔ (۲۲)

﴿۸﴾ والدین اولاد کے مال میں بقدرِ ضرورت تصرف کرنے کے مجاز ہیں۔ اولاد کا مال بغیر ان کی اجازت سے بقدرِ کفایت استعمال کر سکتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے ایسے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّ رَجُلًاقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًاوَوَلَدًاوَّاِنَّ اَبِیْ یُرِیْدُاَنْ یَّحْتَاجَ مَالِیْ، فَقَالَ: اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ (۲۳)

(بقیہ ۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۳۷ وما بعد

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۱۲ ومابعد

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۴ وما بعد

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۰، ۱۱۱

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۸۳ وما بعد

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔ ۴۶۰

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۶ وما بعد

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۶ وما بعد

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۰ ومابعد

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۰ ومابعد

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۰۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۶ وما بعد

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵۳ وما بعد

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۱۷ وما بعد

☆ الدرالمنثورفی التفسیرالماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج۵ ص۲۵۷ وما بعد

(۲۲) ☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص۳۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۰۶

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۵۴

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۱۷

(۲۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر، ص۱۶۷

☆ رواہ احمد، ج۲ ص۱۷۹، ۲۰۴، ۲۱۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ! میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ لیکن میرا باپ میرا مال لینا چاہتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا مال اور تو خود تیرے باپ کی مِلک میں ہے۔ (تیرا والد تیرے مال سے اپنی ضرورت پوری کرسکتا ہے)

اس لئے اولاد اپنے مالوں سے ماں باپ کی بقدرِ کفایت کفالت کرتی رہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ وقتِ حاجت والدین کی خدمت فرض ہے۔ اور عدمِ حاجت کے وقت ان کی خدمت مستحب ومندوب ہے۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ والدین کے ساتھ احسان سے یہ امر بھی ہے کہ ان سے گالی گلوچ نہ کرے اور ان کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتَمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَھَلْ یَشْتَمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ: نَعَمْ، یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَشْتَمُ اُمَّہٗ فَیَشْتَمُ اُمَّہٗ (۲۶)

کبیرہ گناہوں سے ایک گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں، اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور اگر کوئی کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (گویا اس نے اپنی ماں باپ کو گالی دینے کا سبب خود پیدا کیا) (۲۷)

---

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص۲۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ ص۲۱۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص۰۷

(۲۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۴۷

(۲۶) ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو

☆ ورواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو، ج۲ ص۲۰ ☆ ورواہ احمد، ج۲ ص۱۶۴

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ ص۱۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۳ ص۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص۲۳۹

﴿۱۱﴾ گناہ کبیرہ میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(ب) کسی جان کا ناحق قتل کرنا۔

(ج) اسلامی جہاد سے فرار۔

(د) پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔

(ہ) جادو کرنا۔

(و) یتیم کا مال کھانا۔

(ز) سود کھانا۔

(ح) والدین کی نافرمانی۔وغیرہ۔(۲۸)

﴿۱۲﴾ جائز امور میں والدین کی مخالفت نافرمانی ہے۔اسی طرح ان سے نیکی،ان کے مقاصدِ حسنہ میں موافقت میں ہے۔لہٰذا جب والدین یا ان میں ایک ایسے کام کا حکم دیں جس میں معصیت نہ ہوتو اس کا بجالانا واجب ہے۔ اگر والدین مباح کام کا حکم دیں تو وہ کام اولاد کے لئے مندوب و مستحب ہو جاتا ہے اور اگر پہلے سے وہ کام مندوب ہوتو والدین کے حکم سے اس کے استحباب میں تاکید ہوجاتی ہے۔(۲۹)

﴿۱۳﴾ ماں کی محبت اور اس پر شفقت باپ کی محبت اور شفقت سے تین گنا زیادہ ہونی چاہیے۔کیونکہ ماں تین ان مشکل مرحلوں سے گزرتی ہے جن سے باپ نہیں گزرتا۔صعوبتِ حمل،صعوبتِ ولادت،صعوبتِ رضاعت و تربیت۔حدیث شریف میں ہے۔

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ،قَالَ: اُمُّکَ،قَالَ:ثُمَّ مَنْ قَالَ:اُمُّکَ،قَالَ:ثُمَّ مَنْ،قَالَ:اُمُّکَ قَالَ:ثُمَّ مَنْ،قَالَ ثُمَّ اَبُوْکَ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۵ ص ۵۹

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج ۱۰ ص ۲۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج ۲۰ ص ۱۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور،ج ۳ ص ۔

(۳۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ ۔ ج ۲ ص ۸۸۳ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ ج ۲ ص ۳۱۲

ایک شخص حضور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے۔ فرمایا۔ تیری ماں۔ سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا، پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ (۳۱)

﴿۱۴﴾ والدین کے ساتھ احسان کرنے میں والدین کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔ بلکہ اگر والدین کافر معاہد ہوں تو بھی ان سے احسان کرنا چاہئے۔ آیت زیب عنوان والدین کے بارے میں مطلق ہے۔ اس میں اسلام کی شرط نہیں۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ☆ (سورۃ الممتحنۃ ص ۸)

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو۔ بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَصِلُهَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ. (۳۲)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میری ماں اسلام سے نفرت کرتی ہوئی قریش کے نبی کریم ﷺ کے معاہدہ کے دوران میرے پاس آئی۔ (وہ مُعَاہِدَہ تھیں) میں نے نبی اکرم ﷺ

(بقیہ ۳۰) ☆ رواہ الترمذی عن بهز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ، ج ۲ ص ۱۹ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ. ۲۶۹

☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۳ ص ۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان. ج ۱۰ ص ۲۳۹

(۳۲) ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج ۲ ص ۸۸۴ ☆ رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ

☆ رواہ ابو داؤد عن اسماء، ج ۲ ص ۲۴۲ ☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۲۴۴، ۲۴۷، ۲۵۵

سے دریافت کیا کہ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، ابن قتیبہ کہتے ہیں قرآن مجید کی آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ **لَا یَنْهٰکُمُ**...... آلایۃ (۳۳)

﴿۱۵﴾ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے جانا جائز نہیں۔ البتہ اگر کفار کا حملہ سخت ہو اور حاکمِ اسلام کی طرف سے جہاد عام کا اعلان ہو جائے تو جہاد میں جانے کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ عام حالات میں والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے۔ دادا دادی وغیرہ ماں باپ کے حکم ہیں۔ متعدد احادیثِ صحیحہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں یہ ہے۔

جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْتَاْذِنُہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ، اَلَکَ وَالِدَانِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ. (۳۴)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ پاس حاضر ہوا تا کہ وہ جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کی، ہاں، فرمایا تیرا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔ (۳۵)

﴿۱۶﴾ جب مختلف فرائض یا مستحبات جمع ہو جائیں تو سب سے اہم کو مقدم کیا جائے۔ جہاد فرض ہے اور والدین کی خدمت بھی فرض ہے۔ عام حالات میں ماں باپ کی خدمت اہم ہے۔ البتہ نفیرِ عام (جہاد کا عام اعلان) ہو جائے تو جہاد میں جانا اعلاءِ کلمۃ اللہ کا باعث ہے اور اس وقت وہی اہم ہے۔ (۳۶)

﴿۱۷﴾ ماں باپ کے دوست واحباب اور سہیلیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا درحقیقت ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے ماں باپ راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۳۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۶

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۲۳۹

(۳۴) ☆ رواہ الترمذی عبداللہ بن عمرو ، ج۱ ص ۲۳۷ ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن عمرو ، ج۱ ص ۳۴۹

☆ ونحوہ رواہ النسائی عن معاویہ بنجاھمہ ، ج۲ ص ۵۳

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۰

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۰

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَةَ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَ صِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا (۳۷)

حضرت ابی اسید مالک بن ربیعہ الساعدی روایت کرتے ہیں کہ ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا۔اس نے عرض کی یارسول اللہ! والدین کے حقوق میں کوئی حق باقی رہ گیا جو میں ادا کروں۔آپ نے فرمایا۔ہاں ان کی نمازِ جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔والدین کے دوستوں اور سہیلیوں کا کیا مقام ہوگا۔(۳۸)

﴿۱۸﴾ دعائے مغفرت صرف مسلمان والدین اور رشتہ داروں کے لئے جائز ہے۔مشرک اور کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔امواتِ مشرکین اور کافروں کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں، اگرچہ کتنے قریبی کیوں نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

---

(۳۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی اسید، ج۲ص ۳۵۳ ☆ ورواہ الترمذی نحوہ عن ابن عمر، ج۲ص ۲۰
☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی اسید، ۲۶۹ ☆ رواہ احمد، ج۳ص ۴۹۸

(۳۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۰۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص ۲۴۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۶۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۴۸
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۷۰

مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْكَانُوْآ اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِمَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ☆

(سورة التوبة آیت، ۱۱۳)

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔(۳۹)

﴿۱۹﴾ مسلمان میت کی طرف سے صدقہ کرے، اس کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ! اِنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تُوْصِ اَفَاَ تَصَدَّقُ عَنْهَا، قَالَ نَعَمْ (۴۰)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایا۔ ہاں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ قَالَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍمَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ: اَلْمَآءُ، قَالَ فَحَفَرَبِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (۴۱)

---

(۳۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۲، ۱۹۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۳۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۴۸

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۵۷

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۳۰۸

(۴۰) ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج۲ص ۱۳۲ ☆ رواہ احمد، ج۵ص ۲۸۵

(۴۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن سعد، ج۱ ص ۲۴۳

☆ رواہ احمد، ج۶ص ۷

☆ رواہ احمد عن سعد، ج۵ص ۲۸۴

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے، ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا۔ پانی۔ تو انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ (۴۲)

﴿۲۰﴾ والدین کے لئے ان کی حیات میں اور بعد وصال دعا کرنا واجب ہے۔ آیت ربانی نے واضح ہدایت کر دی ہے۔ (۴۳)

﴿۲۱﴾ وصال کے بعد والدین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ صبح یا جمعرات کو زیارت کے لئے جائے۔ اگر ہفتہ بعد میسر نہ ہو تو جب آسانی ہو زیارت کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَكَتَبَ بَرًّا (۴۴)

جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر ہفتہ، جمعہ میں زیارت کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دے گا۔ اور اسے نیکوں میں لکھ دے گا۔ (۴۵)

---

(۴۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۸

(۴۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۴

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۷

(۴۴) ☆ رواہ الحکیم عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۴ ص ۲۹۹

(۴۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۸

﴿۲۲﴾ والدین کے لئے جب دعا مانگے تو رحمتِ باقیہ کی دعا کرے۔صرف رحمت فانیہ کی دعا کافی نہیں۔اسی طرح جس مسلمان کے لئے دعا کرے تو فانی رحمتوں کے ساتھ باقی رحمتوں کی دعا کرے، کہ یہی دنیا و آخرت میں مفید ہیں۔(۴۶)



(۴۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲ ص ۱۹۱

باب(۲۵۵)

﴿رشتہ داروں کے حقوق اور فضول خرچی﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا☆

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیات ۲۶، ۲۷)

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو، اور فضول نہ اڑا، بے شک فضول اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

حل لغات:

"ذَاالْقُرْبٰی": قرابت دار، رشتہ دار۔

قرابت داری ولادت کے باعث ہو جیسے بیٹا، والدین، یا ولادت کے بغیر ہو جیسے بھائی بہن وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ آیت میں قرابت دار سے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بھی مراد لئے گئے ہیں۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۲۴۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۱۹

"حَقَّہٗ": قرابت داروں کے حق کو اجمال سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ اجمال محتاجِ بیان ہے۔ اس سے مراد مالی حق بھی ہے اور کنبہ پروری، حسنِ معاشرت، حسنِ سلوک بھلائی اور خیر خواہی بھی مراد ہے۔ (۲)

"تَبۡذِیۡرًا" بَذَرَ (از باب نَصَرَ) بَذۡرًا کا معنی ہے زمین میں بیج بکھیرنا، منتشر کرنا۔ مجازاً اس سے ضائع کرنا مراد ہے۔ تَبۡذِیۡر کا معنی ہے مال فضول خرچی میں اڑانا۔ گناہ کی راہ میں خرچ کرنا، حق کے علاوہ باطل میں مال خرچ کرنا، حق کو روکنے میں مال کرچ کرنا، اسی سے مُبَذِّرُ بنا ہے، بمعنی فضول اڑانے والا۔ باطل کی راہ میں خرچ کرنے والا۔ اِسۡرَاف کا معنی ہے حد سے بڑھ کر خرچ کرنا۔ اس طرح تَبۡذِیۡر اور اِسۡرَاف میں فرق ہے۔ (۳)

(بقیہ ۱)
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۲۴۷
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۲۴۷
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۱۷

(۲)
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۱۹
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۱
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۱۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

(۳)
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۰
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۸
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۱ ص ۲۲
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۵

"اِخْوَانٌ": جمع ہے اَخٌ کی، بمعنی بھائی۔

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد حقیقی بھائی نہیں، بلکہ اس سے مراد ہے مثل، اس طرح، مانند۔ کسی قوم یا فرد کے طریق وطرز پر بود وباش کرنے والا اس کا بھائی کہلاتا ہے۔(۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ فضول اڑانے والے فضول خرچی، حماقت، رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ترک کرنے اور گناہ کرنے میں شیطان کی مانند ہیں۔ یہ سب شیطانی کام ہیں، سچا مسلمان ایسا نہیں کرتا۔

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکینِ مکہ لوگوں کا مال غصب کرتے، حرام کماتے، اور پھر تفاخر اور تکبر کے طور پر مال اڑاتے، کثیر اونٹ ذبح کرتے، اس سے وہ ریا کاری کرتے۔ اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اور مسلمانوں کے دشمنوں کی امداد میں خرچ کرتے۔ انہیں محرمات میں خرچ کرنے سے منع فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اپنے رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو۔(۵)

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۸

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۶

☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص ۱۹۳

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۲۸

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۴۸

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۲۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ص ۳۰۹

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۴۲

(۵) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہزمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۱۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۰ص ۱۹۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ فرض زکوٰۃ کے علاوہ مسلمان کے مال میں رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کا حق ہے۔ صرف زکوٰۃ ادا کر کے بندۂ مومن اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتا، بلکہ دیگر حقوق ادا کرنا بھی اس کے ذمہ لازم ہے۔ آیت زیب عنوان میں انہیں حقوق کو بیان کیا گیا۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ (سورۃ الذاریت آیت ۱۹)

اوران کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔ (۶)

﴿۲﴾ زکوٰۃ کی شرح شریعت نے متعین کردی ہے، اسی شرح کے حساب سے دینا فرض ہے۔ اس میں کمی کرنے سے زکوٰۃ کامل طور پر ادا نہ ہوگی۔ مگر جو حقوق رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کے ہیں، ان کو شریعت نے متعین نہیں۔ بلکہ مالدار کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی دانست اور استطاعت سے ان کی ضرورتوں کے مطابق ادا کرے۔ لہٰذا رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق اپنی استطاعت میں رہتے ہوئے خرچ کرے۔ کم وبیش جتنا بھی خرچ کرے گا، اجر پائے گا۔ کمی بیشی سے اس کا اجر ضائع نہ ہوگا۔ (۷)

﴿۳﴾ جن رشتہ داروں کی مالی طور پر امداد کرنا افضل و بہتر ہے ان میں ولادت کے رشتے بھی شامل ہیں اور بغیر ولادت کے رشتہ دار بھی۔ ولادت کے رشتہ دار مثلاً بیٹا، ماں، باپ اور غیر ولادت کے رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن، خالہ، خالو، پھوپھی، پھوپھا وغیرہ۔

(۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص۱۹۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ح۳ص۱۲۰۳

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ح۳ص۱۲۰۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ح۲۰ص۱۹۳

ان میں سے بعض کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، مگر مالی طور پر ان کی امداد اور خدمت کر سکتا ہے۔ آیت زیب عنوان نے اسی مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔ (۸)

﴿۴﴾ مالدار پر واجب ہے کہ اس قرابت دار پر خرچ کرے جو نادار بچہ ہو، یا نادار بالغ عورت ہو، یا اپاہج مرد یا عورت ہو، یا نابینا مرد ہو بقدرِ استطاعت اتنا خرچ کرے جس سے حفظِ جان وابستہ ہو۔ کیونکہ حفظِ جان اصل نیکی اور صلہ رحمی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَاَنْ یُّنْسَاءَ لَهٗ فِی اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ (۹)

جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر بڑھے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔ (۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۴۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۱۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۹۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۲۳۷

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۲۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۱۷

(۹) ☆ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد والنسائی عن انس

☆ ورواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص۲۷۳

(۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۴۱۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۱

﴿۵﴾ فقیر مرد پر اپنی چھوٹی فقیر اولاد کا نفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے۔ بیوی خواہ فقیر ہو یا غنی، مسلمان ہو یا کافر۔(۱۱)

﴿۶﴾ غنی، جو صاحبِ نصاب ہو، (خواہ مرد ہو یا عورت) پر اپنے والدین، دادا دادی کا نفقہ واجب ہے، جبکہ یہ فقیر ہوں، خواہ مسلمان ہوں یا ذمی کافر، اگر والدین حربی یا مستامن ہوں تو ان کا نفقہ اولاد پر واجب نہیں۔(۱۲)

﴿۷﴾ والدین پر ہر ذی رحم محرم کا نفقہ واجب ہے، اگر یہ فقیر نابالغ ہوں یا نابینا ہوں، یا اپاہج ہوں اور اچھی طرح کسب رزق نہ کر سکتے ہوں۔ اگر یہ کسبِ رزق پر قادر ہوں تو ان کا نفقہ والدین پر واجب نہیں۔(۱۳)

﴿۸﴾ والدین اگرچہ کسبِ رزق پر قادر ہوں پھر بھی ان نفقہ اولاد پر واجب ہے۔ اسی طرح طالب علم، اگر کسبِ رزق نہ کرتا ہو، اس کا نفقہ باپ پر ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ بالغ لڑکی یا بالغ اپاہج لڑکے کا نفقہ باپ پر ہے۔(۱۵)

﴿۱۰﴾ اگر فقیر لڑکے کا باپ غنی ہو اور لڑکے کا بیٹا غنی ہو تو اس کا نفقہ والدین پر ہے۔(۱۶)

﴿۱۱﴾ دین میں اختلاف کے باعث سوائے زوجہ کے اور کسی قریبی کا نفقہ مسلمان پر واجب نہیں۔(۱۷)

(بقیہ ۱۰) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،۳۴۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص ۱۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج ۲۰ ص ۱۰۳
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۱۵ ص ۲۲
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی، ج۴ص ۳۰۹
☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۷۱
(۱۱) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۵۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج ۲۰ ص ۱۹۳
(۱۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰
(۱۳) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰
(۱۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰
(۱۵) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰
(۱۶) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰
(۱۷) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۰

﴿۱۲﴾ مسلمان فقراء اصول کا نفقہ اولاً فروع اغنیاء پر واجب ہے۔(۱۸)

﴿۱۳﴾ مسلمان پر نصرانی بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اس طرح نصرانی پر مسلمان بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اگرچہ فقیر ہوں۔(۱۹)

﴿۱۴﴾ اصول وفروع کے نفقہ میں ولادت قرابت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔تو قریبی رشتہ دار بعیدی رشتہ سے زیادہ حق دار ہے۔(۲۰)

﴿۱۵﴾ فقیر ذی رحم محرم جو وراثت کا حق دار ہے اس کا نفقہ واجب ہے اور ذی رحم غیر محرم کا نفقہ واجب نہیں، جیسے چچا کا بیٹا، بلکہ ان کا حق صلہ رحمی، ان سے محبت کرنا، ان سے گاہے گاہے ملاقات کرنا، حسنِ معاشرت اور موافقت کرنے میں ہے۔(۲۱)

﴿۱۶﴾ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ مال خرچ کرنے میں افراط وتفریط سے بچے۔نہ بخل سے کام لے نہ اسراف کرے۔ میانہ روی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہے۔مال خرچ کرنے کے علاوہ ہر معاملہ میں میانہ روی ہی بہترین لائحہ عمل ہے۔میانہ روی کی مدح میں رب کریم نے ارشاد فرمایا۔

---

(۱۸) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۱۹) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۳

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۲

(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳

☆ الدرالمنثور فی التفسیر الماثور مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۱۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۷۴

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۱۷

وَالَّذِيْنَ اِذَآاَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا☆

(سورۃالفرقان آیت ٦٧)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہیں۔

میانہ روی کی تاکید میں حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍوَّهُوَيَتَوَضَّأُفَقَالَ: مَاهٰذَاالسَّرَفُ،فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ، قَالَ: نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍجَارٍ (٢٢)

رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، حضور نے ارشاد فرمایا، یہ اسراف کیوں ہے؟ عرض کی یارسول اللہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا۔ ہاں اگرچہ تو بہتے دریا سے وضو کرے۔ (٢٣)

﴿١٧﴾۔ گناہ کے راستے پر خرچ مثلاً جوا کھیلنا، سینما بینی پر خرچ کرنا، باطل کی راہ میں خرچ کرنا، باطل کی تقویت کے لئے خرچ کرنا، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مالی اعانت کرنا وغیرہ تمام مصارف حرام ہیں۔ اس سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح مال کو فضول کاموں میں خرچ کر کے ضائع کرنا حرام ہے۔ (٢٤)

---

(٢٢) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو، ص ٣٤

(٢٣) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج٢ ص ٩١٦

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج٢٠ ص ١٩٣

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج٥ ص ٦٣

(٢٤) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج٣ ص ١٩٨

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج٣ ص ١٢٠٣

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج١٠ ص ٢٤٧

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج٣ ص ٣٦

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج٢ ص ٩١٩

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج٣ ص ١١٢

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ١١ ٣

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج٢ ص ٣٤٧

﴿۱۸﴾ اگر کوئی شخص اپنا سارا مال حق کے راستے پر صرف کر دے تو اسے فضول خرچ نہ کہا جائے گا اور اگر کوئی ایک کلو غلہ یا ایک روپیہ مثلاً گناہ کے راستے پر خرچ کرے گا تو وہ فضول اڑانے والوں کے زمرے میں ہے۔

خیر کے کاموں میں اور حق کی راہ میں خرچ کرنے میں اسراف نہیں، اگرچہ لاکھوں کروڑوں ہو۔ اور باطل کی راہ میں خرچ کرنے میں بھلائی نہیں، اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ مشہور ضابطہ ہے۔

لَاخَیْرَفِی الْاَسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ

اسراف میں بھلائی نہیں اور بھلائی میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۹﴾ کسی منعم کی عطا کردہ نعمت کو اس کی رضا مندی کے زیرِ اثر صرف کرنا اس کا شکر بجالانا ہے، اور نافرمانی کی راہ پر صرف کرنا فضول اڑانا اور اس کی ناراضی مول لینا ہے۔ لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ رب تعالیٰ وتقدس جل وعلا کی نعمتوں کو اس کی رضا کے کاموں میں صرف کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن مجید اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے بیان سے ہی ممکن ہے۔ (۲۶)

(بقیہ ۲۴) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۷

(۲۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۷

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۷

﴿۲۰﴾ اگر کوئی کسی قوم یا فرد کے طریقہ کار پر کار بند ہو جائے اور اس جیسی بود و باش اختیار کرے تو وہ اس قوم کا بھائی بند بن جاتا ہے، اگرچہ نسب میں ان سے مختلف ہو۔ دنیا و آخرت میں اس کا حشر اسی قوم سے ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ(۲۷)

جو کسی قوم کی سیرت اور ان کا اخلاق اپنا لیتا ہے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی سیرت، طرزِ بود و باش اور اخلاق اپنائے۔ غیر مسلموں کی نقالی سے بچے۔ ورنہ اس کا دنیا و آخرت میں انہیں میں شمار اور حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خسارہ سے مسلمانوں کو بچائے۔(۲۸)

﴿۲۱﴾ اہل بیت اطہار کو خمس دیا جائے کہ یہ ان کا حق ہے اور امن کی حالت میں بیت المال سے ان کی کفالت کی جائے۔(۲۹)

---

(۲۷) ☆ رواہ ابو داؤد ابن ارسلان عن ابن عمرو رواہ الطبرانی فی الوسط عن حذیفہ / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۲۸۹

(۲۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۷

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۰۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۴۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳

(۲۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۳

﴿۲۲﴾ حلال کمائی کا مال حرام جگہ خرچ کرنا حرام ہے اور حرام مال کا خرچ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں، نہ حلال جگہ نہ حرام جگہ۔ بلکہ اسے واپس لوٹایا جائے جس سے لیا۔ اس کا اصل مالک تک پہنچانا فرض ہے۔ اور اگر اصل مالک نہ مل سکے یا اس تک رسائی نہ ہو سکے تو اسے اصل مالک کی طرف سے غرباء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کا ثواب اصل مالک کو ملے گا۔ اور یہ گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (۳۰)

نوٹ: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کے احکام سورہ بقرہ اور سورہ توبہ میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۸

باب (۲۵۶)

﴿سوالی کا حق﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۸)

اور اگر تو ان سے منہ پھیرنے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ۔

حل لغات:

"وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ": اور اگر تو ان سے منہ پھیرے۔

یہ اعراض رنج وغضب سے نہیں بلکہ اس سے مراد خاموشی ہے۔ کیونکہ حضور قاسمِ رزقِ الٰہی ﷺ سے جب کوئی سائل سوال کرتا اور اتفاق سے اس وقت آپ کے ہاں کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو آپ خاموشی اختیار فرما لیتے تھے۔(۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص۲۴۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۲

''**اِبْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ**'':اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں۔

اس رحمت سے مراد ''رزق'' ہے، جس کا سائل نے سوال کیا تھا اور وہ اس وقت موجود نہ تھی۔(۲)

''**قَوْلًا مَّيْسُوْرًا**'':نرم بات، آسان کلام۔

''**مَيْسُوْرًا**'':یَسَرَ(از باب ضَرَبَ)یَسْرًا و یَسَرًا کا معنی ہے، آسان ہونا، نرم ہونا۔

قَوْلًا مَّيْسُوْرًا سے مراد ہے نرم بات، آسان کلام۔

یعنی سائل کو دینے کے لئے تمہارے پاس اگر کچھ نہ ہو تو اسے نرمی سے سمجھا دو۔ جھڑک کر رد نہ کرو۔(۳)

شانِ نزول:

آیت مبارکہ کے شانِ نزول میں چند روایات منقول ہیں، ان سب سے مراد ایک ہی ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۵ ص ۶۴

☆ تفسیر مظھری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۷۳

(۲) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ص ۱۷۲

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۰ ص ۱۹۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج ۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۵ ص ۶۴

☆ تفسیر مظھری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۷۳

(۱) حضرت مجع، حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت سالم اور حضرت خباب رضی اللہ عنہم نادار صحابہ کرام حضور صاحبِ لولاک ﷺ سے اپنی ضرورتیں مانگ لیا کرتے تے۔ اگر حضور کے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہ ہوتی تو خاموشی اختیار فرما لیتے تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خاموشی کی بجائے ان سے نرم بات کہہ کر دعا دے دیا کرو۔ (۴)

(۲) قبیلہ مزنیہ سے کچھ لوگ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ سواریاں طلب کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں، جس پر تمہیں سوار کر سکوں، وہ واپس چلے گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ شاید وہ یہ سمجھے کہ حضور ہم سے ناراض ہیں، اس لئے سواریاں عطا نہیں فرمائیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر آپ کو اپنے رب کی رحمت کی امید ہو اور ان سے اعراض کرنا پڑے تو ان سے کوئی نرم بات کہہ کر ٹال دو۔ (۵)

(۳) یہ آیت کریمہ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو دینے سے انکار فرما دیتے تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو علم تھا کہ وہ مال کو ناحق ضائع کر دیں گے۔ آپ ان کو نہ دینے میں اجر کی توقع رکھتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر قسم کے سائل کو جھڑکنا منع ہے۔ خواہ سائل حقیقۃً ضرورت مند ہو یا پیشہ ور ہو۔ سائل سے نرمی سے بات کرو۔

---

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۲۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۴

☆ الدر المنثور فی التفسیر المالور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۴۲

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۸

اگر تم اسے کچھ دے سکتے ہو تو نہایت عزت سے دو، ورنہ معذرت کرلو، یا دینے کا وعدہ کرلو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے ان جیسے کلمات سے دعا دے دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رزق واسع عطا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل حل فرمادے۔ آیت زیب عنوان نے اس مسئلہ کو واضح فرمادیا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَاَمَّاالسَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سورۃ الضحیٰ آیت ، ۱۰)

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَیْأً قَطُّ فَقَالَ: لَا (۷)

حضور سید المرسلین ﷺ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے ''نہیں'' نہ فرمایا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ایک عاشق تڑپ اٹھا اور یوں گویا ہوا۔

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

ایک اور حدیث میں سائل سے متعلق حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت یوں بیان ہوئی۔

اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَ لَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَیَّ فَاِذَاجَآءَ نِیْ شَیْءٌ قَضَيْتُهٗ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهٗ فَمَا كَلَّفَ اللّٰهُ مَالَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِیُّ ﷺ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَاتَخَفْ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ، ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا اُمِرْتُ (۸)

(۷) ☆ رواہ الترمذی فی شمائل الترمذی عن جابر بن عبداللہ، ص ۳۰

(۸) ☆ رواہ الترمذی فی شمائلہ عن عمر بن الخطاب، ص ۳۰

ایک شخص حضور رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔اس وقت میرے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہیں،لیکن جاؤ اور میرے نام کا قرضہ لے لو۔ جب میرے پاس کچھ آئے گا میں قرضہ اتار دوں گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ نے اسے عطا فرما دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا مکلّف نہیں فرمایا جو آپ کی قدرت میں نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر کی گفتگو ناپسند فرمائی۔ایک انصاری نے عرض کی یارسول اللہ! خرچ کرتے رہئے اور عرش عظیم کے رب سے افلاس سے نہ ڈریئے۔تب رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔آپ کے چہرۂ انور پر انصاری کی بات سے بشاشت نمودار ہوئی۔پھر آپ نے فرمایا۔مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔(۹)

﴿۲﴾ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔رزق ملنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر ادا کیا کرو۔شکر کرنے سے رزق میں فراخی ہوتی ہے اور ناشکری سے رزق میں کمی آجاتی ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

(۹)
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۹۸
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۰۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص۲۴۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص۶۲۰
☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۲
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازھر،ج۲۰ص ۱۹۴
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۲۱
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۴۸
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۴۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۲
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۱
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،۱۴۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی، ج۴ص ۲۱۰
☆ الدرالمنثور فی التفسیرالماثور ،مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی،قم ،ایران، ج۵ص ۲۷۵
☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷ص ۴۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۲۷

وَاِذْتَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ☆

(سورۃ ابراھیم آیت،۷)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

بندۂ مومن پر لازم ہے کہ ہر لحظہ اپنے کریم قادر رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

یاد رہے رزق کا مفہوم وسیع ہے، اس میں مال و دولت، عزت و جاہ، اولاد و رشتہ دار، صحت و قوت، علم و عمل غرض ہر انسانی روحانی و جسمانی ضرورت شامل ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ غنا (دولت مندی) اللہ تعالیٰ جل وعلا پر وثوقِ کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ مادی اسباب پر نظر رکھنے والا غنی نہیں ہو سکتا۔ بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق و رازقِ حقیقی پر ہر لحہ اعتماد رکھے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ سے ناامیدی حرام بلکہ بعض حالات میں کفر کے درجہ میں ہوتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ☆

(سورۃ الزمر، آیت ۵۳)

تم فرما دو اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک اور آیت میں یوں ارشاد ہوا۔

......وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ☆

(سورۃ یوسف، آیت ۸۷)

اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷

(۱۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹

﴿۴﴾ استطاعت اور قدرت ہو تو سائل کو خالی نہ بھیجو۔ نہ جانے کبھی تمہیں سوال کرنا پڑ جائے تو اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔ (۱۲)

﴿۵﴾ مسافر سائل بعض اوقات مالدار اور غنی ہوتا ہے، مگر حالتِ سفر میں اس کا زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس مسافر ضرورت مند سائل کی ضرورت پوری کرنا حتی المقدور لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ (۱۳)

سائل کو دینا لازم ہے۔ اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

آیت زیب عنوان میں سائل کے حق کا خاص طور پر ذکر ہوا ہے۔ (۱۴)

الانتباہ:

اس باب کے مسائل ضرورت مند محتاج سائل کے بارے میں ہیں۔ غیر محتاج، پیشہ ور سائلین کے احکام دوسرے ہیں۔



(۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۰۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۱
(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن حسین بن علی بن ابی طالب، ج ا ص ۲۴۲
☆ رواہ مالک فی الموطا، باب الصدقہ
☆ رواہ احمد، ج ا ص ۲۰۱
(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۱
تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۳

باب (۲۵۷)

﴿اخراجات میں میانہ روی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبۡسُطۡھَا کُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹)

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

حل لغات:

"وَلَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ": اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

یہاں لفظی معنی مراد نہیں، بلکہ مجازاً اس سے مراد بخل ہے، جہاں ضرورت ہو وہاں بھی خرچ نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہود نے بھی اس قبیح فعل کی نسبت کی۔

وَقَالَتِ الۡیَھُوۡدُ یَدُ اللّٰہِ مَغۡلُوۡلَۃٌ (سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔(۱)

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۴۳

"وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ": اور نہ پورا کھول دے۔

یہاں بھی لفظی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد اسراف ہے۔ بخل اور اسراف کی ان محاروں میں مثال حدیث پاک میں بیان ہوئی ہے۔

مَثَلُ الۡبَخِيۡلِ وَالۡمُنۡفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيۡنِ عَلَيۡهِمَا جُبَّتَانِ مِنۡ حَدِيۡدٍ مِنۡ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيۡهِمَا فَاَمَّا الۡمُنۡفِقُ فلا يُنۡفِقُ اِلَّا سَبَغَتۡ اَوۡ وَفُرَتۡ عَلٰى جِلۡدِهٖ حَتّٰى تُخۡفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعۡفُوَ اَثَرَهٗ وَاَمَّا الۡبَخِيۡلُ فَلَا يُرِيۡدُ اَنۡ يُنۡفِقَ شَيۡئًا اِلَّا لَزِقَتۡ كُلُّ حَلۡقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ (۲)

بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر پستانوں سے لے کر حلق تک لوہے کے جبے ہیں۔ سخی جب سخاوت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ جبے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہاتھ چھپ جاتے ہیں اور ان کی انگلیوں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ آپس میں مل جاتا ہے وہ کھولنا چاہتا ہے مگر وہ کھلتا نہیں۔ (۳)

"مَلُوۡمًا": لَام (از باب نَصَرَ) لَوۡمًا و مَلَامًا و مَلَامَةً کا معنی ہے، ملامت کرنا۔ مَلُوۡمٌ مفعول ہے بمعنی ملامت کیا ہوا۔ (۴)

---

(۲) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ فی الزکاۃ، ج ۱ ص ۱۹۴
☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرہ فی اللباس، ج ۲ ص ۸۶۲
☆ رواہ البخاری عن ابیہ ہریرۃ فی الطلاق، ج ۲ ص ۷۹۸
☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۵۶، ۵۱۲ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ نحوہ، ج ۱ ص ۳۵۳

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۷
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۴۳

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۷۸
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۱۸
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۰۱

"**مَحْسُوْرًا**": حَسِرَ (از باب سَمِعَ) حَسَرًا کا معنی ہے، تھکنا اور حَسْرَۃً کا معنی ہے افسوس کرنا۔ مَحْسُوْر، چل کر تھکا ہوا۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے مال کو ضرورت کے موقعہ پر اور خرچ کے حقوق پر خرچ کرو۔ بخل سے کام نہ لو کہ اپنی ضرورت پر خرچ کرو نہ مال کے حق ادا کرو، سانپ بن کر مال کو جمع رکھو۔ اور ایسا بھی نہ کرو کہ تمام مال اسراف سے خرچ کر دو۔ اگر ایسا کرو گے تو پھر اپنی ضرورت کیسے اور کہاں سے پوری کرو گے اور حق داروں کے حق بھی ادا نہ کر سکو گے۔ ایسی صورت میں تم پر ہر طرف سے ملامت بھی ہوگی اور تھکے ہارے جانور کی مانند ٹانگیں پھیلا کر بیٹھ رہو گے۔

شانِ نزول:

آیت کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں۔

(۱) حضور سیدِ عالم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑا پیش ہوا۔ چونکہ آپ بڑے سخاوت اور بخشش والے تھے، آپ نے وہ تمام کپڑا تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد کچھ لوگ آئے تو ان کو کچھ نہ ملا۔ کیونکہ حضور تقسیم سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۶)

(۲) ایک یہودی عورت اور ایک صحابیہ میں اس پر گفتگو ہوئی کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام زیادہ سخی تھے یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہودیہ نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ اپنی ضروریات سے بچا ہوا سارا مال خیرات فرما دیا کرتے تھے۔ صحابیہ نے بطورِ آزمائش حضور کی خدمت میں اپنا بچہ بھیجا اور عرض کیا کہ

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۴۹
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۶۷
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۵۶
(۶) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۲
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۴۳
☆ اسباب نزول از سیوطی، ۲۸۹

مجھے قمیص کی ضرورت ہے عطا ہو۔ اتفاقاً اس وقت حضور کے پاس صرف وہی قمیص تھی، جو زیب تن تھی۔ وہی اتار کے عطا فرمادی اور خود کاشانہ اقدس میں جلوہ افروز ہو گئے، یہاں تک کہ اذان ہو گئی۔ صحابہ کرام نماز کے لئے مسجد میں جمع ہو گئے، مگر حضور تشریف نہ لائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بخل، کہ اپنی ضروریات پر خرچ کرے اور نہ حق داروں کا مالی حق ادا کرے، حرام ہے۔ آیت زیب عنوان میں بخل کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَامَنَّانٌ (۸)

دھوکے سے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے والا، کنجوس اور نیکی کر کے احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۲۰

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی. ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۴۷

☆ اسباب النزول از سیوطی، ۲۸۹

(۸) ☆ رواہ الترمذی عن ابو بکر الصدیق، ج۲ ص ۲۶ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۴،۷

(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۴۳

﴿۲﴾ مال میں اسراف کرنا، اسے بے جا خرچ کرنا اور ناجائز کاموں میں اڑانا حرام ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مال کو فضول اڑانے والا بالآخر خود پائی پائی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ مصارف میں اللہ تعالیٰ جل وعلا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے افراط و تفریط سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نہ بخل سے کام لو، نہ فضول اڑاؤ، بلکہ میانہ روی سے خرچ کرو۔ اپنی ضروریات بھی جائز حد تک پوری کرو۔ عیاشی نہ کرو، اور والدین، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، طالب علموں، بیواؤں، یتیموں اور سفید پوشوں کے حق بھی ادا کرتے رہو، حق کی راہ میں جہاں ضرورت ہو خرچ کرتے رہو، مثلاً تعمیرِ مساجد، تعمیرِ مدارس، رفاہِ عامہ کے کام وغیرہ۔ اسلامی معاشیات کا یہ وہ اصول ہے جس کی نظیر دنیا کے اور معاشی نظام پیش نہیں کر سکتے۔ معاشی میانہ روی کے بارے میں اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ☆ (سورہ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر رہیں۔

حدیث شریف نے کیسا عمدہ اصول بیان فرمایا۔

مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (۱۱)

وہ کبھی بھی تنگ دست نہ ہوا جس نے خرچ میں درمیانی راہ اختیار کی۔ (نہ بخل کیا نہ اسراف کیا) (۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۳۷

(۱۱) ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۴۴۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

﴿۴﴾ حقوق اور مصارفِ حق میں کھلے ہاتھوں خرچ کرو، بخل سے کام نہ لو۔ کھلے ہاتھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بے حساب دے گا، وہاں سے دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکَ (۱۳)

ایک اور حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَلَا تُوْعِی فَیُوْعِی اللّٰہُ عَلَیْکَ (۱۴)

(حق کی راہ میں) خرچ کر، گن کر خرچ نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھے حساب سے دے گا۔ مال کو جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے مال کو روک لے گا۔ (۱۵)

﴿۵﴾ خیر کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ شخص یا حالات کے حسبِ حال جائز ہے۔ قلیل یا کثیر کی حد متعین نہیں کی جا سکتی، لیکن فساد کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ کرنا حرام ہے۔ (۱۶)

(بقیہ ۱۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۰۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۵

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۸

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۴۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۵

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج۱ ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج۱ ص ۳۵۳

☆ رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ

☆ رواہ احمد، ج۶ ص ۱۳۹، ۱۶۰، ۲۴۵، ۲۴۶، ۳۵۳، ۳۵۴

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۳۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۱

﴿۶﴾ اپنا تمام مال خرچ کردینے کا حکم ہر بندۂ مومن کے لئے یکساں نہیں۔ بعض بندگانِ خدا ومحبوبانِ مصطفیٰ (جل، علا، ﷺ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کثیر صحابہ کرام اور اولیاء اللہ وہ ہیں جنہوں نے اپنا تمام مال حق کی راہ میں صرف کردیا، مگر حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں منع نہ فرمایا۔ گویا تمام مال خرچ کرنا ان کے لئے جائز ہے۔ یہ وہ قدسی نفوس ہیں جو شرف منزلت پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔ اس کے وعدے پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں ذرہ بھر تزلزل نہیں ہوتا۔ عزیم القصد ہوتے ہیں۔ کمالات صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سارا مال بارگاہِ مصطفیٰ میں حق کی راہ میں پیش کردیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ بال بچوں اور اپنی ضروریات کے لئے گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کی۔

اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (۱۷)

میں گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

ع صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس (۱۸)

﴿۷﴾ سیدِ عالم سرورِ کائنات معلمِ اخلاقیات حضور پُرنور شافعِ یوم النشور ﷺ تمام اخلاقِ ذمیمہ سے پاک ومبرا ہیں۔ بخل واسراف آپ کی سیرت میں عنقا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اگرچہ بظاہر خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(۱۷) ☆ رواہ الترمذی عن زید بن اسلم عن ابیہ، ج ۲ ص ۲۳۱
☆ رواہ الدارمی فی کتاب الزکوٰۃ
☆ رواہ جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی فی تاریخ الخلفاء، ص ۳۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۰
☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۸
☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۸
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۴۳

سے ہے مگر اس سے مراد افرادِ امت ہیں۔قرآن مجید میں اس نوعیت کی کثیر مثالیں موجود ہیں کہ بظاہر خطاب حضور سے ہے مگر اس سے مراد امت ہے۔مثلاً

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ☆

(سورة الزمر آیت ۶۵)

اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔

ایک اور آیت میں ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ

(سورة یونس آیت ۹۴)

اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا......

ایسی آیات میں حضور آقائے دو عالم ﷺ کو مخاطب سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔یہ نکتہ خوب یاد رہے، اسے بھولنا ضلالت ہے۔(۱۹)

☆☆☆☆☆☆

(۱۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۴

باب (۲۵۸)

﴿بچوں کا ناحق قتل، ''منصوبہ بندی''﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے، ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

حل لغات:

''وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ'': اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اولاد میں بیٹے بیٹیاں سب شامل ہیں۔ اور قتل جان گنوانا ہے، جس طریقہ سے بھی ہو، یہ حکم سبھی کو شامل ہے۔(۱)

''خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ'': اِمۡلَاق سے مراد فاقہ، مفلسی، فقر ہے۔ کسی چیز کا مالک نہ ہونا اِمۡلَاق ہے۔ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ یہ قید عمومی لحاظ سے ہے، ورنہ مفلسی کا ڈر ہو یا نہ ڈر ہو اولاد کو قتل کرنا ممنوع ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۱۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۱

"نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِیَّاکُمۡ": ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔ اولاد کو قتل نہ کرنے کی علت بیان ہو رہی ہے کہ تمہاری اولاد کا رزق ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم ضامن ہیں سب کو روزی دینے کے۔ کوئی ذی روح ہماری روزی سے مستغنی نہیں، اور ایسا بھی نہیں کہ ایک کی روزی تقسیم کر کے دوسرے کو دیں۔ (۳)

"خِطۡاً کَبِیۡرًا": خِطۡاً سے مراد گناہ ہے۔ لغوی معنی ہے، جہت سے ہٹ جانا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۷ ص ۷۵

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاهور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دهلی، ج۷ ص ۷۵

اول غلط کام کا ارادہ کرے اور اسے ہی کر ڈالے یہ خطا تام ہے۔ اسی سے انسان گناہ میں ماخوذ ہے۔ یہ خَطِیَ، یَخطَاءُ خِطْاً، وَخِطَاَةً کے وزن پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثال......

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (آیت زیب عنوان)

اور وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ (سورہ یوسف آیت ۹۱)

اور بے شک ہم خطاوار تھے۔

یعنی ہمارا ارادہ بھی غلط کام کرنے کا تھا اور ہم نے غلط کام بھی کیا۔ یہ خطا تام اور بڑا گناہ ہے۔

دوم انسان اچھے کام کرنے کا ارادہ کرے مگر غلطی سے اس کے ارادے کے خلاف کام واقع ہو جائے۔ یہ اَخْطَا يُخْطِئُ اِخْطَاءً کے وزن پر آتا ہے۔ ایسا کرنے والا اپنے ارادے میں درستی پر ہے لیکن غلطی فعل میں واقع ہوئی۔ اس معنی میں یہ حدیث شریف ہے۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيْ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانَ (۴)

میری امت سے غلطی اور بھول کا گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔

اسی معنی میں یہ حدیث بھی ہے۔

وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ (۵)

جب حاکم درستی کا ارادہ کر کے فیصلہ میں کوشش کرتا ہے پھر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔

قرآن مجید یہ آیت اسی معنی میں ہے۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۔

(سورۃ النساء آیت ۹۲)

---

(۴) ☆ رواہ الطبرانی عن ثوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۵) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، ۱۶۸ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرہ، ج ۲ ص ۳۰۳

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۷۸، ج ۴ ص ۲۰۵

اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا ادا کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ معاف کر دیں۔

سوم انسان ارادہ کرے مذموم فعل کا مگر اس سے نیک کام ہو جائے۔ یہ شخص اپنے ارادہ میں گناہ گار ہے، مگر عمل میں درست ہے۔

الحاصل یہ لفظ (خا، طا اور ہمزہ سے مرکب) متعدد معنوں استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں خطا سے مراد وہ گناہ ہے جس کے کرنے کا ارادہ بھی گناہ ہو اور وہ فعل اس کے ارادہ کے مطابق واقع ہو۔ یعنی وہ قصداً گناہ کرے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کی سزا بھی انتہائی سخت ہے۔ (٦)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بالخصوص قبیلہ بنو خزاعہ اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔ اس فعل قبیح میں ان کے سامنے مختلف سبب ہوتے تھے۔

(ا) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے۔ ان کا وہم تھا کہ جو رزق ہمیں دستیاب ہے اسی کو تقسیم کر کے انہیں دینا پڑے گا، اس سے ہمارے حصہ کا رزق کم ہو جائے گا، جوں جوں اولاد بڑھتی رہے گی، ہماری مفلسی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(ب) لڑکیاں چونکہ صنفِ نازک سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان پر خرچ محض بیکار ہے، کیونکہ لڑکیاں بڑی ہو کر ہمارے دشمن کے خلاف ہمارا ہاتھ نہیں بڑھا سکتیں، بخلاف لڑکوں کے کہ وہ بڑے ہو کر ہمارے دست و بازو بن سکتے ہیں۔

---

(٦) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ١٥١

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ١٥٩

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ٤٠٠ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ٢٦، ١٢

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ١ ص ٨٥

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ٣٣٢

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ١٢٠٥ھ)، مطبوعہ مصر، ج ١ ص ١١

(ج) دشمن لڑکیوں کو اغوا کر کے لے جاتے تھے، جوان کے ننگ و عار کا باعث ہوتا ہے۔ اغوا کے خوف سے وہ انہیں خود اپنے ہاتھوں قتل کر دیتے۔

(د) مفلسی کے باعث لڑکیوں کے رشتے کفو میں ملنے دشوار ہوتے، اس لئے غیر کفو میں رشتہ کرنا ان کے لئے ناگوار تھا۔

(و) لڑکیاں جب نکاح کر کے دوسرے خاندان میں جائیں گی تو وہ داماد بن جائیں گے۔ دامادی کا رشتہ ان کے لئے باعث ننگ و عار تھا۔ اس سے بچنے کا طریقہ صرف یہ تھا کہ لڑکیوں کو بچپن ہی میں دفن کر دیا جائے۔ اس طرح وہ مختلف حیلوں حوالوں سے لڑکیوں کو قتل کرنے کا قبیح فعل بڑی دلیری سے کرتے تھے۔ اس پس منظر میں آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اولاد بالخصوص لڑکیوں کو قتل نہ کرو۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

(۱) اپنی اولاد کو قتل کرنا گناہِ کبیرہ اور قتلِ عظیم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے۔ ویسے تو ہر جان کا ناحق قتل ظلم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے مگر اولاد کا قتل بہت ہی بڑا جرم و گناہ ہے۔ جان کے ناحق قتل میں بے شمار قباحتیں ہیں۔

---

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۸

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبئی، ۲۶۲

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵، ص ۲۶

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۳۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۱۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ص ۳۱۰

(ا) جنسِ انسانی ضائع ہوتی ہے۔

(ب) دوسروں کو یا اولاد کو قتل کرنے سے لازم آتا ہے کہ قاتل اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ تکبر ہے۔

(ج) اولاد کو قتل کرنے سے نسلِ انسانی منقطع ہو جائے گی۔ اس سے قوامِ عالم معطل ہو جائے گا۔

(د) انسان یا اولاد کا ناحق قتل کرنا درندوں کا کام ہے۔ قاتل درندوں سے کم نہیں۔

یہ قبائح عام جان کے ناحق قتل میں ہیں، اولاد کا قتل کرنا اور بھی بڑا ہے، کیونکہ اولاد انسان کے نزدیک ترین ہوتی ہے اور جتنا کوئی قریبی ہوگا اس کا قتل بھی اتنا ہی بڑا جرم ہوگا۔ (۸)

﴿۲﴾ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہء کرم پر ہے۔ وہی ہر ایک کے رزق کا متکفل ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق مقرر کر دیا۔ کسی کے گھٹانے سے گھٹتا نہیں اور نہ بڑھانے سے بڑھتا ہے۔ ایک کا رزق تقسیم ہو کر دوسرے کو نہیں ملتا۔ اس لئے مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۹۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص۱۲۰۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۱۲۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۳ ص۳۸

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۴

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص۳۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۳۱۰

خَلَقَکَ، قُلْتُ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ: وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَةَ اَنْ یُّطْعِمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ: اَنْ تَزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِکَ (۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا، اللہ کا شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں یہ تو عظیم گناہ ہے۔ میں نے عرض کی اس کے بعد (بڑا کون سا ہے؟) فرمایا، تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ (تقسیم کرکے) کھائے گے۔ میں نے عرض کی پھر اس کے بعد فرمایا، ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔ (۱۰)

﴿۳﴾ ہر جاندار کے رزق کا متکفل اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق ایک اندازے سے باندھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ و تقدس عزّ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا، کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ☆

(سورۃ ہود آیت ۶)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو، اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا۔ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

ہر بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کا رزق، عمر، عمل اور سعادت یا شقاوت لکھ دی جاتی ہے۔ اس لکھے میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

---

(۹) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص۷۲۳ ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج۱ ص۶۳
☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص۱۷۱ ☆ رواہ احمد، ج۱ ص۳۸۰، ۴۳۱، ۴۳۴، ۴۶۳
(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۰۰
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۰۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۳ ص۳۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص۱۹۲
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۶۷

اَنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَکًا فَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ بِرِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ ثُمَّ یُکْتَبُ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ (الحدیث) (۱۱)

تم میں سے ہر ایک کی خلقت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اولاً (اس کا پانی) چالیس روز تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی دنوں بعد لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے بھیجتا ہے۔ اور اسے حکم فرماتا ہے کہ اس کی چار چیزیں لکھ دے۔ رزق، عمر، عمل، سعادت یا شقاوت۔ پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

لہٰذا بندہ مومن کو اپنے یا اہل و عیال کے رزق کی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ مقررہ رزق مقررہ وقت تک مل کر رہے گا۔ اسے اپنے مقصدِ تخلیق کی فکر چاہئے۔ مقصد تخلیق تو ہر ایک کے علم میں ہے۔ اگر کوئی نادانی سے اسے بھول چکا ہے۔ یاددہانی کے لئے مقصدِ تخلیق کا ارشادِ ربانی سے اعادہ کیا جاتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ☆ (سورۃ الذٰریٰت آیت ، ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اس لئے بندۂ مومن پر لازم ہے کہ وہ بندگی رب ذوالجلال میں مشغول رہے۔ دوسرے کا مال غصب نہ کرے۔ چوری، ڈاکہ، ملاوٹ، کم تول، کم ماپ، جھوٹ، فریب، ذخیرہ اندوزی، مہنگائی، سمگلنگ وغیرہ حرام ذرائع سے دوسرے کا مال نہ چھینے، اس لئے کہ اس کا مقدر رزق اسے حلال ذرائع سے مل کر رہے گا۔ (۱۲)

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعوْد ، ج۲ ص ۹۷۶ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۳۲
☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۰۰ ☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود ، ج۲ ص ۳۵
☆ رواہ ابن ماجه فی مقدمته
(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

﴿۴﴾ قتلِ جان کسی وجہ سے ہو، کسی طرح سے ہو، کسی طریقہ سے ہو، حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ ماں کے پیٹ کے بچہ کو جب جان پڑ جائے، ولادت کے بعد، مفلسی کے ڈر سے، بچہ کو کوئی زہر آلود دوا کھلا کر، پانی میں ڈبو کر، کسی آلہ سے قتل کر کے، زمین میں دفن کر کے، ویران جگہ چھوڑ کر کہ کوئی درندہ کھا جائے وغیرہ، قتل کا ہر طریقہ حرام ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ بچہ کو مفلسی کے ڈر سے یا اس کے بغیر قتل کرنا، ہر سبب، ہر وجہ سے قتل کرنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ ہمارے ہاں رائج منصوبہ بندی یا کسی اور نام سے بچے قتل کئے جاتے ہیں۔ ''کم بچے، خوشحال گھرانہ'' ''بچے دو ہی اچھے'' سلوگن قطعاً غیر اسلامی ہیں۔ ان سلوگن کی آڑ میں بچوں کو ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ یہ حرام ہے۔(۱۴)

﴿۶﴾ عزل بیوی کی اجازت سے جائز ہے (جماع کے وقت منی کو فرج سے خارج گرانا عزل ہے) جماع کے وقت ٹیوب وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ بیماری یا پہلے بچے کی شیر خوارگی کے دوران یا کسی دوسری شرعی ضرورت سے مانع حمل ادویات کا استعمال جائز ہے۔ حمل میں جب تک جان نہ پڑھ جائے اس کا بعض حالات میں ضائع کرنا جائز ہے، کیونکہ جان پڑنے سے پہلے وہ بچہ نہیں، گوشت کا لوتھڑا ہے۔ مگر مذکورہ تمام طریقے میاں بیوی

(۱۳) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۳۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۳۱۰

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۷۸

کی رضا مندی سے شرعی مجبوری کی بنا پر جائز رکھے گئے ہیں۔لیکن ان کی آڑ میں کوئی ناجائز جوڑ احرام کاری کے لئے استعمال نہیں کرسکتا۔زنا تو خود حرام ہے،نسلِ انسانی کی تخریب حرام ہے۔پھر اس سلسلہ میں پیدا ہونے والی بے گناہ جان کو ضائع کرنا حرام ہے۔بے گناہ ناحق جان کو ضائع کرنے پر قتل کی سزا شریعت نے مقرر کر رکھی ہے۔

﴿۷﴾ ''بچے دو ہی اچھے'' کا سلوگن شریعت مطہرہ کی نفی وتوہین ہے۔ہمارے آقا ومولیٰ سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایسی بیوی نکاح کے لئے انتخاب کرو جو تم سے محبت کرے،زیادہ اولاد پیدا کرے۔میری امت کے افراد کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی مجھے قیامت کے روز اتنا ہی فخر ہوگا۔حدیث پاک کے کلمات یہ ہیں۔

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌبِکُمُ الْاُمَمَ (۱۵)

محبت کرنے والی،زیادہ اولاد جننے والی سے نکاح کرو،کیونکہ میں (روزِ قیامت) اپنی زیادہ امت سے دوسروں پر فخر کروں گا۔

دو سے زیادہ بچوں کی حوصلہ افزائی خود رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمائی۔ارشاد فرمایا۔

مَنْ کَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوٰتٍ اِتَّقَی اللّٰهَ وَقَامَ عَلَیْهِنَّ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَاوَاَشَارَ بِاَصَبِیْهِ الْاَرْبَعِ(۱۶)

جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ (ان کے بارے میں) اللہ سے ڈرتا رہے (وہ ان کا حق ادا کرتا رہے) وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا۔پھر حضور نے چار انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

خاندانی منصوبہ والے کروڑوں روپے،وقت اور توانائیاں خرچ کرنے کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں کامیاب

(۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن معقل بن یسار ، ج ا ص ۲۸۷

☆ رواہ النسائی ،عن معقل بن یسار ، ج ۲ ص ۷۰

(۱۶) ☆ رواہ احمد و ابو یعلیٰ، بحوالہ در منثور ، ج ۵ ص ۲۷۹

نہیں ہو سکے۔شرح آبادی اپنے تناسب سے بڑھ رہی ہے۔البتہ ایک کام ہوا ہے کہ گناہ گار جوڑوں، زانیوں کے جرم پر پردہ ڈال دیتے ہیں، ان کے گناہ کو چھپا کر انہیں معززین کی صف میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ کاش یہ خطیر رقم بچوں کی فلاح و بہبود، صحت، تعلیم اور تربیت پر خرچ کریں، تاکہ معاشرہ صالح اور تنومند ہو جائے اور گناہ کی رغبت کم ہو جائے۔اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے اور صحیح سمت میں چلنے کی توفیق شاملِ حال فرمائے۔

نوٹ: مفلسی کے خوف سے ناحق قتل نفس اور اس کے ضمن میں ''منصوبہ بندی'' کے قبائح سورہ الانعام آیت ۱۵۱ میں بھی گزر چکے ہیں۔ وہاں بھی ملاحظہ فرمالیں۔



باب (۲۵۹)

﴿زنا کی قباحت وشناعت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیۡلًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

حل لغات:

"وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی": اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔

یہ کلمہ بہت بلیغ ہے "بدکاری نہ کرو" سے، بدکاری کرنا اور بدکاری کے قریب جانے میں بہت بلیغ فرق ہے۔ مراد یہ ہے کہ بدکاری کرنا تو کجا، اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔(۱)

"اَلزِّنٰۤی": اپنی منکوحہ بیوی (یا زرخرید لونڈی) کے علاوہ کسی اور عورت کے فرج میں مرد کا آلہ تناسل داخل ہو جانا، زنا ہے۔ فقہی زنا کے علاوہ چند حکمی زنا بھی ممنوع ہیں۔

(ا) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔

(ب) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو چھونا۔

(ج) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۳

(د) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو بغل میں لینا یا شہوت سے اس کا معانقہ کرنا۔

(ہ) اسی طرح کان، ناک، دل، دماغ کو شہوت سے غیر عورت کی طرف متوجہ کرنا، وغیرہ۔

یہ سب امور زنا کے قریبی یا بعیدی اسباب ودواعی ہیں۔ زنا کی طرح یہ بھی منع ہیں۔(۲)

''فَاحِشَةً'': بے حیائی کا کام، بعض گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سزا صرف گناہ کی ہے اور بعض گناہ برسرِ عام ہوتے ہیں ان میں گناہ کے علاوہ بے حیائی بھی ہوتی ہے۔ بے حیائی گناہ کی بدترین شکل ہے۔ زنا گناہ بھی ہے اور بے حیائی بھی۔ بلکہ اس سے بے حیائی مزید پھیلتی ہے۔ زنا ایسی بے حیائی ہے کہ شریعت کی ممانعت سے قبل بھی معاشرہ میں اسے بے حیائی جانا جاتا تھا۔ زنا کا مذموم ہونا شرع پر ہی موقوف نہیں بلکہ ہر کوئی اسے مذموم جانتا ہے۔ ایسے گناہ جس میں گناہ ہوتے ہیں۔(۳)

''وَسَآءَ سَبِيلًا'': اور یہ بہت ہی برا راستہ ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ زنا حرام ہے، شرع کے علاوہ احساس بھی قبیح جانتا ہے۔ زنا کی حرمت ہر دور میں رہی ہے۔(۴)

---

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۴

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۵۷

(۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۱۹۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

(۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۳

(۴) جس طرح زنا حرام حرام اور اشد حرام ہے، اسی طرح اس کے اسباب ودواعی بھی ہیں۔ مثلاً......

(ا) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔

(ب) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو شہوت سے چھونا۔

(ج) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔

(د) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے بوس و کنار کرنا اور اس سے معانقہ کرنا۔

(ہ) دل، دماغ، کان، ناک وغیرہ سے شہوت کے ساتھ کسی غیر عورت کی طرف توجہ کرنا۔

ان سب امور سے شریعت نے منع فرمادیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْیَدَانِ تَزْنِیَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِیَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْیُ وَالْفَمُ یَزْنِی وَزِنَاهُ الْقُبَلُ(۵)

آنکھیں زنا کرتی ہیں ان کا زنا شہوت سے دیکھنا ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چھونا ہے۔ پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چل کر جانا ہے۔ منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا شہوت سے بوسہ لینا ہے۔(۶)

(بقیہ ۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۲۰ص ۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۷۳

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۶۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۳۴۹

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص ۳۴۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۱۵

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ص ۱۸

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۷ص ۷۵

(۵) ☆ رواه احمد، ج۲ص ۲۴۲، ۳۴۴، ۳۷۲، ۴۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵، ۵۳۶

(۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج۲ص ۱۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۷۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۱۵۴

﴿۳﴾ زنا کے چند اسباب ودواعی ہیں، ان سے بچنا بھی لازم ہے۔ ورنہ زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اور اگر زنا نہ کرسکا، زنا کا گناہ اس کے ذمے لازم آئے گا۔

(ا) بے پردہ عورتوں کا اجنبی مردوں میں بغیر روک ٹوک آنا جانا۔

(ب) بھڑکیلا لباس، فیشنی لباس پہن کر اجنبیوں کے سامنے آنا۔

(د) چومنے چاٹنے اور بوس وکنار کا رواج دینا۔

(ہ) مخلوط تعلیم، جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں۔

(و) فلم، ڈرامے اور فحش تصویریں دیکھنا۔

(ز) ناچ گانے، طبلے اور سارنگی سننا۔

(ح) سرخی پوڈر لگا کر بناؤ سنگار کر کے عام محفلوں میں عورتوں کا آنا۔

(ط) دکانوں، دفتروں میں کاروبار ہاتھ میں لینا جہاں مرد بھی آتے جاتے ہوں۔

یاد رہے کہ اسلام میں عوت کا پورا جسم، چہرہ، بال پردہ ہیں۔ ان سب کا پردہ کرنا فرض ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جس مرد کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے وہ اجنبی اور غیر محرم ہے۔ (۷)

﴿۴﴾ زنا ایسا قبیح جرم ہے کہ زنا اور ایمان اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جسے ایمان کی حاجت ہے وہ زنا اور اس کے دواعی سے دور رہے۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَزْنِی زَانِیٌ (وفی راویۃ اَلْعَبْدُ) حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَمُؤْمِنٌ وَلَایَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَمُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَحِیْنَ یَشْرَبُھَاوَھُوَمُؤْمِنٌ وَلَایَنْتَھِبُ نَھْبَۃً ذَاتَ شَرفٍ یَرْفَعُ الْمُؤْمِنُ اِلَیْھَااَبْصَارُھُمْ وَھُوَمُؤْمِنٌ (۸)

(۷) ☆ حم، ج۲ ص ۲۴۲، ۲۴۴

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج۲ ص۸۵۱ ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ، ج۱ ص ۵۵

☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج۲ ص ۱۱

☆ وفی الترمذی عن ابی ھریرۃ وعن ابن عباس وعن عائشۃ وعن عبداللہ بن ابی اوفی

نوٹ: گویا یہ حدیث روایت معنوی کے اعتبار سے درجہ تواتر میں ہے۔

حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو زنا کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی چور چوری کرتا ہے تو چوری کرنے کی حالت میں مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی شرابی شراب پیتا ہے تو شراب پینے کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شریف آدمی کوئی چیز غصب کرتا ہے کہ لوگوں کی آنکھیں حیرت سے اس کی طرف اٹھتی ہیں وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔

بندۂ مومن کے لئے ایمان کی سلامتی کے لئے زنا، چوری، شراب خوری اور غصب سے بچنا لازم ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ جس معاشرہ میں زنا عام ہو جاتا ہے اس میں فقر و تنگدستی مفلسی اور غریبی عام ہو جاتی ہے۔ لوگ مفلسی کا اتنے طور پر علاج کرتے ہیں مگر مفلسی کے حقیقی سبب زنا کو نہیں روکتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَلزِّنٰی یُوْجِبُ الْفَقْرَ (۱۰)

ایک اور روایت میں ہے۔

اَلزِّنٰی یُوْرِثُ الْفَقْرَ (۱۱)

زنا مفلسی پیدا کرتا ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن پر لازم ہے کہ خود زنا اور اس کے دواعی سے بچے۔ اور حتی المقدور اپنے معاشرے سے اس لعنت کو ختم کرے۔

(بقیہ۸) ☆ رواه النسائی عن ابی هريرة، ج۲ ص ۲۵۳ ☆ رواه ابن ماجه عن ابی هريرة ۲۹۱

☆ رواه الدارمی فی الحدود

☆ رواه احمد، ج۲ ص ۲۴۲، ۲۴۴، ۳۱۷، ۳۷۱، ۳۸۶، ۳۷۹، ج۴ ص ۲۴۶، ج۶ ص ۲۹

(۹) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۷

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۰

(۱۰) ☆ رواه الطبرانی والحاکم و ابن عدی والبیهقی / بحوالہ درمنثور، ج۵ ص ۲۸۱

(۱۱) ☆ رواه القضاعی والبیهقی عن ابن عمر / بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۴۶

﴿۶﴾ ہمسایہ کی بیوی سے، اپنی محرم سے، رمضان المبارک میں اجنبی سے اور نعوذ باللہ بلدحرم میں زنا کرنا، اکبر الکبائر ہیں۔(۱۲)

﴿۷﴾ لواطت زنا سے بھی شنیع وفاحش ہے۔اس سے احترازاہم فرض ہے۔(۱۳)

﴿۸﴾ بوڑھے کامل عقل والے کا زنا جوان ناپختہ عقل والے سے بدتر ہے۔اسی طرح عالم کا زنا جاہل کے زنا سے بدتر ہے۔اسی طرح شادی شدہ کا زنا غیر شادی شدہ کے زنا سے بدتر ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ کسی کی غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ برا گناہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اِيَّاكُمْ وَالْغِيْبَةَفَاِنَّ الْغِيْبَةَاَشَدُّمِنَ الزِّنَااِنَّ الرَّجُلَ يَزْنِىْ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرلَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَلَهٗ صَاحِبُهٗ(وفى رواية اَشَدُّمِنَ الزِّنَاالثَّلٰثِيْنَ مَرَّةً)(۱۵)

غیبت سے بچتے رہو کیونکہ غیبت زنا سے (تیس مرتبہ) زیادہ شدید ہے۔آدمی زنا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، مگر غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے۔

﴿۱۰﴾ ولدالزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا۔ان دونوں کے درمیان باپ بیٹے کے احکام ثابت نہیں ہوتے۔

---

(۱۲) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ ص۲

(۱۳) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج۲۰ ص۱۹۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۴۹

(۱۴) ☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ ص۱۶

(۱۵) ☆ رواہ کنزالعمال،ج۳ص۸۰۴۲

☆ المجمع الزوائد للھیثمی ،ج۸ص۹۱

☆ اتحاف لسادۃالمتقین لزبیدی،ج۷ص۵۳۳،ج۹ص۲۲

☆ مشکاۃالمصابیح للتبریزی ،ص۴۸۷۴،۴۸۷۵

☆ درمنثور،ج۲ص۹۷

☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی،ج۱ص۱۷۱

☆ الترھیب والترغیب للمندری ،ج۳ص۵۱۱

☆ تذکرۃ الموضوعات لابن قسوانی ،ص۱۰۹۰

☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی،۲۴۷۴/بحوالہ موسوعہ اطرف الحدیث النبوی الشریف ،ج۵ص۴۲

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۱۶)

ولد الزنا بچہ ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے اور زانی کو پتھروں سے سنگسار کیا جائے گا۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ زنا سے زانی اور مزنیہ پر حد واجب ہے۔ غیر شادی شدہ زانی و مزنیہ پر سو کوڑے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں انہیں اتنا سنگسار کیا جائے کہ وہ مر جائیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلٰثٍ: رَجُلٌ زَنَا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ فَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ وَ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِهَا (۱۸)

کسی مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مگر تین شخصوں کا (خون بہانا جائز ہے)

اول جس شادی شدہ نے زنا کیا ہو، اسے رجم کیا جائے۔

---

(۱۶) ☆ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ عن عائشۃ ورواہ احمد والبخاری و مسلم والترمذی والنسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ ابو داؤد عن عثمان

☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن الزبیر

☆ ورواہ ابن ماجہ عمر و ابن العاص/بحوالہ جامع صغیر، ج۲ ص ۲۵۲

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۳۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸

(۱۸) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص ۱۰۱۶

☆ ورواہ البخاری عن ابی قلابہ نحوہ، ج۲ ص ۶۲۳

☆ ورواہ مسلم فی کتاب الحدود

☆ ورواہ ابو داؤد فی کتاب الحدود، ج۲ ص ۲۵۰

☆ ورواہ النسائی عن عثمان، ج۲ ص ۱۶۸

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ۱۸۵

☆ ورواہ احمد، ج۱ ص ۴۴، ۵۵، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۷۰، ۳۸۲، ۱۶۳، ج۱ ص ۵۸، ۲۰۵، ۲۱۴

دوم جو شخص اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول (جل وعلا ﷺ) سے جنگ پر آمدہ ہو گیا۔ اسے قتل کیا جائے یا سولی چڑھادیا جائے یا دارالاسلام سے نکال دیا جائے۔

سوم جس سے کسی کو قتل کیا ہو تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

نوٹ: لواطت کی سزا سورۃ اعراف، آیت ۸۰، ۸۱ میں گزر چکی ہے۔(۱۹)

نوٹ: یاد رہے کہ مذکورہ بالا تینوں افراد پر حد قائم کرنا قاضی اسلام کا ذمہ ہے، کوئی شخص انفرادی طور پر ان پر حد جاری نہیں کرسکتا۔



(۱۹) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۳

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۲

باب (۲۶۰)

﴿قصاص کی مشروعیت اور﴾

﴿مقتول کے وارث کے لئے دیت کا حق﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۳)

اور کوئی جان، جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو، اور جو ناحق مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے، تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے، ضرور اس کی مدد ہوتی ہے۔

حل لغات:

"**وَلَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ**": اور جس جان کی حرمت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے، کو قتل نہ کرو۔ اس جان سے مراد مسلمان یا ذمی یا معاہد ہے۔ اسلام کسی جان کے قتل کو حرام کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کافر جو دارالاسلام میں امن سے رہتا ہو یا امن کا معاہدہ کر کے آیا ہو، ان کا قتل بھی اسلام میں حرام ہے۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹

"اِلَّا بِالْحَقِّ": مگر حق کے ساتھ۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ مسلمان یا ذمی یا معاہد کی جان چند اسباب کی بنا پر قتل کرنا جائز ہے۔ان اسباب کا ذکر قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں ہے۔(۲)

"وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا": اور جو ناحق مارا جائے۔

کسی سبب کے جو قتل کو جائز کرے، کے بغیر قتل کیا جائے، یعنی دشمنی سے اسے ناحق قتل کیا جائے۔قتل عمد اور قتل عمد کے مشابہ قتل مراد ہے۔(۳)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔۵۰۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی۔ ج۲ ص ۷۱

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ص ۲۰۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۳ص ۱۲۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان؛ ج۱۰ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،از امام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی۔ ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل ،از امام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان۔ ج۳ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۳ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر۔ ج۲۰ص ۲۰۰،۲۰۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی۔۴۶۲

☆ تفسیر جلالین ،از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۳ص ۲۲۹

☆ تفسیر صاوی ،از علامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج۳ص ۲۴۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی۔ ج۳ص ۳۱۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور۔ ج۳ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور۔ ج۳ص ۱۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۵ ص ۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔۵۰۸

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی۔ ج۲ ص ۷۱

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۱۰ ص ۲۵۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۵ ص ۶۹

''**فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا**'': تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے۔

وَلِیَ اور وَلَیَ (از باب سَمِعَ اور ضَرَبَ) یَلِیُ وَلْیًا کا معنی ہے نزدیک ہونا، متصل ہونا، بغیر فاصلہ کے پیچھے آنا، دو یا زیادہ اشیاء کا اس طرح ملنا کہ ان کے درمیان کوئی اور شے حائل نہ رہے۔

وَلِیَ (از باب سَمِعَ) یَلِیُ وَلَایَةً اور وِلَایَةً کا معنی ہے، حاکم مقرر ہونا، متصرف ہونا، مدد دینا، وَلَایَةٌ کا معنی ہے کسی سے محبت کرنا۔

وَلِیٌّ قرب کے لئے استعمال ہوتا ہے، قربِ مکانی ہو یا قربِ نسبی یا قربِ دینی، قربِ دوستی ہو یا قربِ نصرت یا قربِ اعتقاد۔

وَلِیٌّ بروزن فَعِیْلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور بمعنی مَفْعُوْلٌ استعمال ہوتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا معنی ہے اللہ تعالیٰ مددگار ہے مومنوں کا۔

اَلْمُؤْمِنُ وَلِیُّ اللّٰهِ کا معنی ہے، اللہ مومن کا مددگار ہے، یا مومن اللہ سے محبت کرنے والا ہے، مومن اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اسی سے مَوْلٰی اور مَوْلَوِیٌّ بنا ہے۔

اسی طرح وَلِیٌّ بمعنی محبت کرنے والا، دوست، مددگار، پڑوسی، حلیف، تابع، داماد، کام کا منتظم، نگران، محافظ، وارث، سرپرست اور والی کے استعمال ہوتا ہے۔ اور مَوْلٰی بمعنی مالک، آقا، غلام، سرادر، آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، انعام کرنے والا، وہ جس کو انعام دیا جائے، محبت کرنے والا، ساتھی، حلیف، پڑوسی، مہمان، شریک، بیٹا، چچا کا بیٹا، بھانجا، چچا، داماد، رشتہ دار اور ولی، تابع وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ (۴)

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۹۷

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۳

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۷

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۴۹۱

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۱۸،۲۱۵،۲۱۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۹۸

آیت مبارکہ میں وِلِیّ سے نسب میں قریب، وارث مراد ہے۔(۵)

''سُلطَانًا'': کئی معنوں میں مشترک ہے۔ محبت، دلیل، قدرت، اقتدار، بادشاہ، معجزہ، والی۔(۶)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد قدرت اور قابو ہے۔ یعنی مقتول کے وارث کو ہم نے قاتل کے قصاص یا اس سے دیت پر قدرت و قابو دیا ہے۔(۷)

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی۔ مطبوعہ یوپی۔ ۲۲۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ۔ کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۷۸

(۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۸۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی۔ ۲۳۸

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی۔ مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳

☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ۔ کوئٹہ۔ ۲۱۳

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت۔ ۲۴۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۵ ص ۱۵۹

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری۔ مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۳

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵ ص ۶۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۷۱

”فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ“: تو وہ قتل میں حد (شرع) سے نہ بڑھے۔اس اسراف سے مراد یہ ہے کہ......

(۱) قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔

(۲) ایک کے بدلے ایک ہی قتل کرے، ناحق زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔

(۳) قتل کرتے وقت قاتل کا مُثلہ نہ کیا جائے۔یعنی اس کے ناک،کان،آنکھیں وغیرہ نہ کاٹی جائیں۔

زمانہ جاہلیت میں یہ تمام امور رائج تھے۔ان سے منع کیا گیا ہے۔(۸)

مسائل شرعیہ:

(۱) کسی مسلمان یا ذمی یا معاہد کا قتل حرام حرام اور اشد حرام ہے۔اس کی حرمتِ غلیظہ پر قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔اسی پر اجماع امت ہے۔ایک جان کا قتل گناہ میں تمام لوگوں کے قتل کی مانند ہے۔

(۸) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص ۳۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جارالله زمخشری،مطبوعه کراچی، ج۲ص ۲۲۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبدالله بن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۲۲
☆ تفسیرجلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص ۲۴۹
☆ تفسیرصاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه'مکه مکرمه، ج۲ص ۲۴۹
☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعه ملتان، ج۳ص ۱۱۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۰ص ۲۰۳
☆ تفسیرروح البیان ،ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۱۵۵
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ج۱۵ ص ۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۷۳
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۷۳
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ، کراچی، ج۴ص ۳۱۱
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالمالور ،مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ،مطبوعه مکتبه اية الله العظمی،قم ،ایران، ج۵ص ۲۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیه، ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور، ۵۰۷
☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی ، ج۱ ص ۷۸

قرآن مجید میں ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ۔ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ (سورۃ المائدہ آیت، ۳۲)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا اس نے سب لوگوں کو جلایا۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ (وفی روایة بغیر حق) (۹)

تمام جہان کا زوال اللہ کے ہاں آسان ہے ایک مومن جان کے بغیر حق کے قتل سے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ دشمنی سے کسی جان کو جان بوجھ کر قتل کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ شبہ عمد بھی اسی قبیل سے ہے۔ قتلِ خطا چونکہ خطا سے ہے، اس لئے یہ معصیت نہیں۔ (۱۱)

﴿۳﴾ چند اسباب وہ ہیں جن کی بنا پر کسی مسلمان یا ذمی یا معاہد کو قتل کرنا جائز ہے۔

اول کسی جان کو بغیر حق کے قاتل کا قتل کرنا قصاص میں جائز ہے۔

دوم شادی شدہ اگر زنا کرے تو پتھروں سے اسے سنگسار کرنا یہاں تک کہ وہ مرجائے، جائز ہے۔

سوم ایمان کے بعد کفر کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے، مرتد کا قتل کرنا جائز ہے۔

---

(۹) ☆ رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو ، ج ا ص ۲۰۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن البراء بن عازب، ص ۱۹۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱ ۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی۔ از قاضی ابوالخیر عبداللہ عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ا ص ۲۹

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۲ ص ۷۱

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ا ص ۳۰

حدیث شریف میں ہے۔

لَایَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّابِاَحَدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقُ لِدِیْنِهٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَةِ(۱۲)

کسی مسلمان کا، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، خون بہانا جائز نہیں مگر تین سبب کے باعث، جان کے بدلے جان (قتل کی جائے)، شادی شدہ زانی، اور دین کو چھوڑنے والا جماعتِ مسلمین سے الگ ہونے والا۔

حدیث مذکورہ کا حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اسباب ہیں جن کی بدولت مسلمان کا قتل جائز ہے۔

چھارم: حاکمِ اسلام کا باغی، چنانچہ اس سلسلہ میں ارشادِ خداوندی یوں ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْیُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (سورۃ المائدہ آیت ۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کردیئے جائیں۔

پنجم: حربی کافر کا قتل جائز ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت ۲۹)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج۲ ص ۱۰۱۶ ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج۲ ص ۹۵

☆ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ، ج۲ ص ۲۵۰ ☆ رواہ الترمذی، ج۱ ص ۲۰۹

☆ رواہ النسائی عن عبد اللہ بن مسعود، ج۲ ص ۱۱۵ ☆ رواہ الدارمی فی کتاب السیر

☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۷۰، ۱۶۲، ۳۸۲، ۴۲۸، ۴۴۴، ۴۶۵، ج۶ ص ۱۸۱، ۲۱۴

لڑوان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو، حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر۔ (۱۳)

﴿۴﴾ مقتول کے اولیاء کو قصاص، دیت اور معافی میں سے ایک چیز کا حق حاصل ہے۔ چاہیں تو قصاص لیں، چاہیں تو دیت لے کر صلح کرلیں اور چاہیں تو بالکل معاف کردیں، باقی حدود میں اولیاء کو معافی کا حق حاصل نہیں۔ قتل میں ولیوں کو قصاص، دیت اور معافی کا حق حاصل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ نافذہ ہے۔ یہ حکم لِوَلِیِّهٖ سے حاصل ہے۔ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ (وفی روایة القتیل) فَاِنَّهٗ یُرْفَعُ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْقَتِیْلِ فَاِنْ شَآءُ وْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُ وْا اَخَذُوا الدِّیَةَ وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّ ثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّ اَرْبَعُوْنَ خِلْفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَیْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِیْدِ الْعَقْلِ (۱۴)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۳۸
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۳
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ۲۲۰
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۰۹
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۰۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۲۲۰، ۲۰۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۳۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵ ص ۱۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۰۱
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۲
(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج۱ ص ۲۰۱
☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ص ۱۹۲ ☆ رواہ احمد، ج۲ ص ۱۹۳، ۲۰۷

جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو اس سے قصاص لیں چاہیں تو دیت لے لیں۔ دیت میں تیس اونٹ جو عمر میں چوتھے سال میں ہو اور چالیس اونٹنیاں جو حاملہ ہوں۔ اور وارث جس مال پر صلح کر لیں وہ ان کی ملک ہے۔ اور یہ دیت کی سختی کی بنا پر ہے۔(۱۵)

﴿۵﴾ جس پر قصاص واجب ہو اس کو اگر مقتول کے وارثوں کے بغیر کسی اور نے قتل کر دیا ہو تو اس پر بھی قصاص ہے۔ کیونکہ قصاص لینا صرف مقتول کے وارثوں کا حق ہے۔ دوسرے کے لئے قصاص لینا جائز نہیں۔(۱۶)

﴿۶﴾ قصاص واجب ہونے کے حکم میں آزاد غلام، مرد، عورت، مسلمان ذمی، معاہد سب یکساں ہیں۔ یعنی سب پر واجب ہے۔(۱۷)

﴿۷﴾ اعانتِ قتل، قتل میں مشورہ اور قتل میں کسی طرح سے شریک قتل کا مجرم ہے۔ ان کا حکم بھی قاتل کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (۱۸)

جس نے کسی مسلمان کے قتل میں ادنیٰ سی بات کے ساتھ مدد کی وہ اللہ عزوجل کو قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔(۱۹)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے تمام وارث، بقدرِ حقِ وراثت، سب شامل و داخل ہیں، مرد ہوں یا عورتیں، بالغ اور

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۲

(۱۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹

(۱۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

(۱۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۱۹۱

(۱۹) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۷۷

نابالغ۔اسی طرح دیت بھی ان میں بقدر حصہ وراثت تقسیم ہوگی۔(۲۰)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے وارث ترتیب عصبات کے اعتبار سے ہیں۔جس مقتول کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ولی،حاکمِ اسلام ہے۔(۲۱)

﴿۹﴾ قاتل سے دیت لینے یاعفو کے بعد قصاص لیناجائز نہیں۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ حاکمِ اسلام پرلازم ہے کہ وہ قاتل کو تلاش کرنے میں مقتول کے وارثوں کی مدد کرے اور اسے مقتول کے وارثوں کے سپرد کردے۔اگر وہ قصاص،دیت اور معافی میں سے جو چاہیں تو ان کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرے۔مقتول کے وارث حاکمِ اسلام کے فیصلہ کے بغیر اسے قصاص میں قتل نہیں کر سکتے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں۔

وَمَنِ انْتَصَرَ لِنَفْسِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ فَهُوَ عَاصٍ مُسْرِفٌ قَدْ عَمِلَ بِحَمِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۲۳)

جس نے حاکمِ اسلام کے بغیر ازخود قصاص لیا وہ گناہ گار اور حد سے بڑھنے والا ہے اس نے دور جاہلیت والا کام کیا وہ اللہ کے حکم سے راضی نہیں۔(۲۴)

---

(۲۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۵۰

(۲۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۵۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ص ۲۲۲

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،ص ۵۰

(۲۳) ☆ رواہ جلال السیوطی عن ابن عباس، درمنثور، ج۵ص ۲۸۴

(۲۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ص ۲۵۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج ۲ص ۲۲۲

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج ۲ص ۲۰۹

﴿۱۱﴾ وراثت میں عورتوں کو محروم کرنا حرام ہے۔ظاہر کتاب وسنت کے خلاف ہے۔(۲۵)

﴿۱۲﴾ قتل عمد میں قاتل کی توبہ تین وجہ سے ہوسکتی ہے۔اسے قصاص میں قتل کیا جائے یا اس سے دیت لے لی جائے یا مقتول کے وارثوں کی طرف سے اسے معاف کردیا جائے۔(۲۶)

﴿۱۳﴾ قصاص لینے میں عورت کو بھی حق ولایت حاصل ہے۔چونکہ وراثت میں عورتیں بھی شامل ہیں۔قرآن مجید نے مقتول کے وارثوں کو کلمہ ''لِوَلِیِّہٖ'' کہا ہے اور ولی سے مراد وارث ہیں۔لہٰذا عورتیں بھی حق قصاص پاتی ہیں۔

کلمہ ولی (اور اس سے مشتقات) بمعنی وارث قرآن مجید میں بکثرت وارد ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا......

(سورۃ الانفال آیت ۷۲)

بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی، تمہیں ان کا ترکہ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں۔

کلمہ ولایت سے مراد وراثت ہے اور وارث عورتیں بھی ہیں۔(۲۷)

(بقیہ ۲۴) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص ۲۹
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۸۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱

(۲۶) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵

(۲۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۱
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۵ ص ۲۵۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۲۱۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۱۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج۱۵ ص ۱۹
☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۸۷

﴿۱۴﴾ مقتول کے وارثوں میں بالغ اور نابالغ شامل ہیں۔ سب اگر قصاص لینا چاہیں تو نابالغوں کے بالغ ہونے سے پہلے قصاص لے سکتے ہیں۔ اگرچہ سب چھوٹے بڑے ولی ہیں مگر نابالغوں کو حق ولایت حاصل نہیں۔ اس لئے اگر نابالغ معاف کرنا چاہیں تو معاف نہیں کر سکتے۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ قصاص میں حدِ شرع سے بڑھنا حرام ہے۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

اول قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔ **دوم** قتل میں مُثلہ نہ کیا جائے۔

سوم ایک کے بدلے ایک ہی قاتل قتل کیا جائے، زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔ (یہ اس صورت میں ہے جب قاتل صرف ایک ہو۔ اور اگر قاتل زیادہ ہوں تو سب کو قصاص میں قتل کیا جائے۔)(۲۹)

فائدہ: جان کے قتل اور اس کے علاوہ دیگر اعضاء کے تلف کرنے میں قصاص کا حکم سورہ مائدہ اور سورۃ الانعام میں ہے، صرف جان کے قتل میں قصاص کا بیان سورہ بقرہ میں ہے۔ قتل خطا میں دیت کا بیان سورہ نساء میں ہے۔ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۰

(۲۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دار المعرفه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۲۵۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار الله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ص ۱۱۳

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر، ج۳ص ۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ ص ۲۰۳

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۲۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۳۔

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور، ج۳ص ۳۔

☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ۵۰

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۲ ص ۸۔

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۵ ص ۲۹

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعه مکتبه آیة العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۲

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت 'لبنان، ۲۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ج۵۰

باب (۲۶۱)

﴿یتیم کے مال کی حفاظت اور ایفائے عہد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۴)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے، اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے۔

حل لغات:

"هِىَ اَحْسَنُ": ایسا طریقہ جو یتیم کے مال کے لئے بہتر ہو۔ اس کا مال محفوظ بھی رہے اور حتی الامکان بڑھتا بھی رہے۔ اس سے مراد تجارت، مضاربت، اجارہ وغیرہ ہے۔ (۱)

---

(۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۴۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ص ۲۰۴

☆ تفسیر ابن عباس، ۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۷۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۷۰

"حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ": یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔ اَشُدَّ کا معنی ہے، قوت، عقل، جوانی۔ بدن، عقل میں قوت، معرفت اور تجربہ میں اضافہ۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ یتیم کے ولی یا وصی پر یتیم کے مال کی حفاظت فرض ہے۔اس کا ناحق خرچ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔یتیم کا مال قلیل ہو یا کثیر،اس کا ناحق ضائع کرنا قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں، ہر طرح حرام ہے۔رب تعالیٰ نے یتیم کے مال کو مطلق بیان فرمایا ہے،اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہے، جو قلیل وکثیر دونوں کو شامل ہے۔(۳)

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،۲۲۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی،۲۵۶

☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی ،مطبوعہ بیروت ۲۱۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۲ص۳۸۸

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۳ص۱۰۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'لبنان،ج۳ص۱۰۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'لبنان،ج۱۰ص۲۵۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر،ج۳ص۳۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر،ج۲۰ص۲۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص۱۱۴

☆ تفسیر عباس،۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور،ج۳ص۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۳ص۵۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ص۲۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور،۵۰۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۲۲۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۲۹

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،۲ص۲۴۹

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۲ص۹

(۲) ہر شخص کا مال دوسرے کے لئے بغیر اس کی اجازت اور بغیر شرعی تقاضوں کے حرام ہے۔ جان اور عزت کی طرح ہر شخص کا مال بھی محفوظ رہنا شرعی، قانونی اور اخلاقی تقاضا ہے، جسے ہر حال میں ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ اسی طرح جس بچے کا باپ زندہ تو ہو مگر مفقود ہو، کی مال کی حفاظت ولی پر لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا ہے۔

وَلَا تَـأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو، جان بوجھ کر۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس نوعیت کے اُحکام ہیں۔ حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو عالمگیر قانون پر مشتمل خطبہ دیا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا...... الحدیث (۴)

تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر تعرض کے حوالہ سے) اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ (۵)

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ۲۳۴

☆ وراہ البخاری فی کتاب العلم والمغازی والادب والاضاحی والحدود والفتن والتوحید

☆ رواہ مسلم فی کتاب الحج وفی القسامۃ عن ابی بکرۃ، ج ۲ ص ۶۰

☆ رواہ الترمذی عن عمرو بن الاحوص، ج ۲ ص ۱۵۷ ☆ رواہ النسائی فی کتاب اداب القضاۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن الاحوص، ص ۲۲۵ ☆ رواہ الدارمی فی مقدمۃ والمناسک

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۲۰، ج ۲ ص ۲۱۲، ۲۷۱، ۴۸۵، ج ۴ ص ۷۶، ۲۰۱، ص ۲۳۸،

☆ ج ۵ ص ۲۰، ۲۷، ۳۹، ۴۰، ۴۹، ۶۸، ۷۲، ۴۱۱، ۴۱۲

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۲ ص ۲۰۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۰۰

﴿۳﴾ یتیم (اور اسی طرح مفقود الاب) کے مال سے اس کے نفع کی خاطر تجارت، مضاربت اور اجارہ وغیرہ جائز ہے۔ ولی یا وصی یتیم پر اس کے نفقہ اور دیگر مصارف کے علاوہ اس سے ایسا تصرف کر سکتا ہے (بلکہ اسے کرنا چاہئے) جو یتیم کے لئے فائدہ مند ہو، تاکہ اصل بھی محفوظ رہے اور نفع بھی حاصل ہوتا رہے۔ قرآن مجید کے ارشاد اِلَّا بِالْحَقِّ سے یہی مراد ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

اِبْتَغُوْا فِیْ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی، لَاتَسْتَهْلِکُهَا الصَّدَقَةُ(۶)

یتیموں کے مالوں میں بھلائی تلاش کرتے رہو، ایسا نہ ہو کہ اس کا نفقہ اسے ختم کر دے۔(۷)

﴿۴﴾ باپ اپنے چھوٹے بچے کے مال سے اس کے نفع کی خاطر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔(۸)

﴿۵﴾ مسلمان جو مال اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ نفل صدقہ کے حکم میں ہے۔ نیتِ خیر سے اس پر اجر کا مستحق ہے۔

---

(۶) ☆ رواہ الامام الشافعی عن یوسف بن ماھل مرسلا/بحوالہ کنز العمال، ج۱۵ ص ۴۰۴۸۵

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۱،۲۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۱۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۹۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۶۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۶۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۲ ص ۹۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۰۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبی، ۲۲۲

(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۰۲

حدیث شریف میں ہے۔

مَاانْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍاِلَّااُجِرَفِيْهَااِلَّاالنَّفَقَةَ فِي هٰذَاالتُّرَابِ (۹)

مومن جوخرچ کرتا ہے اس میں اسے اجر دیا جائے گا، مگرمٹی میں جوخرچ کرے (ضرورت کے بغیر جومکان بنائے) ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَاانْفَقَ االرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَدَمِهٖ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ (وفي رواية على نفسه وعياله)(۱۰)

آدمی جو اپنے گھر، بیوی، بچوں اور خادموں پر خرچ کرتا ہے۔ وہ اس کا صدقہ ہے، (اسے اجر ملے گا)(۱۱)

﴿۶﴾ یتیم کا ولی اگر مفلس ہو تو بقدرِ حاجت یتیم کے مال سے خود بھی کھا سکتا ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ یتیم جب بالغ عاقل ہو جائے تو ولی یا وصی اس کا مال اس کے حوالے کر دے۔ بلوغت اور عقل مند ہونے کی عمر ہر زمانہ ہر علاقہ اور ہر خاندان میں مختلف ہوتی ہے۔ پندرہ برس تک اگر بلوغت کے آثار نمایاں نہ ہوں تو اسے بالغ تصور کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَااسْتَكْمَلَ الْمَوْلُوْدُخَمْسَةَعَشَرَسَنَةًكُتِبَ مَالَهٗ وَعَلَيْهِ وَاُقِيْمَتْ عَلَيْهِ الْحُدُوْدُ(۱۳)

جب بچہ پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا ثواب وعقاب لکھا جاتا ہے اور اس پر حدیں جاری ہو سکتی ہیں۔(۱۴)

(۹) ☆ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن خباب / بحوالہ کنز العمال، ج۵ا ص ۲۲ ۱۵۲۲۴

(۱۰) ☆ رواہ البیہقی عن ابی امامہ / بحوالہ کنز العمال، ج۶ ص ۲۳ ۱۶۳۲۳

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۲

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۴

(۱۳) ☆ راہ جلال الدین السیوطی فی جمع الجوامع / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۱ ص ۳۴۳

(۱۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابو محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ ص ۲۰۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۲۴

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۹

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۴۹

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۲۰۸

نوٹ : یتیم کے مال کے احکام اور بلوغ کی علامات سورۃ النساء آیت ۲، ۶، ۹ میں اور سورۃ الانعام میں تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۸﴾ تمام جائز عہد و پیمان اور وعدے پورے کرنا فرض ہیں۔ وعدے خواہ صریح ہوں یا ضمنی، تحریری ہوں یا زبانی، احکامِ شرع سے متعلق ہوں یا احکامِ دنیا سے، سب کا پورا کرنا ایفائے عہد ہے۔ تمام تکالیفِ شرعیہ، احکامِ دینیہ، تمام اوامر، تمام نواہی، اخلاق کے تمام تقاضے، منکراتِ شرعیہ سے مکمل اجتناب، سب اسلام کے وعدے ہیں۔ تمام عبادات، معاملات، اور ملتِ اسلامیہ کی تمام طاعات عہد میں شامل ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق النفس کی ادائیگی، طاعات، نذر، معاملاتِ مالیہ، بیع وشرا، اجارہ، کرایہ، مہر، زراعت، مصالحت، تملیک، تخییر وغیرہ تمام وعدوں کی پابندی فرض ہے۔ غرضیکہ عہد کے پورے کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے، اور ایفائے عہد ان سب کو شامل ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، سیرتِ طیبہ، تعاملِ صحابہ کرام اور امت کا اجماع اس کی تاکید پر نصوصِ صریحہ ہیں۔ اسلامی احکام کے علاوہ اخلاقی اور بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی ایفائے عہد لازم ہے۔ وعدہ کی خلاف ورزی کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ (۱۵)

نوٹ : وعدہ کے احکام تفصیل کے ساتھ سورۃ آل عمران، آیت ۷۶ اور سورۃ مائدہ، آیت ۱ میں گزر چکے ہیں۔

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۵۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۲۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج ۳ ص ۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور۔ ج ۳ ص ۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج ۳ ص ۱۱۴

☆ تفسیر ابن عباس، ۲۹۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج ۵ ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔ ۵۰۱

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ۔ ج ۲ ص ۲۰۹

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔ ۲۲۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی۔ ج ۲ ص ۹

باب (۲۶۲)

﴿ماپ تول کو پورا کرنا، اجتہاد کی مشروعیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا☆ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

حل لغات:

''وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ'': اور پورا ماپو۔

''اَلۡکَیۡلَ'': ماپ کا پیمانہ، جس برتن سے کوئی جنس ماپ کردی جائے۔ غلہ کا پیمانہ، دودھ وغیرہ مائع کے ماپنے کا پیمانہ۔(۱)

''وفاءِ کیل'' سے مراد ہے ماپنے کے وقت پیمانہ کو پورا کرو اور وزن کرتے وقت وزن پورا کرو۔ وزن اور پیمائش میں کمی نہ کرو۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۴۴

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی، مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج۲ص ۹۵

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص ۲۵۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

''وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ'':اور برابر ترازو سے تولو۔

قِسْطَاسٌ عربی کلمہ ہے،قِسْطٌ سے مشتق ہے، قِسْطٌ کا معنی ہے،انصاف،عدل،برابری۔

قِسْطَاسٌ بمعنی ترازو،میزان،وزن کرنے کا آلہ،ترازو چھوٹا ہو یا بڑا۔بہرصورت اس کا صحیح معیار سے برابر ہونا ضروری ہے۔(۳)

''وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا'':اور اس کا انجام اچھا ہے۔

تَاْوِيْلٌ کا معنی ہے شے کا اپنی غایت (انجام) کی طرف لوٹنا۔مراد انجام ہے۔(۴)

(بقیہ ۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۲۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص۱۰

☆ الدرالمنثور،ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران،ج۵ص۲۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی،مطبوعہ لاہور،ج۳ص۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی،مطبوعہ لاہور،ج۳ص۲۰

☆ تفسیر مظہری،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ص۹۔

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ،کراچی،ج۲ص۶۱۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۵ص۱۔

(۳) ☆ احکام القرآن،ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۳ص۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی،مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص۲۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی،مطبوعہ مصر،ج۳ص۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۲۳

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی(م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ،ازہر،ج۲۰ص۲۰۶

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی،ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی،مطبوعہ بمبئی،۳۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی،مطبوعہ لاہور،ج۳ص۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی،مطبوعہ لاہور،ج۳ص۲۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ،ج۵ص۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۵ص۲۰

☆ تفسیر مظہری،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۶ص۹۔

(۴) ☆ تفسیر روح المعانی،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۵ص۲۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ لین دین، خرید وفروخت اور تجارت میں اجناس اور اشیاء کا معیاری پیمانے، معیاری وزن اور معیاری ترازو سے ماپ تول کرنا فرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں متعدد مقامات پر اس کی شدید تاکید وارد ہے۔ اسلامی احکام کے علاوہ بین الاقوامی اصول بھی اس کی تائید اور تاکید کرتے ہیں۔ ماپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت میں قرآن مجید کی آیاتِ طیبہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ ہیں۔ قرآن مجید میں ایک موقعہ پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ☆ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ☆ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ☆

(سورۃ مطففین آیت، ۱، ۲، ۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے، وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں، پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

پہلی قوموں کے اسبابِ ہلاکت میں سے ماپ تول کی کمی کرنا ایک اہم سبب ہے، قرآن مجید نے اس کی شہادت دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَاظَهَرَ الۡغُلُوۡلُ فِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا اُلۡقِیَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبُ، وَلَا فَشَی الزِّنَافِیۡ قَوۡمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيۡهِمُ الۡمَوۡتُ، وَلَانَقَصَ قَوۡمُ الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ اِلَّاقُطِعَ عَنۡهُمُ الرِّزۡقُ، وَلَاحَكَمَ قَوۡمٌ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ اِلَّا فَشَی فِيۡهِمُ الدَّمُ، وَلَاخَتَرَقَوۡمٌ بِالۡعَهۡدِ اِلَّاسَلَّطَ عَلَيۡهِمُ الۡعَدُوُّ (۵)

جب کسی قوم میں خیانت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (دشمن کا) رعب ڈال دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں زنا بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ ان میں موت عام کر دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں ماپ اور تول میں کمی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے رزق اٹھا لیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرے تو ان میں مذمت عام کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم عہد توڑ دے تو ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

(۵) رواہ مالک فی الموطا عن عبداللہ بن عباس، ص ۲۷۴

ماپ تول کو پورا کرنے میں امتِ مسلمہ کا اجماعِ قطعی ہے۔اس کا خلاف کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ماپ تول میں کمی کرنے والے کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔اوراس کی تجارت میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔(٦)

﴿٢﴾ ترازو سے اس وقت تولو جب اس میں کمی نہ ہو، نہ انحراف ہو، نہ اضطراب ہو، اسی طرح پیمائش کرتے وقت پیمانہ میں حرکت نہ رہے۔ورنہ کمی بیشی کا اندیشہ رہے گا۔(٧)

﴿٣﴾ ماپ تول اور پیمائش میں بندہ کی کوشش کو اہم درجہ حاصل ہے۔مگر یہ احتیاط اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔بندہ کی کوشش کا اجرا سے دنیا میں عزت کے ساتھ اور آخرت میں نجات کی صورت میں حاصل ہوگا۔اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَایَقْدِرُ رَجُلٌ عَلٰی حَرَامٍ ثُمَّ یَدَعُهٗ لَیْسَ لَدَیْهِ اِلَّامَخَافَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا اَبْدَلَهُ اللّٰهُ فِیْ عَاجِلِ الدُّنْیَاقَبْلَ الْاٰخِرَةِ مَاهُوَخَیْرٌلَّهٗ مِنْ ذٰلِکَ (٨)

(٦) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان. ج٣ص ٢٠٣
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج٣ص ١٢١٠
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج١٠ص ٢٥٧
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج٣ص ٣٩
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج٣ص ١١٤
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،از امام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج٢ص ٢٢٣
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج٢٠ص ٢٠٢
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج٣ص [illegible]
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج٣ص [illegible]
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م١١٢٧ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ص ١٥٦
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م١٢٧٥ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ص ٧١
☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م١٢٢٥ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج٦ص ٧٩
☆ الدرالمنثور،از حافظ جلال الدین سیوطی(م٩١١ھ)،مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی،قم،ایران، ج٥ص ٢٨٥

(٧) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر،از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج٣ص ٣٩

(٨) ☆ رواہ السیوطی ،درمنثور، ج٥ص ٢٨٥

جب بندہ کسی حرام کام کرنے پر قادر ہو پھر اسے چھوڑ دے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہے۔

جب بندہ ایسا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے اس دنیا میں اس کے لئے اس سے بہتر شے عطا فرما دیتا ہے۔

لہٰذا صحیح ماپ تول اور پیمائش کی کوشش کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتا رہے کہ اس نے حرام سے بچا لیا ہے۔(۹)

﴿۴﴾ حاکمِ وقت پر لازم ہے کہ وہ زیرِ اثر علاقہ میں ماپ تول اور پیمائش کی صحت کی نگرانی کرتا رہے، تاکہ قوم دنیا میں خسارہ اور آخرت میں ہلاکت سے محفوظ رہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یَامَعْشَرَ الْمَوَالِیِ اِنَّکُمْ وَلِّیتُمْ الَّذِیْنِ بِھِمَاھَلَکَ النَّا سُ قَبْلَکُمْ. ھٰذَاالْمِکْیَالَ وھٰذا الْمِیْزَانَ (۱۰)

اے حاکمو! تمہیں دو چیزیں وہ دے دی گئی ہیں جن کے باعث پہلی قومیں ہلاک ہوئی ہیں۔ ناپ کا پیمانہ اور ترازو (انہیں سیدھا اور درست رکھو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ)(۱۱)

﴿۵﴾ پیمانہ، ترازو اور پیمائش کا آلہ چھوٹا ہو یا بڑا، اسے درست رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح جنس یا اشیاء کم ہوں یا کثیر، ان کا ماپ تول اور پیمائش درست کرنا فرض ہے۔ جنس یا شے کی کمی کے باعث ان میں احتیاط ترک کرنا جائز نہیں۔(۱۲)

---

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۵۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۹

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۸۵

(۱۰) ☆ رواہ السیوطی، درمنثور، ج۵ص۲۸۵

(۱۱) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۳۹

☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۸۵

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ح۳ص۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۵۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ح۳ص۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ح۲ص۲۲۳

﴿۶﴾ اشیاء اور اجناس فروخت کرتے وقت جھکتا تولنا ذرا زیادہ دینا مستحب ہے۔ لیکن زیادہ لینے کی تمنا جائز نہیں۔ اگر کوئی فروخت کرنے والا مقدار سے زیادہ خوشی سے دے تو لینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

زِنْ وَارْجِحْ (۱۳)

وزن کرتے وقت جھکتا تولو۔

﴿۷﴾ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کے وقت جو شے ماپ کر دینے کی ہے، اسے ماپ کر دینا، جو تو لنے کی ہے اسے تول کر، اور جو پیائش کی ہے اسے پیائش کر کے دینا لازم ہے۔ محض اندازے سے لین دین جائز نہیں۔ اگر چہ فریقین اندازے سے لینے دینے پر رضا مند ہوں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ تجارت میں تحریمِ تفاضل (زیادہ لینے کی حرمت) کا اعتبار ماپ اور تول سے ہے۔ خواہ وہ شے کھانے کی ہو یا کھانے کی نہ ہو۔ تحریمِ تفاضل کا اعتبار جنسِ واحد میں ہے، اگر جنس بدل جائے تو زیادہ لینا جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ اگر کوئی وزن کی یا ماپنے کی شے دو شریکوں میں مشترک ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ماپ اور تول کی قطعی نص وارد ہے اور نص کا خلاف جائز نہیں، اگر وہ شے ماپ یا تول کی نہ ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں نص کا خلاف لازم نہ ہوگا۔ (۱۶)

(بقیہ۱۲) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان۔ ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر۔ ج۲۰ ص ۲۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی۔ ۴۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور۔ ج۳ ص ۴۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاھور۔ ج۳ ص ۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۵ ص ۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۶ ص ۸۰

(۱۳) ☆ رواہ الائمہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم و ابن حبان عن سوید بن قیس / بحوالہ جامع صغیر۔ ج۲ ص ۲۵

(۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۰۳

(۱۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۰۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۰۳

﴿۱۰﴾ وزن اور ماپ کی اجرت بیچنے والے کے ذمہ ہے اور قیمت ادا کرنا خریدار کے ذمہ ہے۔ فروخت کرنے والا شے کو اور خریدار قیمت کو اس طرح الگ کریں کہ شے اور قیمت کا امتیاز دوسری اشیاء سے ہو جائے۔(۱۷)

﴿۱۱﴾ امور شرع میں اجتہاد (اپنے شرائط کے ساتھ) جائز ہے، ہر مجتہد ثواب پاتا ہے، خواہ اجتہاد میں خطا ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت میں اجناس اور اشیاء کا پورا ماپ اور تول غلبہ ظن کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے، اس میں قطعی علم ممکن ہی نہیں۔ غلطی کے امکان کے باوجود اس میں کوشش کرنا حکمِ شرع ہے۔ اس سلسلہ میں غلطی سے بچتے رہنے کی کوشش ہی قابلِ اعتبار ہے۔ اسی طرح امورِ شرع میں، شرائط اجتہاد کا اعتبار کرتے ہوئے اجتہاد کرنا مقاصدِ شرع میں داخل ہے۔ اور مجتہد ثواب پائے گا۔(۱۸)

فائدہ:

ماپ تول کے تفصیلی احکام سورۃ انعام آیت ۱۵۲، اور سورۃ ہود آیت ۸۴، میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔



(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص۲۱۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۰۲

باب (۲۶۳)

﴿علمِ حقیقی، علمِ ظنی کی مختلف حیثیات، خبرِ واحد﴾

﴿قیاس، افعال جوارح سے سوال﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَا تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ☆ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو، جس کا تجھے علم نہیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

حل لغات:

"وَلَا تَقْفُ": قَفَا یَقْفُوْا (از باب نَصَرَ) قَفْوًا اُقْفُوًّا سے نہی کا صیغہ ہے۔ مصدری معنی ہے گدی پر مارنا، صراحۃً فسق وفجور کی تہمت لگانا، پیچھا کرنا، کسی کے اثر کو مٹانا، کسی کی اتباع کرنا، پیروی کرنا، یا کسی کی طرف باطل کی نسبت کرنا۔ قَفْوًا بمعنی سر کا آخری حصہ (گدی) حدیث شریف میں وارد ہے۔

یَقْعُدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ اَحَدِکُمْ...... الحدیث

(سونے کی حالت میں) شیطان تمہاری گدی پر بیٹھ جاتا ہے۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ ۱۰۲۸

اسی مادہ سے **اَلْمُقَفِّی** حضور سیدِ عالم ﷺ کا اسم مبارک ہے، بمعنی سب سے آخر میں آنے والا، آخرالانبیاء، خاتم الانبیاء۔

آیت میں اس سے مراد ہے کسی کے پیچھے نہ پڑو، کسی کی پیروی نہ کرو، بغیر تحقیق کے کسی کی جانب برائی کی نسبت نہ کرو۔ (۲)

"مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ": جس کا تجھے علم نہیں۔

عِلْم کا معنی ہے کسی شے کی حقیقت کا ادراک، سمجھنا۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔ علمِ حقیقی، علمِ ظاہری، یعنی علمِ قطعی اور علمِ ظنی۔

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔

اول ذات شی کا ادراک (سمجھنا)

دوم کسی شے پر اس کی وجود یا نفی (ہونے یا نہ ہونے) کا حکم کرنا کہ وہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۰۹

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر، ج۲ص ۷۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج۱۰ ص ۲۹۹

(۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۱۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۲۳

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۱۴

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۰ص ۲۰۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص [illegible]

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، [illegible]

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، [illegible]

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،۵ص ۱۵۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، [illegible]

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۱ ص ۸۰

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔ **اول:** نظری **دوم:** عملی

نظری: جب کوئی شے معلوم ہو جائے تو علم مکمل ہو جائے، جیسے جہاں کے موجودات کا علم۔

عملی: یہ علم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، جیسے عبادات کا علم۔ (۳)

اجلہ مفسرین اور ائمہ تفسیر نے آیت مبارکہ کا مفہوم یہ بیان کیا......

(ا) جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کی پیروی نہ کرو اور محض ظن اور گمان کے پیچھے نہ چلو۔

(ب) جھوٹی گواہی نہ دو، صرف اس کی گواہی دو جس کو تمہاری آنکھوں نے دیکھا ہو اور تمہارے کانوں نے سنا ہو اور تمہارے دل نے یاد رکھا ہو۔

(ج) کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔

(د) جھوٹ نہ بولو، جب تم نے نہ سنا ہو مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔

(ہ) کسی پر بہتان نہ باندھو۔ (۴)

---

(۳) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۴۳

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۰۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان. ج۳ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ص ۳۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان. ج۳ص ۱۱۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر. ج۲۰ص ۲۰

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ص ۲۵۰

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۶۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ. ج۵ص ۱۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۷۳

حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی. ج۲ص ۶۰۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی. ج۶ ص ۱۰

شانِ نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی کی مذمت میں مبالغہ کرتے تو اس پر بدکاری کی تہمت لگاتے اور اس سے اس کی ہجو کرتے، اور جب انہیں بت پرستی سے روکا گیا تو وہ کہتے کہ یہ کام ہمارے آباءواجداد کرتے تھے۔ انہیں بغیر علم اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور تہمت لگانے سے روکا گیا۔ انہیں بتایا گیا کہ بغیر علم کے اپنے آباؤ اجداد کی اتباع، اتباعِ ہوئی ہے۔(۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بغیر علم محض ظن اور نرے گمان کی بنا پر کسی کے بارے میں کچھ کہنا جائز نہیں۔ اتباعِ ظن گناہ کبیرہ ہے۔ رب تعالیٰ نے اس سے روک دیا ہے۔ آیت زیب عنوان اس کی حرمت پر نص ہے۔ ایک اور موقعہ پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا(۶)

---

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص ۷۷۲

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲ ص ۳۱۶

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ (مختصرا)، ج۲ ص ۲۸

☆ رواہ مالک فی الموطا فی باب حسن الخلق

☆ رواہ احمد، ج۱ ص ۲۴۵، ۲۸۷، ۳۱۲، ۳۴۲، ۴۶۵، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۹۲، ۵۰۴، ۵۰۷، ۵۱۷، ۵۳۹

نرے گمان سے بچتے رہو کیونکہ نرا ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔ کسی کے عیب تلاش نہ کرو۔ مبالغہ آرائی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو۔ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ بیان کرو۔ اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔(۷)

﴿۲﴾ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے۔ صرف اسی کی گواہی دو جو واقعہ تمہارے مشاہدہ میں آیا ہو۔ یا جو حرف تم نے کسی سے خود سنے ہوں اور اس واقعہ یا کلمات کو تم نے خوب محفوظ کر لیا ہو۔ بغیر علم کے صرف سنی سنائی گواہی دینا جائز نہیں۔ آیت زیب عنوان نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں جھوٹی گواہی کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاکِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاءَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (۸)

---

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۴۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۱۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۲۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲ ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵، ص ۳۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹۰

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۱۶۲

(۸) ☆ رواہ ابو داؤد عن خریم بن فاتک، ج ۲ ص ۱۵۰، ۱۵۱ ☆ رواہ ابن ماجہ عن خریم بن فاتک ۱۷۳

☆ رواہ احمد، ج ۴ ص ۱۷۸، ۲۲۲، ۲۲۱، ج ۵ ص ۲۸، ۲۶

جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر کی گئی ہے۔ (آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا) پھر آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ آیت) بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچتے رہو۔ اللہ کی طرف ہی مائل رہو اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۹)

﴿۳﴾ کسی پاک دامن مرد یا پاک دامنہ عورت پر تہمت لگانا حرام وممنوع ہے۔ زمانہ جاہلیت کی یہ مذموم رسم اسلام نے حرام قرار دے دی، تاکہ معاشرہ کا امن برباد نہ ہو۔ قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ طیبہ کثیرہ اور امت نے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ☆

(سورة النور آیت ۲۳)

بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو، ان پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں۔ اور

(۹)
☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ج۳ص۲۰۴
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان ج۳ص...
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر ج۳ص۲۹
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره، ازهر، ج۲۰ص۲۰۷
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمخشری، مطبوعه کراچی، ج۲ص۲۲۳
☆ تفسیرالبغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعه ملتان، ج۳ص۲۱۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور ج۳ص۱۴۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی مطبوعه لاهور ج۳ص۱۴۷
☆ تفسیرجلالین، ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۵۰
☆ تفسیرصاوی، ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۲۵۰
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی، مطبوعه یوپی، ۲۱۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص۱۵۷
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود الوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ۱۵ ص۳۷
☆ تفسیرمظهری، ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی ج۶ص۸۰
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین، تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه، کراچی ج۳ص۲۱۲
☆ الدرالمنثورفی التفسیرالمالور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعه مکتبه اية الله العظمی، قم، ایران، ج۵ص۲۸۲

ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔(۱۰)

﴿۴﴾ جھوٹ بولنا اور کسی پر بہتان باندھنا حرام ہے۔ جب تم نے نہ سنا ہو، مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔ بلکہ وہی بیان کرو جو تم نے خود سنا یا دیکھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَهُوَ مُسْتَظِلٌّ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَتْرُکَ، وَمَنْ عَفٰی مُؤْمِنًا اَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللّٰهُ فِیْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ اُخِذَ لِصَاحِبِهٖ مِنْ حَسَنَاتِهٖ لَا دِیْنَارَ ثَمَّ وَلَا دِرْهَمَ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ حَافِظُوْا عَلَیْهِمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الْفَضَائِلِ (۱۱)

اور جس نے کسی ناحق جھگڑے میں مدد کی وہ اللہ کی ناراضی میں رہے گا جب تک اس کو ترک نہ کر دے۔ اور جس کسی نے مسلمان مرد یا عورت پر بہتان باندھا اس کو اللہ دوزخیوں کی پیپ میں بند کر دے گا۔ اور جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کے اوپر کسی کا قرض تھا، اس سے اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی۔ صبح کی دو رکعتوں کی حفاظت کرو کیونکہ یہ فضائل میں سے ہے۔(۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۳ ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ 'ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۳۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۵۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ مدنیہ ملتان۔ ج۵ ص ۳۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی۔ ج۲ ص ۱۰

(۱۱) ☆ رواہ احمد فی مسندہ، ج۲ ص ۸۲

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۱۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر۔ ج۳ ص ۲۹

﴿۵﴾ بغیر علم جو کوئی خبر دے وہ خبر دینے میں گناہ گار ہے، اگرچہ اس کی خبر سچی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بغیر علم کے خبر دینے سے روک دیا ہے۔(۱۳)

﴿۶﴾ عقائد کی بنیاد ظنی علم نہیں ہوسکتی۔ جب تک قطعی علم نہ ہو، عقیدہ ثابت نہیں ہوسکتا۔(۱۴)

﴿۷﴾ علم ظنی ہر جگہ غیر معتبر نہیں، بلکہ بعض حالات میں اس سے احکامِ شرع ثابت ہوتے ہیں۔ علمِ ظنی سے ثابت ہونے والے احکام واجب العمل ہیں۔ چند احکام، جو علم ظنی سے ثابت ہوتے ہیں، اختصار کے ساتھ یہ ہیں۔

(ا) علمائے دین وشرع متین کے فتاوی پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگرچہ یہ فتاوی اکثر ظنی ہوتے ہیں۔

(ب) نیک مسلمان کی گواہی پر عمل کرنا جائز ہے، حالانکہ یہ گواہی ظنی ہوتی ہے۔ اس میں خلاف کا پہلو بھی ہوتا ہے۔

(ج) اگر کسی نمازی پر سمتِ قبلہ مخفی ہو جائے تو اس کے لئے تحری سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا حکم ہے۔ تحری سے سمت قبلہ معلوم ہونے والی ظنی ہے، مگر اس طرف نماز ادا کرنا صحیح ہے۔

(د) حرم پاک میں شکار کی جنابت میں اس کی مثل جانور کی قربانی دینا ہوگی، مگر یہ مماثلت ظنی طور پر ثابت ہوتی ہے۔

(ہ) کسی مسلمان کے اسلام کا حکم ظنی ہے، حالانکہ اس سے مسلمانوں جیسا برتاؤ، اسے سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، موت پر اس کی نماز جنازہ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن، ایصال ثواب وغیرہ سب کی بنیاد ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(بقیہ ۱۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۲۲

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۴۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۲۱۲

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص ۲۸۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ ص ۲۰۴

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۷۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۱ ص ۸۰

(و) مسلمان میت کی وراثت میں موروث اور وارثوں کے اسلام کا ثبوت ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(ز) معاملاتِ دینی و دنیوی میں مدت مقرر کرنا جائز ہے، مگر مقررہ مدت تک زندہ رہنا ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

(ح) مسلمانوں کے بازار سے خریدا ہوا گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ اس کے ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا مظنون ہے۔

(ط) علاج معالجہ کی تمام صورتیں ظنی ہیں، لیکن ان کے مطابق علاج کرنا جائز ہے۔

(ی) عدالتوں کے فیصلے ظن کی بنیاد پر ہوتے ہیں، ممکن ہے ہونے والا فیصلہ حقیقت الامر کے خلاف ہو، تاہم ان پر عمل واجب ہے۔

(ک) کاروبار میں جائز روپیہ پیسہ کا لین دین، دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کا ثبوت ظنی ہے، مگر ان پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

(ل) موذن کی اذان سن کر نماز کے وقت کا ثبوت ظنی ہے، مگر اس پر عمل جائز ہے۔

(م) سحر، افطار، نماز کے اوقات کے نقشوں اور ان کے اعلانات سب ظنی ہوتے ہیں، مگر ان پر اعتماد جائز ہے۔

(ن) عید، رمضان، قربانی، فطرانہ وغیرہ میں رویتِ ہلال کے اکثر اعلانات ظنی ہوتے ہیں، مگر ان کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔

(س) تجارت میں طلبِ نفع کے لئے تگ و دو کرنا ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا عمل جائز ہے۔

عبادات و معاملات پر ظنی علم کی بنا پر عمل کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۔ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۔

(سورۃ الممتحنہ آیت ۱۰)

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا

امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو، نہ یہ انہیں حلال، نہ وہ انہیں حلال۔

ان مہاجر عورتوں کے ایمان کا حال جو معلوم ہوا وہ ظنی ہے مگر اس کے باوجود ان کے ایمان کا اعتبار کیا گیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

نَحْنُ نَحْکُمُ بِالظَّاھِرِ وَاللّٰہُ یَتَوَلَّی السَّرائِرَ (۱۵)

ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں، باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ قیاس اور خبر واحد کی مشروعیت ومقبولیت شرع مطہر کے اصول وقوانین سے ثابت ہے۔ اس کا انکار جائز نہیں۔ (۱۷)

﴿۹﴾ ان احادیثِ احاد سے، جن کے اندر روایت ودرایت کی تمام شرائط موجود ہوں، صحیح قیاس اور دو صالح مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے جو حکم ثابت ہو، اس پر عمل کرنا قطعی نصوص اور اجماعِ امت کی رُو سے واجب ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور سیرتِ سید عالم ﷺ سے اس کا ثبوت واضح ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ☆ (سورۃ التوبۃ آیت، ۱۲۲)

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں۔

---

(۱۵) ☆ رواہ الشوکانی فی الفوائد المجموعہ، ص ۲۰۰ / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱۰ ص ۱۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳

(۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ۳ ص ۲۰۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

دین کی سمجھ حاصل کر کے واپس آنے والوں کی خبر کو اللہ تعالیٰ نے معتبر بنایا، اگر چہ ان کی خبر میں ظن کا پہلو بھی موجود رہتا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

.........وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۔(سورة البقرة، آیت ۲۸۲)

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔

گواہوں کی گواہی سے حکم ثابت ہوتا ہے، اگر چہ ان کی گواہی کا خلافِ واقع ہونا مظنون ہے۔

حضور سید عالم شارعِ اسلام علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات نے مختلف افراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو تبلیغِ احکام کے لئے اطراف و اکناف میں بھیجا تھا، ان افراد صحابہ کے احکام واجب العمل تھے۔ اگر چہ ان کا خلافِ واقع ہونا مظنون ہے۔ پس اخبارِ احاد یا قیاس اگر چہ ظنی ہوتے ہیں، لیکن ان سے مستفاد احکام یقینی العمل ہوتے ہیں، کیونکہ ان سے حاصل ہونے والے علم پر عمل کرنا نصوصِ قطعیہ کی رو سے واجب ہوتا ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ انسان سے اس کے افعال جوارح کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کان کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا سننا حلال و جائز نہیں تو نے کیوں سنا؟۔ آنکھ کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا دیکھنا جائز نہیں تو نے کیوں دیکھا؟۔ دل کے بارے میں سوال ہوگا کہ جو ارادہ کرنا گناہ ہے تو نے کیوں وہ ارادہ کیا؟۔(۱۹)

(۱۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعه بومبی، ۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۲۰ ص ۲۰۹

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲ ص ۱۰

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۵ ص ۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج ۵ ص ۷۵

☆ تفسیر مظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۲ ص ۱۱

﴿۱۱﴾ غیبت، لغویات، بیہودہ گفتگو، بہتان، قذف، لہو ولعب، فواحش وغیرہ کا سننا جائز نہیں۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ، علومِ دینیہ ونافعہ، مواعظ ونصیحت، معروف اور قولِ حق سننا جائز ہے۔ محرمات کی طرف نظر کرنا، شہوات دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف اور دینی اعتبار سے اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھنا، متاعِ دنیا، دنیا کی زیب وزینت وآراء میں مشغول رہنے والے کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

قرآن مجید کی زیارت، شعائر اللہ، علماء وصلحاء کے چہروں کی زیارت، آثارِ رحمت اللہ کی طرف دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے نیچے اور دینی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف دیکھنا مطلوب ومرغوب ہے۔

کینہ، حسد، عداوت، حبِ دنیا، تعلق ماسوی اللہ، شہوات ومحرمات کی رغبت کو دل میں جگہ دینا جائز نہیں، بلکہ ان اوصافِ ذمیمہ کو دل سے پاک کرنا، اخلاق اللہ سے دل کو مزین کرنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ومرغوب ہے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ اکثر محسوسات کا علم آنکھ، کان اور دل سے ہوتا ہے، مگر سوال ہر اعضا کے بارے میں ہوگا۔ (۲۱)

﴿۱۳﴾ انسان اگر گناہ کا عزم کرلے اور عمل نہ کرسکے پر بھی اس پر مواخذہ ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۵)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں، جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

حُبِ دنیا، ریا، عُجب، کبر، حسد، نفاق وغیرہ دل کے گناہ ہیں، ان سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

﴿۱۴﴾ دل میں جو ارادہ گزرتا ہے اس کے پانچ مراتب ہیں، ہر ایک کا حکم الگ ہے۔ دلی ارادوں کے مراتب یہ ہیں۔

---

(۲۰) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۸

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۸۱

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ۲۲۰، ۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۷

ہاجس۔خاطر۔حدیثِ نفس۔ہم۔عزم۔

ہاجس: وہ شے جو دل میں ڈالی جائے۔

خاطر: جو شے دل میں ڈالی جائے اور وہ جاری رہے۔

حدیث نفس: دل میں کام کرنے یا نہ کرنے کا تردّد پایا جائے۔

ہم: دل میں جب کام کرنے کی ترجیح کا پہلو غالب ہو جائے۔

عزم: ارادہ میں عمل کی ترجیح کا پختہ ہو جانا۔

ہاجس پر گرفت نہیں، کیونکہ بندہ دل کے اس خیال کو رد کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، اجماعِ امت اسی پر ہے۔

خاطر کو بندہ دور کر سکتا ہے، خاطر اور حدیث نفس پر گناہ نہیں۔

ہم میں نیکی کے ارادے پر نیکی لکھی جاتی ہے، اور برائی کے ارادہ پر اس وقت تک برائی نہیں لکھی جاتی جب تک برائی کر نہ لے، برائی کے جزم پر مواخذہ ہے، اگرچہ برائی نہ کرے۔(۲۳)

﴿۱۵﴾ رحمتِ عالم نورِ مجسم نبی اکرم ﷺ نے افعال جوارح کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ (۲۴)

اے اللہ میں تجھ سے کان کے شر، آنکھ کے شر، زبان کے شر، دل کے شر اور منی (حیوانی شہوت) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

بندۂ مومن اگر مذکورہ بالا ورد جاری رکھے تو افعالِ جوارح کے شر سے محفوظ رہ جائے گا۔(۲۵)

اے اللہ! اے رب العالمین! ہمیں افعال جوارح کے ہر شر سے محفوظ رکھ، اور حفظ و امان میں رکھ۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ

(۲۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۵۸

(۲۴) ☆ رواہ النسائی عن شکل بن حُمَید، ج۲ ص ۳۱۲

(۲۵) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ...

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ...

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۲ ص ۱

باب (۲۶۴)

﴿مومن کی رفتار میں وقار مطلوب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت،۳۷)

اور زمین میں اتراتا نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

حل لغات:

''مَرَحًا'': مَرِحَ (از باب سَمِعَ) مَرَحًا و مَرَحَانًا کا معنی ہے شدتِ خوشی، خوشی میں حد سے بڑھنا، خوشی وشادمانی، اتراہٹ، غرور اور مستانہ چال سے چلنا، یہ کلمہ کلام عرب میں مختلف صِلوں سے مختلف معانی دیتا ہے۔

مَرِحَ الزَّرْعَ کھیتی میں بال آنا، خوشہ نکانا۔

......السَّحَابَ بادل کا بارش برسانا۔

......الْعَيْنَ آنکھ کا خراب ہونا، پانی بہنا۔

......الرَّجُلَ آدمی کا بہت خوش ہو کر اترانا۔

اسی سے مِرَاحٌ بمعنی خوشی وشادمانی اور اتراہٹ ہے۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد تکبُّر، تجبُّر، تجُّر، جباروں کی مانند اترا کر چلنا، غرور اور مستانہ چال سے چلنا ہے۔(۲)

مسائل شرعیه:

﴿۱﴾ تکبر و غرور سے اکڑ کر چلنا، جابر و ظالم کی طرح اترانا، اللہ تعالیٰ جل وعلا کو نہایت ناپسند ہے۔ بڑائی، کبریائی تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ بندۂ مومن کے لائق تو تواضع، انکساری اور عاجزی ہے۔ آیت زیب عنوان میں چال اور رفتار میں تکبرانہ انداز کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت جل وعلا اپنے محبوب بندوں کی چال کا حال یوں بیان فرماتا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ☆

(سورۃ الفرقان، آیت: ۶۳)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں، بس سلام۔

(بقیہ ۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۵

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۵۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۲ ص ۲۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۲۶۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۹۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۴۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۲۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۱۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ص

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ص

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۹۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۲ ص ۳۱۳

احادیثِ طیبہ میں متکبرانہ چال والوں کی کثرت سے مذمت کی گئی ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ اَوِاخْتَالَ فِی مَشْیِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَعَلَیْہِ غَضْبَانٌ(۳)

جواپنے طور پر بڑا بنا، یا اپنی چال میں تکبرانہ رویہ اختیار کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرماتا ہوگا۔(۴)

﴿۲﴾ افعالِ خیر اور صحیح غرض مثلاً حصولِ علم، جہاد، عبادات وغیرہ کی ادائیگی کے لئے جسم کو تیار کرنا، مضبوط بنانا مذکورہ نہی میں داخل نہیں، بلکہ ایسا کرنا مطلوب ومرغوب ہے۔(۵)

﴿۳﴾ جس نشاط اور فرح کا دین وآخرت میں فائدہ اور نفع نہ ہو وہ مذموم ہے اور جس کا دین وآخرت میں فائدہ اور نفع ہو وہ محمود ہے۔(۶)

---

(۳) ☆ رواہ احمد، ج۲ص۱۱۸ ☆ البخاری فی الادب المفرد، ص۵۴۵،۵۴۹

☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ج۱ص۹۸

☆ الترھیب والترغیب للمنذری، ج۲ص۵۶۹/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی شریف، ج۸ص۱۹۶

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۱۲۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص۲۶۰

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۳ص۴۰

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر،ج۲۰ص۲۱۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص۲۲۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۶۳

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۵۰

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۲ص۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص۱۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور،ج۳ص۱۷۴

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،ج۵ص۱۵۹

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج۱۵ص۷۵

☆ تفسیرمظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۱ص۱۰

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص۲۶۱

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان،ج۳ص۱۲۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص۲۶۰

﴿۴﴾ دشمن کے سامنے جہاد کے وقت اکڑ نا اور فخریہ انداز اختیار کرنا جائز ہے۔معرکہ جہاد میں قوت، اظہار بڑائی کے ساتھ دشمن کو ذلیل، خفیف اور حقیر جاننا مطلوب و مرغوبِ شرعِ مطہر ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

مِنَ الْغَيْرِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَامَايَبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّاالَّتِيْ يُحِبُّهَااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّاالَّتِيْ يَبْغِضُهَااللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُفِيْ غَيْرِرِيْبَةٍوَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَايَبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَامَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهٗ عِنْدَالْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهٗ فِي الصَّدَقَةِ وَاَمَّاالَّتِيْ يَبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاخْتِيَالُهٗ فِي الْبَغْيِ (۷)

بعض غیرت وہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے اور بعض غیرت وہ ہیں جنہیں وہ ناپسند فرماتا ہے۔وہ غیرت جسے اللہ پسند کرتا ہے وہ شک کے مقام پر غیرت ہے۔اور جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ شک کے بغیر مقام پر ہے۔بعض تکبر وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ عزوجل ناپسند فرماتا ہے اور بعض تکبر وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔وہ تکبر، جسے اللہ تعالیٰ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا جہاد کے وقت بڑائی کا اظہار کرنا اور صدقہ کرتے وقت صدقہ کی عطا کردہ رقم کو حقیر جاننا ہے۔اور وہ بڑائی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، وہ اللہ کی نافرمانی میں ہے۔(۸)

﴿۵﴾ شکار کے وقت جانور پر ترفع اور بڑائی ناجائز ہے، اس سے جانور کو ایذا پہنچتی ہے۔(۹)

نوٹ: ضرورت کے وقت، چند شرائط کے وقت شکار کرنا جائز ہے، محض تفریحِ طبع کے لئے شکار کرنا جائز نہیں۔ان شاءاللہ کسی مناسب موقعہ پر شکار کے احکام بیان کئے جائیں گے۔

---

(۷) ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عتیک، ج ۲ ص ۴

☆ رواہ النسائی عن جابر بن عتیک، ج ۱ ص ۳۵۶ (بتقدیم کلمات و تاخیر)

☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۴۴۵، ۴۴۶

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳: ۲۱۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۶۱

﴿۶﴾ مطلقاً تیز رفتاری ممنوع نہیں ۔صرف فخریہ انداز سے تیز رفتاری منع ہے ۔حضور سیدِ عالم ﷺ نہایت وقار سے چلتے ،مگر آپ کی رفتار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے زائد ہوتی تھی ۔یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ بلندی سے پستی کی طرف چل رہے ہیں ۔حدیث شریف میں ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَارَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ (۱۰)

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم رسولِ معظم ﷺ سے زیادہ حسین کسی اور کو نہیں دیکھا ،گویا سورج آپ کے چہرے میں چمکتا تھا ،اور آپ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا ،گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی ،ہم کوشش کرنے کے باوجود آپ کی رفتار کو نہ پا سکتے تھے ،حالانکہ آپ تیزی نہ فرما رہے ہوتے ۔(۱۱)

﴿۷﴾ چال میں بلاوجہ سستی بھی مومن کے وقار کے خلاف ہے ،مومن کی چال ڈھال ،رفتار گفتار ،نشست و برخاست اور ہر انداز میں وقار و عزت مطلوب ہے ۔(۱۲)



(۱۰) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ،ج ۲ ص ۲۲۸
☆ رواہ احمد ،ج ۲ ص ۲۵، ۲۸

(۱۱) ☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل ،از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ،ج ۳ ص ۱۱۵
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ ،کوئٹہ ،ج ۵ ص ۱۵۹

(۱۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ،ج ۳ ص ۱۲۱۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی ' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۱۰ ص ۲۶۰

باب (۲۶۵) ﴿نمازِ پنجگانہ اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا☆ (سورة بنی اسرائیل آیت ۷۸)

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

"اَقِمِ الصَّلٰوةَ": نماز قائم رکھو۔ نماز کے قائم رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ان کی شرائط ارکان واور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔(۱)

"لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ": سورج کے ڈھلنے سے۔

دُلُـــوۡک کا معنی ہے سورج کا ڈھلنا، نصف النہار سے ڈھلنا، زوال، سورج کا غروب ہونا۔ (مگر پہلا معنی

---

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باس العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۹ ۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳۰۲
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۵
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۵۹
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۵۹
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۱

زیادہ صحیح ہے) اس لفظ کی اصل ساخت انتقال کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ دَلَکَ مالش کرنے کو بھی کہتے ہیں کہ مالش کرنے والے کا ہاتھ ایک جگہ نہیں رکتا۔

اصولِ لغت یہ ہے کہ جس لفظ کا پہلا حرف دال اور دوسرا لام ہو تو اس کے معنی میں انتقال کا مفہوم ضرور شامل ہوتا ہے۔ مثلاً......

دَلَجَ کا معنی ہے کنوئیں سے پانی لے کر حوض میں ڈالنا۔

دَلَحَ بوجھ کے سبب آہستہ رفتاری سے چلنا، سستی سے چلنا۔

دَلَعَ زبان کا منہ سے باہر نکالنا۔

دَلَفَ پاؤں میں بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا۔

دَلَهَ عشق یا غم کی وجہ سے مسلوب العقل ہونا، حیران ہونا۔ (۲)

حدیث شریف میں بھی دُلُوکُ الشَّمْسِ سے نصف النہار سے سورج کا زوال مراد لیا گیا ہے۔ صبح معراج ظہر کی نماز جبرئیل امین علیہ السلام نے زوال کے بعد پڑھائی۔ ارشادِ نبوی ہے۔

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ حِیْنَ زَالَتْ فَصَلّٰی بِیْ (۳)

زوال کے وقت سورج کو دیکھنے والا شعاعوں کی تاب نہیں لاتا اور آنکھوں کو ملتا ہے، اس لئے دلوک کا معنی ہے، زوال۔ (۴)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۹۳

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۷۱

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۹۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۱۳۱

(۳) ☆ رواہ البیھقی فی السنن الکبری، ج ۱ ص ۵۳۵

(ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۴) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۲ ص ۱۲۰۹

"**الٰی غسقِ الَّیلِ**": رات کی اندھیری تک۔

غَسَقَ (از باب ضَرَبَ) غَسُقًا غَسَقًا و غَسُقَانًا کا معنی ہے رات کا بہت تاریک ہونا، رات کے پہلے حصے کا اندھیرا، شفق کا غائب ہو جانا اور تاریکی بھر جانا۔ (۵)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۵۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۰۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۲۸

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۹

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۸۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۸۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۱۹۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۱۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۹

☆ تفسیرمظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ص ۱۱۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۱ص ۲۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۳ص ۳۳۹

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۷۰۶

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۶۰

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضٰی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج۷ص ۳۵

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص ۲۰۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص ۳۰۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۴۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۱۰۱

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۲۹

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ، ازھر، ج۲۱ص ۲۴

☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۲۵۹

''وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ'': اور صبح کا قرآن۔ باجماعِ علماء اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز کا جزو ہے۔ جیسے رکوع اور سجدہ۔ کل پر جزو کا اطلاق عام طور پر جاری ہے۔ (٦)

''اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا'': بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی صبح کی نماز کے وقت رات کے فرشتے اور دن کو نازل ہونے والے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح عصر کی نماز کے وقت دن کے فرشتے اور رات کو نازل ہونے والے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (٧)

(بقیۃ ٥) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج٢ ص ٣٥٩

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ ص ١٩١

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ ص ١٣٢

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٦ ص ١٢٠

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج٣ ص ١٢٢١

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج١٠ ص ٣٠٥

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج٢ ص ١٤١

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ٤٢٩

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج٢١ ص ٢٧

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج٣ ص ١٢٨

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م١١٢٧ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج٥ ص ١٩١

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ ص ١٣٥

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج٦ ص ١٢٠

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ١١٣٥ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ٥٠٩

(٧) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج٣ ص ١٢٢١

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج١٠ ص ٣٠٥

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م٦٠٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج٢١ ص ٢٨

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج٣ ص ١٨٥

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٥ ص ١٣٧

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات پر اپنے شرائط، ارکان اور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا فرض ہے۔(۸)

﴿۲﴾ دن اور رات آٹھ پہر میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

آیت زیب عنوان میں ان نمازوں کا اجمالی بیان ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ سے متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

تمام امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے اور اقرار کے باوجود ادا نہ کرنا حرام ہے۔(۹)

﴿۳﴾ آفتاب نصف النہار سے ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور ہر شے کے سایہ اصلی کے علاوہ اس کی دو مثل تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سورج

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ص ۱۲۱۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۰۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ص ۵۳
☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ص ۳۵۹
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ. ج۲ص ۳۵۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۸۵
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۱۳۱
(۹) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۳ص ۲۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان. ج۳ص ۱۲۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ ص ۳۰۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی. ج۲ص ۱۲۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۱۲ص ۲۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص ۱۸۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور. ۵۰۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر. ج۳ص ۵۵
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بمبئی. ۳۹۹
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ. کوئٹہ. ج۵ص ۹
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۵ ص ۱۳۲
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۶ ص ۱۲۰

غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو شفق کی سفیدی ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔جب شفق کی سفیدی غائب ہو جائے اور اندھیرا چھا جائے تو عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔عشا کا وقت طلوعِ فجرِ صادق تک باقی رہتا ہے۔فجرِ صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو آفتاب کے کنارے کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

نمازوں کے اوقات کا بیان آیت زیب عنوان میں اجمالاً بیان ہوا ہے، اس کی تفصیل حضور پُر نور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عمل اور قول سے ارشاد فرمادی ہے۔نمازوں کے اوقات کا بیان توفیقی ہے، قیاسی نہیں۔(۱۰)

﴿۴﴾ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرض ہے۔فجر کی نماز میں اس کی فرضیت قرآن مجید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔باقی نمازوں میں اسی پر قیاس سے ثابت ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ٗمطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ٗلبنان، ج۳ص۲۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی ٗ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت ٗلبنان، ج۳ص۱۲۱۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی ٗ مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ٗلبنان، ج۱۰ص۳۰۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی ٗمطبوعہ مصر، ج۳ص۵۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ص۲۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری ٗمطبوعہ کراچی، ج۲ص۱۲۱
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۲۸
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی ٗمطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی ٗمطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۸۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۱۹۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ٗپشاور، ۵۰۹
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۱ص۱۱۹

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص ٗمطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ٗلبنان، ج۳ص۲۰۲
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۹
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ٗپشاور، ۵۰۹

﴿۵﴾ صبح کی نماز میں قرأت کوطول دینا مستحب ہے، جب تک نمازی پریشان نہ ہوں۔مغرب میں تخفیف کرنا اور ظہر،عصراورعشا میں قرأت میں توسط مستحب ہے۔یہ سب امام کے لئے حکم ہے۔اگر نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہوتو اسے اختیار ہے،جتنی چاہے قرأت کرے۔حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَآءَ (۱۲)

جب تم میں سے کوئی لوگوں کی نماز کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ قرأت میں تخفیف کرے، کیونکہ جماعت میں بچے، بوڑھے، کمزوراور بیمار بھی ہوتے ہیں،اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسا چاہے نماز میں قرأت کرے۔(۱۳)

﴿۶﴾ جماعت سے نماز تنہا نماز پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔لہٰذا بغیر عذر شرعی جماعت کا ترک کرنا فسق ہے۔(۱۴)

﴿۷﴾ دونمازوں کوایک وقت میں ادا کرنا جائز نہیں۔مثلاً مغرب کے وقت میں مغرب اورعشاء ادا کرنا،ایامِ حج میں عرفات میں امامِ کبیر کے ساتھ نمازِ ظہر کے وقت ظہر اور عصر ادا کرنا اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب اور عشاء ادا کرنا انہی ایام اور مقامات کے ساتھ خاص ہے۔(۱۵)

﴿۸﴾ نماز فجر میں روشنی ہونے پر نماز ادا کرنا مستحب ہے۔(۱۶)

فائدہ: نمازوں کے اوقات کا تفصیلی بیان سورہ النساء آیت ۱۰۳ میں گزر چکا ہے۔وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ ،ج ا ص ۹۷ ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ ،ج ا ص ۱۸۸
☆ رواہ مثلہ ابن ماجہ عن ابن مسعود ،۷۰ ☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ ،ج ا ص ۵۴

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ،ج ۳ ص ۱۲۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۱۰ ص ۳۰۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری ،مطبوعہ کراچی ،ج ۲ ص ۲۲۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ،ازھر ،ج ۲۱ ص ۲۷

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ،ج ۱۰ ص ۳۰۷
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ،ج ۳ ص ۱۲۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر ،ج ۳ ص ۵۴
☆ تفسیر مظھری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی ،ج ۹ ص ۱۲۰

(۱۵) ☆ تفسیر روح المعانی ،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۵ ص ۱۳۳

(۱۶) ☆ تفسیر روح المعانی ،ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ،ج ۵ ص ۳۱

باب (۲۶۶)



﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا☆

(سورة بنی اسرائیل آیت ۷۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد ادا کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے، قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

حل لغات:

"**وَمِنَ الَّيۡلِ**": اور رات کے کچھ حصہ میں۔

یہاں مِنْ بعض کے معنوں میں ہے۔ یعنی رات کے کچھ حصہ میں نہ کہ پوری رات۔ (۱)

"**فَتَهَجَّدۡ**": نیند سے بیدار ہو کر نماز ادا کرو۔

هُجُوْد اسماءِ اضداد میں سے ہے۔ اس کا معنی ہے سونا اور بیدار ہونا۔ اس مقام پر اس سے مراد سو کر بیدار ہونا ہے۔ رات کی نماز کا اسم ہے۔ یعنی رات کو نیند سے بیدار ہو کر نماز کے لئے قیام کرنا۔ (۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۰۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارۃالمطالع قاهره، ازهر، ج۲۱ ص۳۰

☆ تفسیرروح البیان از علامه امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ ص۱۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیه، از علامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی 'پشاور ۵۱۰

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۱ ص۱۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ ص۲۰۷

"نَافِلَةً لَّكَ": یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

یہ خطاب حضور سید المرسلین امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ یعنی نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد صرف آپ کے لئے زائد فرض ہے۔ (۳)

"مَقَامًا مَّحْمُودًا": ایسی جگہ جہاں خالق باری تعالیٰ عز اسمہٗ اور تمام مخلوق سب حضور سیدِ عالم ﷺ کی تعریف کریں گے۔ مرجعِ جمیع مقاماتِ عُلیا اور منظرِ جمیع اسماءِ الٰہیہ۔ یہ مقام شفاعتِ کُبریٰ کا ہے۔ (۴)

بقیہ ۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۱۰ ص۳۰۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر۔ ج۲۱ ص ۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی۔ مطبوعہ ملتان۔ ج۳ ص۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص۱۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ۔ کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۹۱

☆ تفسیر روح المعانی۔ ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۵ ص ۱۳۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ۔ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری۔ ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۲ ص ۱۲۱

(۳) ☆ احکام القرآن۔ ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان۔ ج۱۰ ص ۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی' مطبوعہ مصر۔ ج۳ ص ۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی۔ مطبوعہ ملتان۔ ج۳ ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر۔ ج۲۱ ص ۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص ۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور۔ ج۳ ص ۱۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ۔ کوئٹہ۔ ج۵ ص ۱۹

☆ تفسیر روح المعانی۔ ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۱۵ ص

☆ التفسیرات الاحمدیہ۔ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری۔ ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی۔ ج۲ ص ۲۳

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان۔ ج۳ ص ۲۲۳

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نمازِ عشاء کے بعد سونے کے بعد بیدار ہو کر نماز ادا کرنا، تہجد کہلاتا ہے۔ نماز تہجد کے لئے نمازِ عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ اگر کوئی آدمی ساری رات بیدار رہ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ تہجد نہ کہلائے گی۔ اس طرح اگر کوئی نماز عشا ادا کئے بغیر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو بھی تہجد نہ کہلائے گی۔ (۵)

﴿۲﴾ نمازِ تہجد امت کے حق میں نفل کا درجہ رکھتی ہے۔ اور حضور سیدِ عالم ﷺ پر اصح قول کے مطابق فرض تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَلٰثٌ عَلَيَّ فَرِيْضَةٌ وَهُنَّ لَكُمْ سُنَّةٌ اَلْوِتْرُ وَالسِّوَاكُ وَقِيَامُ اللَّيْلِ (۶)

تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور وہ تمہارے لئے سنت ہیں۔ وتر، مسواک کرنا اور رات کی نماز۔ (۷)

(بقیہ ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۳۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۱۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص۱۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۳۰

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۴۰

(۵) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۰۱

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۳۸

(۶) ☆ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشۃ/بحوالہ کنز العمال، ج۷ص۱۹۵۳۰

(۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۰۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۰۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۲۸

﴿۳﴾ نفل نماز امت کے حق میں گناہوں کا کفارہ اور فرائض کی ادائیگی میں واقع خلل کو پورا کرتی ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے حق میں رفعِ درجات کا باعث ہے۔ چونکہ حضور سید الانبیاء اور دیگر تمام انبیاء کرام گناہوں سے معصوم ہیں، اس لئے ان کے حق میں کفارۂ سیآت متصور نہیں۔ (۸)

﴿۴﴾ نوافل میں سب سے افضل نفل تہجد کی نماز ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس لئے حتی الامکان اس کی پابندی باعثِ برکات ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَۃِ وَاَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ، قَالَ، اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ الصَّلٰوۃُ فِیْ جَوْفِ الَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ صِیَامُ شَھْرِ اللّٰہِ الْمُحَرَّمِ (۹)

(بقیہ ۷)
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۱۲ ص ۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۶ ص ۱۲۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۸

(۸)
☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۲۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج ۱۲ ص ۳۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۰
☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۹

(۹)
☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۶۸ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۳۷
☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۴۰ (مختصراً) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۸۴
☆ رواہ الدارمی فی کتاب الصلوۃ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۳۵،۳۴۴،۳۴۲

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ فرض نمازوں کے بعد کون سی نماز بہتر ہے اور رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے بہتر ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے، اور رمضان کے روزوں کے بعد محرم الحرام کے روزے افضل ہیں۔ (۱۰)

﴿۵﴾ تہجد کی نماز کی رکعات متعین نہیں، آٹھ سے بارہ رکعت تک مروی ہیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے دو رکعت بھی تہجد ہو سکتی ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ قیامت کے روز حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کو پانچ قسم کی شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

اول شفاعتِ عامہ۔

دوم ایک جماعت کو بغیر حساب کے جنت میں داخلہ کی شفاعت۔

سوم ایک جماعت جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی ان کو جنت میں داخل کرنے کی شفاعت۔

چہارم جو لوگ دوزخ میں اپنے گناہوں کے باعث داخل ہو چکے ہوں گے حضور کی شفاعت سے دوزخ سے رہائی پائیں گے۔

پنجم جنتیوں کے درجات کی بلندی کی شفاعت۔ (۱۲)

﴿۷﴾ حضور سیدِ عالم ﷺ کو شفاعت کبریٰ کا حق مل چکا ہے، اس کا اظہار بروزِ قیامت ہوگا۔ اس کا انکار بے دینی اور الحاد ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ حضور سید شافعین ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کے بعد علماء، پھر شہداء، پھر موذن بھی شفاعت کریں گے۔ (۱۴)

---

(۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۲ ص ۵۴

☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج ۱۰ ص ۹۲

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه ج ۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۲۰

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳۱۰

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳۱۰

☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۲۰

(۱۴) ☆ تفسیر مظهری، از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۱ ص ۲۰

باب (۲۶۷)

﴿اسماءِ حسنیٰ اور نماز میں جہرِ متوسط﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ وَلَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتۡ بِہَا وَابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو، نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

حل لغات:

"فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی": سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

اسماء جمع اسم کی ہے، اسم سے مراد ہے ذاتِ مسمّٰی پر جو لفظ دلالت کرتا ہو۔ اور حُسۡنٰی بمعنی اچھا۔

اسماءِ الٰہیہ معانی شریفہ پر دلالت کرتے ہیں۔ ذاتِ واحد کے کثیر نام اس کی تحمید، تقدیس، تنزیہ، تسبیح، تعظیم پر دلالت کرتے ہیں، اس لئے انہیں اسماءِ حسنٰی کہا جاتا ہے۔ (۱)

---

(۱) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ج ۲ ص ۲

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ": اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو۔

جَهْر ، بلند آواز، جَهَرَ (از باب فَتَحَ) جَهْرًا وَ جِهَارًا وَ جَهْرَةً کا معنی ہے اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، آنکھ یا کان کے ذریعے کسی شے کا بہت زیادہ ظاہر ہونا۔ (۲)

اس آیت سے مراد صَلَاةً سے مراد نماز کی قرأت ہے۔ نماز قرأت، قیام، رکوع، سجود وغیرہ سے مرکب ہے، اور یہ اس کے اجزاء ہیں، جزو سے کل مراد لینا عام معروف ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ نماز کی قرأت بہت بلند آواز سے نہ کرو۔ (۳)

"وَلَا تُخَافِتْ بِهَا": اور نہ بالکل آہستہ پڑھو۔

یعنی جہری نمازوں میں بالکل آہستہ اس طرح نہ پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن پائیں۔ (۴)

"وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا": اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

یعنی نماز کی قرأت نہ بہت زیادہ بلند آواز سے کرو اور نہ بالکل آہستہ، بلکہ دونوں کے درمیان وسط آواز سے

(بقیہ ۱) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج۳ص ۱۹۶

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج۲ص۳۶۷

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامه احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبہ فیصلیه' مکه مکرمه، ج۲ص۳۶۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین ،تالیف علامه سلیمان الجمل مطبوعه قدیمی کتب خانه ، کراچی، ج۴ص ۲۶۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ۲۱۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی ،مطبوعه کراچی، ۱۰۱

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مؤلفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعه مصر، ج۱ ص۵۶

☆ الفروق اللغویة،ازابوهلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری(م ۴۰۰ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ۳۲۰

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعه مصر، ج۳ص ۱۱۴

(۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۱ ص۷۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکرمحمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارةالمطالع قاهره ،ازهر، ج۲۱ ص۷۱

قرأت کرو۔(۵)

شانِ نزول:

آیت دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

پہلا جزو قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ سے لے اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی تک ہے۔

دوسرا جزو وَلَا تَجْهَرْ سے لےکر سَبِيْلًا تک ہے۔

دونوں اجزا کے شانِ نزول الگ الگ مروی ہیں۔ پہلے جزو کے شانِ نزول میں یہ روایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ میں ایک رات تہجد کی نماز کے طویل سجدہ میں کہہ رہے تھے، یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ مشرکین نے سن لیا اور اعتراض کیا کہ آپ خود دو معبودوں (اللہ اور رحمٰن) کو پکارتے ہو اور ہمیں ایک معبود کو پکارنے کی دعوت دیتے ہو۔ اس پر قرآن مجید کی آیتِ مبارکہ نازل ہوئی کہ معبودِ حقیقی ایک ذات ہے، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، البتہ اس کی کثیر صفاتِ جلیلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کثیر صفاتی نام ہیں۔ یہ کثیر صفاتی نام ایک ہی ذات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ اور رحمٰن بھی اسی ایک کے نام ہیں۔(۶)

---

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص۱۲۲۷

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۱

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ص۳۴۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۶۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص۴۵۴

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۴۲

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۱۷

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۹۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۱۹۵

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۱۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ص۱۷۱

(۲) ابتدائے وحی میں جب بھی حضور اللہ کے نام سے لکھتے تو یوں لکھتے۔ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جب یہ آیت نازل ہوئی۔
اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تو آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھتے۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ ''رحیم'' کو تو ہم جانتے ہیں۔ یہ ''رحمٰن'' کون ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ سب اچھے نام اسی ذاتِ واحد کے ہیں۔ (۷)

(۳) اہلِ کتاب اعتراض کرتے تھے کہ آپ (حضور ﷺ) رحمٰن کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، حالانکہ تورات میں یہ نام کثرت سے وارد ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۸)

آیت مبارکہ کے دوسرے جزو کے شانِ نزول میں یہ روایات مروی ہیں۔

(۱) مکہ مکرمہ میں جب نبی اکرم ﷺ چھپ کر صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو آپ بلند آواز سے قرأت فرماتے۔ مشرکین سن کر قرآن مجید، اتارنے والے، جس پر اترا، سب کو گالیاں دیتے۔ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سُن کر گالیاں دیں اور نہ اتنی پست آواز سے پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن سکیں، بلکہ متوسط آواز سے قرأت کرو۔ (۹)

---

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۲

(۸) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۵۴
☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۹۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ۱۰ ص ۳۴۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی' مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۶۹
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۴۵۵
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۴۲
☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۴
☆ تفسیرجلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲ ص [illegible]
☆ تفسیرصاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۲ ص [illegible]
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳ ص [illegible]

﴿۲﴾ آیت مبارکہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی کہ دعا کرتے وقت آواز کو نہ زیادہ بلند کرو نہ زیادہ پست کرو۔ بلکہ درمیانی آوز سے دعا مانگو۔ (۱۰)

﴿۳﴾ ایک رات نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے گھروں کے پاس سے گزرے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں نہایت پست آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت بلند آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے صبح ان سے ان کی قرأت کی کیفیت کی وجہ پوچھی، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، جسے میں پکار رہا تھا وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے، اس لئے پست آواز میں قرأت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنی قرأت سے سوتوں کو جگا رہا تھا۔ شیطان کو بھگا رہا تھا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرأت کرو، نہ بہت پست آواز میں۔ بلکہ درمیانی آواز سے قرأت کرو۔ (۱۱)

بقیہ۹) ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج۲ ص۹۱
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۱۹۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۱۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص۰۔
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱
☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص۳۴۹
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج۲ ص۔
۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص۲۲۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج۱۰ ص۳۴۳
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج۳ ص۱۴۲
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ۲۱ ص۔
☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۹۰
☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص۱۰۲
☆ الدرالمنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمی، قم، ایران، ج۵ ص۳۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱
☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۶ ص۲۰۱
۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۱۰

(۴) آیت مبارکہ میں حکم دیا گیا کہ دن کی نمازوں میں جہر نہ کرو، اور رات کی نمازوں میں اخفا نہ کرو، بلکہ دن کی نمازوں میں اخفا کرو، اور رات کی نمازوں میں جہرِ متوسط کرو۔(۱۲)

مسائل شرعیہ:

(۱) اللہ تعالیٰ عزاسمہ وحدہ لاشریک لہ ہے، وہی ایک ذاتِ معبودِ حقیقی ہے، تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی صفاتِ کمالیہ غیر متناہی ہیں۔ ہر صفت کمال کے مقابل ایک اسم ہے جو اس صفت کو ظاہر کرتا ہے، اس لئے اس کے صفاتی نام غیر متناہی ہیں۔ ان میں سے جس اسم کے ساتھ اسے پکارا جائے جائز ہے۔ یہ اسماءِ حسنیٰ کہلاتے ہیں۔(۱۳)

(بقیہ ۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۱۴۲

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص ۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۹۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۲۱۳

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۱۹۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۴

☆ الدر المنثور، ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج۵ ص ۳۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۱

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۳

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص ۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۹۶

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۶۵۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ ص ۷۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۹۶

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۲۱۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ ص ۳۱۱

﴿۲﴾ لفظ "اللہ" اعظم اسماءِ الٰہیہ میں سے ہے، یہ جمیع اسماء وصفات کا جامع ہے، یہ لفظ ذات واجب الوجود مستحق جمیع محامد کا علمِ ذاتی ہے، اس لئے اس کا استعمال اس کے علاوہ کسی اور پر جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۳﴾ اسماءِ الٰہیہ توقیفی ہیں، یعنی اس کے نام وہی ہیں جو قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہیں۔ ان ثابت اسماء کے علاوہ کوئی اور اسم اس کی ذات پر بولنا منع ہے۔ مثلاً رام، پربھو، پرماتما، گاڈ وغیرہ۔ خدا رب کا نام نہیں، بلکہ مالک اور واجب الوجود کا ترجمہ ہے، جیسے رب کا ترجمہ پالنہار اور پروردگار ہے، یہ جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۴﴾ اسماءِ الٰہیہ میں سے بعض وہ نام ہیں جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے۔ جیسے رحیم، کریم، علیہم وغیرہ، اور بعض وہ اسماء ہیں جو صرف ذاتِ باری تعالیٰ عزوعلا سے خاص ہیں، مثلاً رحمٰن، اس کا اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں، لہٰذا جس شخص کا نام عبدالرحمٰن ہو اسے رحمٰن کہنا حرام ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ اسماءِ الٰہیہ کو حقیر شے کی طرف اضافت کرنا ادب کے خلاف اور منع ہے، مثلاً یوں کہنا مکھی اور مچھر کا خالق، بلکہ اسے یوں کہے خالق الارض والسمٰوات، اگرچہ مچھر اور مکھی کا خالق بھی وہی ہے، مگر یہ ادب کے خلاف ہے۔ (۱۷)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا کے اسماء میں سے ننانوے (ایک کم سو) نام وہ ہیں جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا، وہ ننانوے نام یہ ہیں۔

---

(۱۴) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج د ص ۲۱۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۳

(۱۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۷۰

اَللّٰهُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ
اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ
اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ
اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ
اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ
اَلْحَكَمُ	اَلْعَدَلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ
اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ
اَلْحَسِيْبُ	اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ
اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ
اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ	اَلْحَقُّ
اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ
اَلْحَمِيْدُ	اَلْمُحْصِيُ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ
اَلْمُحْيِيُ	اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ
اَلْوَاحِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاجِدُ	اَلصَّمَدُ
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ
اَلْوَالِيُّ	اَلْمُتَعَالِيُّ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ

اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	مَالِکُ الْمُلْکِ
اَلْمُقْسِطُ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ
اَلْمُغْنِیُّ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ
اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُّ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیُّ
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ	

ان اسماء کو یاد کرنے میں بڑی برکت ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ قرأت میں جہر کی حد یہ ہے کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر اپنے مخارج سے ادا کیا جائے کہ دوسرے بھی سن لیں اور اخفا کی کم از کم حد یہ ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت نہ ہو تو خود سن لے۔ قرأت کے علاوہ جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہو مثلاً طلاق دینا، آزاد کرنا، وقف کرنا، ہبہ کرنا، کوئی ورد یا وظیفہ پڑھنا، وہاں بھی اخفا یا جہر کی وہی حد وہی ہے جو بیان ہوئی۔ اس سے کم پر کہنے یا پڑھنے کا حکم نافذ نہ ہوگا۔(۱۹)

﴿۸﴾ دن کی نمازوں (ظہر، عصر) میں قرأت سری ہوگی اور رات کی نمازوں (مغرب، عشاء، فجر) میں قرأت جہری آواز سے ہوگی۔ حضور سید عالم ﷺ سے یہی منقول ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ دن کی نمازوں میں اخفا اور رات کی نمازوں میں جہرِ متوسط واجب ہے۔ اگر اس کا خلاف کیا تو نماز واجب الاعادہ ہے۔(۲۰)

---

(۱۸) ☆ جامع ترمذی، ج۲ ص ۲۱۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص [illegible]

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص [illegible]

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۲ ص [illegible] و ما بعد

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور [illegible]

(۲۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲ ص [illegible]

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور [illegible]

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۲ ص [illegible]

﴿۹﴾ قرأت کے علاوہ نماز کے اندر جو دعائیں ہیں ان میں اِخفا واجب ہے۔رات کے نوافل میں قرأت میں جہر اور اخفا دونوں جائز ہیں۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ نماز میں اور نماز کے علاوہ قرآن مجید کو عمدہ آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حَسَنًا (۲۲)

﴿۱۱﴾ جہری نمازوں میں قرأت کو جہر متوسط سے کرنا فرض ہے۔جہر مفرط (بہت بلند آواز سے قرأت کرنا) جس سے خود کو مشقت ہو یا دوسروں کو ایذا ہو، منع ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ دعا مانگنے میں بہت زیادہ بلند آواز کرنا جائز نہیں۔امور میں متوسط امر ہی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا (۲۴)

درمیانی امر سب سے بہتر ہے۔(۲۵)

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۲

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۱

(۲۲) ☆ رواہ الحاکم عن البراء /بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۴۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص ۳۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۲

(۲۴) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریروابن ابی حاتم /بحوالہ درمنثور، ج۵ ص ۲۵۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۲۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج ۲۱ ص ۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۱۹۲

الحمدللہ رب العالمین، سورۃ بنی اسرائیل سے احکام کی آیات سے احکام کا استخراج، استنباط اور ترتیب کا کام آج ۱۹ ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ ر یکم مارچ ۲۰۰۵ء بروز منگل بعد نماز ظہر مکمل ہوا۔

گزشتہ نو ماہ سے علالت کے قوی ہونے سے قویٰ میں مزید ضعف آ گیا ہے اور اس عرصہ میں اکثر ایام میں کام میں تعطل رہا ہے۔ بہرحال یہاں تک احکام کی ترتیب و تالیف پر اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ کا بے حدو بے پایاں شکر ادا کرتا ہوں، یہ سب صرف اور صرف، اسی کی توفیق سے ممکن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ وَالۡمُعَافَاۃَ وَالۡخَیۡرَ قَبۡلَ الۡمَوۡتِ وَعِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَبَعۡدَ الۡمَوۡتِ، اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ شَفَاعَۃَ النَّبِیِّ الشَّافِعِ الشَّفِیۡعِ عِنۡدَ الۡمِیۡزَانِ وَعِنۡدَ الۡحَوۡضِ وَعِنۡدَ الصِّرَاطِ وَفِی الۡجِنَانِ آمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ وَنُوۡرِ فَرۡشِہٖ وَزِیۡنَۃِ عَرۡشِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الۡاَمِیۡنِ الۡمَکِیۡنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ

☆☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۵) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ص ۱۹۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ص ۱۷۲

☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵ص ۲۵۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۶ ص ۱۷۳

باب (۲۶۸)

﴿اجتہاد، وکالت، شرکت کی مشروعیت﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ‌ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ☆

(سورہ الکھف آیت ۱۹)

اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں، ان میں ایک کہنے والا بولا، تم یہاں کتنی دیر رہے؟ کچھ بولے، ایک دن رہے یا دن سے کم، دوسرے بولے، تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے، تو اپنے میں ایک کو چاندی لے کر شہر میں بھیجو، پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔

حل لغات:

"بَعَثْنٰهُمْ": بَعَث (از باب فَتَحَ) بَعْثًا و تَبْعَاثًا کا معنی ہے بھیجنا، سکون سے حرکت دینا، شے کا ابھارنا، متوجہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، بمعنی لشکر۔

بَعَث کا تعلق چونکہ مختلف اشیاء سے ہوتا ہے اس لئے اس کا معنی بھی اختلافِ تعلق کے باعث مختلف ہوگا۔

بَعَث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بشری (۲) الٰہی۔

بشری مثلاً بَعَثَ الْبَعِيْرَ اونٹ کا اٹھانا۔ بَعَثَ الْاِنْسَانَ فِيْ حَاجَتِهٖ کسی کو اپنی ضرورت کے لئے بھیجنا۔

الٰھی بَعَث کی دو قسمیں ہیں۔

اول اعیان، اجناس اور انواع کو عدم سے وجود میں لانا۔ یہ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی دوسرا اس پر قادر نہیں، اور نہ ہی وہ اس میں اللہ کا شریک ہوسکتا ہے۔

دوم احیاءِ موتی (مردوں کو زندہ کرنا) یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض اولیاء کو بھی یہ صفت عطا کی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا۔

قرآن مجید میں بَعَث کا کلمہ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔

بمعنی الہام......

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ

اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو الہام کیا زمین کریدتا۔

بمعنی دنیا میں زندہ کرنا۔ مثلاً......

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۵۶)

پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں احسان مانو۔

بمعنی نیند سے بیداری۔......

هُوَالَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَاجَرَحْتُمْ بِالنَّھَارِثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْہِ لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی

(سورۃ الانعام آیت، ۲۰)

اور وہی جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے، اور جانتا ہے جو دن میں کماؤ پھر تمہیں اٹھاتا ہے (نیند سے بیدار کرتا ہے) کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو۔

بمعنی مسلّط کرنا۔ مثلاً......

فَاِذَاجَآءَ وَعْدُاُوْلٰھُمَابَعَثْنَاعَلَیْکُمْ عِبَادًالَّنَااُوْلِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ (سورۃ بنی اسرائیل آیت، ۵)

پھر جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے (مسلط کئے) سخت لڑائی والے۔

بمعنی رسول بھیجنا۔ مثلاً......

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًامِّنْھُمْ یَتْلُوْاعَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْامِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ☆

(سورۃ الجمعۃ آیت، ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

آیت زیب عنوان میں فَابْعَثُوْااَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖ

میں بمعنی کسی کو ایلچی بنا کر بھیجنا مراد ہے۔

بمعنی مقرر کرنا و بیان کرنا۔ مثلاً......

وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا

(سورۃ البقرۃ آیت، ۲۴۶)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا، بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (مقرر کیا ہے)

بمعنی قبروں سے اٹھانا، مثلاً......

وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَاوَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ☆

(سورۃ الحج آیت، ۷)

اوراس لئے کہ قیامت آنے والی، اس میں کچھ شک نہیں۔اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں۔

آیت مبارکہ میں بَعَثَ کلمہ دومختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔(۱) بمعنی نیند سے بیدار کرنا (۲) بھیجنا۔(۱)

"بِوَرِقِکُم": وَرِق چاندی یا چاندی کے سکے۔(۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔۔۔

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی۔۔۔

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج ا ص ۲۸

☆ قاموس القرآن اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمدالدامغانی ،مطبوعہ بیروت،۴۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج ا ص ۲۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص ۲۶۳

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان،ج۳ص ۱۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر،ج۳ص ۱۔۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی۔۔۔

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۲۸

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷ص ۲۰۱

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۸

☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ،ج۳ص ۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر،ج۔۔۔

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور۔۔۔

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳ص ۔۔۔

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ۱۳۶۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۵۲۰

☆ المصباح المنیرفی غریب الشرح الکبیرللرافعی،مؤلفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی،مطبوعہ مصر،ج۔ص ۔۴۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر،ج۷ص ۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان،ج۱۰ص ۔۔۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی۔۔۔

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۔۔۔

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمخشری،مطبوعہ کراچی،ج۲ص ۔۔۔

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ،ج۵ص ۔۔۔

☆ تفسیر جلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳ص ۔۔۔

"اَزۡكٰى": حلال، برکت والا، پاکیزہ، سستا، مقدار میں کم پکانے میں زیادہ۔(۳)

"فَلۡيَتَلَطَّفۡ": تو چاہئے کہ نرمی کرے۔شہر میں داخل ہوتے وقت، یا کھانا خریدتے وقت، نرمی کرے۔(۴)

پس منظر:

اصحابِ کہف کا واقعہ قرآن مجید میں اس سورت میں تفصیل سے مذکور ہے۔اس آیتِ کریمہ میں واقعہ کے جس حصہ کا ذکر ہے وہ یوں ہے۔

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر صاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ص ۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ص ۲۰۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر ج ۲۱ص ۱۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۱۲،

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۳ص ۱۲۲۱

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ج ۱۰ص ۴۷۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمحشری ،مطبوعہ کراچی ج ۲ص ۴۲۲

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان ج ۳ص ۱۵۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر ج ۳ص ۷۔

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ،۴۷۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۵ص ۲۲۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی ج ۷ص ۲۰۲

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ص ۳۷۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر ج ۳ص ۷۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ،۴۸۰

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ص ۱

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ص ۸

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر ج ۲۱ص ۱۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ص ۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۵ص ۲۲۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی ج ۷ص ۲۰۲

شہر طرطوس (زمانہ جاہلیت میں اس کا نام اُفسوس تھا) میں دقیانوس کافر بادشاہ نے انتہائی ظلم کر کے اپنی رعایا کو بت پرست بنا دیا۔ چند خوش نصیب حضرات نے اپنے دین عیسوی کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ بادشاہ کے ظلم سے تنگ آکر انہوں نے شہر کو چھوڑ کر ایک غار میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہو کر وہ غار ہی میں سو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت سے ان بندگانِ خدا کی کرامت ظاہر ہوئی۔ وہ تین سو نو برس نیند کی حالت میں رہے۔ جب بیدار ہوئے تو ان کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ وہ جب سوئے تھے اس دن صبح کا وقت تھا اور جب بیدار ہوئے تو بعد زوال (سورج کے غروب کے قریب) کا وقت تھا۔ وہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ یہاں ہم ایک دن یا دن کا بعض حصہ سوئے ہیں، مگر جب انہوں نے اپنے بال اور ناخن بڑھے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہاں ہم کتنا عرصہ ٹھہرے رہے۔ بیدار ہونے کے بعد ان کو بھوک محسوس ہوئی۔ ایک کو انہوں نے کہا کہ کچھ سکے لے جاؤ اور شہر میں سے پاکیزہ کھانا لے آؤ۔ مگر آنے جانے میں اور خرید و فروخت کے وقت اس طرح نرمی کرنا کہ کوئی تمہارے دوسرے ساتھیوں پر اطلاع نہ پا سکے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان اپنے اعتقاد اور گمانِ غالب کے مطابق جو گفتگو کرتا ہے وہ جائز ہے، اسے باطل نہیں کہا جائے گا، اگرچہ وہ واقع کے مطابق نہ ہو۔ اصحابِ کہف نے اپنی نیند کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق گفتگو کی کہ ہم یہاں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے، حالانکہ فی الواقع وہ تین سو نو برس نیند میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو باطل نہیں ٹھہرایا اور نہ اسے کذب کی طرف منسوب کیا۔

ایسے ہی حضرت عزیز علیہ السلام کی نیند کا واقعہ قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

(سورۃ البقرۃ ...)

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا، فرمایا، تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں یا کچھ کم۔

ایک اور واقعہ کی گفتگو قرآن مجید میں ہے۔

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢبِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا☆ (سورۃ الکہف آیت،۷۴)

موسیٰ نے کہا، کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی۔ بیشک تم نے بہت بری بات کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اعتقاد کے مطابق گفتگو کی تھی۔ رب نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔ اس سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اجتہاد کے جواز کی نفی کرنا جائز نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ وکالت عقدِ نیابت ہے۔ کسی کو اپنے معاملات کا وکیل بنانا ناجائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس میں لوگوں کی حاجت ہے، مصلحت ہے۔ ہر آدمی اپنا ہر کام خود نہیں کر سکتا۔ دوسروں کی اعانت کا محتاج ہے۔ بعض اوقات اپنے آرام کے لئے دوسروں کو وکیل بنایا جاتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اس کے جواز کا ثبوت ہے۔ ساتھیوں نے ایک کو سکہ دے کر کھانا لانے کے لئے مقرر کیا۔ یہی توکیل ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کے مصارف میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا (سورۃ التوبۃ آیت،۶۰)

زکوٰۃ تو انہی لوگوں کے لئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں۔

زکوٰۃ کو تحصیل کرنے والے حاکم کی طرف سے زکوٰۃ کے وکیل ہوتے ہیں۔ احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں وکیل بنانے کا جواز ملتا ہے۔ خود حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کو زکوٰۃ تحصیل کرنے پر وکیل مقرر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ، اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ اِنِّيْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ (۶)

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۱۳
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۱۳
☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۰۵

(۶) ☆ رواہ ابو داؤد عن جابر، ج۲ ص ۱۵۵

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مَیں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (آپ اجازت فرمائیں) آپ نے فرمایا، جب وہاں تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (زکوٰۃ کے) وصول کر لینا اور اگر وہ کوئی علامت چاہے تو اس (بطور علامت) اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دینا۔

اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا وکیل مقرر کرنا ثابت ہے۔ اسی طرح وکالت کے جواز پر امت کا اجماع واقع ہے۔(۷)

فائدہ : موجودہ کچہریوں کے وکیل وکالتِ شرعیہ کا ایک حصہ ہیں۔ موجودہ وکیلوں کے احکام کسی مناسب موقعہ پر بیان ہوں گے۔

﴿۳﴾ جن امور میں کسی کو نائب بنانا جائز ہے ان میں کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ حرام امور میں وکالت جائز نہیں۔(۸)

﴿۴﴾ معذور کا وکیل بنانا بالاتفاق جائز ہے، اور جسے عذر نہ ہو اس کا وکیل بنانا جائز نہیں۔ حاضر صحیح الاعضا بدن والے کا خصم کی اجازت کے بغیر وکیل بنانا جائز نہیں۔ خصم مدعی ہو یا مدعی علیہ ہو، دونوں کا حکم ایک ہے، اور اگر موکل (وکیل بنانے والا) بیمار ہو کہ پیدل کچہری نہ جا سکتا ہو، یا سواری پر جانے میں مرض کا اضافہ ہو، یا موکل سفر میں ہو، یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو، یا عورت پردہ نشین ہو، یا عورت حیض و نفاس میں ہو اور حاکم مسجد میں اجلاس کرتا ہو، یا کسی دوسرے حاکم نے اسے قید کر دیا ہو، یا اپنا دعویٰ اچھی طرح بیان نہ کر سکتا ہو، ان سب صورتوں میں وکالت بغیر رضامندی خصم لازم ہوگی۔(۹)

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص۲۱۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۲ ص۱۲۲۸
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۱۰ ص۳۷۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳
(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۷۷
(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص۱۲۳۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۳۷۷

﴿۵﴾ جن امور میں وکیل بنانا جائز ہے وہ یہ ہیں۔

زکوٰۃ، حج، بیع، رہن، حجر، حوالہ، ضمان، شرکت، اقرار، صلح، عاریہ، غنیمت، نفے، نکاح، طلاق، طلبِ قصاص، دیت، عتق وغیرہ۔(۱۰)

﴿۶﴾ وہ امور جن میں وکیل بنانا جائز نہیں۔

نماز، روزہ، اعتکاف، غصب، لقطہ، ایلا، لعان، ظہار، خیانات، قسامہ۔(۱۱)

﴿۷﴾ کھانے میں شرکت جائز ہے، اگرچہ شریکوں میں سے بعض دوسروں سے زیادہ کھاتے ہوں۔ قرآن مجید کی زیبِ عنوان آیت سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے کہ سب نے مل کر کھانا منگوایا۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ یتیم کا ولی یتیم کے ساتھ مل کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ اگرچہ دونوں یکساں کھانا نہ کھاتے ہوں۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ☆

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۰)

کہ کہیں تم دنیا وآخرت کے کام سوچ کر و اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں، تم فرماؤ، ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

(سورۃ النور آیت ۶۱)

یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

(۱۰) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص۲۲۹

(۱۱) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص۲۲۹

احادیثِ صحیحہ کثیرہ میں بھی کھانے کی شرکت کا جواز موجود ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے۔

فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّااِنْ یَّسْتَاذِنَ الرَّجُلُ مِنْکُمْ اَخَاہُ (۱۲)

نبی اکرم ﷺ نے دو کھجوریں جوڑ کر کھانے سے منع فرمایا (جب کہ لوگ مل کر کھا رہے ہوں) مگر یہ کہ آدمی اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے۔

اس حدیث سے بھی مل کر کھانا کھانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ زادِراہ ساتھ رکھنا توکل کے خلاف نہیں، بلکہ صالحین کا طریقہ ہے۔اصحابِ کہف نے غار میں جاتے وقت اپنا زادِراہ ساتھ رکھا تھا۔حضور سید عالم ﷺ سفر میں حتی الامکان اپنا زادِراہ ساتھ رکھتے تھے۔حج جیسی عظیم عبادت میں اپنا زادِراہ ساتھ رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ نے دیا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

......وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ☆ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۷)

اور توشہ ساتھ رکھو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! (۱۴)

---

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر ۔ ج ا ص ۳۳۸

☆ رواہ الدارمی فی الاطعمہ

(۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۳

(۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل از امام جاراللہ زمخشری مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۲۶۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۱ ص ۲۰۳

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی مطبوعہ یوپی ۸۰ ص ۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۲۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۰۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی ج ۳ ص ۲۰۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۵ ص ۲۰۲

﴿۸﴾ کھانے میں پاکیزہ اور حلال کھانے کی طلب لازمی ہے۔ اصحابِ کہف نے اسی کی ہدایت اپنے ساتھی سے فرمائی۔(۱۵)

﴿۹﴾ سونے، چاندی اور دیگر دھاتوں کے سکے بنانا اور ان سے لین دین کرنا جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں رائج رہا، اسی طرح اسلام نے اس کو باقی رکھا۔ اصحابِ کہف کے پاس چاندی کے سکے تھے، جن سے کھانا خریدا۔(۱۶)



---

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت'لبنان، ج۳ص ۱۲۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۷۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۷۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی،۴۷۸

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۲۹

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۰۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمحشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۳

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل ،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی ،مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۵۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۳۷۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہ زمحشری ،مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۲۶۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۷۷

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ج۳ص۴۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۸

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ'مکہ مکرمہ، ج۳ص ۸

☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاھرہ ،ازھر، ج۲۱ ص ۱۰۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاھور، ج۳ص ۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ، ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۱۳

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۰۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۲۹

باب (۲۶۹)

﴿اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہنے کے احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ☆ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ☆ (سورۃ الکہف آیات ۲۳، ۲۴)

اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے، اور یوں کہہ کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے۔

حل لغات:

"اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ": میں یہ کرنے والا ہوں۔

فَاعِلٌ اگرچہ فعل سے مشتق ہے مگر یہاں اس سے مراد عام ہے، فعل ہو یا قول، دونوں کو شامل ہے۔(۱)

"غَدًا": لغوی معنی ہے آئندہ کل، لیکن اس سے صرف آئندہ کل ہی مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد آئندہ زمانہ ہے، جس

(۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۵

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰

میں کل بھی شامل ہے۔(۲)

''اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ'': مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

یہ کلمہ سابق کلام سے استثنا ہے، یعنی ان شاء اللہ کہے۔ اپنے کسی قول، فعل یا ارادہ کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ فعل یا قول یا ارادہ پورا ہوگا، اگر اس نے نہ چاہا تو یہ کام نہیں ہوگا۔(۳)

''لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا'': اَقْرَبَ رَشَدًا سے مراد ہے کوئی ایسی بہتری جو متصل ہی آنے والی ہو۔(۴)

دونوں آیات کا مفہوم یہ ہے کہ جب تو کوئی کام کرنے یا کہنے کا ارادہ کرے تو یہ ضرور کہہ لینا ''اِنْ شَاءَ اللّٰهُ'' (اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام ہوگا) اپنے ارادہ، فعل یا قول کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دینا، اس سے بندگی کا اظہار ہوگا اور اس کی ذات پر اعتماد و توکل بڑھے گا۔ اور جب تو بھول جائے تو یاد آنے پر ''اِنْ شَاءَ اللّٰهُ'' کہہ لینا عنقریب اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ آپ کو (حضور پُرنور سیدِ عالم ﷺ کی ذات مراد ہے) اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

---

(۲) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۰

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو [illegible] نسفی مطبوعہ لاہور [illegible]

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م [illegible]) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص ۲۳۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۵ ص [illegible]

(۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۲۳۵

(۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل از امام جار اللہ زمخشری مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۱۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل [illegible] الفراء البغوی مطبوعہ ملتان ج ۳ ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن [illegible] (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۱ ص [illegible]

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر [illegible] علامہ [illegible] محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص [illegible]

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج ۳ ص ۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م [illegible]) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ ج ۵ ص ۲۳۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ [illegible] امدادیہ ملتان ج ۱۵ ص ۲۰۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ [illegible] عثمانی [illegible] مطبوعہ دہلی [illegible]

شانِ نزول:

مکہ مکرمہ کے مشرکین جب حضور پُر نور سید عالم ﷺ کے ساتھ دلائل سے مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تو انہوں نے یہودانِ مدینہ سے پوچھا کہ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے، ہمیں کوئی ایسا نسخہ بتاؤ کہ جس سے وہ لا جواب آ جائے، یا اس کے دعویٰ نبوت کی صداقت واضح ہو جائے تو یہودانِ مدینہ نے قریشِ مکہ سے کہا کہ اس مدعی نبوت سے تین سوال کرو۔ اصحابِ کہف، ذوالقرنین اور روح کے بارے میں دریافت کرو۔ اگر وہ جواب دے دے تو سچا نبی ہے۔ چنانچہ مشرکینِ مکہ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ تینوں سوال کئے۔ اصحابِ کہف کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ ''میں اس کا جواب کل دوں گا'' اس پر آپ نے ان شاء اللہ نہ فرمایا۔ جب کل آیا تو اس وقت تک وحی کا نزول نہ ہوا۔ مشرکین مکہ نے تضحیک کی اور طرح طرح کے الزامات دہرائے۔ چند دن تک وحی کے نزول میں تاخیر رہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اے میرے محبوب اپنے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ رکھو اور ان شاء اللہ کہا کرو، اس پر آپ نے ان شاء اللہ کہا۔ (۵)

---

(۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۲۱۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص ۳۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ ص ۹۔

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۱۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص ۔۔

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۲ ص ۔

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۹

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۹۔ ۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۔۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالمطابع قاہرہ، ج ۲ ص ۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۵ ص ۲۳۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۔

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج۶ ص ۱۰۲

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جب کسی کام کرنے یا نہ کرنے کا عزم ہوتو اس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مشیت سے وابستہ کردو، اور یوں کہو کہ ان شاءاللہ میں یہ کام کروں گا۔ یا ان شاءاللہ میں ایسا کہوں گا۔ کلام یا فعل یا ارادہ کو مشیت ایزدی سے معلق کرنا اللہ تعالیٰ عز شانہ کو محبوب ہے اور اس کام، یا فعل یا ارادہ میں برکت ہو جاتی ہے، اور اگر ان شاءاللہ نہ کہا تو کام میں برکت نہ رہے گی۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ اپنا ارادہ ظاہر فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں سے مباشرت کروں گا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے سو مجاہد عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے، آپ ان شاءاللہ کہنا بھول گئے۔ آپ نے اپنے ارادہ پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف ایک معذور بیٹا دیا۔ اس واقعہ کو بیان فرما کر حضور پُر نور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لِحَاجَتِهٖ (۶)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاءاللہ کہہ لیتے تو اپنی حاجت پوری کر لیتے۔(۷)

---

(۶) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲ص۴۹ ☆ ورواہ نحوہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج۲ص۹۸۲
☆ ورواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱ص۲۲۰ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج۲ص۱۵۰
☆ رواہ ابن ماجہ فی الکفارات ☆ رواہ مالک عن ابی ہریرۃ فی النذور
☆ رواہ احمد، ج۲ص۲۷۵

(۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ص۲۱۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج۳ص۲۲۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ص۳۸۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۸۰
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص۵۷
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص۰
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص۱۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ص۱۰۸

﴿۲﴾ کلام میں استثنا سے کلام کا حکم وجود اور نفی میں برابر ہو جاتا ہے۔ یعنی استثنا سے کلام کا حکم معطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی میں ان شاء اللہ یہ کام ضرور کروں گا۔ ان شاء اللہ کہنے سے کام کا کرنا لازم نہ رہا۔ یاد رہے کہ ان شاء اللہ کلام میں استثنا کا معنی پیدا کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَهٗ ثُنْيَاهُ (۸)

ایک اور حدیث میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ وَاسْتَثْنٰى اِنْ شَآءَ اللّٰهُ رَجَعَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ غَيْرَ حَانِثٍ (۹)

(دونوں احادیث کا مفہوم یہ ہے) جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہا تو چاہے وہ کام کرے، چاہے ترک کر دے، اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا۔

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا (سورۃ الکھف آیت ۶۹)

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے۔

باوجود اس بات کے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر علیہما السلام پر ان کے بظاہر خلافِ شرع فعل پر اعتراض کیا مگر جھوٹ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ان شاء اللہ کہنے سے بری ہو گئے۔ (۱۰)

(بقیہ ۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۲۰۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص۲۳۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص۲۰۱

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ص۲۰۹

(۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص۱۵۳

(۹) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر، ۱۵۳ ☆ رواہ النسائی عن ابن عمر، ج۲ص۱۴۸

☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج۲ص۱۰۸ ☆ رواہ الدارمی فی کتاب النذور

(۱۰) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۱۲۳۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۱۰ص۳۸۵

﴿۳﴾ وہ استثناء جو حکم کو مقید کردے اس کا کلام سے متصل ہونا لازمی ہے۔ اگر استثنا منفصل ہوا تو کلام کو مقید نہ کرسکے گا۔ مثلاً اگر کلام کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا ہے یا کلام کو ان شاء اللہ کے ساتھ مقید کرنا ہے تو شرط اوران شاء اللہ اور غایت اور بدلِ بعض پہلے کلام کے بعد متصلاً ذکر کرنا ضروری ہے۔ اگر دیر سے لگائی ہوئی شرط، قید کو معتبر مانا جائے تو نہ کوئی اقرار صحیح ہوگا، نہ طلاق، نہ غلام کی آزادی، نہ صدق معلوم ہوگا، نہ کذب۔ مثلاً زید نے اقرار کیا کہ عمر کا مجھ پر اتنا روپیہ قرض ہے اور مجلس سے اٹھ جانے کے بعد کہا بشرطیکہ عمر مجھے فلاں چیز دے دے۔ یا زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دیر بعد کسی شرط کے ساتھ مشروط کردیا۔ تو یہ استثنا منفصل معتبر نہ ہوگا اور سابق کلام پر حکم نافذ ہوجائے گا۔ جمہور امت کا یہی فیصلہ ہے۔ البتہ سانس ٹوٹ جانے یا کھانسی یا چھینک آنے سے جو انفصال ہوگا وہ بھی کلام کو تبدیل کردے گا۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اگر کلام یا ارادہ ظاہر کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے ان شاء اللہ کہہ لے۔ اس سے اگرچہ کلام تو تبدیل نہ ہوگی، البتہ سنت پوری ہوجائے گی۔ آیت کے شان نزول میں یہ امر واضح ہوچکا ہے۔ (۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص۲۱۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان. ج۱۰ص۳۸۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر ج۳ص...

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی .مطبوعہ یوپی.۹۰...

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص...

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور ج۳ص...

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ. ج۵ص۲۳...

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ج۳ص...

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ،تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ،کراچی. ج۳ص۱...

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل،ازامام جاراللہ زمحشری،مطبوعہ کراچی. ج۲ص۱۱۹

(۱۲) ☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازھر. ج۲۱ص...

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور. ج۳ص۲۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ. ج۵ص۲۲۵

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی ج۷ص۲۰۶

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی .مطبوعہ یوپی.۹۰...

﴿۵﴾ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول گیا۔ یا سوتے میں نماز کا وقت جاتا رہا تو جب یاد آئے یا بیدار ہو نماز ادا کرے اگر چہ یہ قضا ہوگی مگر قضا کا ادا کرنا بھی فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً اَوْنَامَ عَنْھَافَکَفَّارَتُھَااَنْ یُّصَلِّیَھَااِذَاذَکَرَھَا(۱۳)

جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتے میں نماز فوت کر دے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے (یا بیدار ہو جائے) تو اس وقت نماز پڑھ لے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ اقرار، نکاح، طلاق، غلام کی آزادی، قسم کے دوران ان شاءاللہ کہا تو ان پر حکم نافذ نہ ہوگا۔ یعنی اقرار ثابت نہ ہوگا۔ نہ نکاح منعقد ہوگا، نہ طلاق ہوگی، نہ غلام آزاد ہوگا اور نہ قسم منعقد ہوگی۔ (۱۵)

﴿۷﴾ اگر کسی نے کلام کیا اور استثنا کو اپنے دل میں رکھا، یہ استثنا صحیح نہیں، جب تک استثنا کو اسی جہر سے بیان کرے جس طرح اس نے کلام کیا۔ قضاء یہی حکم نافذ ہوگا، اس کا دعویٰ استثنا قبول نہ کیا جائے گا۔ چونکہ استثنا بمنزلہ شرط کے ہے اور شرط کا کلام کے ساتھ متصل ہونا اور جہر سے ہونا لازمی ہے۔ مثلاً اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے

---

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۸۴ ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ۱ ص ۲۴۱
☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱ ص ۴۵ ☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۱ ص ۱۰۰
☆ رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ص ۵۰ ☆ رواہ الدارمی فی کتاب الصلاۃ
☆ رواہ مالک فی کتاب الصلاۃ
☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۰۰، ۲۴۳، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۸۲، ج ۵ ص ۲۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۰ ص ۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۵۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۷ ص ۲۰۹

(۱۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۰ ص ۰
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل از امام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان ج ۳ ص ۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دار المطالع قاہرہ ازہر ج ۰ ص ۰
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۵ ص ۲۰۹

طلاق ہے اور اپنے جی میں رکھا کہ اگر تو گھر سے نکلی، یا یہ جملہ منفصل کہا، دونوں صورتوں میں بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔(۱۶)

﴿۸﴾ اگر کوئی مرتبہ قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ اللہ کی قسم، میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا...... پھر آخر میں متصلاً استثنا کر دے تو یہ استثنا تمام کی طرف راجع ہوگی۔(۱۷)

فائدہ:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو بری بڑی نشانیاں عطا فرمائیں۔ اولین و آخرین کی خبریں دیں، تمام انبیاء کے علوم، ماضی و مستقبل کے بارے میں علمی خزانے آپ کو عطا فرمائے۔ اصحابِ کہف کا واقعہ اگرچہ عجیب ہے مگر اس سے عجیب تر خبریں آپ کو عطا ہوئیں۔ غیب کے خزانوں کی چابیاں، زمین و آسمان کے خزانوں کی چابیاں آپ کو عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ آپ پر اب بھی ہر لحہ بے شمار انعام فرما رہا ہے۔(۱۸)

لطیفہ جلیلہ:

منصور کو کسی نے شکایت کی کہ آپ کے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کے خلاف امام ابوحنیفہ

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۴

(۱۷) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۴

(۱۸) ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹

☆ تفسیر جلالین، ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص ۱۰

☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمدبن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ 'مکہ مکرمہ، ج۳ص ۱۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج۴ص ۴۱۰

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۲۱ص ۱۱۱

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ص ۲۵۰

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ص ۴۱۹

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ص ۲۱۱

رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے ہیں۔(یادرہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ استثنا منفصل معتبر ہے) خلیفہ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو طلب فرما کر اس بارنے میں دریافت کیا، امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے منصور! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد آپ کے بھی خلاف ہے، اگر کوئی شخص آپ سے آکر بیعت کرے اور پھر دور جا کر استثنا کرے تو وہ آپ کی بیعت سے بری ہوگیا، منصور پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کی صداقت واضح ہوگئی، اس نے آپ کا اکرام فرمایا اور شکایت کرنے والے پر عتاب فرمایا۔(۱۹)



(۱۹) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۲۲۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازھر، ج۲۱ ص۱۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۳ ص۲۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج۵ ا ص۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص۲۳۵

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص۲۰۹

باب (۲۷۰)

نظر بد حق ہے

معاشرتی زندگی میں استعمال کی چند دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ج اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ☆ (سورۃ الکھف آیت ۳۹)

اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ، ہمیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا، اگر تو مجھے اپنے سے مال واولاد میں کم دیکھتا تھا۔

حل لغات:

"لَوْلَا": کلمہ زجر وتوبیخ ہے، خصوصاً جب ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ لَوْلَا، قُلْتَ پر داخل ہے، یعنی جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو اگر یہ کلمہ کہہ لیتا (جس کا ذکر آگے آتا ہے) تو تیرا باغ بربادی سے بچ جاتا۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج۱۰ ص۲۰۲
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص۱۷۵
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ ص۱۳

"مَاشَاءَ اللّٰهُ": اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ ہر کام اس کی مشیت سے متعلق ہے۔ بندہ اگر کرنا چاہے اور اس کی مشیت نہ ہو تو وہ کام نہیں ہوتا اور اگر نہ چاہے مگر اس کے ہونے سے متعلق اس کی مشیت ہو تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت ہے کہ وہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ جانے اور اپنی عاجزی کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔(۲)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۲۱ ص۱۲۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۲۸۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ، ج۵ص۲۴۷

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص[illegible]

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص[illegible]

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج۳ص[illegible]

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۲۸۰

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص۲۲۴

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۲

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۲۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ، ج۵ص[illegible]

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص[illegible]

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل ،ازامام جاراللہزمخشری،مطبوعہ کراچی، ج۲ص۷۵

☆ تفسیرالبغوی المسمٰی معالم التنزیل،ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،مطبوعہ ملتان، ج۳ص۱۶۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص۸۴

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہبن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی ۲۸۲

☆ تفسیرجلالین ،ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص[illegible]

☆ تفسیرصاوی ،ازعلامہ احمدبن محمدصاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳ص[illegible]

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃالمطالع قاہرہ ،ازہر، ج۱۱ ص۱۲۷

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۵ص۲۸۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ،کوئٹہ، ج۵ص۲۴۷

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہپانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص۲۲۴

"مَا شَآءَ اللّٰہُ": اللہ تعالیٰ کی مشیت مبارکہ ہوتو وہ کام ہوتا ہے اس کی مشیت نہ ہوتو وہ کام نہیں ہوتا۔ بندہ کے ارادہ ہونے یا نہ ہونے سے کام کا ہونا وابستہ نہیں۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت یہ ہے کہ بندہ کو ارادہ پر اعتماد نہ کرنا چاہئے، بلکہ اعتماد مشیتِ ایزدی پر ہونا لازمی ہے۔ اس کلمہ سے بندہ اپنے عجز اور مالک ومولیٰ کے اختیار کا اقرار کرتا ہے۔(۳)

"لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ": ہمیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا، یعنی کام کرنے کی ہمت یا برائی سے بچنے کی ہمت ہمارے بس میں نہیں، بلکہ یہ ہمت وقوت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس کی توفیق شاملِ حال ہوئی اور اس نے مدد کرنا چاہی تو کام ہوجائے گا اور بری بات سے بچتے مداوامل جائے گا۔(۴)

پس منظر:

اللہ تعالیٰ نے ان آیاتِ مقدسہ میں ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مالدار کافر کا باغ وسیع تھا، اس کی اولاد کثیر تھی، وہ اپنی اولاد، مال اور باغ پر گھمنڈ کرتا تھا، ایک روز وہ اپنے مال واولاد کے ساتھ سیر کرتا باغ میں بڑے فخر سے داخل ہوا تو غریب مسلمان نے اسے کہا کہ یہ باغ، مال اولاد تجھے اللہ نے دیا، اسی کی ذات پر بھروسہ واعتماد کرو، اور یوں کہو "**مَاشَآءَ اللّٰہُ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ**" کافر نے ازراہ تکبر انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے باغ کو آنا فانا تباہ کر دیا۔ اب وہ حیران پریشان رہ گیا۔ غریب مسلمان اس سے کہنے لگا کہ تو مجھے اپنے سے مال واولاد میں کم تر جانتا ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے ایمان کی برکت سے بہت سامال اور اولاد دے گا۔ چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد اس کی اولاد کثیر ہوگئی، مال اور باغات میں خوشگوار اضافہ ہوگیا۔(۵)

---

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۴۰۲

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی .مطبوعہ یوپی، ۴۸۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷ ص۲۲۴

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص۲۴۷

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۱

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزّ شانہٗ سے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے ہر وقت دعا مانگے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، آتے جاتے، سوار ہوتے، پیدل چلتے، رخصت ہوتے، رخصت کرتے، کام کرتے، آرام کرتے، لکھتے پڑھتے، سنتے دیکھتے، نہاتے، وضو کرتے، کپڑے اتارتے، کپڑے پہنتے، پڑھتے پڑھاتے، بولتے چالتے، غرض ہر وقت دعا مانگتے، دعا مانگنے کا فلسفہ یہ ہے کہ بندہ اپنے کام میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہے، اس کی نظر مشیتِ ایزدی پر رہتی ہے۔ وہ ہی حقیقی کارساز ہے، بندے کے ارادے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو کام ہو جاتا ہے، وہ نہیں چاہتا تو کام نہیں ہوتا، اس لئے ہر وقت اور ہر کام اور ہر حالت میں اسی سے مانگنا فرض ہے، اسی میں برکت ہے اور کام ہونے کی توقع بڑھ جاتی ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ کی سیرت ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (۶)

بے شک نبی اکرم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ (دعا مانگتے تھے) (۷)

﴿۲﴾ جو شخص اپنے مکان میں داخل ہو، یا باغ میں یا کھیت میں، یا ادارہ میں داخل ہو، یا اس سے باہر نکلے اور وہ پڑھ لے۔ بِاسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

وہ مکان، باغ کھیت، ادارہ ضرر سے محفوظ رہے گا، نظر بد سے بچے گا، شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، اس مکان میں برکتیں نازل ہوں گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَقَالَ يَـا اَبَـا مُـوْسٰى اَوْيَـا عَبْـدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ كَنْزٍ) مِنْ كَنْزِ

---

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱ ص ۴۴ ☆ رواہ مسلم عن عائشۃ، ج ۱ ص ۱۶۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ، ۲۶ ☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۷۰، ۱۵۲، ۱۷۰

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۳۳۹

الْجَنَّةِ(وَفِیْ رِوَایَةٍ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ مَاھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ،قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۸)

حضور سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا، اے ابوموسیٰ (ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ قَالَ اِذَاخَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ کُفِیْتَ وَوُقِیْتَ وَتُنَحّٰی عَنْهُ الشَّیْطَانُ (۹)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یوں دعا کرے "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ" اسے کہا جائے گا تجھے یہ کفایت کیا گیا ہے، تجھے ہر شر سے بچایا گیا ہے اور شیطان کو تجھ سے دور کر دیا گیا ہے۔(۱۰)

﴿۳﴾ نظر بد برحق ہے، آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ بندۂ مومن پر لازم ہے کہ جب کوئی شے دیکھے اور اسے پسند آئے تو فوراً کہہ لے مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ (یا صرف مَاشَاءَ اللّٰهُ کہہ لے) وہ شے نظر بد کے اثر بد سے محفوظ رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَاٰی شَیْئًا یُعْجِبُهٗ فَقَالَ،مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ لَمْ تَضُرَّہُ الْعَیْنُ (۱۱)

---

(۸) ☆ رواہ البحاری عن ابی موسی ، ج۲ص ۹۴۹ ☆ رواہ مسلم عن ابی موسی (واللفظ له). ح۲ص ۳۴۶

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی موسی . ح۱ص ۲۲۱ ☆ رواہ الترمذی عن ابی موسی فی کتاب الدعا

☆ رواہ ابن ماجه عن ابی موسی ، ۲۸۰

☆ رواہ احمد ، ج۲ص۲۹۸، ۳۰۹، ۳۲۵، ۳۵۵، ۳۶۲، ۴۰۳، ۴۶۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ج۴ص ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳

☆ ۴۰۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ج۵ص ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۷۹، ۲۶۵

(۹) ☆ رواہ الترمذی عن انس بن مالک ، ج۲ص ۲۰۲

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان ح۱۰ ص۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر ح۳ص ۱۰

(۱۱) ☆ رواہ ابن انس عن انس، بحواله کنز العمال ، ج۱ص ۱۷۶۷۰

جوکوئی شے دیکھے اور اسے پسند آئے تو یوں کہے "مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اسے نظر بد نقصان نہ پہنچائے گی۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَيْنُ حَقٌّ(۱۲)

نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

اَلْعَيْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتَدْخُلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ(۱۳)

نظر لگ جانے سے آدمی قبر میں اور اونٹ ہنڈیا میں داخل ہو جاتا ہے (یعنی نظرِ بد موت تک لے جاتی ہے)(۱۴)

﴿۴﴾ نظر بد، شیطان کے مکروفریب، لوگوں کے دھوکے اور غم سے محفوظ رہنے کی دعائیں حدیث شریف نے تعلیم فرمائی ہیں۔ان کے پڑھ لینے سے بندۂ مومن چاروں مکروہات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

رُوِیَ اَنَّ مَنْ قَالَ اَرْبَعًا اَمِنَ مِنْ اَرْبَعٍ،مَنْ قَالَ هٰذِهٖ اَمِنَ مِنْ هٰذَا(وَفِیْ رِوَايَةٍ مِنَ الْعَيْنِ)وَمَنْ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَمِنَ كَيْدَ النَّاسِ لَهٗ،قَالَ تَعَالٰى،اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

---

(۱۲) ☆ رواہ الائمہ احمد والبخاری ومسلم فی کتاب السلام ، باب الطب والمرض والموتی والرقی

☆ رواہ ابو داؤد

☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب الطب ، باب العین عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عامر بن ربیعہ ، بحوالہ کنز العمال ، ج۶ ۱۰۱۵۲ ۱۷

(۱۳) ☆ رواہ ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیہ عن جابر

☆ ورواہ ابن عدی عن الاجاذر ،بحوالہ کنز العمال، ج۶ ص ۲۰۲ ۱۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج۳ ص ۲۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۰ ص ۰ ۲

☆ تفسیر مظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی ج۷ ص ۲۲۴

☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۳۱۵

النَّاسَ قَدْجَمَعُوْالَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًاوَقَالُوْاحَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ،وَمَنْ قَالَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اَمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْمَكْرِ،قَالَ تَعَالٰی.مُخْبِرًاعَنِ الْعَبْدِالصَّالِحِ،اَنَّهٗ قَالَ، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِفَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَامَكَرُوْاوَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءَ الْعَذَابِ،وَمَنْ قَالَ،لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَمَنَ مِنَ الْغَمِّ (۱۵)

روایت کیا گیا ہے کہ جو بندۂ مومن چار کلمات کہے گا چار مصیبتوں سے بچے گا۔

اول، جس نے مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ کہا نظر بد سے محفوظ رہا۔

دوم، جس نے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ لوگوں کے فریب سے بچے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ) جب لوگوں نے ان سے کہا کہ دشمن تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو ان سے ڈر جاؤ تو ان کا (اللہ پر) ایمان بڑھ گیا اور انہوں نے کہا اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

سوم، اور جس نے کہا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ (ترجمہ، میں نے اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے) وہ فریب اور دھوکے سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ صالح کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے (ترجمہ) میں نے اپنے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے ہیں، بیشک اللہ بندوں کے حالات دیکھتا ہے تو اللہ نے اسے بندوں کے مکر سے بچا لیا۔ اور فرعونیوں کو دردناک عذاب نے گھیر لیا۔

چھارم، اور جس نے کہا لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (ترجمہ، نہیں کوئی معبود مگر تو، تیری ذات پاک ہے، بیشک میں حد سے بڑھنے والوں سے ہوں) وہ ہر غم سے آزاد ہوگا۔ (۱۶)

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۷

(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج۳ ص ۱۲۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۱۰ ص۲۰۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۲۲۴

﴿۵﴾ اسلام نے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کی دعا تعلیم کی ہے، حتی کہ بیوی سے مباشرت کی دعا بھی تعلیم فرمادی ہے، جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَاثُمَّ قُدِرَاَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْطَانُ اَبَدًا(۱۷)

اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور جو تو اولاد ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔

اس دوران اگر اللہ اولاد عطا فرمادے تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر سے محفوظ رہے گی۔

بیوی سے مباشرت کے وقت یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔(۱۸)

☆☆☆☆☆☆

---

(۱۷) ☆ رواه البخاری عن ابن عباس، ج ا ص ۲۶

☆ رواه مسلم فی کتاب الطلاق

☆ رواه ابو داؤد عن ابن عباس، ج ا ص ۳۰۰ (واللفظ له)

☆ رواه الترمذی عن ابن عباس، ج ا ص ۱۶۲

☆ رواه ابن ماجه عن ابن عباس، ۱۳۹

☆ رواه الدارمی فی کتاب النکاح

☆ رواه احمد، ج ا ص ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۴۳، ۲۸۳، ۲۸۶

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعه دار المعرفه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۹

باب (۲۷۱)

سفر کے چند احکام، دعویٰ علم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا ☆

(سورۃ الکہف آیت ۶۰)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں۔

حل لغات:

"**لِفَتٰہُ**": فتٰی کا معنی ہے نوجوان، سخی، غلام۔ غلام یا کنیز اگرچہ بوڑھا یا بوڑھی ہو اسے عرف میں فتٰی بمعنی نوجوان ہی کہا جاتا ہے۔(۱)

اس آیت کریمہ میں فتٰی سے حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام مراد ہیں۔ حضرت یوشع، حضرت موسیٰ کلیم اللہ صاحبِ تورات علیہما السلام کے خادم اور ان کے تلمیذ تھے۔(۲)

(۱) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ۹۰۳
المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی ۳۰۲
قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت ۳۰۹
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المصری الفیومی مطبوعہ مصر [illegible]
الفروق اللغویۃ از ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۰۰ ۴ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ تونس [illegible]
تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱۰ ص ۲۷۵

(۲) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص [illegible]

"لَآ اَبۡرَحُ": اس میں ہمیشہ چلتا رہوں گا۔(۳)

"مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ": دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہیں۔ مشرقی سمت سے بحر فارس اور مغربی سمت سے بحر روم جہاں ملتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تک پہنچنے کا عزم کیے ہوئے تھے۔(۴)

(بقیہ ۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۵ ص ۳۱۱

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۲۴۳

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی۔ ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی۔ ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳

(۴) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشہیرابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۴۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللہ بن عمر بیضاوی ،مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی(م ۱۱۲۷ھ)مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص [illegible]

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۹۵

"اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا": حُقُبٌ اور حُقُبٌ کا معنی ہے اسی برس، زمانہ، طویل زمانہ، کئی برس۔ (۵)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم حضرت یوشع علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے مطلوب حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں دو دریاؤں کے سنگم تک چلتا رہوں گا اور اس وقت تک چلتا رہوں گا جب تک میرا مطلوب مجھے حاصل نہیں ہو جاتا۔

پس منظر:

ایک روز حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے سامنے تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب فرعونیوں کے ہلاک ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم مصر میں آباد ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑا نصیحت آموز فصیح و بلیغ وعظ فرمایا۔ کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ آج سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا، مَیں، اللہ تعالیٰ عزوجل کو یہ بات ناپسند ہوئی، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جاننے کی نسبت نہیں کی۔ اور یوں نہیں کہا، اللہ جانے کون سب سے بڑا عالم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ موسیٰ! تم سے زیادہ عالم میرا ایک اور بندہ ہے جو دو سمندروں کے سنگم میں ہے۔ موسیٰ نے عرض کی۔ میرے رب! اس سے میری ملاقات کیسے ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایک ٹوکری میں اپنے ساتھ ایک مچھلی بھون کر رکھ لو اور سمندر کے کنارے کنارے چل دو۔ جہاں مچھلی اچھل کر پانی میں چلی جائے اور غائب ہو جائے، وہیں اس سے تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام توشہ دان میں ایک مچھلی بھون کر رکھ کر چل دیئے۔ ان کے تلمیذ و جانشین حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بطور خادم ان کے ساتھ تھے۔ چلتے چلتے ایک پتھر کے قریب پہنچے اور وہاں ٹھہر گئے۔ پتھر پر سر رکھ کر دونوں سو گئے۔ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری۔ جہاں سے مچھلی گزرتی پانی میں محراب سی بن جاتی۔ مچھلی نے سرنگ کی مانند

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۶۸
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۲۱
☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ا ص ا ۷
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ا ص ۲۱۹

سمندر میں اپنا راستہ بنالیا۔اس واقعہ کے وقت حضرت یوشع بیدار تھے اوران کی نظر کے سامنے مچھلی سمندر میں جا گری۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو دن کا باقی حصہ بھی چلتے رہے۔حضرت یوشع علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرنا بھول گئے۔موسیٰ علیہ السلام رات بھر چلتے رہے۔جب صبح ہوئی تو اپنے ساتھی یوشع سے فرمایا۔ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ کھانا لاؤ، جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی کے تڑپ کر سمندر میں گرنے کے مقام سے آگے نہیں بڑھے تھے آپ کو تھکان نہیں ہوئی تھی۔جب اس جگہ سے آگے بڑھے تو تھکان کا احساس ہوا۔حضرت یوشع علیہ السلام نے کہا جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے وہاں مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری تھی۔میں آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا۔مچھلی نے سمندر میں عجیب طرح سے اپنا راستہ بنالیا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ہم اسی جگہ کی تلاش میں تھے۔پھر دونوں اپنے نقش قدم پر لوٹ پڑے۔یہاں تک کہ مقررہ مقام پر آگئے۔وہاں ایک آدمی ملا۔جو کپڑے سے منہ چھپائے ہوئے تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔تمہاری اس زمین میں سلام کا طریقہ کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔میں موسیٰ ہوں۔حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔جی ہاں، میں آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی بتائیں۔حضرت خضر علیہ السلام نے کہا! آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے۔مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے، جس سے آپ واقف نہیں اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس سے میں واقف نہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا! ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ میں آپ کے حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔اگر آپ میرے ساتھ چلنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک میں خود بیان نہ کردوں آپ مجھ سے کسی پیش آنے والے واقعہ کے متعلق کچھ دریافت نہ کریں۔عہد و پیمان کے بعد دونوں چل دیئے۔چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے۔ادھر سے ایک کشتی گزری۔کشتی والوں سے ان بزرگوں نے سوار کرلینے کے لئے کہا۔کشتی والے حضرت خضر علیہ السلام کو جانتے تھے۔انہوں نے بغیر کرایہ کے دونوں سوار کر لئے۔اثناءِ راہ میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ رہے ہیں۔کہنے لگے۔آپ یہ عجیب حرکت کررہے ہیں۔ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کرلیا ہے اور آپ ان

کی کشتی پھاڑ رہے ہیں کہ سب کشتی والے ڈوب جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میں بھول گیا تھا۔ آپ بھول پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔

حضورِ اکرم رسولِ مکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور چونچ ڈال کر دریا سے سمندر سے اس نے پانی لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے چونچ میں سمندر کا پانی لیا۔ اس چڑیا نے چونچ میں پانی لے کر سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کر دی۔ میرا اور آپ کا علم بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے بحرِ بے کراں میں کوئی کمی نہیں کر سکتا۔

(یاد رہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے چڑیا کی چونچ کے پانی کو سمندر کے بے پایاں پانی کے ساتھ محض تمثیل کی غرض سے بیان کیا ہے۔ ورنہ حقیقت میں تمام مخلوق کے تمام علوم کو رب تعالیٰ علیم وخبیر کے علمِ عالی سے وہ نسبت بھی نہیں جو چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحرِ بے کراں کے پانی سے ہے۔ چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحرِ بے کراں کے پانی میں ایک نسبت تو ہے اگر چہ کروڑویں حصہ سے بھی زیادہ ہے مگر علمِ الٰہی غیر متناہی ہے اور تمام علوم مخلوق متناہی ہیں۔ متناہی کو غیر متناہی سے کوئی نسبت ہونا ممکن ہی نہیں)

کشتی سے اتر کر دونوں چل دیئے، حضرت خضر علیہ السلام کو راستہ میں ایک لڑکا نظر آیا جو دیگر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو پکڑ کر اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ نے یہ بری حرکت کی ہے۔ ایک معصوم کو بے قصور قتل کر دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا، کیا میں نے آپ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ آپ کے لئے میری طرف سے معذرت کا کوئی موقعہ نہ رہے گا۔ اس کے بعد پھر دونوں چل دیئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے بستی والوں سے کھانا مانگا۔ کسی نے کھانا نہ دیا۔ وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے ہی والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ہم اس بستی میں آئے، بستی والوں سے کھانا مانگا، کسی نے کھانا نہیں دیا، نہ ہماری میزبانی کی، آپ نے ان کی

دیوار ٹھیک کردی، اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری ان سے لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ اب میرے اور آپ کے درمیان فراق ہے۔ اس کے بعد اپنی تینوں حرکتوں کی حکمت و مصلحت بیان کی اور کہا۔ یہ ان تینوں باتوں کی تشریح ہے جن کو آپ پوچھے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے کاموں کی حکمت سورۃ کہف کی آیات (۶۰ تا ۸۲=۲۳) میں مفصل بیان ہوئی ہے۔(۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر عالم سے بڑا ایک اور عالم ہے۔ ارشادِ ربانی اس بارے میں نصِ صریح ہے۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ☆ (سورۃ یوسف آیت ، ۷۶)

اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

اس لئے کسی بڑے سے بڑے عالم کے لئے سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ جائز نہیں۔ ممکن ہے کسی دوسرے کے پاس وہ علم ہو جو اس کے پاس نہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ اس کا بین ثبوت ہے۔(۷)

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعه دارالمعرفه بیروت لبنان، ج۳ص ۱۲۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، ازامام جارالله زمحشری، مطبوعه کراچی، ج ۲ ص ۱۹۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامه عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعه المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۵ ص

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج ۳ ص

☆ تفسیر کبیر، ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ،ازهر، ج ۱۲ ص ۳۵

☆ انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، ازقاضی ابوالخیرعبداللهبن عمر بیضاوی ،مطبوعه یوپی، ۴۸۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن ازعلامه علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ص ۲۰۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله نسفی 'مطبوعه لاهور، ج ۳ص ۲۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه امام اسمٰعیل حقی البروسی(م۱۱۲۷ھ)مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئٹه، ج۵ص ۲۱۲

☆ تفسیرروح المعانی، ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۵ ۱ ص ۳۱۳

☆ تفسیرمظهری ،ازعلامه قاضی ثناء اللهپانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۷ ص ۲۳۴

(۷) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر ،ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۹۲

﴿۲﴾ کامل کا کمال قبول کرنا اس کی افضلیت کے خلاف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود وصفِ کمال کے حضرت خضر علیہ السلام سے استفادہ کیا۔ استفادہ ایک کمال اور اعزاز ہے، یہ افضل ہونے کے خلاف نہیں، اللہ جل شانہ نے خود اپنے سب سے افضل نبی اور محبوب کو مزید علم حاصل کرنے کی دعا تعلیم فرمائی۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ☆ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۴)

اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔(۸)

﴿۳﴾ تواضع تکبر سے افضل ہے، بلکہ تواضع اخلاقِ حمیدہ سے ہے اور تکبر اخلاقِ ذمیمہ سے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود کثرتِ علم وعمل اور علوِ مرتبت کے حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تواضع فرماتے ہیں۔ بندۂ مومن کے لئے بھی تواضع اس کے علوِ مرتبت میں اضافہ کا باعث ہے۔(۹)

﴿۴﴾ حصولِ علم کے لئے سفر اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حصولِ علم کے لئے طویل سفر اختیار فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفادہ کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ علم بندۂ مومن کی گم شدہ متاع ہے، اس لئے اس کے لئے سفر اختیار کرنا باعثِ عزت وشرف ہے، اسی طرح جائز دنیوی ضرورت کے لئے بھی سفر کرنا شرعاً جائز ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۴

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۹

(۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۴۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۴۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۴

﴿۵﴾ سفر میں زادِراہ لے جانا توکل کے منافی نہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر کے لئے زادِراہ کے طور پر مچھلی کا گوشت ساتھ لے لیا تھا۔خود آقائے دو جہاں سرورِ عالمیاں ﷺ غارِ حرا میں جاتے وقت زادِراہ ساتھ لے جاتے۔اللہ تعالیٰ نے حج کے مبارک سفر پر جانے والوں کو زادِراہ لے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (سورة البقرة آیت ۱۹۵)

اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ سفر پر جانے سے پہلے رفیق کا انتخاب کر لینا سفر کو آسان بنا دیتا ہے۔بندۂ مومن کو چاہئے کہ سفر میں کسی کو اپنا ساتھی بنالے۔(۱۲)

﴿۷﴾ سفر میں جب دو یا زیادہ ساتھی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو،سفر میں امیر کی اطاعت لازمی ہے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا امیر تسلیم کر لیا تھا۔حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ (۱۳)

جب تم سفر میں تین ساتھی ہو تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو۔(۱۳۔ب)

﴿۸﴾ استاذ کے حقوق سے ہے کہ شاگرد اس پر بلاوجہ اعتراض نہ کرے۔ممکن ہے استاذ کے کسی فعل میں ایسی حکمت ہو جو شاگرد پر مخفی ہو۔(۱۴)

﴿۹﴾ بندۂ مومن کو کمالِ ایمان اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب وہ اپنی جان، مال عزت و آبرو کا مالک محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو یقین کر لے۔ان سب کو اور اپنے والدین واجداد کو حضور پُرنور سیدِ عالم ﷺ پر نثار کر دے۔

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ،ازہر، ج ۱۲ ص ۱۴۳

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۴

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد و الضیاء عن ابی ہریرۃ وابی سعید / کنز العمال ، ج ۶ ص ۱۷۴۹۹

(۱۳.ب) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۴

(۱۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۴۸

صحابہ کرام کی وفا شعاریاں اور جان نثاریاں اس پر شاہد عادل ہیں۔شاعرِ بارگاہِ اقدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد بمنزلہ حدیث صحیح کے ہے:

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَآءٌ (۱۵)

بے شک میرا باپ، دادا اور میری عزت محمد مصطفیٰ صاحب العزتﷺ کی عزت پر نثار ہیں۔

بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی جان، عزت کا مالک محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو جان لے وہی حلاوتِ ایمان پا سکتا ہے۔حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو باوصف علو مرتبت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خادم (فتٰی) فرمایا ہے۔(۱۶)

فوائد:

(۱) حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام کے لئے ایک مرتبہ سورج کو غروب ہونے سے روک دیا گیا۔آپ جمعہ کو جہاد فرما رہے تھے۔سورج غروب ہونے کے قریب تھا، مگر ابھی آپ کا جہاد باقی تھا۔ہفتہ کو چونکہ بنی اسرائیل پر شکار، جہاد کرنا حرام تھا۔اس لئے جمعہ سہ پہر کو آپ کے لئے کچھ وقت کے لئے سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا۔(۱۷)

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشہ، ج۲ ص ۵۹۴ ☆ رواہ مسلم عن عائشہ، ج۲ ص ۳۰۱

☆ رواہ احمد، ج۶ ص ۱۶۸

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج۳ ص ۱۲۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج۱۲ ص ۱۱

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج۱۲ ص ۱۴۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ازعلامہ علی بن محمد خازن شافعی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۱۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی' مطبوعہ لاہور، ج۳ ص ۲۱۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۳

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ ص ۳۴۳

(۱۷) ☆ تفسیر صاوی، ازعلامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ' مکہ مکرمہ، ج۳ ص ۱۹

﴿۲﴾ حضور پُر نور سید عالم مختارِ عالم ﷺ کے لئے صبح معراج سورج کو طلوع ہونے سے تھوڑی دیر کے لئے روک دیا گیا، جب آپ نے خبر دی کہ فلاں قافلہ سورج طلوع ہوتے ہی مکہ معظّمہ میں داخل ہوگا۔ کسی وجہ سے قافلہ کو تاخیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی دیر سورج کو طلوع ہونے سے روک دیا جتنی دیر میں قافلہ مکہ معظّمہ میں داخل نہ ہوگیا۔ اور دوسری مرتبہ مقام صہباء میں آپ کے لئے ڈوبے ہوئے سورج کو عصر کے وقت تک پلٹا دیا۔ تاکہ آپ کی اطاعت میں قضا ہونے والی عصر کی نماز حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ادا کرلیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَکَ عَلِیًّا اَحْبَسَ بِنَفْسِہٖ عَلٰی نَبِیِّہٖ فَرُدَّ عَلَیْہِ الشَّمْسَ، قَالَتْ، فَطَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ حَتّٰی رَفَعَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَعَلَی الْاَرْضِ وَقَامَ عَلِیٌّ فَتَوَضَّاءَ وَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ غَابَتْ وَذٰلِکَ بِالصَّھْبَآءِ (۱۸)

اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے تیرے نبی کی اطاعت میں اپنے آپ کو مصروف رکھا ہے (اس وجہ سے اس کی عصر کی نماز قضا ہوگئی ہے) تو اس پر سورج پلٹا دے۔ راویہ فرماتی ہیں کہ اس پر سورج (غروب ہونے کے بعد دوبارہ) طلوع ہوا، اس کی شعاعیں پہاڑوں اور زمین پر پڑیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، نماز عصر ادا کی، پھر سورج غروب ہوگیا۔ یہ واقعہ مقام صہباء میں پیش آیا۔ (۱۹)



(۱۸) ☆ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس، المعجم الکبیر، ج۲۴ ص۱۴۵، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت

(۱۹) ☆ الشفابتعریف حقوق مصطفی، ج۱ ص۲۱۵

باب (۲۷۲)

﴿راہِ حق میں پہنچنے والی تکلیف کا اظہار جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ☆

(سورۃ الکھف آیت ۶۲)

پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لاؤ، بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

حل لغات:

''غَدَآءَنَا'': دن کے ابتدائی حصہ کے کھانے کو غَدَا اور دن کے آخری حصہ کے کھانے کو عِشَاءَ کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پاس نیند کے بعد رات بھر اور پھر اگلے روز دوپہر تک چلتے رہے۔ اس وقت آپ کو بھوک اور تھکاوٹ کا احساس ہوا، آپ نے اپنے خادم سے کھانا طلب کیا۔ (۱)

''نَصَبًا'': تھکاوٹ، مشقت، بھوک۔ (۲)

(۱) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۵ص ۱۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، ازامام ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ص ۱۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ص ۲۶۵

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۶

☆ تفسیر مظہری ،از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۴۷

(۲) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی ،مطبوعہ کراچی، ۴۹۴

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی ،مطبوعہ مصر ج ۲ص ۲۰۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امورِ معاش میں کسی کو خدمت گار بنا لینا اور اس سے خدمت لینا جائز ہے۔ فضل منزلت یا سرداری کے باعث کسی سے خدمت لینا جائز ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر میں حضرت یوشع علیہ السلام کو بطورِ خادم ساتھ رکھا۔ سید عالم رسولِ مکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی خدمتوں کو قبول فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے انس کو حضور کی خدمت لائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے۔

قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْمَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَااَعْطَیْتَہٗ (۳)

ام سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کا خادم انس حاضر ہے۔ اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو کثرت دے اور جو تو اسے عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

فَکُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ (۴)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوالسمع رضی اللہ عنہ یہی کلمات عرض کرتے ہیں۔ (۵)

(بقیہ۲) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)،مطبوعہ مصر، ج ا ص ۴۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر، ازحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی 'مطبوعہ مصر، ج۳ص ۹۲

☆ تفسیرالبغوی المسمیٰ معالم التنزیل، ازامام ابومحمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج۳ص ۱۷۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمٰن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۵ص ۱۶۶

☆ تفسیرمظہری ،ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷ص ۲۴۷

(۳) ☆ رواہ مسلم عن انس ، ج۲ص ۲۹۸

(۴) ☆ رواہ البخاری ، ج ا ص ۳۰۵

(۵) ☆ رواہ النسائی ، ج ا ص ۴۶ رواہ ابن ماجہ ، ۴۵ رواہ احمد ، ج۴ص ۵۸، ۵۹، ج۵ص ۱۴۴، ۲۳۱، ج۶ص ۲۱۹

میں حضورِ اکرم رسولِ معظم ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔

سیدہ نساء العالمین حضرت بتول الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور بارگاہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات ایک خادم کے عطیہ کے متعلق درخواست پیش کی۔

اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَسْئَالُهٗ خَادِمًا (۶)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسولِ مکرم نبی معظم ﷺ کی بارگاہ میں ایک خادم مانگنے حاضر آئیں۔ (۷)

﴿۲﴾ راہِ حق میں تکلیف، درد، مشقت اور مرض وغیرہ کا اظہار جائز ہے۔ یہ رضا اور تسلیم کے منافی نہیں۔ یہ اس وقت جائز ہے کہ جب تکلیف وغیرہ کا اظہار بطور شکوہ نہ ہو، نہ اس میں ناراضگی کا انداز ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام راہِ طلب حق میں اپنی تھکاوٹ اور بھوک کا اظہار کیا۔ (۸)

﴿۳﴾ حکیم ودانا اگر اپنے کسی فعل سے دوسرے کو ضرر پہنچائے تو اسے برا محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ ممکن ہے اس کے ضرر والے فعل میں کوئی ایسی مصلحت یا فائدہ مخفی ہو جو وہ نہ جانتا ہو، البتہ احمق کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو برا محسوس کرنا جائز ہے۔ مثلاً بچہ کو والدین، استاد یا شیخ کی طرف سے کوئی مشقت یا تکلیف پہنچے تو اس میں بچہ کا ہی فائدہ ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا۔ (۹)

﴿۴﴾ سفر میں زادِ راہ ساتھ لینا توکل کے خلاف نہیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام متوکلین کے سردار ہیں۔ رب تعالیٰ کی ربوبیت پر کامل یقین کے باوجود سفر میں آپ نے زادِ راہ ساتھ لیا۔ اہلِ یمن حج پر نکلتے وقت زادِ راہ ساتھ نہ لیتے مگر راہ میں اور ایام حج میں لوگوں سے سوال کرتے۔ رب تعالیٰ نے ان کے اس جھوٹے توکل کا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

---

(۶) ☆ رواہ البخاری عن علی، ج ۲ ص ۸۰۸ ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۱
☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۹۶، ۱۲۲، ۱۲۶، ۱۴۶، ۱۵۳
(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی' مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۴۵
(۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۱۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی' مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۶
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۲۱
(۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج ۳ ص ۲۱۵

وَتَزَوَّدُوْا (سورۃالبقرۃ آیت،۱۹۷)

اورتوشہ ساتھ رکھو۔(۱۰)

﴿۵﴾ آثار مقدسہ واشیاء متبرکہ سے برکت حاصل کرنا جائز ہے۔ان میں دنیوی اوراخروی مصالح ہیں۔حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی بھنی ہوئی مچھلی چشمہءِ حیات کے ایک چھینٹے سے زندہ ہوگئی۔رسول اللہ ﷺ کی دعوت کوقبول کرنا زندگی بخشتی ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْالِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاکُمْ لِمَایُحْیِیْکُمْ ☆(سورۃالانفال آیت،۲۳)

اے ایمان والو! اللہ اوراس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں بلائیں اس چیز کے لئے جوتمہیں زندگی بخشے گی۔(۱۱)

﴿۶﴾ شاگرد کے دوتین سوالات پر عالم، استاد کو بددل نہ ہونا چاہئے۔البتہ اگر تین یا اس سے زائد مرتبہ بلاوجہ اعتراض ہوں تو اس سے جدائی اختیار کرنے میں ہرج نہیں۔حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین اعتراضات کے بعد فرمایا۔

هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ (سورۃ الکھف آیت ، ۷۸)

یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔(۱۲)

فائدہ:

﴿۱﴾ رب تعالیٰ جل وعلا سے ہم کلامی کے وقت چالیس یوم تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک یا تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی۔مگر حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر کرنے میں تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی۔یہ اس لئے کہ یہ سفر

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۵
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر ،تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی ،مطبوعہ المکتب الاسلامی ،بیروت دمشق، ج۵ص ۱۲۲

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن، ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت 'لبنان، ج۳ص ۲۱۵

طلبِ علم کا تھا، اس میں مشقت لازمی امر تھا اور وہ سفر الی اللہ تھا، اس میں مشقت کا تصور بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ حضرت خضر علیہ السلام کے جائے قیام مجمع البحرین تک سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک محسوس نہ ہوئی، مگر جب سو کر بیدار ہوئے اور آگے چل دیئے تو بھوک اور تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ سمندر میں چلی جانے والی مچھلی کو تلاش کریں کہ وہاں حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ (۱۴)

۲۷ رصفر المظفر ۱۴۲۶ھ/۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات سورۃ الکہف میں سے احکام پر مشتمل چند آیات سے احکام شرعیہ کے استخراج کا کام مکمل ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

رب کریم جل وعلا کی بارگاہ بے کس پناہ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو قبول فرمالے اور قرآن مجید سے بقیہ احکام کے استخراج و ترتیب کی توفیق ارزاں فرمادے۔



(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط ازعلامہ محمدبن یوسف الشهیر ابن حیّان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵ ص ۱۴۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۲

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی' مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت'لبنان، ج ۱۱ ص ۱۵

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ازامام جاراللہ زمحشری، مطبوعہ کراچی، ج۲ ص ۲۸۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج۲ ۲۸۶

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبدالرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج۵ ص ۱۶۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ امام اسمٰعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج۵ ص ۲۶۵

☆ تفسیر روح المعانی، ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۵ ص ۳۱۶

☆ تفسیر مظہری، ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷ ص ۲۴۷


ضیاء
القرآن
پبلیکیشنز